

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri



www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

جب نام پکارے جائیں گے

بسمہ اعجاز



یہ منصف بھی تو قیدی ہیں ہمیں انصاف کیا دیں گے
لکھا ہے وہ ان کے چہروں پر جو ہم کو فیصلہ دیں گے

www.kitabnagri.com

اٹھائیں لاکھ دیواریں طلوع سحر تو ہوگا...

یہ شب کے پاسباں کب تک نہ ہم کو راستہ دیں گے

ہمیں تو شوق ہے اہل جنوں کے ساتھ چلنے کا

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

نہیں پروا ہمیں یہ اہل دانش کیا سزا دیں گے

ہمارے ذہن میں آزاد مستقبل کا نقشہ ہے
زمین کے ذرے ذرے کا مقدر جگمگا دیں گے



ہمارے قتل پر جو آج ہیں خاموش کل جالب
بہت آنسو بہائیں گے بہت دادِ وفا دیں گے

(حبیب جالب..)

www.kitabnagri.com

یہ ایک چکور درمیانے سائی زکا آفس نمائندہ تھا جسکے وسط میں پڑی گول میز کے گرد چار کرسیاں تھیں جن پر چار
سوئڈ بوٹڈ حضرات بیٹھے ہوئے تھے۔ پانچوں کرسی پہ ابھی ابھی منہاس آکر بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"خیریت اتنی ایمر جینسی میں آپ لوگوں نے بلایا مجھے؟" سر سری سا کہتے ہوئے اس نے سامنے دھرے جگ میں سے پانی گلاس میں انڈیلا اور ایک ہی سانس میں غٹا غٹ پی گیا۔

"رئی بلی منہاس تمہیں یاد تھا کہ ہم نے تمہیں ایمر جنسی میں بلایا ہے۔" باس کی جانب سے طنزیہ کہا گیا۔ اسے دو دن پہلے بلایا گیا تھا اور وہ آج آرہا تھا۔

"سوری مجھے آنے میں تھوڑی دیر ہو گئی۔ اصل میں سراج پاشا کے کاموں میں مصروف تھا میں تھوڑا۔ اسکی فیکٹری میں آگ لگادی تھی کسی نے۔ وہی پتا کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ یہ کس کا کام ہو سکتا ہے۔" اس نے سر کھجاتے ہوئے وضاحت دینے کی کوشش کی۔ وگرنہ وہ اچھے سے جانتا تھا ان کو اس کے ایک ایک پل کی خبر رہتی ہے۔

www.kitabnagri.com

"تو منہاس عالم کو پتا چلا کہ وہ عظیم کارنامہ کس نے سرانجام دیا تھا؟" باس نے ایک بار پھر طنز کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھا ایک سراج پاشا کا دشمن۔ اسی نے پرانی دشمنی نکالی ہے۔" کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے اس نے لا پرواہی دکھائی۔

"تمہیں ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا منہاس۔ اگر اسے تم پہ شک ہو گیا تو ساری منصوبہ بندی ناکام ہو جائے گی اور تمہاری سلامتی بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔" منہاس کے سامنے بیٹھے شخص نے ذرا آگے کو ہوتے ہوئے تشویش سے کہا تو اس کا چہرہ واضح ہوا۔

"انکل آپ اچھے سے جانتے ہیں جب میں کچھ کرنے کو ٹھان لوں تو پھر مجھے کوئی ی نہیں روک سکتا۔ آپ سب بھی مجھے نہیں روک سکتے۔ کیوں کہ آپ لوگ اچھے سے جانتے ہیں کہ مجھے کسی کی ضرورت نہیں جبکہ آپ کے اداروں کو میرے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ اور میں آپ کو پہلے سے ہی بتا دوں میں آپ لوگوں تک صرف سراج پاشا کے گینگ اور اسکے رابطوں کی تفصیل پہنچاؤں گا۔ سراج پاشا کے ساتھ جو کرنا ہوا وہ میں خود کروں گا"

اس نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے اپنی شرائط بتائی ہیں۔ اس وقت اس کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"منہاس تم قانون ہاتھ میں نہیں لو گے۔ کچھ بھی ایسا نہیں کرو گے جو قانون کے خلاف ہو۔" زمان انکل نے اسے تنبیہ کی۔

"انکل آپ قانون کی بات مجھ سے نہ کریں تو بہتر ہوگا۔" وہ جارہانہ لہجے میں کہتا کھڑا ہو گیا۔

"آپ کا قانون تب کدھر تھا جب میرے محب وطن باپ کو سرعام گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ آپ کا قانون تب کہاں تھا جب میری ماں پہ قاتلانہ حملے ہوئے اور انہیں بھی میرے باپ کی طرح مار دیا گیا۔ بتائیے تب کہاں تھا آپ کا قانون؟"

ہمیشہ ٹھنڈے رہنے والے منہاس کو آج شدید غصہ آیا تھا۔ اسکی پھولیں نسیں اور لہورنگ ہوتی آنکھیں اسکے طیش میں ہونے

www.kitabnagri.com

کا ثبوت دے رہی تھیں۔

"بولیں نہ آپ سب؟ خاموش کیوں ہو گئے؟" اس نے زور سے میز پر ہاتھ مارا۔

Posted On Kitab Nagri

"جواب دیجیے تب آپ کا قانون کہاں سویا ہوا تھا جب ایک اٹھارہ سالہ لڑکے کو قانون کے دروازوں سے ہی دھتکار دیا گیا اور اسے مجرم بننے پہ مجبور کیا گیا۔ اگر تب آپ کا قانون سویا ہوا تھا تو بہتر ہے اسے آج بھی اسے مت جگائیے ورنہ انصاف کے پنے کھلے تو آپ کے قانون کو منہ کے بل گرنا پڑے گا۔ اور اگر آپ کو یاد ہو تو یہ آپ کا قانون ہی تھا جس کی وجہ سے مجھے دوہری زندگی جینی پڑی۔ جب جب میں نے واپسی کا سوچا مجھے آپ کے نام نہاد قانون کے دروازے بند ملے۔ اور آج جب بدنام زمانہ کینگسٹر منہاس عالم کی مدد کی ضرورت قانون کو پڑ رہی ہے تو وہ اسے اخلاقیات سکھا رہا ہے۔ واؤ امیزنگ۔۔"

اس نے استہزائی یہ انداز میں تمسخر اڑاتی نظروں سے سب کے جھکے چہروں اور شرمندہ تاثرات کو دیکھا۔ وہ سب بھی جانتے تھے وہ جھوٹ نہیں کہہ رہا۔ اس کا ایک ایک لفظ سچ تھا۔

منہاس نے پھر جگ سے پانی انڈیل کر گلاس میں ڈالا اور ایک ہی سانس میں پی گیا۔ کچھ دیر وہ اپنے آپ کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرنے کے بعد وہ جانے کے لیے کھڑا ہو گیا۔

"معافی چاہتا ہوں میرا ارادہ تلخ کلامی یا بد تمیزی کا نہیں تھا۔" اس نے ہموار اور سپاٹ لہجے میں بات آگے بڑھائی۔

"مگر میں اپنے انتقام کی راہ میں آپ کے قانون کو ہر گز بھی برداشت نہیں کروں گا۔ چلتا ہوں۔ خدا حافظ۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ جیسے آندھی طوفان کی طرح آیا تھا ویسے ہی چلا گیا اور زمان انکل ہلتے دروازے کو دیکھتے ہوئے منہاس کے بارے میں سوچنے لگے۔۔

حویلی کے عقب میں ڈیرہ تھا جہاں بھینسوں اور بکریوں کو رکھا جاتا تھا۔ ڈیرے کا ایک دروازہ حویلی کی طرف کھلتا تھا اور دوسرا کھیتوں کی طرف۔ لہلہاتے کھیتوں کی پگڈنڈیوں پہ آگے پیچھے چلتے ان دونوں کے سائے پیچھے کی جانب پڑ رہے تھے۔ سورج کی براہ راست کرنوں سے بچنے کو ہاتھوں کا چھبنا بنائے عذہ غازی کو اپنے علاقے کے بارے میں بتا رہی تھی۔

"ہمارے یہاں عورتیں مرد کی اجازت کے بغیر قدم باہر نہیں رکھتیں۔ واحد میں ہوں جو دوپہر کو منہ اٹھا کر باہر نکلی ہوئی ہوں۔"

گنے کے گیت میں گھستے ہوئے عذہ نے ایک گناہار کرا سکی جانب پھینکا اور ایک خود چھیلے ہوئے آگے کو جانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے چچا نے خود مجھے کہا تھا کہ عزہ کے ساتھ گاؤں جا کر گھوم پھر لوں۔ بیچارے سچ میں مجھے داماد سمجھ بیٹھے ہیں۔ ویسے اگر انہوں نے نکاح نامہ مانگ لیا ہوتا تو بڑی مشکل ہو جاتی مگر شکر ہے تمہاری امی نے بات سنبھال لی۔"

غازی نے اسکے قدموں کی تقلید کرتے ہوئے کہا۔ وہ بہت احتیاط سے قدم رکھ رہا تھا۔ ایسی اونچی نیچی پگڈنڈیوں پہ چلنے کا اس سے پہلے اتفاق نہیں ہوا تھا۔

"ہاں میں بھی حیران ہوں مجھے ایسے کیسے تمہارے ساتھ بھیج دیا پہلے تو ابو کے ساتھ بھی بڑی مشکل سے باہر جانے دیتے تھے۔"

وہ اپنا پورا گنا چھیل چکی تھی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہ گنے کو ابھی تک پونہی ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھا۔

"کیا ہوا چھیل کیوں نہیں رہے؟" وہ حیران ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے گنا چھینا نہیں آتا"؟ اس نے جھنیپ کر کہا۔

"کیوں تم نے کبھی گنا نہیں کھایا"۔

"کھایا ہے لیکن چھیل کر نہیں۔ یہ اتنا سخت ہے اگر میرے دانتوں کو کچھ ہو گیا تو"؟ غازی نے مصنوعی تشویش سے کہا۔

"تو بہ لوگ کتنے نازک اندام بنتے ہیں"۔ عزہ نے اسکے ہاتھ سے گنا لے کر اپنا اسے پکڑا یا پھر دو منٹ میں اسکو چھیل کر دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لیں سرکار اب آپ کھالیں۔ اور مجھے میرا واپس دیں۔ ویسے تم ایلٹ فورس میں کیسے چلے گئے۔ مجھے تو شک ہے تمہیں بندوق بھی چلانی آتی ہے یا نہیں"؟

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں اب ٹیوب ویل پر پہنچ چکے تھے۔ منڈیر پہ بیٹھتے ہوئے اس نے غازی پہ طنز کیا۔

"ایسی بات نہیں ہے میں بہت اچھے سے بندوق چلا لیتا ہوں"۔ وہ بھی اسکے برابر بیٹھ گیا۔

"اور رہی بات اسکی"۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے گنے کو دیکھا پھر عزمہ کو۔

"میں یہ چھیل سکتا تھا"۔

"تو چھیل کیوں نہیں۔ مجھ سے کیوں کہا"۔ وہ ناراض ہوئی۔



"یو نہی میرا دل چاہ رہا تھا کہ اپنا کام تم سے کرواؤں۔ مجھے اچھا لگ رہا تھا جب تم گنا چھیل رہی تھی۔ بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔

آخری فقرہ اس نے دل میں ادا کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ویسے میں سوچ رہی ہوں۔ ہم کس قدر بے سرو پا گفتگو کر رہے ہیں"۔ وہ سر پر ہاتھ مار کر منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی۔

"ہاں صحیح کہہ رہی ہو"۔ غازی نے سر کجھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ہم کوئی کام کی بات کرتے ہیں"۔ عزہ نے شانوں پہ چادر درست کی۔ پھر کام کی بات سوچنے لگی۔

"اچھا یہ بتاؤ تم نے مجھے پہلی بار کہاں دیکھا تھا؟ وہاں لاہور میں اسی روڈ پہ جب تم مجھ سے نقاب اتارنے کو کہہ رہے تھے؟"



غازی نے نظریں ٹیوب ویل سے بہتے پانی پہ جمادیں جو دور تک کھیتوں کو سیراب کر رہا تھا۔ وہیں بیٹھے بیٹھے وہ ماضی میں پہنچ گیا۔ ایک مانوس سی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

شکل دیکھی ہے اپنی بڑے آئے کمانڈو۔۔۔ صرف آنکھیں ہی اچھی ہیں ذرا سی۔۔۔ اس میں کیا ہے وہ تو کسی گینگسٹر کی بھی ہو سکتی ہیں اور ویسے بھی منہ تو دہشتگرد چھپاتے ہیں کمانڈو نہیں۔۔۔

"میں نے تمہیں پہلی بار اسپتال کے بیڈ پہ دیکھا تھا جب تم زخمی اور منت ہونے کا نالک کر رہی تھی۔"

غازی کا انکشاف تھا یاد ہما کہ۔ عزہ گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"او میرے خدا تو وہ گینگسٹر تم ہو؟" صدے سے اس سے آواز بھی صحیح سے نہ نکلی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

غازی نے برہمی سے اسے دیکھا۔

"دیکھو یہ غلط ہے۔ پہلے بھی تم اس کمانڈو کو گینگسٹر کو ہونے کا الزام دے چکی ہو۔" غازی نے اپنی جانب اشارہ کیا۔ عزہ نے الجھن سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک دن اسپتال میں تمہیں اور ایک دوسری لڑکی کو دیکھا جسے تم لوگ منت کہہ رہے تھے۔ میں تم لوگوں کے پیچھے پیچھے گیا اور بعد میں ڈاکٹر سے تفصیل پوچھی تو یہی پتا چلا کہ ایکسڈینٹ کیس کا نام منت ہے اور ساتھ جو لڑکی ہے وہ عذہ نام کی ہے۔ بس پھر مجھے سمجھ آگئی کہ تم جان بوجھ کر منت بنی ہوئی تھی۔ لیکن تم نے ایسا کیوں کیا؟"

غازی نے تفصیل بتا کر سوال پوچھا۔ دو گھنٹے ہو گئے تھے انہیں باہر آئے اور اب شام ہونے والی تھی۔

"ہم لوگ اصل میں اس گینگسٹر کو الو بنانا چاہ رہے تھے لیکن تم کیوں بیان بدلوانا چاہ رہے تھے؟"

آج گویا ساری الجھنیں رفع کرنے کا دن تھا۔ ایک کے بعد ایک نکلتے سوال ماضی کے کئی سوالوں کے جواب دے رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

غازی نے آنکھیں بند کر کے چند لمحوں سوچا فیصلہ کیا پھر گردن جھکائے بولا۔

"اس لیے کہ وہ گینگسٹر میرا بڑا بھائی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

کتنا تکلیف دہ تھا اسکے لیے یہ رشتہ بتانا، عذہ اندازہ بھی نہیں کر سکتی تھی۔

"کیا کہہ رہے ہو؟" عذہ کو اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آیا۔ غازی جیسے سلجھے اور اچھے انسان کا بھائی ایک مجرم۔

"سچ کہہ رہا ہوں۔" وہ جھک کر نیچے پڑے پتوں کو خوا مخواہ ہی ادھر ادھر کرنے لگا۔

"انکے خلاف جتنے بھی ثبوت تھے وہ سب غائب کر دیے گئے تھے واحد چیز جو کچھ عرصے ان کو جیل میں رکھ سکتی تھی وہ اس لڑکی کا بیان تھا جس کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا اسی لیے میں چاہتا تھا کہ بھائی کے خلاف بیان دیا جائے۔ مگر تم لوگوں نے سارے پلان کا ستیاناس کر دیا۔"

"لو ہمیں تھوڑی نہ پتا تھا یہ سب۔" عذہ کو افسوس ہوا تھا سب سن کر۔

"مگر میں تمہارے جذبے کی قدر کرتی ہوں۔ تم واقعی ایک اچھے انسان ہو۔ تم جیسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ میں یقین کر سکتی ہوں کہ تم میرے لیے بھی ہمیشہ اچھا سوچتے رہے ہو گے اسی لیے مجھے حقیقت نہیں بتائی۔ تمہاری جگہ میں ہوتی تو شاید میں بھی ایسا ہی کرتی۔ بہر حال پہلے میں تم سے خفا تھی کہ تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے لیکن اب میں نے تمہیں معاف کیا۔"

"مہربانی ملکہ عالیہ کی۔" وہ دلکشی سے مسکرایا۔

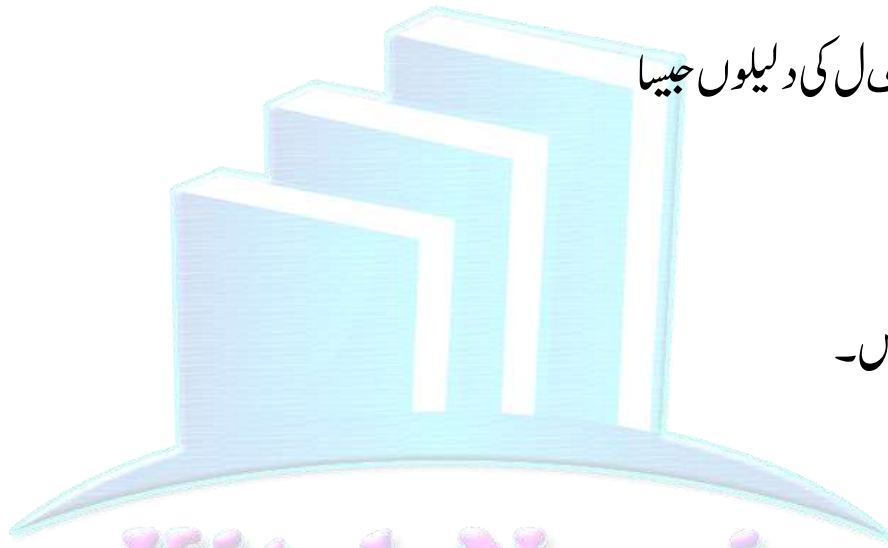
Posted On Kitab Nagri

شام اب زیادہ گہری ہو گئی تھی۔ وہ دونوں جانے کے لیے اٹھے۔ عزہ نے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔ خوبصورت شرارتی آنکھوں میں اس وقت ہزار رنگ نظر آرہے تھے۔

اس کی آنکھوں کا وہی رنگ ہے جھیلوں جیسا

خاص جڑگوں میں قبائلی کی دلیلوں جیسا

عزہ نے نظریں پھیر لیں۔



"تمہارا بھی شکریہ میرا ساتھ دینے کا۔ میرے لیے یہاں تک آنے کا۔"

www.kitabnagri.com

اور وہ سر جھٹک کر مسکرا کر دل میں کہنے لگا۔

"بھلا تمہارا ساتھ نہ دیتا تو کس کا دیتا۔ تمہارے لیے یہاں نہ آتا تو کہاں جاتا۔ میرے تو اب سبھی راستے تمہاری طرف ہی آتے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

* * * * *

وہ دونوں حویلی میں داخل ہوئے تو سامنے ہی عزمہ کی امی چکر کاٹتے نظر آئی ہیں۔ وہ بے صبری سے ان دونوں کا انتظار کر رہی تھیں۔

"دیکھیں امی ہم دونوں کو چچا نے زبردستی باہر بھیجا تھا۔ مجھے ڈانٹے گا نہیں۔"

ان کے کچھ کہنے سے قبل ہی عزمہ نے صفائی پیش کی۔

"ادھر آؤ تم میرے ساتھ۔ وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچتی ہوئی ہیں وہاں سے لے گئی ہیں۔"

www.kitabnagri.com

"یہ آنٹی کو کیا ہوا؟"

Posted On Kitab Nagri

غازی حیران ہوتا ہوا اپنے کمرے میں آگیا۔ جیکٹ اتار کر بیڈ پر رکھی اور ہاتھ منہ دھونے کا ارادہ کیا۔ واشروم کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ ارد گرد گھوم کر دیکھا۔ بظاہر سب ٹھیک لگ رہا تھا مگر پھر بھی اسکی چھٹی حس کچھ اشارہ دے رہی تھی۔

غازی نے الجھن سے ایک بار پھر کمرے پہ نظر ڈالی یہ کمرہ مردان خانے کی پچھلی جانب تھا۔ سب کچھ ویسا ہی تھا جیسا وہ چھوڑ کر گیا تھا۔ ایک طرف کمرے میں بیڈ تھا۔ اسکے سامنے ہی سنگھار میز تھی۔ دوسرے کونے میں الماری تھی۔ ایک جانب دھرے میز پہ پہلے چائے کے برتن پڑے ہوئے تھے جو یقیناً اب اٹھالیے گئے تھے۔ نظر ہوتی ہوئی اپنے سفری سامان والے بیگ پر پڑی۔ اس بیگ میں اس نے عزہ کے والد کے قتل کیس کے اب تک کے بیانات اور ثبوت رکھے ہوئے تھے اسکے علاوہ ایف آئی آر کی کاپی اور جو تفسیش اس نے کی تھی اسکی ساری تفصیل موجود تھی۔ اس نے وہ ساری چیزیں اپنے کپڑوں کے نیچے چھپائی ہوئی تھیں۔ جس دن وہ یہاں آیا تھا تو خالی ہاتھ تھا۔ مگر بعد میں اگلے ہی دن اس نے ایان کو کہہ کر کسی کے ذریعے اپنا بیگ منگوا لیا تھا۔

جو چونکانے والی بات تھی وہ یہ تھی کہ اس نے بیگ کو میز کے نیچے ایک طرف کر کے رکھا ہوا تھا۔ لیکن اب نہ صرف وہ چند قدم دور تھا بلکہ اس کا رخ بھی الٹا تھا۔ یہ کوئی اتنی تشویش والی بات نہیں تھی مگر اسے کچھ غلط لگ رہا تھا۔ اس نے بیگ کو ہاتھ بڑھا کر باہر نکال کر کھولا۔ اسکی زیرک نگاہوں نے فوراً ابھانپ لیا کہ اسکے بیگ کو کھولا گیا تھا۔ کپڑوں کی ترتیب ویسی نہیں تھی جیسے اس نے کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یکدم ہی ایک خیال نے اسکے رنگ اڑا دیے۔ اس نے بے تابی سے کپڑوں کو باہر پھینکنا شروع کیا۔ تمام چیزوں کو موجود پا کر اسنے شکر ادا کیا۔

"یہ سب ہو کیا رہا ہے؟ میرے بیگ کی تلاشی لی گئی مگر کیوں؟"

اس نے کچھ سوچتے ہوئے اندرونی جیب کو کھولا وہاں اس نے گھڑی اور پیسے رکھے تھے وہ دونوں چیزیں بھی وہیں تھیں۔

"یعنی جس نے بھی میرے بیگ کو کھولا ہے اس نے چوری کی نیت سے نہیں کھولا اور نہ گھڑی اور پیسے غائب ہوتے۔ ملازموں میں سے تو کوئی یہ حرکت نہیں کر سکتا۔ پھر؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ سوچتے ہوئے تمام چیزوں کو اٹھا کر واپس بیگ میں ڈالنے لگا۔

کسی گھر والے کا کام ہو گا۔ میں عزہ سے بات کروں یا نہیں؟ بیگ کو بند کر کے دوبارہ اسکی جگہ پر رکھا اور خود بیڈ پہ بیٹھ کر سوچنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میرا خیال ہے ابھی اس سے بات نہ ہی کروں۔ اچھا نہیں لگے گا اگر میں کسی پہ الزام لگاؤں۔ ویسے بھی ساری اہم چیزیں تو وہیں موجود ہیں۔ گھڑی اور پیسے بھی وہیں ہیں تو فائی دہ نہیں بات بڑھانے کا۔"

وہ جھک کر جو تلوں کے تسمے کھولنے لگا۔ اتنے میں دروازے پہ دستک دے کر ایک لڑکی اندر آئی۔

"غازی بھائی کی کھانا تیار ہے۔ آپ آجائیں۔ بڑے تایا آپکو کھانے پہ بلارہے ہیں۔"

"او کے ردا۔۔ آپ جاؤ میں آتا ہوں۔"

وہ عزمہ کی چھوٹی بہن تھی۔ بالکل اس کا پر تو۔ دو دنوں میں ہی اس کی غازی سے اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے غازی بھائی پانچ منٹ تک آجائیے گا۔۔ وہ واپس پلٹ گئی۔ کچھ سوچ کر غازی نے اسے آواز دی۔

"رکورد"۔

Posted On Kitab Nagri

"جی بھائی"۔۔ وہ واپس پلٹی۔

"ادھر آؤ تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔۔ غازی نے اسے بیڈ پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ جھجھکتے ہوئے بیٹھ گئی اور غازی کی بات توجہ سے سننے لگی۔

"کیا بات ہے امی یوں کھینچ کر کیوں لائی ہیں؟ سب خیر تو ہے۔۔۔ میں نے آپ کو بتایا نہ چچا نے کہا تھا اسکو گاؤں گھملاؤں میں جان بوجھ کر پھرنے نہیں گئی تھی۔ قسم لے لیں چاہے تو۔ میں جانتی ہوں آپ ناراض ہیں مگر"۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"عزہ چپ کر کے میری بات سنو"۔ امی نے اسکی نان سٹاپ چلتی زبان بند کی۔ پھر تیزی سے جا کر دروازہ بند کیا۔ انکے چہرے سے پریشانی جھلک کر رہی تھی۔ وہ حیران سی انکی کاروائی کی ملاحظہ کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا امی؟ دروازہ کیوں بند کر دیا؟" بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے اس نے الجھن سے پوچھا۔

"تمہارے چچا اور تایا لوگوں کی آج پنچائی بیت بیٹھی تھی۔" انہوں نے اسکی بات ان سنی کرتے ہوئے دھماکہ کیا۔

"انہوں نے تمہاری اور غازی کی شادی طے کر دی ہے۔"

"کیا؟" وہ چلا کر کھڑی ہو گئی۔

"میری اور غازی کی شادی؟ مطلب کیا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا آپ کیا کہہ رہی ہیں۔"



"کہنا کیا ہے میں نے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایک بار پھر سے تمہارا اور غازی کا نکاح کر دیں۔ بلکہ اصل نکاح کر دیں اور

ساتھ ہی رخصتی بھی۔ پورے گاؤں اور رشتہ داروں کو مدعو کرنے کا بھی کہہ رہے تھے۔ اب بتاؤ میں کیا کروں؟

میں تو پھنس گئی ہوں نہ ہاں کر سکتی ہوں اور نہ ہی نہ۔"

Posted On Kitab Nagri

راحت دونوں ہاتھوں میں سر تھام کر بیٹھ گئی۔ انہیں احساس ہو رہا تھا کہ عزہ کا ساتھ دے کر وہ خود بھی پھنس گئی ہیں۔

"اب کیا ہو گا می؟ ان کو روک دیں کوئی بھی بہانا کر کے۔ ایسے کیسے بیٹھے بٹھائے شادی ہو سکتی ہے۔"

"تمہارے چچا اور تایا کو ابھی بھی یقین نہیں ہے کہ واقعی تمہارا نکاح ہو چکا ہے اس لیے وہ اپنی عزت بچانے کی خاطر اس بات کو یقینی بنانا چاہ رہے ہیں۔ تم جانتی تو ہو اپنے بڑوں کو اپنے رسم و رواج کو۔ ایسے فیصلے یہاں لمحوں میں ہوتے ہیں۔"



وہ تھکے تھکے سے انداز میں کہنے لگیں۔ عزت اور غیرت کے نام پہ قتل اور اچانک نکاح جیسے فیصلے کرنے میں پنچائییت دیر نہیں لگاتی تھی۔ کبھی کسی چھوٹی سی بچی کو دیت کے طور پر پچاس سالہ بڈھے کے ساتھ بیاہ دیا جاتا تھا تو کبھی کاری کر دیا جاتا تھا۔ سر کٹوانا اور زندگیاں اجاڑنا ان کے نزدیک نام نہاد عزت اور غیرت سے زیادہ بہتر تھا۔ راحت اسی لیے پریشان تھیں کہ اب انکی بیٹی بھی بھینٹ چڑھے گی۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ سوچنے لگی کہ اس مشکل سے کیسے باہر نکلے۔ اگر وہ اکیلی ہوتی تو چپ چاپ یہاں سے نکل جاتی۔ مگر امی اور بہنوں کے ہوتے ہوئے ایسا ممکن نہیں تھا۔ کبھی کبھی رشتے بھی کمزوری بن جاتے ہیں۔

"امی"۔۔ تھوڑی دیر بعد اس نے مستحکم انداز میں فیصلہ کرتے ہوئے انہیں مخاطب کیا۔

"میں چچا اور تایا سے بات کرنے جا رہی ہوں۔ میں کسی کی غیرت کی بھینٹ چڑھ کر کوئی بھی فیصلہ قبول نہیں کروں گی۔ زیادہ بات بڑھی تو میں کہہ دوں گی کہ ہاں نہیں ہوا میرا نکاح کر لیں جو کرنا ہے۔ اگر انہوں نے کوئی زبردستی کرنے کی کوشش کی تو میں میڈیا کو بلالوں گی"۔۔

اسے غازی سے شادی کرنے پہ اعتراض نہیں تھا مگر ابھی تک غازی کی طرف سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی تو وہ کیسے اسے خود سے کہہ کر شادی کے لیے مجبور کرتی۔ اور دوسری بات وہ کسی کے کہنے پہ تو اپنے لیے کوئی فیصلہ قبول نہیں کر سکتی تھی۔

عزہ خطرناک تیور لیے باہر کو بڑھی۔ راحت پریشانی سے اسکے پیچھے لپکیں۔

Posted On Kitab Nagri

"عزہ رکوبیٹا"۔۔

"امی آپ کمرے میں جائیں کم سے کم ابھی آپ مجھے نہیں روک سکتیں"۔

وہ بھاگتی ہوئی اور ڈوپٹے کے پلو کو زمین پہ گھسیٹتی ہوئی مردان خانے کے دروازے کے باہر کی۔۔ سانس درست کیا۔ سر پہ ڈوپٹہ درست کیا۔ کچھ پل وہیں رکی رہی۔ پھر ایک دم دروازہ کھول کر اندر بڑھی۔ اسکے پیچھے پیچھے بھاگ کر آتی ہوئی راحۃ کا سانس تھا۔ انکی بیٹی جو کرنے والی تھی اسکے بدلے صرف موت تھی۔ راحۃ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے خاموش آنکھوں سے اسے واپس چلنے کی درخواست کی مگر وہ انکی طرف دیکھ ہی کہاں رہی تھی۔

"عزہ"۔۔ چچا اور تایا دونوں دروازہ کھلنے کی آواز پر چونک کر پلٹے۔ اس سے پہلے وہ ناگواری سے اسے ٹوکتے وہ خود ہی آگے بڑھ کر سلام کرتی ہوئی پیار لینے کو جھکی۔

کمرے میں موجود تینوں نفوس نے از حد حیرانی سے اسکے جھکے سر کو دیکھا۔ اتنی تابعدار تو وہ کبھی بھی نہیں تھی۔

"جیتی رہو"۔۔ تایا نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"عزہ تم یہاں کیوں آئی ہو؟" چچا نے سوال کیا۔

"مجھے امی نے بتایا کہ آپ میری شادی طے کر رہے ہیں۔"

اس نے گردن موڑ کر دروازے میں کھڑی راحت کے چہرے پہ پھلتے خوف کے سائے دیکھے۔

"شادی تو تمہاری ہو ہی چکی ہے بس گاؤں اور رشتہ داروں میں ظاہر کرنی ہے۔" چچا نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے ٹانگ جھلاتے ہوئے بے فکری سے کہا۔

"دیکھو بیٹا۔ وہ تمہارا شوہر ہے یہ ہم جانتے ہیں گاؤں والے اور رشتہ دار نہیں اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ سب کو پتا چل جائے اور تمہاری رخصتی کر دیں۔" تایا نے اسے بہلانے کی کوشش کی۔

www.kitabnagri.com

"تایا جی۔ چچا جی۔" اس نے دونوں کو دیکھتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

"آپ دونوں اچھے سے جانتے ہیں کہ میں گاؤں اور رشتہ داروں کی طرح عام لڑکی نہیں ہوں۔ میں سب سے مختلف ہوں۔ اس لیے اعتماد کے ساتھ آپ سے بات کرنے آئی ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

"عزہ ابھی چلو بعد میں بات کریں گے۔ ابھی مناسب وقت نہیں ہے۔"

راحت ہوش میں آتے ہوئے اسے کھینچ کر لے جانے لگیں۔

"راحت چھوڑو اسے۔ کیا بات کرنی ہے تمہیں۔ اگر تم انکار کا سوچ رہی ہو تو۔"

تایا نے انگلی اٹھاتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی۔

"انکار کون کر رہا ہے تایا جی۔ میں تو یہاں یہ کہنے آئی تھی کہ اپنی شادی کی ساری خریداری میں خود کروں گی
تائی یا چچی نہیں۔ انکی چوائی س بالکل بھی اچھی نہیں ہے۔"

www.kitabnagri.com

عزہ نے مزے سے کہتے ہوئے اپنا بازو آرام سے چھڑوایا۔

"اچھا اچھا تو یہ بات ہے۔" تایا اور چچا کے تنے اعصاب ڈھیلے ہو گئے اور راحت کی جان میں جان آئی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"تم فکر نہ کرو میں تمہاری تائی اور چچی سے کہہ دوں گا کہ وہ تمہیں کسی کام سے نہ ٹوکیں۔ جو تمہارا دل چاہے وہی کرنا۔"

تایا نے فراخ دلی سے اجازت دی۔ چچا ہنوز بیٹھے اسکے تاثرات جانچ رہے تھے۔

"جی بالکل میں اب وہی کروں گی جو میرا دل چاہے گا۔" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

"شکریہ تایا جی۔" سر کو خم دیتی مصنوعی مسکراہٹ سجاے وہ اٹے قدموں واپس پلٹ آئی۔

"عزہ تم آخر کیا کر رہی ہو یہ سب؟ مجھے تمہاری بالکل سمجھ نہیں آتی۔"۔۔۔ راحت جھنجھلا کر بولیں۔ وہر کی اور پیچھے مڑی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ابھی آپ خود ہی تو چاہ رہی تھیں کہ میں کوئی ہنگامہ نہ کروں۔ تو میں وہی کر رہی ہوں۔"

نہایت اطمینان سے کہا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو تمہیں غازی سے شادی پہ کوئی اعتراض نہیں۔" راحت نے بے یقینی سے پوچھا۔

"تم سچ مچ اس سے شادی کرو گی؟"

"جی۔ اچھا انسان ہے وہ۔ مجھے اس سے شادی پہ کوئی اعتراض نہیں۔" شانے جھٹکتے ہوئے وہ آگے چل دی۔

"اور اگر اسے اعتراض ہوا تو؟" امی کی پکار سنائی دی۔ کچھ پل کے لیے وہ وہیں ٹھہری ہونٹ کاٹ کر کچھ سوچتی رہی۔

"تو بعد میں سوچیں گے۔ ابھی میں اس سے بات کر لوں پھر آ کے آپ کے سارے سوالوں کے تسلی بخش جواب دے دوں گی۔"

وہ کہتی ہوئی غازی کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"تم سچ کہہ رہی ہو؟" غازی نے اپنی اندرونی خوشی چھپاتے ہوئے بظاہر شدید حیرانی سے پوچھا۔

ردانے شد و مد سے ہاں میں سر ہلایا۔

"جی بھائی میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے تایا اور چچا نے آپکی اور عزہ آپنی کی شادی طے کر دی ہے۔"

غازی کا دل چاہا کہ وہ اٹھ کر بھنگڑا ڈالنا شروع کر دے۔

"ابھی وہ آپکو اسی لیے بلا رہے ہیں کہ آپ کو بھی اطلاع دے دیں۔"

"عزہ آپنی کو تو امی بتا دیں گی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ردانے اسکی معلومات میں اضافہ کیا۔

"ویسے میں تو دل و جان سے عزہ سے شادی پہ راضی ہوں پتا نہیں وہ مانے گی کہ نہیں۔"

غازی نے سوچتے ہوئے خود کلامی کی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے ردا تم جاؤ اور جا کر کہو میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔"

وہ کچھ دیر اکیلے صورت حال پہ غور کرنا چاہتا تھا تاکہ فیصلہ کر سکے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔

ردا کو گئے ابھی ایک منٹ ہی ہوا تھا جب عذہ آندھی طوفان کی طرح اسکے کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ حیرانی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔" ہاتھوں کو مسلتے ہوئے وہ جھجک کر کہنے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لگتا ہے اسے پتا چل چکا ہے اور اب یہ انکار کرنے آئی ہے۔"

غازی نے دل ہی دل میں سوچتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

کچھ پل خاموشی ان دونوں کے بیچ حائل رہی۔ عزہ سر جھکائے لفظوں کو ترتیب دینے کی کوشش کر رہی تھی اور وہ اسے دیکھ کر اندازے لگا رہا تھا کہ وہ کیا کیا کہنے آئی ہوگی۔

"وہ اصل میں تایاجی نے میری اور تمہاری شادی طے کر دی ہے۔"

عزہ نے اپنے تئیں دھماکہ کیا۔ "مجھے ابھی امی سے پتا چلا۔"

"اور مجھے رد اسے۔" غازی نے اسکی مشکل آسان کرتے ہوئے کہا۔

"میں جانتی ہوں میری طرح تمہیں بھی یہ سن کر میرے خاندان والوں پہ غصہ آیا ہوگا۔"

www.kitabnagri.com

(ارے سچ میں نہیں۔ بالکل بھی نہیں۔ مجھے تو ان پہ پیار آرہا ہے)

"تم سوچ رہے ہو گے میں تو عزہ کی مدد کر کے پھنس گیا ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

(تم کہہ کر تو دیکھو میں ساری عمر تمہاری مدد کے لیے تیار ہوں)

"میں اسی سلسلے میں تایا اور چچا سے بات کرنے گئی تھی پھر انکی باتیں سن کر میں نے اپنا ارادہ بدل دیا۔"

"کیسی باتیں؟" غازی چونک گیا۔

"زیادہ تو نہیں بس یہی سنا تھا کہ تایا جی چچا سے کہہ رہے تھے عزہ کی شادی ہونا ہمارے پلان کے لیے فائی دہ مند ہے۔ ہمیں وقت مل جائے گا اور ہمارا کام آسان ہو جائے گا۔"

www.kitabnagri.com

"اسکا کیا مطلب ہوا؟" غازی نے الجھن سے استفسار کیا۔

عزہ کہیں تمہارے یہ رشتے دار تمہارے خلاف کوئی سازش تو نہیں "کر رہے۔ ہو سکتا ہے تمہارے ابو کی جائیداد کے حوالے سے انکا کوئی پلان ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں پتا۔۔ میں نے بس اتنا ہی سنا تھا اور اسی وقت میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں انہی کے پلان کو لے کر آگے چلوں گی تو میں نے"۔۔۔

وہ بات ادھوری چھوڑ کر رک گئی۔ کہنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

"تو تم نے شادی کے لیے ہاں کہہ دی"۔ اس نے عزہ کے لفظوں کو زبان دی۔ وہ دنگ رہ گئی۔ جھٹکے سے سر اٹھایا۔ وہ اسے کتنے اچھے سے جاننے لگا تھا۔

"ہاں۔ مجھے یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ اگر ایسا نہ کرتی تو تیا اور چچا یہاں سے نکال دیتے اور مجھے یہ جاننا ہے کہ کونسا راز وہ مجھ سے چھپا رہے ہیں۔ کیا تم اس معاملے میں میرا ساتھ دو گے؟"

(اس نے مجبوری میں یہ فیصلہ کیا ہے دل سے نہیں)

Posted On Kitab Nagri

غازی نے بغور اسکے جھکے سر کو دیکھا۔ وہ ایسے تو بات نہیں کرتی تھی۔ سر اٹھا کر مقابل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والی عذہ نظریں نیچی کیے بیٹھی تھی تو یقیناً یہ اسکے لیے خوشی والی بات نہیں تھی۔

"ٹھیک ہے عذہ میں تمہاری مدد کرنے کے لیے تیار ہوں"۔ اس نے بجھے دل سے کہا۔

"اس نے مدد کہا محبت نہیں۔ یہ مجبوری میں ہاں کہہ رہا ہے۔"

عذہ نے آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو بمشکل اندر دھکیلا۔ وہ منتظر تھی کہ وہ کچھ کہے گا لیکن وہ تو مدد کہہ رہا تھا۔ وہ بوجھل دل لیے اٹھ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"شکریہ تمہارا۔ سارے مسئلے حل ہو جائیں تو تم آزاد ہو گے جب کہو گے ہم راستے جدا کر لیں گے"۔ آہستگی سے کہتی وہ دروازے کی دہلیز پار کر گئی۔

"کتنی آسانی سے یہ راستے الگ کرنے کی بات کر گئی ہے۔ کیا اس کے نزدیک میری ذرا سی بھی اہمیت نہیں"۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دگر فتنی سے سوچتا ہوا مردان خانے کی جانب بڑھ گیا جہاں اسکا انتظار ہو رہا تھا۔

شام چار بجے پارک میں معمول کا رش تھا۔ لوگ آ جا رہے تھے۔ کچھ بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ گھاس پہ لیٹے سستارہے تھے اور کچھ بنچر بیٹھے اپنے موبائی ل پہ مصروف تھے۔ منت شان کی انگلی تھامے نزاکت سے پارک میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی۔ اسکی متلاشی نظریں ادھر ادھر بھٹک رہی تھیں۔ دس منٹ کے بعد اسے مطلوبہ ہدف مل گیا۔ یہ ایک الگ تھلگ گوشہ تھا جہاں اتنا رش بھی نہیں تھا۔ ایک لڑکی بنچر بیٹھی موبائی ل میں مصروف تھی۔

منت نے ایک بار پھر سے جگہ کا جائی زہ لیا۔ سب پلان کے مطابق تھا۔ اس نے کچھ دور کھڑے لڑکوں کو اشارے سے پاس بلایا۔ وہ لگ بھگ پندرہ سال کے تھے۔ وہ دونوں منت کے ہمسائے تھے۔

"باجی کام شروع کریں"۔ ایک نے جوش سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم لوگوں کو معلوم تو ہے نہ کہ کیا کرنا ہے؟" منت نے ایک بار پھر سے یقین دہانی چاہی۔

"جی باجی آپ فکر نہ کریں۔ ایک دم فرسٹ کلاس ویڈیو بنے گی آپ کی۔"

منت بی بی کو ان دنوں ویڈیو بنانے کا شوق ہو رہا تھا۔ وہ ہر وقت کورین اور چائی نیز ویڈیوز دیکھتی رہتی تھی جن میں لوگ دوسروں کی مدد کرتے تھے۔ ان میں ایک ویڈیو تو اسے بہت ہی پسند آئی تھی جس میں ایک پیاری سی چائی نیز لڑکی ایک پارک میں جاتی ہے وہاں ماں موبائی لپہ مصروف ہوتی ہے اور ایک شخص اس کے بچے کو اغوا کر لیتا ہے وہ لڑکی یہ سارا معاملہ دیکھ لیتی ہے اور اس اغوا کرنے والے سے بچے کو چھین لیتی ہے۔

اسکی ماں کو ابھی تک پتا ہی نہیں چلتا کہ اسکے بچے کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ وہ لڑکی بچہ اسکی گود میں پکڑاتی ہے اور اس عورت کے ہاتھ سے موبائی لپہ چھین کر زور سے نیچے پھینک دیتی ہے اور خود بال ایک جھٹکے سے پیچھے کرتی ہوئی سلوموشن میں آگے بڑھ کر پیغام دیتی ہے کہ بچوں کی حفاظت کیا کریں۔

www.kitabnagri.com

منت نے یہ ویڈیو کئی بار دیکھی پھر اس سے ملتی جلتی اور ویڈیوز دیکھیں۔ جن میں ہر مدد کرنے والا جس لاپرواہ اور غیر ذمہ دار کی مدد کرتا ہے آخر میں اسکا موبائی لپہ ضرور اٹھا کر نیچے پھینکتا ہے۔ اسے یہ سب دیکھ کر بہت اچھا لگا اور وہ بھی آج اسی طرح کی ویڈیو بنانے کے لیے پارک میں موجود تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بچ پر بیٹھی موبائل میں مصروف لڑکی اسے بہترین لگ رہی تھی۔ وہ جینز شرٹ پہنے ارد گرد سے بے نیاز اپنے موبائل میں منہمک تھی۔ وہ اس کے پاس گئی۔

ہیلو السلام وعلیکم۔۔۔ کسی ہیں آپ؟ منت نے خوشدلی سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ آپ کون ہیں میں آپ کو نہیں جانتی۔"

اس لڑکی نے موبائل سے سر اٹھا کر قدرے الجھن سے اسے دیکھا جو بہترین تراش خراش کا برانڈڈ سوٹ زیب تن کیے ہوئے تھی۔ ہلکا پھلکا میک اپ اور کندھوں پہ ایک مہنگا پرس لٹکائے منت دوسروں کو متاثر کرنے کی مکمل تیاری کر کے آئی تھی۔

www.kitabnagri.com

"جانتی نہیں تو کیا ہوا ابھی جان لیں۔ میرا نام منت ہے۔" اس نے ہاتھ مصافحے کے لیے آگے بڑھایا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہیں آپ منت ہیں مگر آپ مجھے کیوں بتا رہی ہیں۔"

اس لڑکی نے رکھائی می سے پوچھا۔ منت نے ہمت نہیں ہاری اور اسی اعتماد کے ساتھ بات آگے بڑھائی۔

"کیوں آپ تھوڑی خوبصورت بھی ہیں اور آپ کے پاس موبائل بھی ہے۔ اور مجھے اسی قسم کی لڑکی کی ضرورت ہے۔"

"کیا مطلب ہے؟" اس لڑکی نے گھبرا کر اپنا موبائل والا ہاتھ پیچھے کیا۔ وہ منت کو ڈاکو سمجھ رہی تھی۔



"ارے بھئی بات یہ ہے میں ایک معروف نیوز چینل سے ہوں۔ اور آج یہاں ایک ویڈیو بنانے آئی ہوں۔ آپکی مدد کی ضرورت ہے۔ اگر آپ نے ایک اچھی ویڈیو بنانے میں میری مدد کی تو ہو سکتا ہے آپ کو ہم اپنے نیوز چینل میں جاب دے دیں۔۔ بلکہ میں آپ کو پے بھی کروں گی اس ویڈیو بنانے کا۔"

Posted On Kitab Nagri

منت نے بھرپور مبالغہ آرائی سے کام لے کر اور پیسے دینے کا لالچ دے کر اس لڑکی کو بات سننے پر مجبور کر ہی دیا۔ اگلے دس منٹوں میں وہ اسکو ساری بات بھی سمجھا چکی تھی اور ویڈیو بھی دکھا چکی تھی۔

"او کے چلو حامد تم اپنی پوزیشن سنبھالو۔ یہ پکڑو میرا موبائی ل اور کیمرہ سیٹ کرو۔ کاظم تم اغوا کار بنو گے اور شان کو لے کر دائیں جانب بھاگو گے۔ میں تمہارے پیچھے بھاگوں گی تو تم ڈر کے بھاگ جاؤ گے۔" ہدایات دیتے ہوئے وہ لڑکی کی جانب پلٹی۔

"اور آپ موبائی ل پہ مصروف رہنا۔ میں اس بچے کو لے کر واپس آؤں گی اور آپکے موبائی ل کو زمین پر دے ماروں گی۔ نہیں میرا مطلب یہاں گھاس پہ زور سے پھینکوں گی تاکہ اسے کچھ ہونہ۔"

لڑکی کو گھبراتے دیکھ کر اس نے وضاحت دی تو اسے سکون ملا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پھر میں ایک جھٹکے سے ہیروئی نوں کی طرح سلو موشن میں چلتی ہوئی آؤں گی اور یہ کہوں گی کہ خدارا بلیک پلیس پہ موبائی ل فون کی بجائے بچوں پہ دھیان دیں۔"

"او کے سب اپنی اپنی پوزیشن لے لیں۔" منت نے بلند آواز میں اعلان کیا تو سب جھٹ سے اپنی اپنی جگہ پر آ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

حامد نے کیمرہ سیٹ کیا۔ لڑکی اپنا موبائی ل پکڑ کر بیچ کے ایک کونے پر ٹک گئی اور شان کو منت نے سمجھا بھاکر دوسرے کونے پہ ٹکا دیا۔

"سٹارٹ کیمرہ ایکشن"۔۔ حامد نے کسی ماہر پروڈیوسر کی طرح انگوٹھا دکھایا۔

ویڈیو شروع کی گئی۔ کاظم نے منہ پہ رومال باندھا۔ وہ آگے بڑھا اور چورنگا ہوں سے موبائی ل پہ مصروف لڑکی کو دیکھا پھر خاموشی سے آگے بڑھ کر شان کے منہ پہ ہاتھ رکھا۔ اسی دوران دور سے منت آتی دکھائی دی۔ کاظم نے شان کو اٹھایا اور جلدی سے ایک جانب بھاگا۔

"اے رکو۔ بچے کو کہاں لے جا رہے ہو؟" منت چلائی۔

"مس آپکا بچہ وہ ایک شخص اٹھا کر لے گیا۔ منت نے موبائی ل پہ مصروف لڑکی کو پکارا مگر وہ ہینڈ فری لگائے بیٹھی تھی۔ منت اسے افسوس سے دیکھتی ہوئی خود ہی اس لڑکے کے پیچھے بھاگی۔"

تھوڑی دور جا کر اس نے اس لڑکے کو دبوچ لیا اور اسے طمانچہ رسید کیا۔

"بچے اغوا کرنے کا زیادہ شوق ہے تمہیں؟" اس نے کہتے ہوئے اس نے گھوم کر اسکے پیٹ میں لات رسید کی۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے منت باجی۔۔ مارنے کی تو بات ہی نہیں ہوئی تھی۔۔ مار کیوں رہی ہیں"۔۔ کاظم بیچارہ بلبلا کر نیچے گرا۔

"چپ رہو نہیں تو آواز ویڈیو میں چلی جائے گی"۔۔ منت نے نیچے جھکتے ہوئے آہستہ سے کہا پھر دہرے پڑے کاظم کو ایک اور لات ماری۔۔

"منت باجی یا تو سکرپٹ بھول گئی ہیں یا سچ میں اپنے آپ کو ہیر وئی بن سمجھ بیٹھی ہیں"۔۔ حامد کیمرے کو زوم کرتا ہوا کاظم کے سوجے چہرے کو دکھانے لگا۔

اس سے پہلے منت اسکی اور پٹائی کی کرتی کاظم نے بھلائی کی اسی میں سمجھی کہ بھاگ جائے۔ وہ سرپٹ بھاگا وہاں سے اور منت بی بی شان کی انگلی تھامے ایک ادا سے چلتی ہوئی اس لڑکی کے پاس آکر رکی۔ شان کو اسکے پاس بٹھایا اور اس لڑکی سے موبائل چھینا۔ پلان کے مطابق منت نے اسکا موبائل آرام سے پھینکنا تھا مگر اس وقت وہ خود کو سچ مچ کی ہیر وئی بن سمجھ بیٹھی تھی۔ اس نے ایک جھٹکے سے اس سے موبائل چھین کر گھاس کی بجائے پتھر لی روش پہ دے مارا۔ آن کی آن میں موبائل کے گرتے ہی اس کے حصے بخرے ہو گئے۔ مگر اس کا دھیان ہی کب تھا وہ تو اب آخر میں پیغام دینا چاہ رہی تھی۔۔

پبلک پلیس پہ موبائل کی بجائے بچوں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ جوڑ کر کہتی منت کی آواز اس لڑکی کی چیخوں میں دب کر رہ گئی۔

"ارے میرا موبائل توڑ دیا۔ چکنا چور کر دیا۔۔ تم پاگل ہو کیا۔ اپنی ویڈیو کے چکر میں میرا موبائل ضائع کر دیا۔ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔"

منت ہر بڑا کر پلٹی۔۔ کہاں کی ویڈیو اور کیسی ویڈیو۔ وہ تو اس لڑکی کے تیار دیکھتے ہی سہم گئی۔ ایک نظر اسکے فون پہ ڈالی تو اسے حواس گم ہو گئے۔ وہ فون اب بالکل بھی استعمال کے قابل نہیں رہا تھا۔

"ایم سو سوری۔۔ دیکھیں مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ یوں ہو جائے گا۔"

منت کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ آخر میں اسکی بیوقوفی سارا کام خراب کر دے گی۔

حامد نے جلدی سے کیمرہ بند کیا۔ کاظم، شان اور وہ جلدی سے منت کی جانب بڑھے۔

"تمہاری سوری سے میرا موبائل واپس آ جائے گا کیا؟" وہ لڑکی دھاڑی۔

Posted On Kitab Nagri

شام پھیلنے لگی۔ لوگ بھی گھروں کو لوٹنے لگے۔ منت کی جان نکلی جا رہی تھی۔ چار بجے وہ یہاں آئی تھی اور اب چھ بجنے والے تھے۔

"دیکھیں میں آپ کا نقصان بھرنے کو تیار ہوں آپ پلیز ریلیکس ہو جائیں۔"

اس وقت منت کو عذہ بہت یاد آئی۔ ایسے موقعوں پہ وہ بڑے اعتماد کے ساتھ اگلے سے بات کرتی تھی۔ منت کے ساتھ کوئی اور نچا بولتا تھا تو اسکی سیٹی گم ہو جاتی تھی۔ ابھی بھی وہ بے حد پریشان ہو گئی تھی۔ آج کا ایڈ ونچر الٹا گلے پڑ گیا تھا۔

اس نے اپنے کندھے سے لٹکتے پرس میں جھانکا۔ وہ یہاں آتے ہوئے دانستہ سارے پیسے نکال کر دراز میں رکھ آئی تھی۔ ابھی اسکے پاس صرف آٹھ سو روپے تھے۔ منت کا حلق سوکھنے لگا۔ اسے کیا خبر تھی لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ اس نے سوچا تھا پانچ سو ویڈیو میں آنے والی لڑکی کو دوں گی اور تین سو کے سب واپسی پہ گول گپے کھالیں گے۔ زیادہ پیسے اگر رکھ لیے اور کوئی بیگ چھین کر بھاگ گیا تو؟ اسی سوچ کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ گن کر آٹھ سو روپے بیگ میں رکھ کر لائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے کانپتے ہاتھوں سے وہ آٹھ سو روپے اس لڑکی کی جانب بڑھا دیے۔

"میرے پاس بس یہی ہیں۔" وہ منما کر بولی۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟ میرا تیس ہزار کا موبائل تھا اور اسکے بدلے تم مجھے آٹھ سو دے رہی ہو۔" وہ لڑکی چلائی۔

"میرا نقصان پورا کرو ورنہ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔ ویڈیو بنانے کے لیے تو بڑا بن سنور کر آئی ہو اور بیگ میں پھوٹی کوڑی نہیں۔ مجھے ابھی کے ابھی پیسے دو میرے موبائل کے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا رکیں۔ میں اپنے ساتھیوں سے پوچھ لوں۔" وہ مرے مرے قدموں سے حامد اور کاظم کی طرف چلی آئی جو ہونق بنے ساری صورت حال دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"تم دونوں کے پاس پیسے ہوں گے؟" پوچھنے کے باوجود وہ جانتی تھی کہ ان کے پاس ہوئے بھی تو سود و سوہی ہوں گے۔

"باجی ایسے موقعوں پہ بھاگ جاتے ہیں۔ یوں اپنی بے عزتی نہیں کرواتے"۔ حامد نے مدبرانہ مشورہ دیا۔ کاظم نے زور و شور سے سر ہلا کر تائیید کی۔

"اچھا ایسا کرو تم دونوں شان کو لے کر جاؤ یہاں سے۔ میں بھی سوچتی ہوں کچھ بھاگنے کا"۔ اس نے سرگوشی کی۔



"سنو میرے ساتھ گھر جا کر پیسے لانے لگے ہیں تم تھوڑا انتظار کر لو"۔ منت خود بھی بھاگنے کے لیے پر تو لنے لگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے تم تو یہیں رہو گی جب تک مجھے میرے پیسے واپس نہیں مل جاتے۔ اس لڑکی نے منت کا ہاتھ مڑورتے ہوئے سنگین لہجے میں کہا۔ حامد اور کاظم تو شان کا ہاتھ پکڑ کر فوراً بھاگے تھے۔ منت کو آسمان گھومتا ہوا نظر آنے لگا۔

تم جب تک میرا نقصان پورا نہیں کرو گی کہیں نہیں جاؤ گی۔ اس نے درشت لہجے میں کہا۔

اسکی حماقت آج اسکو ڈبونے والی تھی۔ پتا نہیں وہ کس قسم کی خطرناک لڑکی سے پنگالے بیٹھی تھی۔ چلو پیسے نہ سہی۔ اپنی انگلی سے اس ہیرے کی انگوٹھی کو نکالو۔

اس نے منت کے بائیں ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔ منت نے جھٹ اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔ وہ یہ انگوٹھی کیسے دے دیتی جو اسے منہاس نے دی تھی۔ اس نے جلدی سے اس لڑکی کے چنگل سے بچنے کے لیے ترکیب سوچنی شروع کر دی۔

www.kitabnagri.com

**

وہ آج گھر پہنچا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ سارا دن آرام کرے گا اور منت کے ساتھ رہے گا۔ وہ بیچاری کافی دنوں سے شکایت کر رہی تھی کہ وہ اسے وقت نہیں دیتا اور آج جب کہ وہ اسکی خاطر اپنے کام کاج سے چھٹی کیے بیٹھا تھا تو وہ

Posted On Kitab Nagri

اسے مکمل نظر انداز کیے اپنے ہی چکروں میں تھی۔ صبح سے وہ ساتھ والوں کے لڑکوں کو نہ جانے کونسی ریہرسل کروا رہی تھی۔ اسکے پوچھنے پہ ٹکسا جواب ملتا کہ ہم ایک اہم کام کر رہے ہیں ہمیں ڈسٹرب نہ کریں اور وہ خود کو کوستا ہوا کمرے میں جا کر لیٹ گیا۔

"سنیں میں اور شان پاس والی پارک میں جا رہے ہیں۔ شام ہونے سے پہلے لوٹ آئی ہیں گے۔"

چار بجنے سے دس منٹ پہلے منت تیار ہو کر کمرے میں آئی۔

"ہاں ٹھیک ہے جاؤ۔" منہاس نے اجازت دیتے ہوئے کہا۔ وہ رحمت کو ملنے کے لیے کہہ چکا تھا تو اب اسے منت کے جانے کے بعد گھر پہ ہی بلانا اسے مناسب لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لو میں نے کونسا آپ سے اجازت مانگی ہے جو کہہ رہے ہیں کہ جاؤ۔ میں جا ہی تو رہی ہوں۔"

منت کے منہ پھلا کر کہنے پہ وہ سر جھٹک کر رہ گیا۔ اسکا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ منت کے گھر سے نکلنے کے دس منٹ بعد رحمت آچکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی ی آپکے گھر آیا ہوں۔ مہمان ہوں۔ کوئی ی چائے وائے کھانے وغیرہ کارواج بھی ہے یا نہیں آپ کے ہاں؟"

رحمت نے دس منٹ بعد آخر تھک ہار کر دل کی بات کہہ ہی ڈالی۔

"معذرت۔ میری زوجہ گھر پہ نہیں ہیں۔" منہاس نے ہری جھنڈی دکھائی ی اور خود اسکی لائی ی ہوئی ی فائل کو دیکھنے لگا۔



www.kitabnagri.com

"میں خود ہی جاتا ہوں کچن میں۔" رحمت بڑبڑاتا ہوا کچن میں چلا گیا۔
"ارے واہ۔۔ مٹر پلاؤ۔" رحمت کی اشتیاق بھری چیخ سنائی دی۔

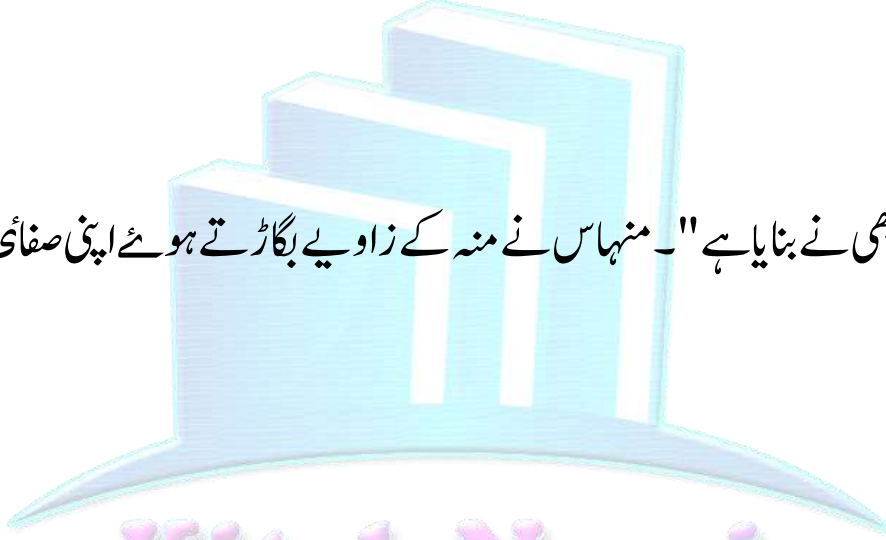
"بھائی ی یہ مٹر پلاؤ کس نے بنایا ہے؟" رحمت کی واپسی پلاؤ سے بھری ہوئی ی پلیٹ کے ساتھ ہوئی ی تھی۔ منہاس نے ذرا سا سراٹھا کر اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"شادی شدہ لوگوں کے گھر میں کھانا کون بناتا ہے رحمت؟" اس نے اسے گھور کر دھیان دوبارہ فائل پہ لگایا۔

"شوہر"۔۔ رحمت کی حاضر جوابی کمال تھی۔ وہ ایک لمحے کو گڑ بڑا گیا۔

بکو نہیں یہ تمہاری بھابی نے بنایا ہے۔" منہاس نے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کی۔



"اچھا آپ کہتے ہیں تو مان لیتا ہوں مگر بھائی ویسے نہ جانے کیوں مجھے بھابی کے بنائے ہوئے اس پکوان سے آپکے ہاتھوں کے ذائقے کی خوشبو آرہی ہے۔۔ دل کر رہا ہے آپ کی انگلیاں چاٹ لوں۔"

رحمت نے ندیدے پن سے کہتے ہوئے پوری پلیٹ چٹ کر دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا کیا مطلب ہے رحمت کہ میں نے پکاتے ہوئے اپنی انگلیاں گھولی تھیں اس میں جو تمہیں میرے ہاتھوں کے ذائی قے محسوس ہو رہے ہیں۔"

منہاس نے یونہی جھکے جھکے بے خیالی میں کہا۔ وہ بیک وقت فائل بھی دیکھ رہا تھا اور رحمت کی الٹی سیدھی باتوں کے جواب بھی دے رہا تھا۔

رحمت نے منہاس کی بات پہ چونک کر اسے دیکھا۔ بات سمجھنے کی کوشش کی پھر حلق پھاڑ قہقہہ لگایا۔

"اس کا مطلب ہے یہ کھانا واقعی آپ نے بنایا ہے۔۔ دیکھا سچ زبان سے نکل ہی گیا نہ۔ ویسے آپ میرے سامنے کیوں شرم رہے تھے بتانے سے میں تو آپ کے ہر دکھ سکھ کا ساتھی ہوں۔ میں جانتا ہوں شوہر ایک انتہائی مظلوم مخلوق ہے اور کھانا بنانا اسکے اولین فرائض میں سے ایک ہے۔"

رحمت کی ہنسی قابو میں نہیں آرہی تھی۔ وہ پیٹ پہ ہاتھ رکھے دہرا ہوتا ہوا مسلسل ہنس رہا تھا۔ منہاس نے جھٹکے سے فائل بند کی۔

"ہو گیا تمہارا؟ ٹھونس لیا کھانا؟ چلو اب نکلو یہاں سے۔"

Posted On Kitab Nagri

اس نے رحمت کو بازو سے پکڑ کر باہر کی جانب کھینچتے ہوئے کہا۔

"بھائی آپ مجھے اپنے گھر سے باہر نکال رہے ہیں؟ وہ بھی بے ضرر سا سچ بولنے پہ؟" رحمت نے بے یقینی سے پوچھا۔

"تم اور تمہارا بے ضرر سا سچ۔ چلو نکلو یہاں سے آئی بندہ نظر مت آنا مجھے میرے گھر میں۔"

منہاس نے اسے دروازے سے باہر دھکیلا اور ٹھک سے دروازہ بند کیا۔

"سچ کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔" رحمت بند دروازے کو گھورتے ہوئے چلا گیا۔

منہاس واپس آیا۔ وقت دیکھا منت ابھی تک نہیں آئی تھی۔ وہ دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ وہ سراج پاشا کو بربادی کے ایک اور زینے تک لانے والا تھا۔ کام کرتے کرتے وقت کا اندازہ ہی نہیں ہوا اب گھڑی کی جانب نگاہ دوڑائی تو وہ پریشان ہو گیا۔ منت کو گئے کافی دیر ہو چکی تھی اور اب تک اسے واپس آ جانا چاہیے تھا۔ شام اب گہری ہو چکی تھی۔

وہ چیزیں سمیٹ کر اٹھا۔ دروازے کو تالہ لگا کر باہر آیا۔ ابھی گلی کا موڑ مڑا ہی تھا کہ سامنے سے کاظم اور حامد شان کا ہاتھ تھا مے بھاگتے ہوئے آرہے تھے۔ منت انکے ساتھ نہیں تھی۔ وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھا۔

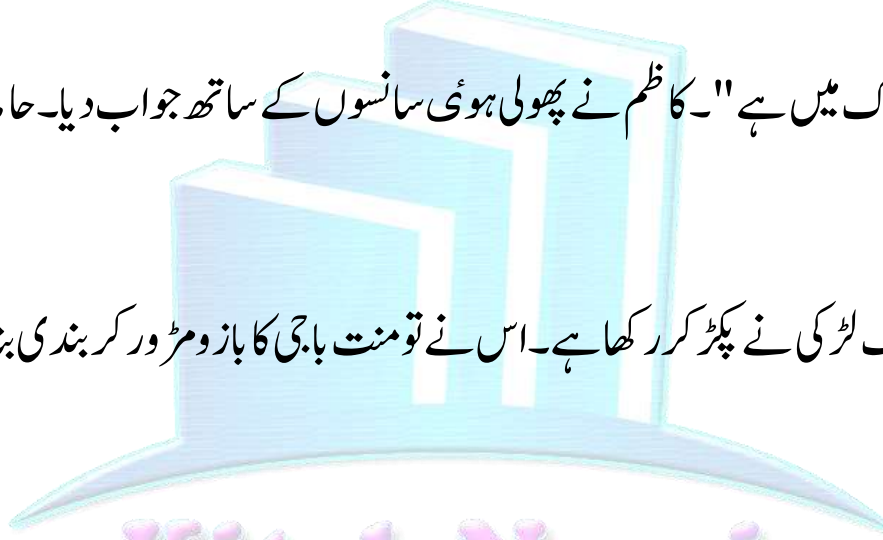
Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا ہے؟ اس طرح بھاگتے ہوئے کیوں آرہے ہو؟ اور منت کہاں ہے؟ شان کیوں رو رہا ہے؟"

اس نے پنہوں کے بل نیچے بیٹھ کر روتے ہوئے شان کو گلے لگایا۔

"منت باجی تو ادھر پارک میں ہے۔" کاظم نے پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ جواب دیا۔ حامد تو وہیں ہانپ کر بیٹھ گیا تھا۔

"منت باجی کو وہاں ایک لڑکی نے پکڑ کر رکھا ہے۔ اس نے تو منت باجی کا بازو مڑور کر بندی بنایا ہوا ہے۔"



"کیا کہہ رہے ہو؟ سیدھے طریقے سے بتاؤ کہ کیا کر کے آئے ہو وہاں؟"

www.kitabnagri.com

منہاس نے سختی سے ان دونوں کو ڈانٹا تو کاظم نے جلدی جلدی ساری بات بتائی اور منہاس کا جی چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے۔

"تم دونوں شان کو لے کر اپنے گھر جاؤ میں تھوڑی دیر بعد آکر اسے واپس لے جاؤں گا۔"

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ان کو روانہ کر کے وہ بھاگ کر پارک جانے والے راستے پہ مڑ گیا۔

"توبہ ہے لوگ اپنے بچوں کے پیچھے خوار ہوتے ہیں انکے پیچھے بھاگتے ہیں اور میں اپنی بیوی کے پیچھے نجل ہو رہا ہوں۔ لوگوں کو انکے بچوں کی شکایتیں ملتی ہیں اور مجھے اپنی بیوی کی۔"

وہ بڑبڑاتا ہوا بھاگ رہا تھا۔ اسے منت کی فکر ہو رہی تھی۔ نہ جانے کس نے اسے پکڑا ہوا تھا۔

ابھی وہ پارک سے سے چند گز کے فاصلے پہ تھا جب منت اسے دور سے بھاگتی ہوئی نظر آئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منت اپنے بچوں کے سارے طریقوں پہ غور چکی تھی اور اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ اسے کسی غیبی مدد کا انتظار کرنا چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

"سنو لڑکی میرے بچے پیسے لے کر آتے ہی ہوں گے میرا ہاتھ تو چھوڑ دو"۔ منت نے التجا کی۔ وہ لڑکی مسلسل اسکی انگوٹھی پہ نظریں جمائی یں کھڑے تھی اور منت کو اسکے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

"نہیں میں اتنا انتظار نہیں کر سکتی۔ مجھے تم اپنی یہ انگوٹھی دو"۔

اس لڑکی نے منت کے ہاتھوں سے انگوٹھی نکالنے کی کوشش کی۔ اور یہی وہ لمحہ تھا جب منت میں نہ جانے کہاں سے اتنی ہمت آگئی کہ اس نے ایکدم سے اس لڑکی کو دھکا دیا اور خود وہاں سے دوڑ لگا دی۔

"اے رکو۔ تم میرے پیسے پورے کیے بغیر بھاگ رہی ہو۔ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں"۔

www.kitabnagri.com

وہ لڑکی چیختی ہوئی اسکی پیچھے بھاگی۔

"اللہ میاں آج بچالیں۔ قسم سے آئی نہ اس قسم کی لڑکیوں کے ساتھ ہر گز ویڈیو نہیں بناؤں گی"۔

Posted On Kitab Nagri

بھاگتے ہوئے وہ دعائیٰں پڑھ رہی تھی اور ساتھ ساتھ پیچھے مڑ کے بھی دیکھ رہی تھی۔ وہ لڑکی اسکے تعاقب میں ہی تھی جیسے وہ آج منت کو پکڑ کر دم لے گی۔

منت نے بھاگتے بھاگتے پارک کا گیٹ پار کیا۔

"اللہ جی پلیز نہ۔ اچھا میں منت مانگتی ہوں آج بچالیں پورے محلے میں اپنے ہاتھوں سے بریانی بنا کر بانٹوں گی۔"

ابھی وہ پارک سے چند فٹ دور ہی گئی تھی کہ اچانک راستے میں پڑے پتھر سے ٹھوکر کھا کر بری طرح گری۔ تب تک وہ لڑکی اس کے سر پہ پہنچ چکی تھی۔

"تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں۔" اس نے منت کو مارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ منت نے بے اختیار بازو آگے کیا۔

"کون ہو تم چھوڑو میرا ہاتھ۔" اس لڑکی کی جنبھلائی ہوئی آواز پہ منت نے سراٹھایا۔ منہاس کو وہاں کھڑے دیکھ کر منت کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ وہ اٹھ کر جلدی سے منہاس کے پیچھے چھپ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس نے ایک جھٹکے سے اس لڑکی کا ہاتھ چھوڑ کر اسے پیچھے دھکیلا۔

"اے یو۔۔ ہٹو پیچھے میں اس لڑکی کو چھوڑ دو گی نہیں۔" وہ لڑکی جھپٹ کر آگے بڑھی۔

منہاس نے ایک ہاتھ سے منت کو اپنے پیچھے کیا اور دوسرے ہاتھ اٹھا کر اس لڑکی کو روکا۔ سخت لہجے میں اس نے کہا تھا

Listen rude girl....Stay away from my wife and talk with
..me

(سنو بد تمیز لڑکی۔ میری بیوی سے دور رہو اور مجھ سے بات کرو)

www.kitabnagri.com

اس نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔ وہ لڑکی ٹھٹھک کر رکی۔ اسے یقین نہیں آیا اتنا شاندار بندہ پیچھے کھڑی اس دبو سی لڑکی کا شوہر ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"آپکی بیوی صاحبہ نے میرا اتنی قیمتی موبائل فون توڑ دیا اور بغیر پیسے بھرے یہ محترمہ وہاں سے بھاگ آئی ہیں۔"

لڑکی نے طنزیہ کہتے ہوئے اندر ہی اندر منت کی خوش نصیبی پہ رشک کیا تھا۔

"کتنے کا فون تھا تمہارا؟" منہاس نے تحمل سے پوچھا۔

"پچاس ہزار کا"۔۔ لڑکی اطمینان سے بولی۔

"جھوٹ بول رہی ہے کمینی۔ مجھے تو تیس ہزار کا کہہ رہی تھی"۔ منت نے منہاس کے شانے سے اچک کر غصے سے کہا۔ تھوڑی دیر پہلے بھیگی بلی منت اب منہاس کی موجودگی میں شیر ہو رہی تھی۔

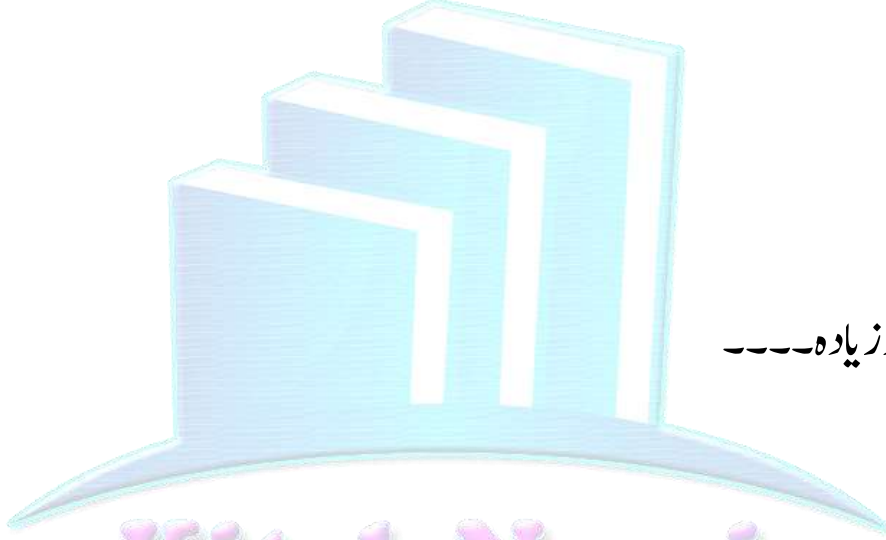
"مجھے پچاس ہزار چاہیں ابھی کے ابھی ورنہ میں شور مچا دوں گی۔ اتنا وقت ضائع کیا میرا۔ بھگایا الگ۔ اضافی پیسے تو اب لگیں گے"۔۔ وہ کھردرے لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس نے اپنے بٹوے سے پچاس ہزار نکال کر اس لڑکی کے حوالے کیے۔

"ارے زیادہ کیوں دے رہے ہیں؟" منت چیخی مگر وہ لڑکی پیسے پکڑتے ہی وہاں سے دوڑ لگا چکی تھی۔

"منت ابھی چپ کر کے چلو میرے ساتھ گھر میں کوئی بات نہ سنوں اب۔" منہاس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر واپسی کی راہ لی۔



لیکن پھر بھی بیس ہزار زیادہ۔۔۔۔

منت۔ اب کی بار وہ سختی سے بولا تو وہ غصے سے منہ بنا کر چپ ہو گئی مگر بڑبڑانے سے باز نہ رہ سکی۔

www.kitabnagri.com

"بھلا اتنے پیسے بٹوے میں رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ میں تو اپنے پرس میں دس ہزار بھی نہ رکھوں باہر نکلتے ہوئے ایویں ڈاکہ وا کہ پڑ جائے تو بندہ قلاش ہو جائے اور انکو دنیا کا کچھ پتا ہی نہیں۔"

تھوڑی دیر بعد وہ شان سمیت گھر پہنچے۔ ان دونوں کی جانب سے کھانا خاموشی سے کھایا گیا صرف شان تھا جو منہاس کو پارک کی باتیں بتا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شان کمرے میں جاؤ بیٹا اور جا کر سو جاؤ۔ منہاس نے اسے پچکارا تو وہ جلدی سے تابعداری میں سر ہلاتا ہوا کمرے میں بھاگ گیا۔

"میں بھی جاتی ہوں۔" منت جلدی سے اٹھی تاکہ ڈانٹ سے بچ سکے۔

"تم بیٹھو ادھر اور مجھے تفصیل سے سب بتاؤ۔" اس نے منت کو واپس بٹھایا۔

"وہ اصل میں ہم لوگ وہاں ویڈیو بنانے گئے تھے اور۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پانچ منٹوں میں منت پوری رام کہانی سنا چکی تھی اور وہ سوائے اسکی عقل پہ افسوس کرنے کے کیا کر سکتا تھا۔

"منت یہ پہلی اور آخری ویڈیو تھی اب آئی بندہ مجھے شکایت نہ ملے۔ اوکے؟" وہ اسے بچوں کی طرح سمجھا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ویسے یہ پہلی ویڈیو نہیں تھی"۔ منت نے کہتے ہوئے فوراً لب کچلے۔

"کیا مطلب"؟ وہ چونکا۔

"کچھ نہیں"۔ اس نے دامن بچانا چاہا۔

"اور کتنی ویڈیوز اس سے پہلے بنا چکی ہو"؟ منہاس نے حیرانی سے پوچھا۔ وہ اب تک منت کی ساری حرکتوں سے لاعلم ہی تھا۔



"زیادہ نہیں بس دو چار۔۔۔ لیکن وہ سب بھی ناکام ہوئی تھیں۔ پہلی ویڈیو میں، میں نے ایک فقیر کی مدد کرنا چاہی مگر وہ بدتمیز آپکی جیکٹ لے کر بھاگ گیا۔ حالانکہ میں نے اسے بولا بھی تھا کہ صرف ویڈیو میں جیکٹ دوں گی ویسے نہیں مگر وہ فرار ہو گیا۔

منت نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے بتایا اور منہاس اچھل کر کھڑا ہو گیا۔"

Posted On Kitab Nagri

"کیا؟ میری وہ نیلے رنگ کی جیکٹ؟ منت تم نے وہ غائب کی تھی اور میں دو دنوں تک الماری چھانتا رہا کہ پتا نہیں کدھر چلی گئی۔"

وہ ناراض ہو کر اٹھنے لگا۔ منت نے جلدی سے اسکے ہاتھ پکڑے۔۔

"اچھا سنیں۔ معاف کر دیں نہ صاحب عالم؟ ایم سوری۔"

منت نے معصومیت سے کہتے ہوئے کان پکڑے اور منہاس کی ناراضی لمحوں میں ختم ہوئی تھی۔

"اچھا اور کیا کیا تم کا رنامے سرانجام دے چکی ہو تم اب وہ بھی بتا دو۔" وہ نروٹھے انداز میں کہتا دوبارہ بیٹھ گیا۔

www.kitabnagri.com

"ایک ویڈیو میں پتا کیا ہوا؟" وہ پر جوش انداز سے بتانے لگی۔

"اس دن بل جمع کروانے کافی لوگوں کی لائی ن لگی ہوئی تھی۔ وہاں ایک بوڑھی عورت بھی آگئی۔ میں نے ویڈیو کے مطابق اسے اپنی جگہ دی اور خود آخر پہ جا کر کھڑی ہو گئی۔ مجھے امید تھی پیچھے کھڑے سب لوگ

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

مجھے سراہیں گے اور خود میرے پیچھے آکر مجھے میری جگہ تک پہنچادیں گے مگر ایسا کچھ بھی نہ ہوا۔ اور ایک دفعہ تو۔۔۔

"ایک منٹ"۔۔۔ منہاس نے اسکی بات کاٹی۔

"مجھے یہ بتاؤ تم یہ ویڈیوز کیوں بنا رہی تھی؟"

"میں اپنا چینل بنا کر وہاں اپلوڈ کرنا چاہ رہی تھی"۔ منت نے سادگی سے کہا۔



"وجہ؟"

"دیکھیں میں چاہتی ہوں کہ پاکستان کا مثبت پہلو سامنے لاؤں۔ چائی نیز اور کورین ویڈیوز دیکھ کر میں بہت ہی متاثر ہوئی ہوں اور وہاں کا بہت اچھا میج میری نظروں میں بنا ہے۔ میں چاہتی ہوں میں بھی پاکستان کے کچھ اچھے پہلو دنیا کو دکھاؤں اور سب سے بڑھ کر میں خود کو ثابت کرنا چاہتی ہوں"۔

Posted On Kitab Nagri

سنجیدگی سے اس نے ساری بات منہاس کو تفصیل سے سمجھائی۔ اور وہ جو نہایت توجہ سے سن رہا تھا منت کی آخری بات پہ بے ساختہ ہنس دیا۔

"منت سیر یسلی اتم خود کو ثابت کرنا چاہتی ہو؟ کیا ثابت کرنا چاہتی ہو ویسے؟"

منہاس نے ٹھوری پہ ہاتھ رکھتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا۔

"مجھے نہیں پتا لیکن میں دنیا کے سامنے پاکستان کے اچھے پہلو لانا چاہتی ہوں بس؟" اس نے ہاتھ اٹھا اعلان کیا۔
"دوسروں کی نقل کر کے؟"

منت لا جواب ہوئی۔ وہ جانے کے لیے اٹھا پھر کچھ سوچ کر واپس بیٹھ گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہم دوسروں کی نقالی کر کے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ دنیا میں ابھرنے کے لیے منفرد ہونا پڑتا ہے۔ منت تم کچھ اچھا کرنا چاہتی ہو تو ایسی ویڈیوز کے بجائے کام کی ویڈیوز بناؤ۔ کسی بھی نام سے اپنا پروگرام لانچ کرو اور وہ چیزیں وہ رخ دنیا کو دکھاؤ جو آج تک نہ دکھایا گیا ہو۔"

"کچھ آیا سمجھ؟" منہاس نے اس کے سر پر چپت لگائی۔

Posted On Kitab Nagri

"جی سب کچھ سمجھ آ گیا شکریہ آپکا"۔ منت پر جوش ہوئی۔

"بلکہ میں نے تو اپنے پروگرام کا نام بھی سوچ لیا ہے"۔

"اچھا وہ کیا؟" منہاس نے پوچھا۔ وہ صرف یہ چاہتا تھا کہ منت کسی اچھے اور کارآمد کام میں اپنے آپ کو صرف کرے۔ وہ جانتا تھا اگر منت کی درست راہنمائی کی جاتی تو وہ کچھ نہ کچھ نہیں بہت کچھ کر سکتی تھی۔

"میرے پروگرام کا نام ہو گا مثبت پاکستان"۔ منت کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ان میں جذبہ اور اپنے وطن سے محبت کا سمندر ہلکورے لے رہا تھا۔ وہ بہت جلد پاکستان کی تاریخ میں اک نیا قدم اٹھانے جا رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ایک کے بعد ایک نقصان ہوتا جا رہا تھا۔ پہلے گوجرانوالہ کی انڈسٹری میں کام رکائیوں کہ کیس عدالت چلا گیا تھا اور اب لاہور والی فیکٹری میں لگنے والی آگ نے سراج پاشا کو مفلوج کر دیا تھا۔ کڑوڑوں کا نقصان ہوا سو ہوا مافیا میں بھی یہ خبر پھیل گئی کہ کوئی ی ہے جو سراج پاشا سے دشمنی نبھا رہا ہے۔

سارہ معراج کے لیے بھی یہ سب حیرت کا باعث تھا۔ اسکے نزدیک اسکا بھائی ہی سب سے طاقتور اور خطرناک تھا لیکن اب ثابت ہو رہا تھا کہ جس نے بھی یہ سب کیا ہے وہ زیادہ چالاک ہے کیوں کہ جس رات فیکٹری میں آگ لگائی گئی تھی اس سے اگلے دن کمپنیز کی ایک بڑی کھیپ بچی جانی تھی۔ عین وقت اور عین موقع پر سراج پاشا کی دکھتی رگ کو اور دبایا گیا تھا۔

"میں بہت حیران ہوں آخر یہ کام کون کر سکتا ہے؟" سارہ نے پریشانی سے سر تھاما۔

www.kitabnagri.com

"پچھلے بیس سالوں سے سراج پاشا کے نام کا ڈنکا بجتا رہا ہے۔ کوئی اتنی ہمت کیسے کر سکتا ہے کہ ان سے دشمنی مول لے۔ اور ابھی تک یہ پتا بھی نہیں چلا کہ یہ کام کس کا ہے۔"

"مانیں نہ مانیں یہ کام منہاس عالم کے سوا اور کوئی کر ہی نہیں سکتا۔"۔ یہ کہنے والا فیضان عرف فیضی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم تو یہ کہو گے ہی تمہارا دشمن جو ٹھہرا وہ"۔ سارہ نے نخوت سے منہ بنایا۔

"منہاس یہ سب نہیں کر سکتا اس سب سے اسکو بھی نقصان ہوا ہے۔ بھائی نے وہ ڈیل اسی کے ذریعے کروانی تھی اور ویسے بھی وہ اب بھائی کے کاروبار میں حصے دار ہے۔ تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ جان بوجھ کر خود ایسا کرے۔ ضرور کوئی بہت بڑا دشمن ہو گا جس کا یہ کام ہے"۔

"آپ کو منہاس پہ اتنا یقین کیوں ہے؟" فیضی کے لہجے میں چبھن تھی۔

"تمہیں اس پہ شک کیوں ہے؟" سارہ کا موڈ خراب ہوا تھا۔

"پتا نہیں لیکن میرے اندر سے آواز آئی تو میں نے کہہ دیا"۔

فیضی نے شانے اچکائے۔ اسے شک نہیں یقین تھا کہ آگ صرف منہاس ہی لگا سکتا ہے لیکن سارہ یقین نہیں کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"فیضی تم اپنے اندر کی آواز کو دبا دو ورنہ میں تمہارا گلادبانے میں دیر نہیں کروں گی"۔ ساحرہ نے اپنے لمبے نوکیلے ناخنوں کی تراش پر نظر دوڑاتے ہوئے بھڑک کر کہا۔ وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی کہ فیضی منہاس پہ الزام لگائے۔

"اوکے اوکے۔۔ اس بات کو چھوڑ کر ہم وہ بات کرتے ہیں جس کے لیے ہم اکٹھے ہوئے ہیں"۔

فیضی نے مصالحت کی راہ اپنائی۔ وہ دونوں اس وقت ایک کافی شاپ میں موجود تھے۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس منت کے بارے میں کیا پتا چلا؟"

سارہ دلچسپی سے آگے کو ہو کر پوچھنے لگی۔ اس نے فیضان کو منت کی معلومات نکالنے کو کہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"وہ لڑکی منت واقعی میں منہاس کی بیوی ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک چار سالہ بچہ بھی ہے۔ لیکن ایک مزے کی بات کہ وہ بچہ منت اور منہاس کا نہیں"۔

Posted On Kitab Nagri

فیضی نے رک کر اسکے تاثرات دیکھے۔ سارہ کی آنکھوں میں یکدم ہی چمک بڑھی۔ دماغ سے جیسے ایک بھاری بوجھ اتر اٹھا۔

"اسک مطلب ہے کہ انہوں نے وہ بچہ اڈاپٹ کیا ہے؟"

"بظاہر تو ایسا ہی ہے مگر اندر کی بات کچھ اور ہے۔" فیضی نے ڈرامائی انداز اختیار کیا۔

"وہ بچہ ہمارے ہی دھندے کے ایک بندے کا ہے۔ جب وہ پولیس مقابلے میں مارا گیا تو منہاس نے اس بچے کو یتیم خانے میں داخل کر وادیا۔ ابھی کچھ مہینوں پہلے ہی منہاس اسے اپنے گھر لایا ہے۔"

Kitab Nagri

"اوہ۔۔۔ یہ تو کافی دلچسپ کہانی ہے۔" سارہ نے ہونٹ سکیرے۔ تو صیفی نظروں سے فیضی کے کام کو سراہا اور کافی کا گھونٹ بھرا۔

Posted On Kitab Nagri

"فیضی مجھے جلد از جلد منہاس اس منت کے چنگل سے آزاد چاہیے۔ مجھے بہت غصہ آرہا ہے اس منت پہ کیسے جھوٹ بول رہی تھی کہ ہمارا ایک چار سال کا بچہ بھی ہے۔"

سارہ نے منہ بگاڑ کر منت کی نقل اتاری۔

"ارے سارہ جی فکر نہ کریں۔ ہم بہت جلد منہاس اور منت کو علیحدہ کر دیں گے۔ جب مرد کو اپنی بیوی کے کردار پہ شک ہو جائے تو اس کا دل بدگمان ہونے میں دیر نہیں لگتا۔ منہاس بھی کب تک اپنی بیوی کے پلو سے بندھا رہے گا۔"

فیضی نے اپنے تئیں اسے تسلی دی۔

Kitab Nagri

"وہ عام مردوں جیسا نہیں ہے فیضی۔ اگر ہوتا تو کب کا میری جانب مائل ہو چکا ہوتا۔ وہ کبھی بھی منت پہ شک نہیں کرے گا۔ ہمیں دوسرے منصوبے پر عمل کرنا ہو گا۔ وہ منت سے بدگمان ہو گا تم یہ گمان چھوڑ دو۔"

"واہ آپ تو بہت اچھے سے جان گئی ہیں اسے۔"

Posted On Kitab Nagri

فیضی نے طنز کرتے ہوئے اپنی کافی ختم کر کے ویٹر کو دو کپ اور کافی لانے کا اشارہ کیا۔ سارہ کے ساتھ ابھی کافی باتیں ہونے والی رہتی تھیں۔

سارہ نے کپ خالی کر کے میز کے وسط میں رکھا۔ اس کپ کی چمکتی سطح پہ اسے اپنا عکس صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"تم جانتے ہو فیضی انسان اپنے عکس کو صاف دیکھ دیکھنے میں کوئی غلطی نہیں کر سکتا کیوں کہ وہ اپنے آپ کو اچھے سے پہچانتا ہے اسی طرح مجھے لگتا ہے کہ میں بھی منہاس کے مزاج اسکی عادات کو جاننے میں غلط اندازہ نہیں لگا سکتی۔ میں اسے بہت اچھے سے جان گئی ہوں بلکہ مجھے یقین ہے میں اسے خود سے اور منت سے زیادہ بہتر سمجھنے لگی ہوں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بلاشبہ وہ ایک ذہین لڑکی تھی۔ اپنے مقابل کی تمام خوبیاں اور خامیاں اسے ازبر ہوتی تھیں اور وہ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے ہنر سے بھی آگاہ تھی۔ فیضی نے دل ہی دل میں سارہ کی ذہانت کو سراہا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو اب تک آپ کیا سمجھی ہیں سارہ جی؟" ویٹر ٹرے پکڑے پاس آیا تو وہ چپ ہو گیا۔ ویٹر نے پچھلے کپ اٹھا کر تازہ کافی دونوں کو پیش کی اور سر خم کر کے چلا گیا۔

"وہ اس کافی سے بھی زیادہ کڑوا ہے۔" سارہ نے کافی کے کپ کی طرف اشارہ کیا۔

"جتنا تلخ اس کا ذائقہ ہے اس سے زیادہ تلخ اور ترش وہ ہے۔ لیکن اس کا دل اس کافی کے رنگ جتنا سیاہ نہیں۔ وہ بیک وقت اچھا بھی ہے اور برا بھی۔ جس طرح کڑوی کیسی کافی پی کر ہم خود کو تازہ دم محسوس کرتے ہیں بالکل اسی طرح اسکی آس پاس موجود گی مجھ میں زندگی کو تازہ کر دیتی ہے۔ کچھ لوگوں کے دن کا آغاز کافی یا چائے کے بغیر نہیں ہوتا اور میرا دن اسے دیکھے بغیر شروع نہیں ہوتا۔ کاش وہ اتنی آسانی سے میری دسترس میں ہوتا جتنی آسانی سے مجھے کافی کا یہ کپ حاصل ہوا ہے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فیضی نے ایک کپ ٹرے سے اٹھا کر اسکے آگے رکھا اور ایک سے خود چسکیاں لینے لگا۔ اسے سارہ سے اس حد تک دیوانگی کی امید نہیں تھی۔ وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ کافی کے کپ میں اور ایک جیتے جاگتے انسان میں فرق ہوتا ہے۔ کافی کا کپ جذبات نہیں رکھتا اور وہ جسکو حاصل کرنا چاہتی تھی وہ اس کے لیے جذبات تو رکھتا تھا لیکن ناپسندیدہ۔ حسین اور مغرور لوگ اگر محبت کے دام میں پھنس جائیں تو تقدیر اکثر مخالف ہی نکلتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن وہ یہ سب اسکے منہ پہ کہنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔ چپ چاپ کافی سے لطف اندوز ہوتا رہا۔

یہ انصاف کی جنگیں اتنی کھٹن اور طویل کیوں ہوتی ہیں؟۔ خاص کر جب ایک کمزور اور غریب یہ جنگ لڑے۔ کیوں حق اور سچ کا ساتھ دینے والے واقعی آٹے میں نمک کے برابر ہیں؟۔ کیوں باضمیر اور ایماندار انسان کو آج کے زمانے میں ایلین سمجھا جاتا ہے۔ دنیا اسے پاگل اور بیوقوف کہتی ہے جو اپنی جان خطرے میں ڈال کر انصاف کے خاردار راستے پر ننگے پاؤں چلے کیوں؟ آخر کیوں قانون کے دروازے اتنے بلند و بالا کر دیے جاتے ہیں کہ غریب کے ہاتھ ہی وہاں تک نہ پہنچ سکیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بہت سے کیوں اکھٹے ہوئے تھے جن کے تسلی بخش جواب وہ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی۔ حویلی کے پچھلے باغیچے میں وہ بیٹھی اک اک کر کے پھول کی پتیوں کو توڑتے ہوئے سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ذہن اسے بار بار ماضی میں دھکیل رہا تھا اور وہ خود کو تکلیف دہ یادوں کے بھنور میں ڈبوئے افیت کی انتہاؤں پہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی آہستگی سے اسکے پاس آبیٹھا۔ اس نے گردن موڑ کر غازی کو دیکھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"سوچ رہی ہوں کہ تم تو خود قانون کے رکھوالوں میں سے تھے مگر تمہیں بھی اس قانون نام کے سانپ نے ڈس لیا۔ یہ تو بالکل ویسا ہی ہوا کہ جس گھر میں آپ رہتے ہوں اسی کے مکین آپ پر دروازے بند کر دیں۔ میرا ایمان ہی اٹھ گیا ہے کہ ہمارے یہاں ایمانداری نام کی بھی کوئی چیز ہے۔"

وہ بہت دلبرداشتہ لگ رہی تھی۔ غازی نے مسکرا کر اسکے ہاتھ سے باقی بچا ہوا پھول لیا اور اسکی خوشبو سونگھنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ خوشبو سونگھ رہی ہو؟ کھلتے ہوئے یہ خوبصورت اور خوشنما رنگوں کے پھول، یہ ہوائیں، فضاؤں، بدلتے موسم، دن کارات اور رات کا دن میں ڈھلنا یہ سب دنیا کے قائم ہونے کی نشانیوں میں سے ہے اور دنیا تب تک قائم ہے جب تک اس میں اچھائی ہے کیوں کہ دنیا اچھے لوگوں کے دم سے قائم رہتی ہے۔ ابھی بھی تمہاری طرح کے نہ جانے کتنے لوگ ہیں جو اپنی یہ جنگ لڑ رہے ہیں اور اگر وہ بھی یہ سوچ کر ہتھیار پھینک دیں

Posted On Kitab Nagri

کہ انکے علاوہ اور کوئی ایماندار نہیں اور انکا کچھ نہیں ہو سکتا تو پھر تو عدل و انصاف کا جنازہ ہی نکل جائے گا۔ اس لیے اگر آپ حق پہ ہیں تو ڈٹے رہے کم از کم جب نام پکارے جائیں گے تو شرمندہ تو نہیں ہوں گے نہ۔"

وہ چپ ہوا تو عذرہ بول اٹھی۔

"خاموش کیوں ہو گئے بولتے رہو نہ۔ تم بہت اچھی باتیں کر رہے ہو۔ مجھے اچھا لگ رہا ہے تمہیں سننا۔"

"پتا ہے عذرہ ہماری اکثریت یہ سوچتی ہے کہ پاکستان نے ہمیں کیا دیا؟ ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ہم نے پاکستان کو کیا دیا۔ کیا ہم نے کبھی ایک ذمہ دار شہری ہونے کا ثبوت دیا؟ کیا ہم اس

ملک کو اچھے لوگ دے پائے ہیں؟ ہم لوگ خود سڑکوں اور گلی محلوں میں کوڑا پھینکتے ہیں اور بعد میں کہتے ہیں کہ پاکستان میں صفائی نہیں اور مثالیں دیتے ہیں یورپی ممالک کی۔ ہم خود کرپشن کرتے ہیں اور اک کرپٹ سسٹم پیدا کرتے ہیں اور پھر واویلا کرتے ہیں کہ پاکستان میں یہ سب ہو رہا ہے۔ ہمارے پاس زبانی کلامی بڑے دعوے ہیں کہ ہم پاکستان سے پیار کرتی ہیں لیکن اس کا ثبوت ہم صرف بارڈر پہ جا کر انڈیا کے خلاف لڑنے کے دینا چاہتے ہیں اپنے آپ کو اور پاکستان کو بہتر بنا کر نہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ جب تک عوام نہیں بدلے گی اسکی سوچ نہیں بدلے گی تب تک حکومت بھی نہیں بدلے گی۔" عزہ نے تائیید کی۔

"مجھے لگتا ہے اللہ تعالیٰ کو پاکستان سے بہت پیار ہے تبھی تو اب تک ہر قسم کے مشکل حالات کے باوجود بچا ہوا ہے۔ ورنہ آجکل تو سیکورٹی فورسز کا بھی کوئی ی بھروسہ نہیں رہا آئے دن خبروں میں دکھاتے رہتے ہیں کبھی کسی کسی کو ڈاکو کے شبہ میں سرعام مار دیا تو کبھی دہشتگرد ہونے کے شک میں۔"

عزہ نے تلخی سے کہا۔ وہ کچھ دنوں سے متواتر ایسی ہی خبریں سن رہی تھی اور یہ سب اسے بہت تلخ بنا رہا تھا۔

"ایسی بات نہیں ہے عزہ۔" غازی نے مخالفت کی۔

Kitab Nagri

"اچھے اور برے لوگ ہر ادارے میں ہوتے ہیں۔ بلکہ دنیا میں ہر جگہ دو قسم کے لوگ موجود ہیں۔ ہم صرف کچھ لوگوں کی وجہ سے اپنے رکھوالوں اور ملک سے محبت نہیں چھوڑ سکتے۔"

"میں کب چھوڑ رہی ہوں۔" وہ شرمندہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں سانس لینا تو چھوڑ سکتی ہوں مگر اپنے ملک سے محبت نہیں۔ یہ میری رگوں میں ہے۔ میرے ایمان کا حصہ ہے۔ میرے ابو نے اس مٹی کی محبت میرے ساتھ پروان چڑھائی ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔" وہ مبہم سا مسکرایا۔ وہ عزہ کی عادات کو بہت اچھے سے جاننے لگا تھا۔

"چلو اب چلیں یہاں سے کسی نے یوں ساتھ بیٹھے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا؟"

عزہ نے اٹھتے ہوئے کہا اسکا موڈ اب ٹھیک ہو چکا تھا۔ کبھی کبھی انسان قنوطیت کا شکار ہو جاتا ہے بغیر کسی وجہ کے دل بھر آتا ہے اور موڈ خراب ہو جاتا ہے وہ بھی ایسی ہی کیفیات کا شکار ہو رہی تھی لیکن غازی سے بات کر کے اسکی کوفت اور کلفت ختم ہو گئی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے تک چھائی بیزاری اب جوش میں ڈھل چکی تھی۔

"تم کیوں بھول رہی ہو حویلی والے کچھ نہیں سوچیں گے۔" وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

"ہاں میں تو بھول ہی گئی تم تو میرے نقلی والے شوہر ہو۔" وہ چہ چہ کرتے ہوئے آگے بڑھی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"اب کہاں جا رہی ہو؟" وہ وہیں سے چلایا۔

"بھاڑ میں جا رہی ہوں۔ چلو گے۔" وہ شوخ ہوئی۔

نہیں لیکن تمہیں دروازے تک چھوڑ کر واپس آ سکتا ہوں۔ وہ چند قدم کا فاصلہ طے کر کے اس کے ساتھ چلنے لگا۔

"کیوں میرے ساتھ بھاڑ کے اندر نہیں چلو گے؟" وہ راہداری کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نہیں بالکل نہیں۔" غازی نے نفی میں سر ہلایا۔

عزہ کا رخ اب دائیں جانب بنے کمروں کی طرف تھا۔ وہ دائیں بائیں احتیاط سے دیکھتی ہوئی مرادن خانے کی طرف آئی۔

"یہ بھاڑ ہے؟" غازی نے مزاحیہ انداز میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

شش۔۔ عزہ نے اسے خاموشی سے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

مردان خانے کا دروازہ کھول کر وہ دونوں اس بڑے سے کمرے میں داخل ہوئے۔ عزہ نے دروازہ بند کیا۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟" غازی نے الجھن سے سرگوشی کی۔

"ابھی ابھی تایا اور چچا کی گاڑی حویلی سے باہر گئی ہے۔ وہ کسی کام سے گئے ہیں۔ ہمارے پاس یہی موقع ہے اس جگہ کی اچھے سے تلاشی لینے کا ہو سکتا ہے کوئی کام کی چیز ہاتھ لگ جائے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کمرے کے ساتھ ہی ایک اور کمرہ ملحق تھا جسے اسٹڈی روم کا درجہ دیا گیا تھا۔ عزہ اور غازی وہاں چلے آئے۔

"یہ بھی بس ظاہری نمود و نمائش ہے ورنہ ہمارے خاندان میں کوئی اتنا پڑھا لکھا نہیں جو یہ کتابیں پڑھ سکے۔"

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

عزہ نے اسکی آنکھوں میں ستائی ش اور حیرت دیکھ لی تھی۔

"تم یہ ادھر والی کتابیں اور دراز اچھے سے دیکھو میں اپنی طرف کے دیکھ لیتا ہوں۔"

غازی نے اسے دائیں طرف بھیجا اور خود بائیں طرف ہو کر کتابیں دیکھنے لگا۔

"ویسے تم نے بتایا نہیں کہ تمہیں چچا اور تایا پہ شک کیوں ہوا؟" عزہ نے کتابوں کے پیچھے جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"دو دن پہلے جب ہم شام کو زمینوں پہ گئے تھے تب واپسی پہ مجھے شک ہوا کہ میرے بیگ کو کھولا گیا ہے۔ میں نے رداسے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس نے میرے کمرے میں چچا کو آتے ہوئے دیکھا تھا۔ تب تو میں نے بات کو اتنا سنجیدہ نہیں لیا مگر جب تم نے بتایا کہ تم نے انکی باتیں سنی ہیں تو میں سوچ میں پڑ گیا۔"

غازی نے ایک دراز سے کاغذات کا پلندہ برآمد کرتے ہوئے تفصیل سے جواب دیا اور ان کاغذات کو غور سے دیکھنے لگا۔ وہ کسی زمین کے کاغذات لگ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"تو تم نے تب کیوں کہیں بتایا؟" عزمہ نے اسے گھور کر دیکھا۔ وہ ہنوز ان کاغذات میں سرکھپائے مصروف تھا۔

وہ آگے کو ہر کر اسکے کندھے سے جھانک کر دیکھنے لگی۔

"یہ ہمارے کام کے نہیں چھوڑ دو"۔

"لیکن عزمہ ان کاغذات میں گڑ بڑ لگ رہی ہے"۔ غازی نے صفحے الٹتے پلٹتے تشویش سے کہا۔

"وہ بھی ہمارا مسئلہ نہیں مہاتما گوتم بدھ جی۔ اس کو چھوڑیں اور کچھ ایسا ڈھونڈیں جو ہمارے مطلب کا ہو"۔

عزمہ نے اسکے ہاتھ سے وہ کاغذات چھین کر میز پر رکھے۔ اسے غازی کی اسے عادت سے چڑھتی ضرورت سے زیادہ ہی ہر معاملے میں وہ اس سے آگے ہوتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پندرہ منٹ ہو چکے تھے اور وہ دونوں تقریباً کمرے کے کونے کونے کو چھان چکے تھے مگر ابھی تک کچھ ہاتھ نہیں لگا تھا۔

"میں سوچ رہی ہوں مجھے تایا جی اور چچا کے کمرے کی بھی تلاشی لینی پڑے گی۔ یہاں سے تو کچھ نہیں ملا"۔

Posted On Kitab Nagri

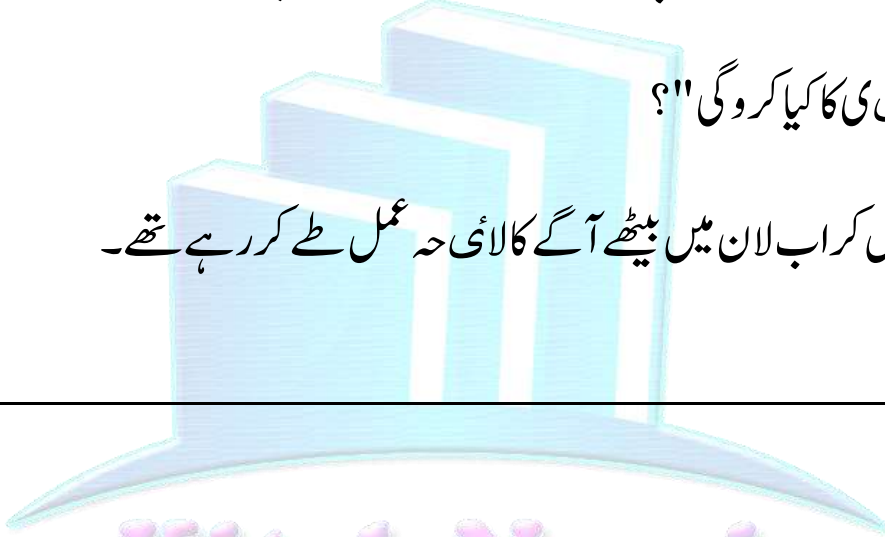
عزہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے گویا ہوئی۔ غازی بھی مایوسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے بھی کچھ خاص حاصل نہیں ہوا تھا۔

"ابھی اس وقت سب گھر والوں کی موجودگی میں "؟ غازی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

ہاں ابھی یہ کام کرنا پڑے گا۔ مزید ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتے۔ پہلے ہی کافی دن ضائع ہو گئے ہیں۔

"لیکن اپنی چچی اور تائی کا کیا کرو گی؟"

وہ دونوں وہاں سے نکل کر اب لان میں بیٹھے آگے کالائی حہ عمل طے کر رہے تھے۔



عزہ نے تائی کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا ساتھ ہی پیچھے مڑ کر دیکھا غازی نے اسے انگوٹھا دکھا کر بیسٹ آف لک کہا۔

"کون ہے آ جاؤ"۔ اندر سے تائی کی آواز آئی تو وہ مصنوعی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ بیڈ پہ لیٹی ہوئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"السلام علیکم تائی امی۔۔ کیسی ہیں آپ؟" وہ بولتے بولتے انکے بیڈ پہ بیٹھی تو انہوں نے جھٹ ٹانگیں سمیٹیں۔

"عزہ خیریت ہے نہ تم آج شہد کیسے پکار ہی ہو۔ اتنی میٹھی تو تم کبھی بھی نہیں تھی۔"

تائی امی نے ذرا سا بھی لحاظ رکھنا مناسب نہیں سمجھا۔ عزہ کی مسکراہٹ فوراً سمٹی تھی۔ اسکی واقعی اپنے دودھیال والوں سے کبھی نہیں بنی تھی۔

"اب کیا کروں مجبوری ہے۔" وہ منہ نیچے کیے بڑبڑائی۔

"تائی امی آپ تو جانتی ہیں کہ میری شادی کی تاریخ طے پاگئی ہے۔ آپ گھر کی بڑی ہیں سربراہ ہیں تو میں چاہتی ہوں میری شادی کی ساری خریداری آپ کریں۔ آخر اتنا تجربہ ہے آپ کا۔" عزہ نے معصومیت کے

www.kitabnagri.com

سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں کروں خریداری اپنی ماں کے ساتھ جاؤ۔" تائی امی نے صاف منع کیا۔ وہ کیوں اس لڑکی کی خاطر خوار ہوتیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تایاجی نے اتنی بڑی رقم شادی کی خریداری کے نام پہ مجھے پکڑادی ہے اسی لیے میں چاہ رہی تھی کہ آپ کو سارے پیسے دے دوں اور آپ خود ہی ساری خریداری کر لیتیں یہ نہ ہو میں کچھ بہت مہنگا لے لوں اور تایاجی کے پیسے ضائع کروں۔ مگر خیر آپ کی مرضی۔"

اس نے بے چارگی سے کہتے ہوئے چور نظروں سے انکے تاثرات دیکھے۔ تائی ی گوارہ کر ہی نہیں سکتی تھیں کبھی کہ انکے شوہر کی کمائی کو یوں بے دریغ اڑایا جاتا۔ اور اسکی توقع کے عین مطابق وہ فوراً اٹھی تھیں۔

"اب یہ بھی ٹھیک کہہ رہی ہو تم تجربے میں تو میرا کوئی ثانی نہیں۔" تائی ی نے اٹھ کر سلیپر پہنے۔

"پورے خاندان میں اگر کوئی میرے جیسی خریداری کر پائے تو میرا نام بدل دینا۔ ابھی پچھلے دنوں شمیم کی شادی کے سارے انتظامات میں نے ہی تو دیکھے تھے۔"

"تم جا کر ذرا راحت اور اپنی چچی کو بھی تیار ہونے کا بول دو۔ سب مل کر چلتے ہیں ابھی۔"

تائی ی بولتے بولتے الماری سے جانے کے لیے کپڑے بھی نکال چکی تھیں۔

وہ مسکراتے ہوئے وہاں سے نکل آئی۔ پہلا مرحلہ کامیاب ہوا تھا اور اب غازی کی باری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چچی امی اور، باقی کزنز کو بازار جانے کا کہہ کر پچھلی جانب آگئی۔ غازی وہیں ٹھہل رہا تھا اسے دیکھ کر سوالیہ نظروں سے پلان کے بارے میں پوچھا۔ عزہ نے تفاخر سے شانے جھاڑے گویا کہہ رہی ہو کہ عزہ ہو اور کام نہ ہو ایسا ہو نہیں سکتا۔

"چلو اب تمہاری باری۔۔۔ تایاجی کو کال کرو اور انہیں اپنے ساتھ شہر لے کر جاؤ۔ کم سے کم دو سے تین گھنٹے تم انکو باہر مصروف رکھو گے کیوں کہ اتنی دیر تو لگے گی سارے خفیہ درازوں کو جانچنے میں۔ اسکے علاوہ جولا کر ہیں انکو بھی دیکھنا ہے۔ بہت وقت چاہیے ہوگا۔"

"میری فکر نہ کرو میں تمہارے چچا اور تایا کو چار گھنٹے سے پہلے واپس نہیں لاؤں گا۔ تم بس یہ بتادو کہ اکیلی سب سنبھال لو گی نہ؟"

www.kitabnagri.com

غازی نے تسلی دیتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔ عزہ مسکرا دی۔

"میری بھی فکر نہ کرو میں اکیلی بہت کچھ سنبھال سکتی ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر میں غازی سمیت سب گھر والے چلے گئے۔ وہ دس منٹ بعد باہر آئی اور سب ملازموں کو بھی انکے گھر بھیج دیا۔ وقت کم تھا اور مقابلہ سخت۔۔

وہ کام میں جت گئی۔ پہلے چچا کے کمرے کی تفصیلی تلاشی لی مگر انکے کے درازوں سے سوائے انکے چھوٹے موٹے غبن کے (جو انہوں نے زمین کے کاغذات میں کیے تھے) اور کچھ نہیں ملا۔ تایا زاد کامران کے کمرے سے بھی کچھ خاص یا قابل گرفت ہاتھ نہیں لگا۔

سب سے آخر میں وہ تایا کے کمرے میں آئی۔ انکی الماری کھولی۔ سب سے نچلے خانے میں پھٹے پرانے کاغذات کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ردی ہو۔ وہ نظر انداز کرتے ہوئے لا کر کھولنے لگی۔ چابی اسے تائی کے پرس سے مل گئی تھی۔ وہاں بھی جائیداد کے کاغذات اور تائی کے زیورات کے سوا کچھ نہیں تھا۔

"یہاں بھی کچھ نہیں ملا۔ یا اللہ میری مدد کریں"۔ مایوسی سے اس نے لا کر بند کیا۔ نظر پھر سے نچلے خانے کی طرف گئی۔ وہ اٹھتے اٹھتے پھر بیٹھ گئی۔

"اس کو بھی دیکھ ہی لیتی ہوں کیا پتا قسمت مہربان ہو ہی جائے"۔ اور قسمت واقعی مہربان ہو ہی گئی تھی۔ یونہی اُلٹے پلٹے اسے کالے رنگ کا ایک گتا دکھائی دیا۔ اس نے چونک کر وہ اٹھایا۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ تو بابا کی ڈائی ری جیسا لگ رہا ہے۔۔



منت نے مثبت پاکستان کے نام سے ایک ادارے کا اجرا کر لیا تھا سوشل میڈیا پر اسی نام سے چینل بھی بنالیا تھا۔ اس کا مقصد تھا کہ وہ چھوٹے چھوٹے اچھے پہلو جن کو ہم دیکھتے ہوئے بھی نظر انداز کر دیتے ہیں وہ سامنے لائے۔۔

"ہم نے اپنے میڈیا پر زیادہ تر پاکستان کے منفی پہلو دکھائے ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہی کہ کبھی کوئی اچھائی سامنے نہیں لائی گئی مگر جو تاثر ہم اوروں کے ذہن پہ چھوڑ چکے ہیں بد قسمتی سے وہ منفی ہی ہے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ پاکستان کی اچھائیوں کو اسکی خوبصورتی کو اسکی عوام کو اور عوام کی اپنے ملک سے محبت کو دنیا کے سامنے لاسکیں۔ یہ حقیقت ہے کہ پاکستانیوں کو پاکستان سے بہت پیار ہے لیکن اس پیار میں ہم نے اس ملک کا ہمیشہ نقصان ہی کیا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم کچھ قدم اٹھائیں۔ آئیے آج سے اس بات کا عزم کریں کہ ہم سے ہر ایک اپنے طور پر پاکستان کے حق میں کچھ بہتر کرنے کی کوشش کرے گا۔ ہم میں سے اگر ہر شخص اپنے طور پر اپنے لیے اس ملک کے لیے صرف تھوڑی سی کوشش کرے کچھ اچھا کرنے کی تو ہم یقینی طور پر پاکستان کو

Posted On Kitab Nagri

مثبت پاکستان کے طور پر سامنے لاسکیں گے۔ چاہے ایک چھوٹا سا پودا لگا کر، اپنی گلی محلے کی خود صفائی کر کے، ٹریفک کے قوانین کی پابندی کر کے یا اسی طرح کے معمولی سے کام کر ہی کیوں نہ ابتدا کی جائے۔ پاکستان کو ہماری زبانی کلامی محبت نہیں عمل چاہیے۔ مانا کہ ہم بہت جذباتی قوم ہیں تو کیوں نہ اسی کمزوری کو اپنا ہتھیار بنا لیں۔ ہم پاکستان کے امیج کے بارے میں جذباتی ہو جائیں اسکی دنیا میں ساکھ کو لے کر جذباتی ہو جائیں۔ دنیا میں کوئی بھی ایسا خطہ نہیں جہاں جرائی م نہ ہوں یا جہاں دہشت گردی نہ ہو یا برے لوگ نہ ہوں مگر کیا ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ انہی پہلوؤں کو سامنے رکھ کر بات کریں اور ایک دوسرے کی سیاسی جماعت کو برا کہیں۔ بجائے یہ کہنے کہ، کراچی میں کل دہشت گردوں نے حملہ کیا ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہماری فورسز نے دہشت گردوں کے حملے کو پسپا کر دیا۔ فلاں گلی محلے میں بہت گند پھیلا ہوا تھا یہ ٹویٹ کرنے کے بجائے اگر یہ لکھ دیا جائے کہ آج صبح سات بجے میں نے ایک عورت کو اپنی گلی میں جھاڑو دیتے دیکھا وہ صفائی پسند معلوم ہوتی تھی۔ کسی فقیر کے سڑک کنارے بھیک مانگنے پر اگر اسکی ذرا سی مدد کر دی جائے تو کیا ہی اچھا ہو۔ کیا ضروری ہے کہ ہم صرف منفی پہلو کو لے کر ہی چلیں۔ ہم مثبت سوچ رکھیں گے تو ہی اک مثبت پاکستان بنے گا۔"

www.kitabnagri.com

منت کی یہ پہلی ویڈیو بہت شاندار گئی تھی اسکی توقع سے بڑھ کر اس کو پزیرائی ملی تھی۔ ویڈیو میں آخر میں عوام سے اپیل کی گئی تھی کہ وہ اپنے طور پر جو قدم اٹھائیں اسکی ویڈیو بنا کر بھیجیں تاکہ اسے اپلوڈ کیا جاسکے۔

Posted On Kitab Nagri

"منت باجی دودن کے اندر اندر دولاکھ ویو ہوگئے ہیں۔ پچاس کے قریب ویڈیوز بھی لوگوں نے بھیجی ہیں۔ ان میں سے چالیس واقعی کام کی ہیں۔ ان کیا کیا کرنا ہے اب؟"

حامد نے موبائی ل پہ منت کی ویڈیو کھولی ہوئی تھی اور رد عمل دیکھ کر وہ بہت خوش تھا۔ ویڈیو میں مختلف جگہ سے لے گئی تصویروں کو یکجا کیا گیا تھا۔ ایک تصویر ایک بک ڈپو کی تھی جسکے باہر ایک بڑے سے گتے پہ لکھا ہوا تھا "مستحق اور غریب طلباء کے لیے مفت کتابیں میسر ہیں۔" ایک تصویر ایک سڑک کنارے سے لی گئی تھی جہاں ٹریفک آفیسر ایک بوڑھے کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کروا رہا تھا۔ ایک جگہ سردیوں کے گرم ملبوسات کا ڈھیر لگا تھا اور قیمت نہ ہونے کے برابر تھی منت نے اس کی بھی تصویر لی۔

کچھ تصاویر اس نے آمنہ کی مدد سے انور ٹرسٹ کی بھی لی تھیں۔۔۔ چند تصاویر سڑک کی صفائی کرتے کارکنان کی تھیں۔ سات آٹھ منٹ کی ویڈیو میں بے شمار تصویریں تھیں۔۔

Kitab Nagri

"یہ تصویریں ہمارے روزمرہ کے وہ کردار ہیں جن کو روزانہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور نظر انداز کر کے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ خود ہمارے ساتھ اکثر ایسے واقعات ہوتے ہیں جو ہمیں یہ سوچنے پہ مجبور کر دیتے ہیں کہ واقعی دنیا میں اچھے انسانوں کی کمی نہیں۔۔۔ ہم خود بھی تو کسی کی چلتے چلتے مدد کر دیتے ہیں۔"

حامد نہ جانے کتنی بار ویڈیو دیکھ چکا تھا اور اب پھر سے منت کو سن رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنے چھوٹے چھوٹے اور معمولی کاموں کو سوشل میڈیا پر دکھانے کی کیا ضرورت تو اسکا جواب یہ ہے کہ آج کل جب لوگ اپنے پل پل کی فضول خبریں دینے سے نہیں چوکتے تو یہ تو پھر احساس اور انسانیت دکھانے کی ایک ادنی سی کوشش ہے۔ آج کا دور سوشل میڈیا کا دور ہے۔ لوگ کھانستے بھی ہیں تو چاہتے ہیں کہ آدھی دنیا یہ جان لے کہ وہ بیمار ہیں اور دنیا واقعی جانتی بھی ہے صرف ایک کلک کرنے پہ۔ ہم بھی اسی سوشل میڈیا کے ذریعے پاکستان کے روشن اور اچھے لوگ سامنے لانا چاہتے ہیں۔ میں دکھانا چاہتی ہوں کہ میرے پاس اپنے ملک سے محبت کرنے کے لیے وجوہات کی کمی نہیں۔ ہمارا مقصد پاکستان کو مثبت دکھانا ہی نہیں بنانا بھی ہے۔ مجھے یقین ہے آج ہم چھوٹی اور معمولی خبروں سے شروعات کر رہے ہیں لیکن بہت جلد کچھ نئے اور بڑے حقائق کے ساتھ ملیں گے۔ اللہ حافظ۔"

Kitab Nagri

منت نے حیرانی سے اسکو دیکھا جو ایسے سن رہا تھا جیسے پہلی دفعہ سن رہا ہو۔

"کمال منت باجی کمال۔"۔ حامد نے تالیاں بجائی ہیں۔

"آپ نے کیا تقریر جھاڑی ہے سن کر ایمان تازہ ہو گیا اور پاکستان سے محبت بڑھ گئی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں نے سچ کہا ہے حامد اور سچ میں میں برکت ہوتی ہے اور وہ دلوں پہ اثر کرتا ہے۔" وہ مسکرائی پھر کاظم کے بارے میں پوچھا۔

"وہ تو مشن پہ نکلا ہوا ہے کہ کہیں اسے کچھ اچھا ہوتا دکھائی دے تو فوراً وہ اپنے کیمرے کو حرکت میں لے آئے۔" حامد نے جوش سے بتایا۔

"ارے یاد آیا منت باجی میرے دوست کے ابا حکیم ہیں اور انکے مطب کی ایک خاص بات ہے وہ جمعے والے دن مریضوں کا مفت علاج کرتے ہیں اور انکو فیس کے طور پر اپنے لیے دعا کرنے کا کہتے ہیں۔"

Kitab Nagri

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ تم ان سے بات کر لینا کہ وہ ہمیں انٹرویو دینا پسند کریں گے یا نہیں۔" منت نے آگے کالائی حہ عمل ترتیب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا باجی میں چلتا ہوں اگلی ویڈیو کے لیے آپ نے جو کام دیا ہے وہ بھی کرنا ہے۔" حامد اٹھ کر سلام کرتے ہوئے چلا گیا۔ منت چائے بنانے کا ارادہ کرتے ہوئے کچن میں چلی آئی۔ منہاس پچھلے ہفتے سے گھر ہی نہیں آیا تھا اور وہ اداس ہو رہی تھی۔

"پتا نہیں صاحب عالم نے میری ویڈیو دیکھی ہے یا نہیں۔" وہ بے دلی سے چائے کا پانی چڑھاتے ہوئے سوچنے لگی۔ اس نے اپنی صرف آڈیو شامل کی تھی اگرچہ منہاس کی طرف سے اسکو پوری اجازت تھی لیکن اس نے آڈیو پہ ہی اکتفا کیا۔

"تین دن ہو گئے فون بھی نہیں کیا کوئی خیر خبر بھی نہیں دی۔ آنے دوان کو میں نے بھی اچھے سے خبر نہ لی تو ایم ایم عالم نہیں میں۔"

www.kitabnagri.com
چائے پیتے ہوئے وہ خود کو اس وقت لڑا کا طیارے سے کم نہیں سمجھ رہی تھی۔

فون کی گھنٹی بجی تو وہ خیالوں کی دنیا سے باہر نکلی۔ انجان نمبر سے کال آرہی تھی۔ اس نے بیزاری سے فون رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

دومنٹ بعد ہی فون دوبارہ بجا۔ وہ پہلے ہی بھری بیٹھی تھی غصے سے فون اٹھایا اور پھاڑ کھانے والے انداز میں گویا ہوئی۔

"ہیلو کون ہے؟"

"آپ کا ہمدرد"۔ دوسری جانب سے نہایت میٹھی آواز میں کہا گیا۔

"اوبھائی ہمدرد اپنی ہمدردیاں اپنے پاس رکھ"۔ وہ دانت کچکچاتے ہوئے بلند آواز میں دھاڑی۔۔ منہاس کی پریشانی کیا کم تھی جواب یہ رنگ نمبر تنگ کر رہا تھا۔

"میرا پہلے ہی دماغ بڑا گرم ہو رہا ہے بہتر ہو گا کہ خود ہی فون رکھ دو ورنہ میں نے تمہیں وہ گالیاں دینی ہیں جو تمہاری سات پشتوں نے بھی نہیں سنی ہوں گی۔ شادی شدہ عورت ہوں میں۔ تمہاری دال گلنے کی بجائے گل سڑ جائے گی یہاں۔ پتر فون بند کر اور ماں کو بول تیری شادی کر دے ورنہ یہ نہ ہو کسی دن رانگ نمبر ملاتے ملاتے تو اپنی بہن کو ہی فون ملا ڈالے اور اسے بھی یہی افسانے سنائے۔۔ وڈا آیا ہمدرد"۔

Posted On Kitab Nagri

منت نے اسکو اچھی خاصی سنا کر فون بند کر دیا۔۔

سارہ کافی دنوں سے کوشش کر رہی تھی کہ کسی صورت منہاس سے ملا جائے اور آخر آج اسکو یہ موقع مل ہی گیا تھا۔ منہاس کو کراچی والی انڈسٹری کے حوالے سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔ کراچی کے تمام معاملات کو آجکل سارہ ہی دیکھ رہی تھی۔ سراج پاشا اپنا غم غلط کرنے ملک سے باہر جا چکا تھا۔ اب جو بھی ڈیل ہو ہی تھی وہ سارہ کے توسط سے ہی ہو رہی تھی۔ منہاس نے اسے کال کی تو اسے اپنا منصوبہ پورا ہوتا نظر آیا اور اب وہ اس فائی یوسٹار ہوٹل کی لابی میں بیٹھی اسکا انتظار کر رہی تھی۔ دس منٹ بعد وہ آتا دکھائی دیا۔

ہلکے سرمئی رنگ کی شرٹ کے اوپر کالے رنگ کی لیڈر جیکٹ اور نیلے رنگ کی پینٹ زیب تن کیے وہ حسبِ معمول اپنے مخصوص حلیے میں تھا۔ بھورے سلکی بال سلیقے سے ایک طرف جمائے تھے۔ آنکھوں پہ کالا چشمہ لگائے وہ بے نیازی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے غالباً سارہ کو تلاش کر رہا تھا۔ سارہ نے دور سے اسے دیکھ کر ہاتھ ہلایا تو وہ سر ہلاتے ہوئے اسکی میز پر آ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"شام بخیر۔ کیسی ہیں آپ؟" کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے اس نے رسمی سے انداز میں پوچھا تھا مگر وہ تو نہال ہی ہو گئی تھی۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟" چاہتے ہوئے بھی وہ آج تک منہاس کو "تم" کہہ کر مخاطب کرنے کی ہمت نہیں کر پائی تھی۔ اسکا اکھڑ انداز اور بے لچک رویہ سارہ کو کسی قسم کی بے تکلفی کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

"مس سارہ کراچی والی فیکٹری کے کاغذات لائی ہیں آپ؟" منہاس نے اسکا سوال نظر انداز کرتے ہوئے کام کی بات پوچھی۔



سارہ نے تمللاتے ہوئے فائل اسکی جانب بڑھائی۔ وہ وہیں اس فائل کے اندر لگے کاغذات الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگا۔

"اس کو گھر جا کر دیکھ لیجیے گافال کچھ کھانے کے لیے منگواتے ہیں۔" سارہ نے ویٹر کو اشارہ کیا اور اپنا آرڈر نوٹ کروایا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر آپ کیا کھانا پسند فرمائیں گے؟" ویٹر کے پوچھنے پہ بے اختیار اس نے بریانی کہا تھا۔۔۔ منت اسے بہت یاد آ رہی تھی۔ پچھلے ایک ہفتے سے وہ گھر نہیں جا پایا تھا۔ آج ارادہ تھا کہ یہاں سے سیدھا گھر جائے گا۔

"مس سارہ وہ فارنر کمپنی کے کیا خدشات چل رہے ہیں انہوں نے ابھی تک مجھے کوئی ایڈیٹ نہیں دی۔" منہاس نے تشویش سے پوچھا۔ وہ کافی مہینوں سے اس تنظیم کے پیچھے لگا ہوا تھا مگر انہوں نے اب تک کچھ خاص رد عمل نہیں دیا تھا۔

"انکا کہنا ہے کہ آپ کو اگر انکی تنظیم میں شامل ہونا ہے تو اپنی زندگی کی ڈورا نہیں تھامنی ہوگی۔" سارہ نے ڈرامائی انداز میں بتایا۔

کیا مطلب؟ اس نے الجھن سے استفسار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مطلب یہ کہ آپ کو اپنے خلاف سارے ثبوت اس تنظیم کے پاس کے حوالے کرنے ہوں گے صرف یہی صورت ہے ان کے ساتھ کام کرنے کی۔ یہ ایک اصول ہے تاکہ کوئی انکو دھوکہ نہ دے۔ سرانج بھائی کو تو بیس سال ہو گئے ہیں مگر آپ ابھی انکے لیے نئے ہیں اس لیے وہ کبھی بھی ایک حد سے آگے کام نہیں کریں گے۔"

سارہ مزید اسے تفصیلات سے آگاہ کرتی رہی اور وہ اگلے لائیو عمل پہ سوچتا رہا۔۔

"چلیں خیر میں سوچوں گا کیوں کہ اپنی دکھتی رگ کا پتا دینا بہر حال عقل مندی کے زمرے میں نہیں آتا مگر اسکے باوجود میں اس غیر ملکی تنظیم کے ساتھ کام کرنے کا خواہش مند ہوں۔ دیکھتے ہیں کچھ دنوں تک پھر ہی کوئی فیصلہ کروں گا۔"



www.kitabnagri.com

میز پر ہاتھ رکھے ٹھہر کر بولتا ہوا وہ سارہ معراج کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔ اسکی نظر اسکی انگلی میں پہنے ہوئے ایک باریک سے چھلے پر پڑی۔ وہ جانتی تھی یہ اسے منت نے دیا ہو گا تبھی اس نے کبھی یہ اتارا نہیں۔ اسکی ذہنی روکام سے بھٹک کر منہاس کی طرف مبذول ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور سنائیں آپکی میر ڈلای ف کیسی جارہی ہے؟" سارہ کے چہتے ہوئے لہجے پہ منہاس کے چہرے سے ناگواری جھلکی جسے اس نے بمشکل چھپایا۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے مسکرا کر کہنا شروع کیا۔

"بہت اچھی جارہی ہے۔ منت ایک بہت پیاری اور مخلص لڑکی ہے۔ ایک بہترین بیوی اور ساتھی جو منتوں سے بھی نہ ملے۔ ہم بہت خوش ہیں ایک دوسرے کے ساتھ۔ اسے پاکریوں لگتا ہے جیسے زندگی مکمل ہوگئی ہو اور اب کسی اور کی ضرورت نہیں۔"

سارہ کے اندر بھانپڑ جلنے لگے۔ اس نے سلگتی نگاہوں سے منہاس کو دیکھا۔ کتنا خوش لگ رہا تھا وہ منت کی باتیں کرتے ہوئے۔ طمانیت چمک رہی تھی چہرے پہ۔۔ اس نے اپنے آپ کو پرسکون کیا۔

"بس چند دنوں کی ہے یہ خوشگوار زندگی۔ بہت جلد میں انکی زندگیوں میں زہر گھول دوں گی۔"

"اچھی بات ہے خدا کرے خوش رہیں آپ۔۔ اس نے مصنوعی مسکراہٹ سجالی۔

Posted On Kitab Nagri

ویڑاتنے میں کھانا پیش کرنے لگا۔ وہ چپ چاپ منہاس کو دیکھنے لگی اور وہ بے نیازی سے موبائی لپہ مصروف تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اگر کام کا معاملہ نہ ہوتا تو وہ کبھی اسکے ساتھ یہاں نہ آتا۔

اس نے فیضی کو میسج کر کے کام کا پوچھا جو اب اس نے ڈن کا میسج بھیجا۔ اس نے حساب کتاب لگایا۔ اب اسکو کسی بھی طریقے سے منہاس کو یہاں کچھ منٹوں تک روکے رکھنا تھا۔

پندرہ منٹ میں کھانے سے فارغ ہو کر منہاس جانے کے لیے اٹھ گیا۔

"پلیز دس پندرہ منٹ اور رک جائیں۔ میں نے آئی سکریم آرڈر کی تھی۔ وہ کھا کے جاتے ہیں۔" سارہ نے بہانے سے اس کو روکنا چاہا۔

www.kitabnagri.com

"نہیں میں چلتا ہوں۔ دیر ہو جائے گی۔" منہاس نے منع کیا۔

"پلیز آئی انسٹ۔" سارہ نے لہجے میں عاجزی پیدا کی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ یہاں زیادہ دیر رکتا نہیں چاہتا تھا۔ مگر سارہ سے بگاڑ بھی نہیں سکتا تھا اس لیے اس کے زیادہ اصرار کرنے پہ بیٹھ گیا۔

"منہاس وہ منت ہی ہے نہ؟" سارہ کے الفاظ نہیں چابک تھے۔ اس نے فوراً گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔ وہ شان کی انگلی تھا مے دروازے سے اندر آرہی تھی۔ عین اسی وقت منت نے بھی اسے دیکھ لیا۔ اسکی آنکھوں میں بے یقینی لہرائی۔ وہ چند قدم آگے بڑھی جیسے اپنی بصارت کو یقین دلانا چاہ رہی ہو۔ پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ شان کو لیے باہر کی جانب بھاگی۔

منہاس ایک دم ہوش میں آیا۔ ہاتھ میں پکڑی آئی س کریم کب کی پگھل چکی تھی۔

منت۔۔ وہ چلایا مگر وہ دروازہ پار کر چکی تھی۔

* * * * *

Posted On Kitab Nagri

پچھلے دو گھنٹوں سے اس نے پورا گھر سر پہ اٹھایا ہوا تھا۔۔

"ہائے اللہ جی میں کہاں جاؤں میں تو کہیں کی نہیں رہی۔۔۔ وہ منہ پہ ڈوپٹہ رکھے وقتاً فوقتاً رونے کا شغل پورا کر رہی تھی۔۔ وہ بیچارہ اسے کئی دفعہ صفائی پیش کرنے کی کوشش کر چکا تھا مگر وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔

"منت مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے تم سے شادی کیوں کی؟ تمہیں تو مجھ پہ ذرا سا بھی اعتبار نہیں ہے۔" آخر منہاس کے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو گیا اور اس نے منت کو ملا متی نظروں سے دیکھتے ہوئے خود کو کوسا۔

"ہاں تو کیوں کی مجھ سے شادی اس وقت تو مرے جا رہے تھے۔"

وہ جواباً بڑخ کر بولی۔ منہاس نے اپنی پوری آنکھیں کھول کر منت کو دیکھا۔

www.kitabnagri.com

"کیا میں مراجار ہا تھا؟" اس نے صدمے سے منت کو دیکھا۔

"منت بی بی تم بھول رہی ہو کہ لاہور اور راحیلہ آنٹی کے گھر کے چکر کون لگاتا تھا اور بہانے بہانے سے میرے ارد گرد کون منڈلاتا تھا۔"

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منت نے ناک پھلا کر اسے گھورا پھر تن فن کرتی صوفیہ پہ جا بیٹھی۔

"ہاں تو مان لیتے ہیں کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتی تھی مگر فلحال اس بحث کو چھوڑیں۔" منت نے ڈھٹائی سے کہتے ہوئے ہاتھ جھلایا۔

"میں ماضی میں جینے والی لڑکی نہیں ہوں۔ اس لیے آپ مجھے طعنہ دے کر شرمندہ کرنے کی ناکام کوشش بند کریں۔"

شاہانہ انداز سے کندھوں کو جھٹکتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا اور منہاس نے تائی ید میں سر خم کر کے اس کو شاباشی دی۔ وہ واقعی کبھی اسے شرمندہ نہیں کر سکتا تھا کیوں کہ وہ شرمندہ ہونے والوں میں سے نہیں تھی۔



"شان اٹھو بیٹا رات بہت ہو گئی ہے آپ کمرے میں جا کر سو جاؤ۔" منہاس نے شان کو منظر سے غائب کرنا چاہا۔

"شان کہیں نہیں جائے گا۔ جو بات بھی ہو گی اسکے سامنے ہو گی۔" منت دھاڑی۔ شان بیچارہ کبھی اسے دیکھتا تو کبھی منت کو جو شان کو وہاں رکھنے کا ایسے بول رہی تھی جیسے وہ چار سال کی بجائے چالیس سال کا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت افسوس ہو رہا ہو گا کہ میں نے منت سے شادی کیوں کی تھوڑا انتظار کر لیتا تو اس حسین چڑیل سارہ سے شادی کر لیتا۔ مگر ایک بات میں بھی آپ کو بتا دوں کہ سارہ سے آپ میری وجہ سے ملے ہیں کیوں کہ وہ میری کلاس فیلورہ چکی ہے۔ اگر آپ کی مجھ سے شادی نہ ہوتی تو کبھی بھی سارہ چڑیل سے نہ ملتے۔ اللہ پوچھے اس ناگن کو جانے کیا سحر پھونکا ہے اس نے آپ پر کہ اس کے ساتھ کھانے کھائے جارہے ہیں۔ ہائے میں لٹی گئی برباد ہو گئی۔"

احمقوں کی ملکہ شروع ہو چکی تھی اور حسب معمول اسکی باتوں کا کوئی سر پر نہیں تھا۔ شان نے الجھن سے منہاس کو دیکھا اور منہاس نے بے بسی سے شانے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو اس سپیکر کو بند کرنا میرے بس کی بات نہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"منت یوں حلق پھاڑ کر تو مت چیخو۔ بچہ پریشان ہو رہا ہے۔"

منہاس کا کہنا منت کو یاد دلا گیا کہ شان بھی ادھر ہی موجود ہے۔ وہ جھٹ سے آگے بڑھی اور شان کو خود میں دبوچا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہائے شان بیٹے ہم کہیں کے نہیں رہے۔ ہم لٹے گئے برباد ہو گئے۔ تمہارے بابا نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔"

"آنی آپ نہ روئیں۔"۔۔ شان نے اسکے آنسو پونچھتے ہوئے منہاس کو ناراضی سے دیکھا۔ منت نے شان کے ہاتھ پکڑ کر اسکو سامنے کیا۔

"شان میں نے اس شخص کے پیچھے اپنا بچپن اور جوانی برباد کر دی اور یہ صلہ ملا ہے کہ مجھے چھوڑ کر اس چڑیل کے ساتھ ڈنر ہو رہے ہیں۔"



"منت اگر تم نے دو منٹ کے اندر اندر رونا بند نہیں کیا تو میں واقعی اس سارہ سے شادی کر لوں گا۔"۔ منہاس نے تنگ آ کر دھمکی دی اور منت کے رونے میں شدت آگئی۔

"منو پلیز۔"۔۔ منہاس نے اسکے پاس آ کر لجاجت سے کہتے ہوئے اسکے ہاتھ تھامے۔۔

Posted On Kitab Nagri

دومنٹ تو پورے ہونے دیں پھر ہو جاتی ہوں چپ۔" وہ بگڑ کر ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی۔ منہاس مسکراہٹ دبائے میز پر رکھی فائل اٹھا کر اسے الماری میں رکھنے کو بڑھا۔ سوچا تھا گھر جا کر سکون سے اس فائل کا مطالعہ کرے گا مگر اب سکون کہاں ملنا تھا۔

فائل کو نچلے خانے میں رکھ کر وہ پلٹا تو بارش تھم چکی تھی اور اب مطلع صاف تھا۔

"ہاں اب بتائیے اس سارہ چڑیل سے کیوں ملے تھے؟" ڈو پٹے سے ناک صاف کرتے ہوئے منت نے پوچھا۔ شان کو اس نے اپنے ساتھ ہی بٹھالیا تھا۔ منہاس نے گہرا سانس لیا اور سوچ سوچ کر کہنے لگا۔

Kitab Nagri

"وہ دوست ہے تمہاری۔ اتفاق سے اس ہوٹل میں مل گئی تھی۔ خود ہی میری طرف آگئی اور زبردستی بیٹھ گئی۔ اب بتاؤ بھلا میں کیا کرتا۔ اسے بہت کہا کہ جاؤ مگر وہ ضد کر کے بیٹھ گئی کہ میں کھانا کھا کر ہی جاؤں گی۔ میں مروت اور مجبوری میں چپ ہی بیٹھا رہ گیا۔"

اسکی معصوم صورت پہ منت کو بیک وقت ترس اور پیار آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہائے میرے معصوم صاحبِ عالم! میں جانتی تھی وہ چپکو سارہ چڑیل ہی آپ کے پیچھے پڑی ہوگی۔ وہ ہے ہی ایسی۔ اسے سے برداشت نہیں ہو رہا ہوگا کہ میں آپکی بیوی ہوں۔ خود ہی بہانے سے آپکے ساتھ بیٹھ گئی ہو گی۔ اسی لیے تو میں نے آپکی اور سارہ کی تصویریں بھیجنے والے کو وہ سنائی یں تھیں کہ معافی مانگ رہا ہوگا کسی کو نے میں بیٹھ کر اور پچھتا رہا ہوگا کہ کس سے پنگالیا۔"

وہ آرام سے کہانی سناتے سناتے نیند سے بے حال ہوئے شان کا ہاتھ تھام کر کمرے سے باہر چلی گئی۔ منہاس کو جب اسکی بات کی سمجھ آئی تو وہ بھاگ کر اسکے پیچھے گیا۔ وہ شان کو بستر پہ لٹا کر اس پہ کمبل دے رہی تھی۔ شان کے سامنے بات کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے وہ الجھتا ہوا باہر آکر لائنچ میں ٹھلنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اس کا مطلب ہے منت کو کسی نے ہماری تصویریں بھیجی تھیں۔"

سارہ نے جان بوجھ کر مجھے ٹریپ کیا ہے۔"

وہ سوچتے ہوئے سر تھام کر بیٹھ گیا۔ وہ سارہ سے جتنا دور بھاگتا تھا وہ اتنا ہی جونک کی مانند اس سے چمٹی جاتی تھی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

بیس منٹ بعد شان کو کوسلا کر منت جمائی یاں لیتے اسکے کمرے سے برآمد ہوئی۔

"بہت نیند آرہی ہے مجھے۔ میں تو سونے جا رہی ہوں۔"

وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر جمائی روکتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

"رکومت ایک ضروری بات کرنی ہے۔" وہ تیزی سے صوفے سے اٹھا۔

"مگر مجھے ابھی کوئی بات نہیں کرنی صبح کریں گے صاحب عالم۔"

وہ غنودگی سے کہتے ہوئے کمرے میں جا کر کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی۔

"منت اٹھو اور مجھے بتاؤ تمہیں کس نے بتایا تھا کہ سارہ میرے ساتھ ہے۔" اس نے منت کو شانے سے جھنجھوڑا مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔

www.kitabnagri.com

اسکا خیال تھا کہ منت اتفاق سے وہاں آگئی ہوگی مگر اب تو ساری کہانی ہی الٹ گئی تھی۔

"منت بتاؤ نہ تمہیں کس نے بتایا تھا؟" اس نے کمبل کھینچا۔

Posted On Kitab Nagri

"کسی نے نہیں"۔ وہ جان چھڑاتے ہوئے کمبل پھر سے تان کر روٹ بدل گئی۔

"تو تمہیں غیب سے اشارے آئے تھے کہ وہ میرے ساتھ ہے"؟ منہاس نے پھر سے کمبل کھینچا۔

"ہاں مجھے جن بتائے آئے تھے خواب میں کہ صاحب عالم انکی بہن سارہ چڑیل کے ساتھ ڈنر فرما رہے ہیں"۔ وہ غنودگی میں بولی اور ساتھ ہی چہرے پہ بازو رکھ لیا۔ یہ اشارہ تھا کہ اب اسے مزید تنگ نہ کیا جائے۔

"منو پلیر"۔۔ منہاس نے پیار سے اسے پکارا۔

"دیکھیے صاحب عالم"۔۔ منت اسکی پیار بھری آواز پہ ڈولتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔

www.kitabnagri.com

"مانتی ہوں کہ میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں مگر نیند میرا پہلا عشق ہے۔ اگر آپ نے میرے اور میری نیند کے بیچ آنے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہوگا۔ اب جائیں یہاں سے"۔

وہ غصے سے کہتے ہوئے پھر سے لیٹ گئی۔

منہاس بے دلی سے اسکے پاس سے اٹھ گیا اور اس پہ کمبل درست کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"دراز میں میرا موبائی ل پڑا ہے خود ہی چیک کر لیں کہ کس نے بتایا۔ میں نے کال ریکارڈ بھی کی تھی۔"

دومنٹ بعد منت کی نیند سے بو جھل آواز کمرے میں گونجی تو وہ سر پہ ہاتھ مار کر رہ گیا۔

"یہ تو سامنے کی بات تھی میں اسکے موبائی ل سے چیک کر لیتا۔ فضول میں منو کی نیند خراب کی۔" اس نے پیار سے سوئی ہوئی منت کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی عقل پہ افسوس کیا۔

"منہاس عالم لگتا ہے شادی کے بعد دماغ استعمال کرنا بھولتے جا رہے ہیں آپ۔"

بڑبڑاتے ہوئے وہ دراز سے منت کا موبائی ل نکالنے بڑھا۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

منہاس کوگ مئے دس منٹ ہو چکے تھے اور وہ ابھی تک وہیں بیٹھی تھی۔ وہ جس طرح منت کے پیچھے بھاگ کر گیا تھا اسے وہ منظر بھول نہیں رہا تھا۔

"ہائے سارہ جی۔۔۔ فیضی اسکے سامنے والی کرسی پہ آکر بیٹھا تو وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔

"میں نے دیکھا ہے منہاس بھاگتا ہوا یہاں سے گیا ہے۔ ہمارا پلان کام کر گیا ہے۔"

وہ احتیاط منہاس کے جانے کے دس منٹ بعد اندر آیا تھا۔

"تم نے اچھا کام کیا ہے فیضی۔ ہم نے شک کی پہلی آنچ منت کے دل میں سلگادی ہے۔ اب دھیرے دھیرے اس آنچ کو بھڑکتی آگ میں بدلنا ہے۔" سارہ کے لہجے میں تپش تھی۔

"اچھا میں نے تمہیں کہا تھا کہ منت کو کال کرو تو ریکارڈ بھی کرنا میں سننا چاہتی ہوں اس کا ردِ عمل کیا تھا؟"

"کیا ریکارڈنگ سننی ضروری ہے؟ وہ آ توگئی نہ۔" فیضی نے ہچکچا کر اسے دیکھا۔

"کیا مطلب؟" سارہ نے تیکھے انداز میں بھنویں اچکائی۔

"فیضی مجھے ابھی کے ابھی وہ ریکارڈنگ سننی ہے۔ سناتم نے۔ نکالو اپنا موبائل۔"

Posted On Kitab Nagri

اور فیضی پچھتا یا کہ کاش میں ریکارڈنگ یہاں آنے سے پہلے ڈیلیٹ کر دیتا۔ اب کیا ہو سکتا تھا اس نے بجھے دل سے جیب سے موبائی ل نکالا اور ریکارڈنگ آن کی۔۔

"کتے کینے تم نے پھر فون کیا ہے مجھے؟ ایک بار کی بے عزتی سے ٹھنڈ نہیں پڑی جو دوبارہ فون کیا ہے۔" منت کی طیش بھری آواز سپیکر سے گونجی اور فیضی کا چہرہ خفت سے سرخ پڑا۔ اسی لیے وہ ریکارڈنگ سنوانا نہیں چاہ رہا تھا۔

"انٹر سٹنگ"۔۔ سارہ نے تبصرہ کیا تھا۔

"محترمہ آپ کو ایک نہایت اہم اطلاع دینی مقصود تھی اسی لیے دوبارہ فون کیا ہے۔" فیضی نے نہایت تحمل سے کہا تھا۔



"اوبھائی ادھر کوئی مقصود نہیں ہے اور نہ ہی کسی اطلاع کی ضرورت ہے۔ بہتر ہو گا اپنا ڈھونگ بند کرو۔ میں شادی شدہ خاتون ہوں آئی بیندہ فون نہ کرنا۔" منت نے نجانے کس دل سے خود کو خاتون میں شمار کیا تھا۔

"میں جانتا ہوں آپ شادی شدہ ہیں اسی لیے تو۔" فیضی کی بات کاٹ کر منت نے اب کی بار نرمی سے اسے سمجھانا شروع کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"جب جانتے ہو کہ میں شادی شدہ ہوں تو اپنا اور میرا وقت ضائع کیوں کر رہے ہو؟ اور اگر میں شادی شدہ نہ بھی ہوتی تو بھی میں ان لڑکیوں میں سے ہر گز نہیں ہوں جو اجنبیوں سے فون پر باتیں کرتی ہیں۔ میں تمہاری اتنی مدد کر سکتی ہوں کہ تمہاری امی سے بات کروں اور انہیں آمادہ کروں کہ وہ اپنے بیٹے کی شادی کر دیں بیچارہ شدید کنوارا موبائی ل پہ لڑکیوں کی محبت تلاش کر رہا ہے۔ سنو بھیا کیوں اپنی عاقبت خراب کر رہے ہو۔ جہنم میں جاؤ گے۔ باز آ جاؤ۔"

"یہ منت کیا چیز ہے؟" سارہ نے یہاں تک سن کے حیرانی سے پوچھا تو فیضی پھٹ پڑا۔

"میرا حوصلہ تھا جو میں اسکی فضول بکواس سن کر بھی ہوش میں رہا۔ میری تو وہ سن ہی نہیں رہی تھی اپنی ہی ہانکے جارہی تھی۔ وہ لڑکی اپنی احمقانہ باتوں سے کسی کو بھی پاگل کر سکتی ہے۔ بیچارا منہاس پتا نہیں کیسے گزارا کر رہا ہے۔"

www.kitabnagri.com

"اچھا چپ کرو آگے سننے دو مجھے"۔ سارہ نے پلے پہلے پٹچ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز میڈم اللہ کے واسطے میری بات سن لیں۔ میں آپ کو تنگ نہیں کر رہا بلکہ آپ کو خبردار کر رہا ہوں کہ اپنے شوہر پہ دھیان دیں۔"

فیضی نے آخر کار رونے والے انداز میں منت سماجت کی تو اس نے غور سے فیضی کی بات سنی۔

"میرے شوہر سے تمہارا کیا تعلق؟" منت کی آواز میں حیرانی تھی۔

"اس وقت آپ کا شوہر سارہ معراج کے ساتھ ڈیٹ پہ ہے۔ یقین نہ آئے تو تصویریں بھیج رہا ہوں دیکھ لیں۔" فیضی نے اسے مطلب کی بات پہ آتے سن کر شکر ادا کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا کہا؟ منہاس کہاں ہے؟" منت کو جیسے یقین نہیں آیا۔

"سارہ معراج کے ساتھ۔" فیضی نے اطمینان سے کہا۔

"منہاس اس سارہ چٹیل کے ساتھ ہے؟ رکو ہولڈ کرو میں تصویریں دیکھ لوں پھر تم سے بات کرتی ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

"اس نے مجھے چڑیل کہا اور تم سنتے رہے"۔ سارہ خاموشی کے اس وقفے میں فیضی پر چڑھ دوڑی۔ فیضی کو اس ساری صورت حال میں اب مزہ آیا۔

"میں کیا کہتا بھلا کچھ کہتا تو کام بگڑ جاتا"۔ فیضی نے محظوظ ہوتے ہوئے اس کے تاثرات دیکھے۔ ابھی تو اور مزہ آنا تھا۔

"تم سچ کہہ رہے ہو منہاس واقعی اس چڑیل کے ساتھ ہے"۔ سپیکر سے منت کی گونجتی آواز پہ وہ دونوں چپ ہوئے۔

"میں تو آپکو پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ اپنے شوہر پہ نظر رکھیں وہ آج کل سارہ کے ارد گرد منڈلا رہا ہے"۔ فیضی نے لہجے میں ہمدردی سموئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نہیں منہاس ایسے نہیں ہیں۔ سارا قصور اس سارہ چڑیل کا ہے۔ خوبصورت ڈائین ناگن پتا نہیں اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہے؟ میں تو اس دن سے پچھتا رہی ہوں جب ان دونوں کو آمنے سامنے کروایا تھا۔ مجھے کیا پتا تھا کہ وہ ہاتھ منہ دھو کر میرے شوہر کے پیچھے پڑ جائے گی۔ اللہ کرے منحوس ماری مر جائے۔ اور تم بھی مر جاؤ جو مجھے اتنی بڑی خبر دے کر میرا خون جلا رہے ہو"۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تو آپکا ہمدرد ہوں۔ اسی لیے ایڈریس بھیج رہا ہوں خود آکر دیکھ لیں ابھی کے ابھی اپنے شوہر اور سارہ کو۔"

"تم ہمدرد نہیں سر درد ہو۔ کس نے کہا تھا کہ مجھے بتاؤ۔ آئی بندہ مجھے فون کرنے کی کوشش کی تو میں تمہارا حشر نشر کر دوں گی۔ مجھے اپنے شوہر پہ بھروسہ ہے۔۔ بند کرو اب فون۔"۔ کھٹاک سے کال کاٹی گئی تھی۔

"توبہ میں تو منت کو بہت معصوم سمجھتی تھی۔ یہ تو ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔"۔ سارہ نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔



"منت ایک بیوقوف لڑکی ہے اور بیوقوف لوگ زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔"۔ فیضی نے اپنے تجربے کا نچوڑ نکالا۔

Posted On Kitab Nagri

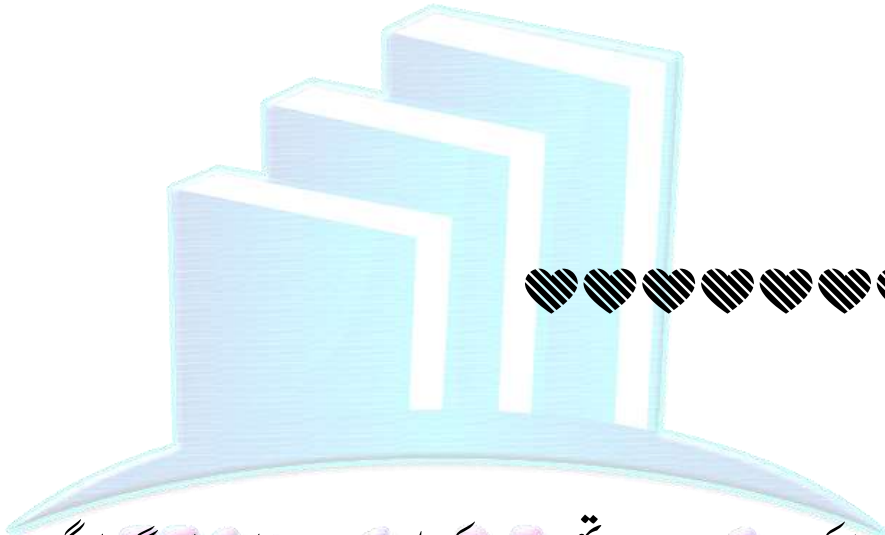
"جو بھی ہو مجھے یہ لڑکی منہاس کی زندگی سے دور چاہیے۔ وہ اسے ڈیزرو نہیں کرتی"۔ سارہ نے بیزاری سے گھڑی کی جانب دیکھا۔ وہ جانے کے لیے اٹھ گئی۔ اسکا کام ہو چکا تھا اب مزید فیضی کے ساتھ بیٹھ کر وہ اپنے وقت کی توہین نہیں کرنا چاہتی تھی۔

*

*

*

*



الجھنیں تھیں کہ کم ہونے کی بجائے بڑھ رہی تھیں۔ تایا کی الماری سے جو کالے رنگ کا گتہ ملا تھا وہ عزہ کو عباس کی ڈائی ری جیسا لگ رہا تھا تاہم وہ ابھی پر یقین نہیں تھی۔ ایک جیسی ہزاروں ڈائی ریاں ہوتی ہیں صرف اسی بنیاد پہ وہ الزام نہیں لگا سکتی تھی۔

بیڈ پہ لیٹی وہ انہی خیالوں میں گم تھی جب فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے بے زاری سے فون اٹھایا۔ منت کا نام دیکھ کر ساری کلفت اور بے زاری ہوا ہوئی۔ وہ فوراً اٹھ بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی ہو منو؟ اس نے بے تابی سے فون اٹھایا۔

میں اچھی ہوں پہلے سے پیاری ہو گئی ہوں۔ منت نے چہک کر بتایا۔

تم سنائو کیا چل رہا ہے اس ہیرو کے ساتھ؟

کون ہیرو؟ عزہ کو سمجھ نہیں آئی۔

وہی نقلی پولیس والا جو تمہارے پیچھے پیچھے حویلی میں چلا آیا۔ ارے وہی تمہارا نقلی شوہر۔ منت نے شوخی سے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عزہ نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔

فٹے منہ منت اپنا سپیکر تھوڑا کم کر۔ کوئی سن لیتا تو میری شامت آجاتی ابھی۔ خیر تم بتاؤ کیا چل رہا ہے۔ بڑی
ہواؤں میں اڑ رہی ہوں مثبت پاکستان کی بانی صاحبہ۔۔ دھڑادھڑ ویڈیوز بنا رہی ہو مشہور ہو گئی ہو بھئی تم تو۔

Posted On Kitab Nagri

منت کی خوشی کے مارے باچھیں کھل گئی ہیں۔ عزہ کا سراہنا اس بات کا مطلب تھا کہ وہ واقعی کچھ اچھا کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔

تھینک یو عزو۔ پچھلی ویڈیو کا سارا مواد تم نے بھیجا تھا اور وہ ویڈیو بہت شاندار گئی ہے۔ اگلی ویڈیو پہ کام چل رہا ہے۔ دعا کرنا۔۔



اللہ سب بہتر کرے گا۔ ان شاء اللہ۔ عزہ نے خلوص دل سے کہا۔

ارے ہاں یاد آیا۔ منت کچھ یاد آنے پہ چلائی۔

تمہیں بتایا تھا نہ سارہ کا۔ وہ چڑیل میرے شوہر پہ ڈورے ڈال رہی ہے۔ منہاس کے ساتھ رنگے ہاتھوں پکڑا اسے میں نے۔ کمینی زبردستی میرے شوہر کے ساتھ کھانے کھا رہی تھی۔ منہاس کی تو میں نے اچھے سے خبر لی ہے۔ اب اس سارہ سے بدلہ لینا ہے مجھے کوئی منسوبہ بتاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

کیا منہاس بھائی سا رہ کے ساتھ تھے؟ وہ پوچھتی ہوئی موہائی لکان سے لگائے باہر نکل آئی۔ کافی دیر سے غازی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسکی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑائی۔

ہاں اب جلدی سے مجھے کچھ بتاؤ تاکہ میں اس سارہ چڑیل کو مزہ چھکاسکوں۔ منت نے بے صبری سے پوچھا۔ اسے معلوم تھا عذہ سے بہتر مشورہ کوئی ایسے نہیں دے سکتا۔

یارسیدھی سی بات ہے اسکے خلاف کچھ التاسیدھا ڈھونڈو اور اپنے چینل پہ نشر کردو۔ وہ اتنی نیک پروین تو ہے نہیں کچھ نہ کچھ تو مل ہی جائے گا تمہیں۔

عذہ لا پرواہی سے کہتی ہوئی غازی کے کمرے کی جانب بڑھی۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ یہاں بھی نہیں تھا۔

www.kitabnagri.com

ارے واہ کیا بات ہے کمال منصوبہ دیا ہے تم نے۔ اب اس سارہ کی خیر نہیں۔ منت پر جوش ہوئی۔

اچھا عذہ منہاس کی کال آرہی ہے میں بعد میں بات کرتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں ٹھیک ہے بعد میں بات کرتے ہیں۔ وہ موبائی ل بند کرتی ہوئی ی باغیچے میں چلی آئی ی۔

یہاں بھی نہیں ہے آخر یہ نمونہ کیا کہاں؟ وہ بڑ بڑاتی واپس جانے کے لیے مڑی جب پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی ی۔

غازی تانیہ کے ساتھ ہنستے ہوئے گاڑی سے نکل رہا تھا۔ تانیہ بڑے تایا کی بڑی بیٹی تھی اور شروع دن سے غازی کے گرد منڈلانے کی کوشش کر رہی تھی۔ عزمہ جارحانہ تیور لیے آگے بڑھی۔۔

کدھر کی سیریں کر کہ آرہی ہو تانیہ وہ بھی اپنے بہنوئی کے ساتھ۔ تانیہ نے کھسیا کر اور غازی نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔ اسے عزمہ سے کم از کم یہ امید نہیں تھی کہ وہ اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر جلے گی۔

www.kitabnagri.com

ہم بازار گئے ہوئے تھے۔ آپ کو جانا تھا تو آ جاتیں۔۔ منع تھوڑی نہ کیا تھا۔ تانیہ اسے غصے سے جواب دیتی شاپنگ بیگ اٹھائے اندر جانے لگی۔ عزمہ نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر مڑو را۔

آئی ندہ اگر شاپنگ پہ جانا ہوا تو اپنے باپ یا بھائی کے ساتھ جانا میرے شوہر کے ساتھ نہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

بد تمیز بازو چھوڑو میرا۔ تانیہ درد سے چلائی تو غازی کو ہوش آیا۔ آگے بڑھ کر اس نے تانیہ کا بازو عزہ سے چھڑوا دیا۔

تانیہ ایم سوری۔ آپ اندر جائیں میں عزہ کو ابھی سمجھا دیتا ہوں۔ غازی نے عزہ کو آنکھیں دکھاتے ہوئے تانیہ کو نرمی سے کہا۔

یہ کیا حرکت تھی؟ اس کے جانے کے بعد عزہ نے غصے سے پوچھا۔

یہی تو میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ ابھی کیا حرکت کی تم نے تانیہ کے ساتھ؟ وہ سینے پہ ہاتھ باندھے اسکی آنکھوں میں جھانکتا ہوا بولا۔

www.kitabnagri.com

کیا تمہیں مجھے اور اسے ساتھ دیکھ کر کچھ کچھ ہو رہا تھا؟ کچھ جلنے کی بو بھی آرہی ہے کیا وہ تمہارے دل سے آرہی ہے؟ لہجے میں معصومیت اور آنکھوں میں شرارت سموئے وہ دو قدم آگے بڑھا۔

پرے مرو جلتی ہے میری جوتی۔ وہ اسے دھکادے کر غصے سے پلٹی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

تو اتنا شدید رد عمل دینے کی پھر کیا ضرورت تھی؟ وہ جیسے مایوس ہوا۔

گھٹے سے تمہاری تلاش کر رہی تھی کہ اکھٹے مل کر کچھ آگے کی پلاننگ کرتے ہیں مگر تمہاری تو اس تانیہ کے ساتھ شپسنگیں ہی ختم نہیں ہو رہیں۔۔ اس نے ممکنہ حد تک کوشش کی کہ اپنے چہرے کو بے تاثر رکھے۔

شاپنگ کی جمع بھی شاپنگ ہی ہوتی ہیں۔ شپسنگیں کوئی لفظ نہیں ہوتا۔۔ غازی کی نازک طبیعت پہ اسکا غلط لفظ بولنا گراں گزرا۔



بھاڑ میں جاؤ تم اور بھاڑ میں جائے تمہاری شاپنگ۔۔ عذہ بھڑک اٹھی اور اندر کو بڑھی۔

www.kitabnagri.com

عذہ تم نار مل نہیں لگ رہی۔۔ وہ اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

ابنار مل لوگوں کو ایسا ہی لگتا ہے۔ اس نے بھی حساب برابر کیا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

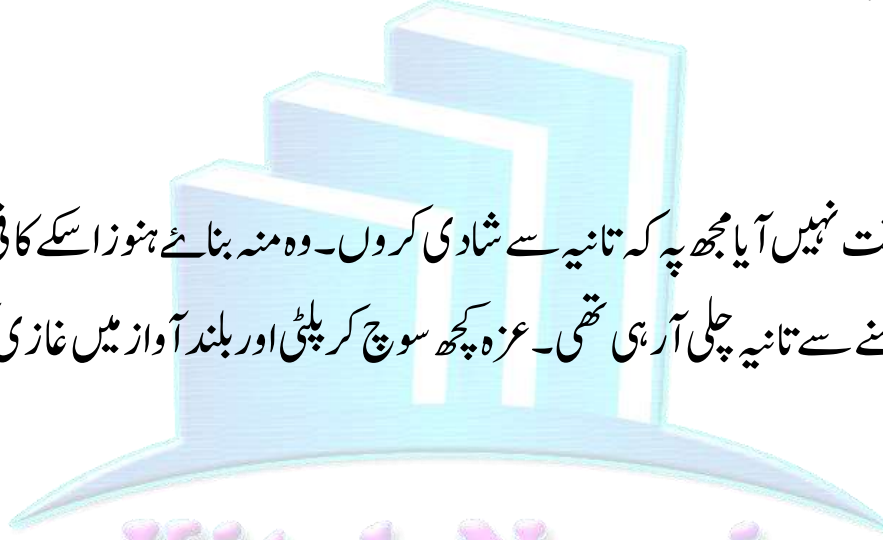
Posted On Kitab Nagri

میں اتنا ہینڈ سم لڑکا تمہیں ابنار مل لگ رہا ہوں؟ غازی نے برامان کر کہا۔

تانیہ سے پوچھ کر دیکھو بیچاری کو افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے شادی میں بہت جلدی کر دی۔

ہاں تو ابھی بھی وقت ہے میرے بجائے اس سے نکاح پڑھوا لو۔ وہ تیز قدموں سے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

نہیں اب اتنا بھی برا وقت نہیں آیا مجھ پہ کہ تانیہ سے شادی کروں۔ وہ منہ بنائے ہنوز اسکے کافی پیچھے تھا۔ وہ آخری سیڑھی پہ تھی اور سامنے سے تانیہ چلی آرہی تھی۔ عذہ کچھ سوچ کر پلٹی اور بلند آواز میں غازی کو پکارا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

غازی ابھی تم نے تانیہ کے بارے میں کیا کہا دوبارہ کہنا ذرا۔

غازی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا اور اوپر سے نیچے آتی تانیہ کے آگے عذہ دیوار بن کر کھڑی ہو گئی۔

میں نے کہا ہے کہ میرا اتنا برا وقت نہیں آیا کہ میں تانیہ سے شادی کروں۔ وہ تو خود ہی میرے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ بیوقوف سی لڑکی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

سن لیا تانیہ۔۔ اب آئی یندہ ان موصوف سے دس فٹ کے فاصلے پہ رہنا۔
عزہ گھوم کر پلٹی تو غازی نے تانیہ کو دیکھا اور بے اختیار اس کا دل اپنا سر پیٹ لینے کو چاہا۔

آپ بہت بڑے فراڈ ہیں۔۔ تانیہ غازی کو گھورتے ہوئے نیچے اترنے لگی۔

بائے بائے تانیہ۔۔ عزہ نے دل جلانے والی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر ہاتھ ہلائے۔

عزہ یہ سب کیا ہے یار؟ وہ جھلا گیا۔ تانیہ کے سامنے اسے کافی سبکی اٹھانی پڑی تھی۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں جان بوجھ کر تانیہ کے آگے پیچھے گھوم رہا ہوں۔ بیوقوف لڑکی اس سے مجھے کافی کام کی باتیں معلوم ہوئی ہیں جو آگے جا کر ہمارے کام آسکتی ہیں۔

کیسی باتیں؟ وہ چونکی مگر اب بدلہ لینے کی باری غازی کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں اس سے کیا تم طعنے دو مجھے اور گیم کھیلو میرے ساتھ۔ وہ رینگ سے ٹیک لگائے ناراضی سے منہ موڑ گیا۔

اچھا سوری۔۔ عزم نے لٹھ مار انداز میں معذرت کی۔ چند سیڑھیاں نیچے اتری اور اسکے برابر آکھڑی ہوئی۔

اب بتانا شروع کرو کیا پتا چلا تمہیں اس تانیہ سے؟

یہاں نہیں کہیں اور چل کر بات کرتے ہیں۔ غازی نے قدم باہر بڑھائے تو عزم بھی اسکے پیچھے چل دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھوڑی دیر بعد وہ حویلی سے باہر ٹیوب ویل کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہلکی ہلکی ہوا، ہر طرف سبزہ و پر سکون
ساما حول اور ساتھ بیٹھی عزم۔۔۔

کیا میری زندگی نارمل نہیں ہو سکتی؟ اس نے عزم کو دیکھ کر سوچا جس کا گلابی آنچل ہوا کے دوش پہ لہرا ہا تھا اور
چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔ وہ بھی کچھ ایسا ہی سوچ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر یہ سب پریشانیاں نہ ہوتیں تو زندگی کتنی خوبصورت ہوتی۔

ہاں اب بتاؤ شروع سے ساری بات؟ عزہ نے سر جھٹک کہ گویا سوچوں کو بھی دماغ سے باہر جھٹکا۔

مجھے تمہارے ابو کے بارے میں کچھ دلچسپ حقائق جاننے کو ملے ہیں۔ غازی نے بتانا شروع کیا۔

تانیہ نے بتایا کہ جب کبھی وہ آتے تھے تو ان کا تمہارے تایا اور چچا کے ساتھ کافی جھگڑا ہوتا تھا۔ مردان خانے سے بلند آوازیں آتی تھیں۔ سب کو لگتا تھا کہ عباس زمین کے لیے جھگڑا کرنے آتے ہیں۔ مگر اصل بات کچھ اور تھی۔

میرے ابو کبھی زمین کے لیے جھگڑا نہیں کر سکتے۔ وہ تو برسوں پہلے ہی اپنے حق سے دستبردار ہو چکے تھے۔ عزہ نے سر نفی میں ہلایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں وہی تو بتا رہا ہوں کہ سب حویلی والوں کو ایسا لگتا تھا مگر ایک دن تانیہ نے اتفاق سے انکی کچھ باتیں سن لیں۔ اسکا کہنا ہے کہ عباس نے تایا اور چچا کو پولیس کے حوالے کرنے کی دھمکی دی تھی۔ وہ کہہ رہے تھے اگر آپ نے اپنا بزنس بند نہیں کیا تو وہ انکو میڈیا پہ لے آئی یں گے۔ جو ابّا چچا نے انہیں دھکے دے کر نکال دیا تھا۔ اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں جانتی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ وہ بے چینی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیا مجھے ان پہ شک کرنا چاہیے کہ انہوں نے اپنے کسی جرم کی پردہ پوشی کرنے کے لیے خاطر ابو کی جان لی؟

ہاں بظاہر تو ایسا ہی لگ رہا ہے۔ غازی نے شانے اچکائے۔

مگر میرا دل نہیں مان رہا کہ سگے اور خونی رشتے بھی کچھ ایسا کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا ابو سے صرف جھگڑا ہوا ہو۔ کسی اور نے فائی دہ اٹھا کر دشمنی نکالی ہو۔

وہ انگلیاں چٹختی ادھر سے ادھر ٹٹلنے لگی۔ اس کا دل ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ سگے تایا یا چچا ایسا کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

عزہ اس دنیا میں کچھ بھی ہونا نامکن نہیں ہے۔ تم خبریں نہیں سنتی۔ آئے دن سگے رشتوں کے بھیانک روپ دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اب میرے بھائی کی کو ہی دیکھ لو۔ مجھے سسپینڈ کروا کر میرا مستقبل تباہ کرنے کے پیچھے انہوں کا

Posted On Kitab Nagri

ہی ہاتھ ہے۔ اور مجھے یقین ہے جب میں کبھی پھر انکے راستے میں آیا تو وہ میری جان لینے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔

غازی نے تلخی سے کہا۔ زندگی کیا سے کیا ہوگئی تھی۔

ایم سوری مجھے معلوم ہے کہ تم میری وجہ سے یہاں رکے ہوئے ہو۔ عذہ نادام ہوئی۔

ورنہ تمہیں اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرنے کے لیے ثبوت اکھٹے کرنے تھے۔ ان منشیات فروشوں کے اصل گروہ کا ٹھکانہ معلوم کرنا تھا مگر یہاں آکر سب گڑبڑ ہو گیا۔ میری زندگی تو مشکلوں میں گھری ہی ہوئی ہے میں نے تمہیں بھی گھسیٹ لیا۔ تم چلے جاؤ۔ میں نہیں چاہتی ہماری دوستی کی وجہ سے مشکل میں پڑو۔

Kitab Nagri

سنو عذہ۔۔ غازی نے کھڑے ہوتے ہوئے اس کے ہاتھ تھامے۔ شاید وقت آگیا تھا کہ وہ اپنے دل کی بات اس سے کہہ دے۔

میں یہاں تمہارے ساتھ ہوں اسکی وجہ دوستی نہیں ہے۔

اس نے کچھ لمحے توقف کیا پھر آہستہ سے سرگوشی کی۔۔

Posted On Kitab Nagri

محبت ہے۔۔

محبت؟ عزہ نے نظریں اٹھا کر بے یقینی سے اسے دیکھا۔ منظر ایک دم سے حسین ہو گیا تھا۔ اسے یوں لگا کہ ہوائی رقص کر رہی ہوں اور دور ٹہنیوں پہ لگے گلاب کے پھول اڑ کر ان دونوں پہ برسنے لگے ہوں۔

تم میرے لیے بہت اہم ہو۔ میں نہیں جانتا کب اور کیسے مگر تم مجھے اچھی لگنے لگی۔ دوستی کب محبت میں بدلنے لگی پتا ہی نہیں چلا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ یہاں میں تمہاری وجہ سے ہوں کیوں کہ میں اب تمہیں اکیلے نہیں چھوڑ سکتا۔ عزہ مجھے لفظوں سے کھیلنا نہیں آتا اس لیے میں اتنے عرصے سے اپنے دل کی بات تمہیں کہہ نہیں سکا ورنہ میں بہت پہلے اقرار کر لیتا۔

www.kitabnagri.com

عزہ اس کے منہ سے یہی سب سننا چاہتی تھی۔ آج وہ معتبر ہو گئی تھی۔ وہ خود بھی یہی چاہتی تھی مگر ایک لڑکی ہونے کے ناطے اس کی انانے کبھی یہ گوارا نہیں کیا کہ وہ غازی سے بات کرے۔ لیکن اب غازی کی نظروں میں دیکھنا اسے دنیا کا سب سے مشکل کام لگا۔ اس نے بمشکل خود کو سنبھالا۔

Posted On Kitab Nagri

غالباً ہم کچھ اور بات کر رہے تھے۔ اس نے ابرو اچکائے بات کا رخ بدلنے کی کوشش کی۔ وہ اسکا ہاتھ چھوڑ کر چند قدم آگے بڑھا۔ گلاب کا ایک پھول توڑا اور لا کر اسے پیش کیا۔

عزہ کیا تم مجھ سے سچ مچ کی شادی کرو گی؟

عزہ نے مسکراتے ہوئے اس سے پھول تھام لیا۔ اس کا دل چاہتا تھا سچ کر کہے۔

ہاں میں تم سے شادی کروں گی۔۔

مسٹر برہان غازی میں عزہ عباس خان۔۔۔۔۔ وہ لب بھینچے بات ادھوری چھوڑ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595



ہاں کیا؟ وہ بے تاب ہوا۔

کچھ نہیں کہہ سکتی جو بات کرنی ہے امی سے کرنا۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.kitabnagri.com

وہ تو ظاہر ہے کروں گا ہی تم بتاؤ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟ اس نے پوچھا۔

نہیں۔۔ مجھے اعتراض نہیں۔ وہ سنجیدہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

میں محبت سے زیادہ عزت پہ یقین رکھتی ہوں۔ مجھے تمہاری نظروں میں اپنے لیے عزت دکھائی دیتی ہے اور مجھے یہی چاہیے۔ محبت میں کمی آجائے مگر کبھی عزت میں کمی نہ آنے دینا۔ عزت کے بغیر محبت بہت حقیر ہو جاتی ہے۔

تم فکر نہیں کرو۔ میرے لیے بھی تمہاری عزت بہت اہم ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ ساری عمر اس میں کمی نہ آنے دوں گا۔

غازی کے لہجے میں سچائی تھی اور عزمہ جان گئی کہ وہ اسکے ساتھ خوش رہے گی۔

زندگی میں ڈیرے ڈالے خزاں کے موسم کو رخصت کرنے کا وقت آچکا تھا۔ بہار نے چپکے سے دستک دے ڈالی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

* * * * *

منت اپنی ٹیم (حامد، کاظم اور شان) کے ساتھ ویڈیو کو اپلوڈ کرنے سے پہلے اسکا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔ وہ سب اس وقت مت کے گھر میں موجود تھے۔ منہاس اپنے کام سے کہیں نکلا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

منت باجی آپ نے اسی بندے کو کیوں چنا آج کی ویڈیو کے لیے؟ حامد نے سکرین پہ نظر آتے شخص پہ نظریں جمائے پوچھا۔

اس کو دیکھ کر مجھے افتخار سلاں کی یاد آ جاتی ہے۔ وہ بھی بالکل ایسا ہی تھا۔ پہاڑوں سے جنون کی حد تک عشق کرنے والا۔۔

منت نے بیک گراؤنڈ میوزک تبدیل کر کے ملی نغمہ لگایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جب نام پکارے جائیں گے سب اہل وفا کے تب یارو۔۔۔۔۔

منت باجی آپ ہمیشہ یہی نغمہ لگاتی ہیں۔ اتنی مشکل سے اتنا اچھا میوزک لگایا تھا۔ حامد نے شکوہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

گدھے ہم کوئی گانا پلے نہیں کر رہے۔ حب الوطنی پہ مبنی ایک ویڈیو پیش کر رہے ہیں تو ملی نغمہ ہی لگائیں گے

-

منت نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

لیکن آپ کوئی اور لگالیں ہر دفعہ یہی کیوں؟ حامد بھی بحث کے موڈ میں تھا۔

بس یہ مجھے پسند ہے۔ اور پسند کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ اس نے بے نیازی سے کہا پھر ویڈیو کی طرف اشارہ کیا۔

جیسے اس شخص کو پہاڑوں سے عشق ہے اور اسکی خاطر انہوں نے اپنی جان کی بھی پروا نہیں کی۔

www.kitabnagri.com

ویسے لوگوں کو کیا ملتا ہے پہاڑوں پہ جا کر۔ آرام سے گھر بیٹھیں۔

کاظم نے منہ بنائے کہا۔ اسکے خیال میں اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا بیوقوفی کا کام تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکا جواب مجھ سے پہلے نمرہ احمد دے چکی ہیں۔ پتا ہے وہ کیا کہتی ہیں؟

وہ ویڈیو بند کرتی فرصت سے ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئی۔

کیا؟ حامد اور کاظم نے بیک وقت پوچھا۔

"یہ بات ہمیشہ وہ کاہل ترین لوگ کہا کرتے ہیں جن سے روز ایک گھنٹہ لان میں واک بھی نہیں ہوتی۔ یہ "بھلا کیا رکھا ہے پہاڑوں میں" والا فقرہ ان لوگوں کے منہ سے نکلتا ہے جن کے لیے انگور ہمیشہ کھٹے ہوتے ہیں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چھوڑیں منت باجی ہمیں نہیں پتا یہ نمرہ احمد کون ہیں۔ آپ ویڈیو اپلوڈ کریں۔ حامد نے شرمندگی مٹانے کی خاطر جلدی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم! مثبت پاکستان کے ساتھ میں ہوں آپ کی میزبان منت منہاس عالم۔۔ آج بھی ہماری ویڈیو پاکستان کا ایک مثبت پہلو دکھائے گی۔ آج ہم آپ کو بتائیں گے فخر پاکستان علی سد پارہ کے بارے میں جو بلند ترین چوٹی کے ٹوپہ تاحال لاپتا ہیں۔

پہاڑوں کی بلندی پر کھڑا ہوں، زمیں والوں کو چھوٹا لگ رہا ہوں
ہر اک رستے پہ خود کو ڈھونڈھتا ہوں، میں اپنے آپ سے بچھڑا ہوا ہوں

کے۔ ٹو بلندی کے لحاظ سے دُنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی لیکن اپنے چاہنے والوں کا امتحان لینے میں اول نمبر پر۔ ہر چار عشاق جو اسکی پیشانی کو بوسہ دینے نکلتے ہیں، اُن میں سے ایک کو اپنے پاس ہی رکھ لیتی ہے۔ انہی عشاق کی فہرست میں ایک نام محمد علی سد پارہ اکا ہے۔ محمد علی سد پارہ ایک عزم، ایک جنون، ایک بلند حوصلے اور ہمت کا نام ہے۔

Posted On Kitab Nagri

2 فروری 1976 میں وطن عزیز کے ایک چھوٹے سے گاؤں سدپارہ سکردو میں پیدا ہوئے آباؤ اجداد کے پیشے کوہ پیمائی میں اپنا الگ نام پیدا کیا انہی کی وجہ سے کے ٹوبیس کمپ میں سردیوں اور گرمیوں میں دنیا بھر کے کوہ پیماؤں کا میلہ لگا کرتا ہے سدپارہ قومی ہیر وہیں ان کی وجہ سے دنیا بھر میں پاکستان کا سافٹ امیج اجاگر ہوا

علی سدپارہ واحد پاکستانی کوہ پیما ہیں جنہیں 8 ہزار میٹر سے زائد 14 بلند چوٹیوں میں سے 8 چوٹیاں سر کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔

کئی ماہر کوہ پیماؤں کی طرح علی سدپارہ نے بھی بطور 'پورٹر' اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ سکردو میں آنے والے غیر ملکی کوہ پیماؤں کا سامان کیמپس تک پہنچانے اور کوہ پیمائی کی مہم کے دوران راہ ہموار کرنے کا کام سرانجام دینے کے لیے علی سدپارہ کو یومیہ تین ڈالر بطور معاوضہ ملتے تھے۔

سکردہ کا علاقہ سدپارہ پاکستان میں بہترین 'پورٹرز' کے لیے جانا جاتا ہے لیکن علی سدپارہ نے کوہ پیمائی کو کیریئر بناتے ہوئے 2004 میں پہلی بار کے ٹوبیس کمپ کی مہم میں بطور کوہ پیما حصہ لیا تھا۔

الپائن کلب کے مطابق علی سدپارہ انڈیا اور پاکستان کے درمیان سیاحت پر ہونے والے تصادم کے دوران بھی پاکستان فوج کے لیے بطور پورٹر خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔

علی سدپارہ 2016 میں موسم سرما میں پہلی بار نانگا پربت سر کرنے کا اعزاز اپنے نام کیا تھا۔ 2015 میں علی سدپارہ اور ان کی ٹیم نے موسم سرما میں نانگا پربت کی چوٹی سر کرنے کی مہم کا آغاز کیا لیکن وہ ناکام رہے تاہم 2016 میں وہ یہ اعزاز اپنے نام کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

Posted On Kitab Nagri

علی سد پارہ ناگاپربت کی چوٹی چار بار سر کر چکے ہیں جب کہ 2018 میں کے ٹو سر کرنے کا اعزاز بھی وہ حاصل کر چکے ہیں۔

2018 میں علی سد پارہ نے ہسپانوی کوہ پیالیکس ٹیکسون کے ہمراہ موسم سرما میں دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ بغیر آکسیجن کے سر کرنے کی مہم کا آغاز کیا لیکن وہ ناکام رہے۔

5 فروری 2021 کو علی سد پارہ اپنے بیٹے ساجد سد پارہ، آئیس لینڈ کے جان سنوری اور چلی کے پولو موہر کے ہمراہ موسم سرما میں کے ٹو سر کرنے کی مہم کا آغاز کیا۔

محمد علی سد پارہ، ان کے بیٹے ساجد سد پارہ اور دیگر غیر ملکی کوہ پیما 5 فروری کی رات 11 بجے کے ٹو کی بلند چوٹیوں کی تسخیر کے لیے کیمپ سے نکلے۔ اس سفر کی سب سے خطرناک جگہ باٹل نیک ہے جو ایک سیدھی ڈھلوان ہے اور اس سے گزرنا انتہائی دشوار کام ہے۔ اسے ڈی تھ زون کہا جاتا ہے جہاں ایک قدم غلط پڑنے سے ہزاروں فٹ نیچے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

ساجد سد پارہ نے بتایا کہ میں آکسیجن کے بغیر باٹل نیک تک پہنچ گیا لیکن 8 ہزار 200 میٹر کی بلندی پر پہنچنے کے بعد یہ اندازہ ہو گیا کہ آکسیجن کے بغیر آگے بڑھنا ناممکن ہے۔ انہوں نے آکسیجن استعمال کرنے کی کوشش کی مگر اس کے ریگولیٹر میں خرابی کے باعث یہ بھی ممکن نہ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

ان کے والد اور ان کے ساتھی جان اسنوری نے انہیں واپس بھیج دیا جبکہ محمد علی سد پار اور ان کے دونوں ساتھی آگے روانہ ہو گئے۔

واپسی پر ساجد سد پار نے میڈیا کے سامنے اس یقین کا اظہار کیا کہ ان کے والد نے کے ٹو سر کر لیا ہے مگر ایسا لگتا ہے کہ واپسی پر ان کے ساتھ کوئی حادثہ ہو گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ تین دن تک اس شدید سرد اور برفانی موسم میں زندہ بچنے کے امکانات کم ہیں اس لیے ان کی باڈیز تلاش کی جائیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کوہ پیما بیس کیمپ سے رابطے کے لیے ہر ایک گھنٹے بعد ٹریک ر آن کیا کرتے تھے۔ انہوں نے جمعہ کے روز چار بجے آخری مرتبہ اپنی موجودگی کی اطلاع فراہم کی۔ اس کے بعد رابطہ ختم ہو گیا۔ اور پھر ان کی تلاش شروع ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

پاکستان آرمی کے دو ہیلی کاپٹروں پر مشتمل ریسکیو آپریشن اسی دن حرکت میں آگیا تھا مگر ابھی تک کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

موسم کی خرابی کے باعث چوٹی پر حد نگاہ بہت کم ہے۔ ریسکیو ٹیمز موسم بہتر ہونے کا انتظار کر رہی ہیں تاکہ کھوج کا کام دوبارہ شروع کیا جاسکے۔

کے ٹو کو دنیا کی خطرناک ترین پہاڑیوں میں سے گنا جاتا ہے۔ اسے سر کرنے کی کوشش کرنے والے ہر چار میں سے ایک کی موت واقع ہوتی ہے۔ کے ٹو پر اموات کی شرح 29 فیصد ہے جبکہ دنیا کی بلند ترین چوٹی ایورسٹ پر یہ شرح چار فیصد ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کے ٹو کو سردیوں میں سر کرنے میں صرف ایک ٹیم کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ 17 جنوری کو نرمل پر جاکے سربراہی میں 10 نیپالی کوہ پیماؤں نے یہ کارنامہ سرانجام دیا۔

Posted On Kitab Nagri

محمد علی سد پار نے بغیر آکسیجن استعمال کیے کے ٹوسر کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اس بات کا بہت امکان ہے کہ انہوں نے یہ کام کر دکھایا مگر واپسی پر انہیں کوئی حادثہ پیش آگیا۔

اس وقت پوری قوم پاکستان کے اس بہادر سپوت کی زندگی کے لیے دعا گو ہے۔ اگرچہ بہت وقت گزر چکا ہے اور ان کے زندہ رہنے کا امکان انتہائی کم ہے مگر معجزے برپا ہوتے رہتے ہیں۔ آئیے ہم سب مل کر ہاتھ اٹھائیں اور محمد علی سد پار اور ان کے ساتھیوں کی زندگی کی دعا کریں۔

اے سنگلاخ چٹانوں سے کھیلنے والے

اے برف پوش ہواؤں سے کھیلنے والے



www.kitabnagri.com

خدا تمہارا نگہبان ہو دعا ہے مری

سلامتی میں تری جان ہو دعا ہے مری

تمہارے ساتھ جو پردیس کے مسافر ہیں

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

دعائیں اُن کے لیے جان و دل سے حاضر ہیں

امید ہے کہ سلامت ہیں وہ بھی غاروں میں

تمام لوٹ کے آجاؤ اپنے پیاروں میں...

(نوٹ: یہ ساری ریسرچ مختلف ویب سائٹ سے منقول کی گئی ہے۔)



کالے رنگ کے ڈنر سوٹ میں ملبوس بالوں کو سلیقے سے جمائے منہاس کو منت نے جی بھر کر دیکھا۔ نظر اتاری پھر
آیت الکرسی پڑھ کر پھونکی۔

ان شاء اللہ اب یہ سارہ چڑیل سے محفوظ رہیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس کو آج ایک سیاسی تقریب میں جانا تھا۔ اور وہاں سارہ کی موجودگی یقینی تھی۔ اسی لیے اس نے پہلے ہی منت کو اعتماد میں لے کر بتا دیا۔ وہ تو سن کر ہتھے سے ہی اکھڑ گئی تھی۔

کبھی بھی نہ۔۔ ہر گز بھی نہیں۔ منت نے ہاتھ اٹھا کر صاف صاف انکار کیا۔

اگر وہ سارہ چڑیل بھی وہاں ہوگی تو میں کبھی آپ کو جانے نہیں دوں گی۔

وہ اس وقت باورچی خانے میں گھسی ایک نئی قسم کا کھانا بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔ باورچی خانے کا حشر نشر ہوا تھا۔ جگہ جگہ مصالحوں کے ڈبے بکھرے پڑے تھے۔ سبزیوں کے چھلکوں نے اور رونق لگا رکھی تھی۔۔ خود اسکا اپنا حلیہ کسی ماسی سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri

منت یار میرے بزنس کے لیے وہ تقریب بہت اہم ہے۔ سمجھا کرو۔ اس نے کہتے ہوئے نا محسوس طریقے سے پھیلاوا اسمیٹنا شروع کر دیا۔

وہاں بڑے بڑے آدمی آئیے گے۔ انکے ساتھ کاروبار میں لین دین مجھے بہت فائدہ دے گا۔ مصالحے والے ڈبے انکی جگہ پہ رکھتے ہوئے اس نے منت کو سمجھانے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

نہ جی نہ۔۔ وہ حسین چڑیل آج تیار شیار ہو کر اور حسین لگے گی۔ آپ پہ ڈورے ڈالے گی۔ وہ دیگچی میں چچ ہلاتے ہوئے پلٹی۔ ایک نظر اپنے آپ کو دیکھا۔

وہ بہت خوبصورت ہے آپ کو اسیر کر لے گی۔ کاش میں بھی اسکی طرح خوبصورت ہوتی۔

برتن شیلف پہ رکھتے منہاس کے ہاتھ تھے۔ وہ حیران ہو کر اسکی طرف آیا۔ آج سے پہلے منت نے کبھی ایسی بات نہیں کی تھی۔

منت تم خوبصورتی کسے کہتی ہو؟ اس نے نرمی سے اسکے ہاتھ سے چچ لے کر چو لہے کے پاس رکھا۔ پلاؤ پکنے کے قریب تھا۔ اس نے آنچ ہلکی دے کر دم دیا۔ منت کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے آیا۔

جیسی سارہ خوبصورت ہے۔ جیسے آپ خوبصورت ہیں۔ جیسے اکثر لوگ ہوتے ہیں۔ اچھے لگتے ہیں۔

منت نے اپنی سمجھ کے مطابق جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

یعنی تم گوری چڑی کو خوبصورت ہونا کہتی ہو۔ منہاس نے افسوس سے سر ہلایا۔

رنگت گوری ہونا خوبصورتی نہیں ہے منو۔ اگر کسی کارنگ کالایا گورا ہے تو اسکی وجہ ایک پروٹین ہے جو ہمارے جین میں پائی جاتی ہے۔ اس میں اس شخص کا کیا کمال؟ میں اس بات کو نہیں مانتا کہ جو آپ کی نظروں کو اچھا لگے وہ خوبصورت ہے۔ اصل خوبصورت انسان وہ ہے جو آپ کے دل کو اچھا لگے۔ رنگت کا کیا ہے؟ آج کے زمانے میں رنگت کا مسئلہ نہیں دل کا ہے۔ آپ کو خوبصورت رنگ والے لوگ مل جائیں گے مگر خوبصورت دل والے نہیں۔ میں خوش قسمت ہوں کہ میرے پاس تمہاری صورت ایک خوبصورت دل موجود ہے۔ میرے دل کو تم اچھی لگتی ہو۔ سارہ میرے دل تو کیا کبھی میری نظروں میں بھی نہیں آسکتی۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں؟ منت نے جذباتی ہو کر ڈوپٹے کا کونا منہ میں دبا کر آنکھوں میں آئے آنسو صاف کیے۔

ہاں سچ کہہ رہا ہوں۔ اس نے مسکرا کر اسکے آنسو پونچھے۔ منت نے منہاس کے شانے پر سر رکھ لیا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اب تومان جاؤ یا ر۔ دیکھو میں کتنا شریف شوہر ہوں ورنہ میں تمہیں نہ بھی بتاتا تو تمہیں کون بتاتا؟ منہاس نے معصوم بنتے ہوئے کہا۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے سارہ کے اکاؤنٹ سے سارا کچھ ہی پتا چل جاتا تھا۔ منت نے ہاتھ نچاتے ہوئے ایک جھٹکے سے سراٹھایا۔

اسی لیے تو تمہیں بتا رہا ہوں۔۔ کیوں کہ جانتا ہوں کہ سارہ نے تمہیں بتانا ہی بتانا ہے۔

منہاس نے کلستے ہوئے دل میں کہا۔ سارہ اور منت کی جان پہچان اسے بہت نقصان پہنچا رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور ابھی وہ پرفیوم چھڑکتے ہوئے چور نظروں سے اس کے چہرے کے بگڑے زاویے دیکھ رہا تھا۔

سنیں۔ منت کی شہد میں ڈوبی آواز آئی۔

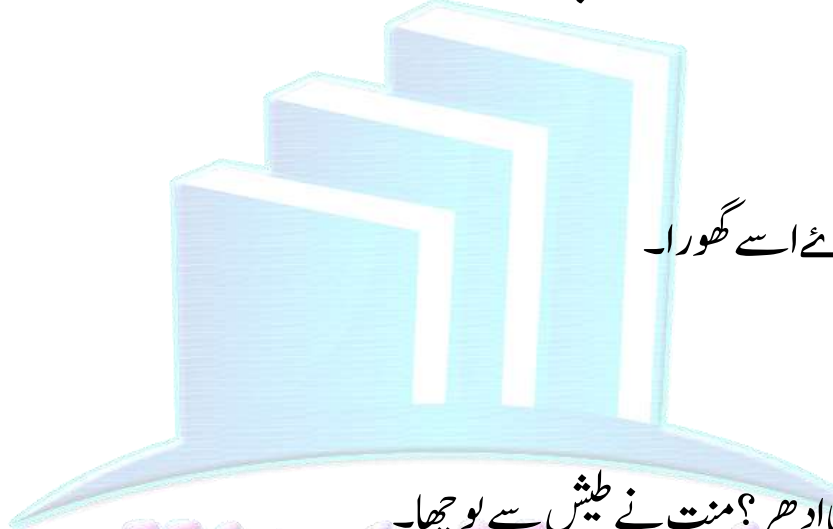
سنائی۔ وہ کف لنک لگاتے ہوئے اندازہ لگانے لگا کہ وہ اب کیا دھماکہ کرنے لگی ہے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

مجھے بھی ساتھ لے جائیں نہ۔ اس نے لاڈ سے فرمائی ش کی۔

منت بچوں کی طرح منہ مت بسورو۔ میں سیر پہ نہیں جا رہا جو تمہیں بھی ساتھ لے جاؤں۔ وہ بزنس پارٹی ہے۔



منہاس نے گھڑی پہنتے ہوئے اسے گھورا۔

تو وہ سارہ چڑیل کیوں ہو گی ادھر؟ منت نے طیش سے پوچھا۔

وہ ایک بزنس وو من ہے۔ وہ سوئے ہوئے شان کو چومتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا۔

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں بھی ایک کامیاب عورت ہوں۔ کبھی میرے ویوز اور کمینٹس دیکھا کریں۔ ہونہ بزنس وو من۔

Posted On Kitab Nagri

منت نے اسکی نقل اتارتے ہوئے غصے سے کہا۔ وہ دروازے پہ رک گیا۔

منت کے خفا چہرے نے اسکے جاتے قدم روک لیے۔

اب تم ایسا کرو گی تو میں نہیں جاؤں گا۔ تم سے اہم کچھ بھی نہیں ہے۔ منہاس نے ہتھیار ڈالتے ہوئے اندر جانا چاہا۔
- منت نے بازو پکڑ کر روک لیا۔

آپ جائیں بس اس سارہ چڑیل سے دور رہیے گا۔ اس نے نظریں نیچی کیے مدہم آواز میں کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

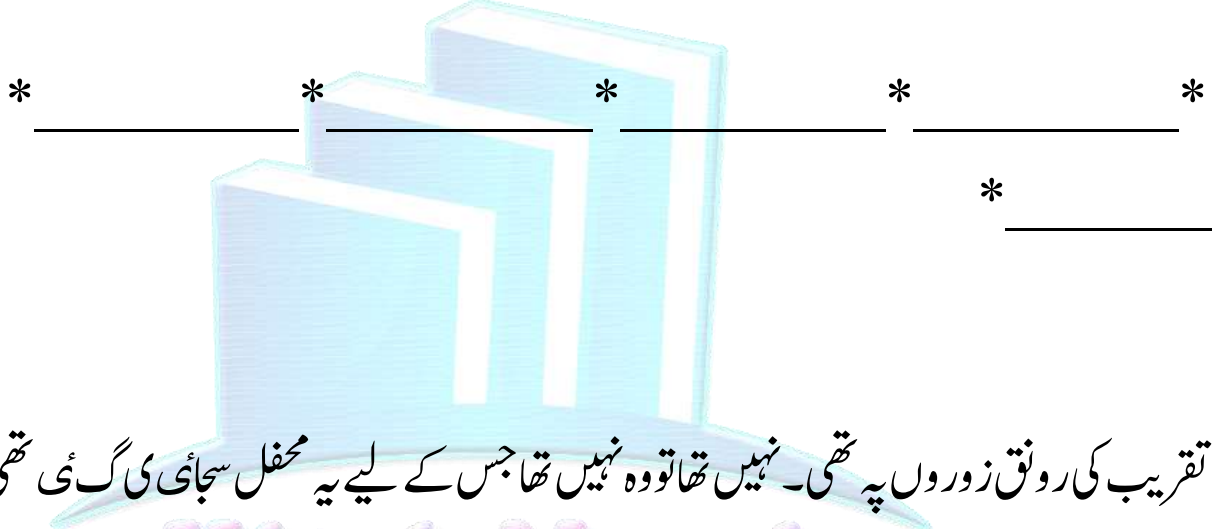
منہاس کو بے اختیار اسکی معصومیت پہ پیار آیا۔

سوسویٹ آف یو منت۔ اس نے اسکے ہاتھ ہاتھ کر دبائے اور الوداعی مسکراہٹ کے ساتھ باہر نکل گیا۔ منت نے پھر سے کچھ پڑھ کر اس پر پیچھے سے پھونک ماری۔

Posted On Kitab Nagri

یا اللہ میرے صاحب عالم کو اس چڑیل سے محفوظ رکھنا۔ آمین۔

وہ دعائیہ انداز میں ہاتھ پھیلاتی درازہ بند کر کے پلٹ گئی۔



تقریب کی رونق زوروں پہ تھی۔ نہیں تھا تو وہ نہیں تھا جس کے لیے یہ محفل سجائی گئی تھی۔ اس کی متلاشی نظریں بار بار داخلے راستے پہ جاتیں اور ناکام ہو کر آ جاتیں۔ گہرے سرخ رنگ کی ساڑھی میں وہ غضب ڈھارہی تھی۔ رہی سہی کسر کھلے بالوں اور میک اپ نے پوری کر دی تھی۔ سارے معراج صحیح میں وہ آج بجلیاں گرا رہی تھیں۔

دس منٹ بعد ہی وہ دور سے آتا دکھائی دی۔ سارے بے اختیار آگے بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

گڈ ایونگ مسٹر عالم۔۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

گڈ ایونگ مس سارہ۔ اس نے بھی جواباً اخلاق دکھایا۔

آئیے آپ کو مہمانوں سے ملو اؤں۔ سارہ نے بے تکلفی سے اسکا بازو تھاما۔

اس سارہ چڑیل سے دور رہیے گا۔ منت کی آواز کانوں میں گونجی۔

اس نے جلدی سے اپنا بازو چھڑوا یا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مس سارہ جن خاص مہمانوں کے لیے میں آیا ہوں۔ وہ کب آئیں گے۔

منہاس نے رحمت کی تلاش میں نظریں دوڑاتے ہوئے سارہ سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سارا مجمع دیکھ رہے ہیں۔ سارہ نے پارٹی میں آئے لوگوں کی طرف اشارہ کیا۔

یہ سب بس انہی لوگوں سے ملنے کے لیے یہاں اکٹھے ہیں۔ آج قسمت آزمانے کا موقع ہے اور مجھے یقین ہے آپ انہیں قائل کر لیں گے۔ ایک دفعہ آپ انکے گینگ میں شامل ہو گئے تو پھر دولت اور طاقت آپ کے قدموں میں ہوگی۔

لیکن وہ آئی یں گے کب؟ منہاس نے بے چینی سے اپنا سوال دہرایا۔
وہ بس کچھ دیر تک آنے ہی والے ہوں گے۔ سارہ اسے لے کر اپنے دوستوں کے پاس آگئی۔

سارہ جی آج اپنی خوبصورت آواز میں کچھ سنا کر محفل کی رونق دو بالا کر دیں تو مزہ ہی آجائے۔

سارہ کے ایک چچے نے خوش آمدانہ انداز اپنایا۔ باقی سب بھی ہاں میں ہاں ملانے لگے۔ منہاس کو اس سب میں ذرا برابر بھی دلچسپی نہیں تھی۔ اسے رحمت نظر آگیا تھا۔ وہ ویٹر بنادھر سے ادھر مشروب پیش کرتا پھر رہا تھا۔ وہ رحمت کے پاس جانے کے لیے بڑھا ہی تھا کہ سارہ نے کھنکتی آواز نے اسکے قدم روک دیے۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی فریاد تیرے دل میں دبی ہو جیسے
تو نے آنکھوں سے کوئی بات کہی ہو جیسے

جاگتے جاگتے اک عمر کٹی ہو جیسے
جان باقی ہے مگر سانس رکی ہو جیسے

ایک لمحے میں سمٹ آیا ہے صدیوں کا سفر
زندگی تیز بہت تیز چلی ہو جیسے



ہر ملاقات پہ محسوس یہی ہوتا ہے
مجھ سے کچھ تیری نظر پوچھ رہی ہو جیسے

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

راہ چلتے ہوئے اکثر یہ گمان ہوتا ہے

وہ نظر چھپ کے مجھے دیکھ رہی ہو جیسے

اس طرح پہروں تجھے سوچتا رہتا ہوں میں

میری ہر سانس تیرے نام لکھی ہو جیسے...

بلاشبہ اس کی طرح اسکی آواز میں بھی جادو تھا۔ کسی ساحرہ کی طرح اس نے پوری محفل کو اپنے بس میں کر لیا تھا۔ تالیاں بجنے لگیں۔ منہاس نے تو صیفی انداز میں سر ہلاتے ہوئے اسے سراہا تھا۔ جیسے بے نیازی سے کہہ رہا ہو گڈ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مس سارہ آپ نے تو کمال کر دیا۔

ارے سارہ جی آپ کی آواز میں تو جادو ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کیا دلکش آواز ہے۔

سارہ نے جھک کر آداب وصول کیے۔ مائی یک سیدھا کرتے ہوئے اس نے منہاس کو ایک ویٹر سے باتیں کرتے دیکھا۔

آپ سب کا شکریہ مگر اصل جادو تو آپ نے سنا ہی نہیں۔ یہاں ہم میں ایک ایسا شخص بھی ہے جو مجھ سے بھی اچھا گنگنا تا ہے۔



www.kitabnagri.com

کون ہے وہ؟ آوازیں بلند ہوئی ہیں۔

منہاس عالم۔ سارہ نے مائی یک کا والیوم اونچا کرتے ہوئے سب کی توجہ منہاس کی جانب مبذول کروائی۔ گردنیں مڑ کر منہاس کو دیکھنے لگیں۔ ہاتھ اسے اشارے سے سیٹھچہ بلانے لگے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

چلے جائیں بھائی۔ اب عزت کا سوال ہے۔ اس سارہ سے اچھا گائیے گا۔ رحمت نے شانے پہ تھپکی دیتے ہوئے اسے حوصلہ دیا۔

عزت کے بچے۔ منت کو پتا چلا تو میری عزت کا فائدہ بن جائے گا۔ میں نہیں جا رہا۔ گھٹیا لوگوں کے گھٹیا چونچلے۔

وہ دانت پیستے ہوئے غرایا۔

منہاس کم آن۔۔ کم آن۔۔۔ سارہ کے کہنے پہ سب نے ہوٹنگ کرتے ہوئے اسے آگے آنے کا کہا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بھائی شیر بنیں۔ جائیں اور جا کر سیٹج لوٹ لیں۔

رحمت نے یوں کہا جیسے ایک دوست دوسرے کو کہہ رہا ہو وہ یار موقع اچھا ہے جا کر بارات لوٹ لے۔

منت ٹھیک کہتی ہے۔ یہ واقعی چڑیل ہے۔ وہ بڑبڑاتا ہوا سیٹج پہ آگیا۔ ٹھر ٹھر کر اس نے بولنا شروع کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ارادہ روز کرتا ہوں، مگر کچھ کر نہیں سکتا

میں پیشہ ور فریبی ہوں، محبت کر نہیں سکتا

سارہ کا دل اس شعر پہ ایمان لے آیا۔ اس کے دل نے تصدیق کی وہ واقعی محبت نہیں کر سکتا۔

بُرے ہو یا کہ اچھے ہو، مجھے اس سے نہیں مطلب

مجھے مطلب سے مطلب ہے، میں تم سے لڑ نہیں سکتا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں سارہ تم جیسی بھی ہو۔ اچھی یا بری مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔ مجھے اپنے مطلب سے مطلب ہے۔ مجھے تم سے لڑنا نہیں ہے بلکہ اپنے مطلب کے لیے تم سے بنا کر رکھنی ہے۔

منہاس نے دل میں سوچا۔ تالیوں کی گونج تھی تو اس نے اگلا شعر پڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں تم سے صاف کہتا ہوں ! مجھے تم سے نہیں الفت

فقط لفظی محبت ہے میں تم پہ مر نہیں سکتا

منہاس اور سارہ کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں۔ منہاس کی نظروں سے بھی یہی پیغام جھلک رہا تھا کہ مجھے تم سے کوئی الفت اور انسیت نہیں۔

محبت کی مسافت نے بہت زخمی کیا مجھ کو

ابھی یہ زخم بھرنے ہیں، میں آہیں بھر نہیں سکتا

www.kitabnagri.com

واقعی محبت نے اسے بھی تو سفر کروایا تھا۔ تین سال تک اسے محبت نے منت سے دور رکھا تھا۔ اسے قدم قدم پہ خاردار کانٹوں سے زخمی کیا تھا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

بھلے میں نے نہیں چاہا، مگر تم نے تو چاہا ہے

تمہاری یاد کو دل سے تو باہر کر نہیں سکتا

اچھا اس سارہ کی یاد کو دل میں سنہال کر رکھیں گے۔ بتاؤں گامنت باجی کو۔۔ رحمت نے منہاس کو گھورتے ہوئے منہ پہ ہاتھ پھیرا۔



ارے او عشق ! چل جا کام کر کس کو بلاتا ہے

حُسن بازار میں بکتا ہے سُولی چڑھ نہیں سکتا

www.kitabnagri.com

سارہ کو یوں لگا جیسے منہاس نے خصوصی یہ اسکو سنایا ہے۔

یہاں ہر ایک چہرے پر الگ تحریر لکھی ہے

مری آنکھوں میں آنسو ہیں ابھی کچھ پڑھ نہیں سکتا

Posted On Kitab Nagri

ہاں ہر چہرے پہ الگ تحریر لکھی ہے مگر شاعر کی طرح میری آنکھوں میں آنسو نہیں۔ میں ہر شخص کی کہانی پڑھ سکتا ہوں۔

حاضرین پہ طائی رانہ نگاہ ڈالتے اس نے اگلا شعر پڑھا۔

میں اپنی رات کی زلفوں میں خود چاندی سجاتا ہوں
میں اس کی مانگ میں وعدوں کے ہیرے جڑ نہیں سکتا

اب اس شعر کا کیا مطلب ہوا بھلا؟ رحمت نے ٹرے میز پہ رکھ کر ذہن پہ زور ڈالا۔ بہت ہی کوئی فارغ شاعر تھا جو اتنی لمبی غزل لکھ دی اور منہاس بھائی اس سے زیادہ فارغ جو یاد بھی کر لی۔

بہلے جھوٹا، منافق ہوں، بہت دھوکے دیے لیکن

محبت کی صدا ہوں میں، میں دھوکہ کر نہیں سکتا

Posted On Kitab Nagri

سارہ بے شک مجھے تم سے بہت سے کام نکلوانے ہیں مگر میں روایتی حربہ نہیں آزماؤں گا۔ میں دھوکے باز سہی مگر محبت کے نام پہ دھوکہ نہیں کر سکتا۔

میں اُس گھر کا مقیمی ہوں جسے اوقات کہتے ہیں
میں اپنی حد میں رہتا ہوں سو آگے بڑھ نہیں سکتا

بھائی اب یہ تو سفید جھوٹ بھول رہے ہیں آپ۔ رحمت نے سرنفی میں ہلایا۔
آپ اور حد؟ ناممکن۔ حد کی بھی حدود توڑ والے یہ شعر پڑھ رہے ہیں۔ آہ کیا زمانہ آگیا ہے۔

www.kitabnagri.com

منہاس نے غزل ختم کی تو تالیاں کافی دیر تک بجتی رہیں۔

آپ نے اس غزل کے کچھ اشعار نہیں پڑھے۔ سارہ نے اسکے پاس آکر تعریف کرنے کے بعد کہا۔

Posted On Kitab Nagri

بس جو شعر پسند تھے وہ پڑھ لیے۔ اس نے بیزاری سے بات ختم کی۔

اچانک ایک شورا اٹھا۔ خاص مہمان آگئے تھے جن کے لیے منہاس یہاں موجود تھا۔

پانچ افراد کا گروہ اندر داخل ہوا۔ اس کے خون میں گردش تیز ہوئی۔

وہ وہی تھے۔ پانچ۔۔۔ صہیوانی تنظیم کے سربراہ۔۔۔ پاکستان کے سب سے بڑے اور خطرناک دشمن۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



Posted On Kitab Nagri

گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔ آئے روز بازار کے چکر لگ رہے تھے۔ غازی نے ہر ممکن کوشش کی کہ وہ تانیہ سے صلح کر لے اور اپنی اس کوشش میں وہ کامیاب بھی ہوا تھا۔ اور بہت سے راز اس پہ کھلے تھے۔

اس روز صبح سے ہی چہل پہل تھی۔ تایا کے کچھ خاص مہمان آرہے تھے۔ انہوں نے مردان خانے کی اچھے سے صفائی کروانے کا حکم دیا تھا۔ ملازم بیچارہ دو گھنٹے سے لگا ہوا تھا۔ غازی نظر بچا کر کمرے میں داخل ہوا۔ نہ صرف کمرہ چمک رہا تھا بلکہ مہک بھی رہا تھا۔ تازہ گلاب کے گلدستے کمرے کے چاروں طرف رکھے گئے تھے۔ صوفوں کے کور بھی تبدیل ہوئے تھے۔ اس نے ملازم کے کندھے پہ تھپکی دی۔

"ارے واہ صابر تم نے تو کمال کر دیا ہے۔ کمرے کی حالت بدل کر رکھ دی ہے۔ بہت دل لگا کر کام کرتے ہو تم۔"



"بہت شکریہ صاحب جی۔" صابر خوشی سے پھولے نہ سما یا۔

www.kitabnagri.com

"اچھا صابر اب ایسا کرو جلدی سے ایک گلاس جو سلا دو مجھے۔ میں بہت تھک گیا ہوں۔" غازی نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"توبہ ہے دو گھنٹوں سے کام میں، میں لگا ہوا ہوں اور تھک یہ گئے ہیں۔ یہ صاحب لوگ بھی نہ بڑے نازک مزاج ہوتے ہیں۔" صابر بڑبڑاتا ہوا اسکے لیے جو س لانے چلا گیا۔

صابر کے جاتے ہی غازی فوراً اٹھا۔ پورے کمرے کا جائی زہ لیا۔ صابر کے آنے تک وہ اپنا کام کر چکا تھا۔ وہ کمرے سے باہر نکلا تو وہ جو س لیے اسی کی طرف آ رہا تھا۔

"صاحب جو س۔"۔ اس نے گلاس غازی کی طرف بڑھایا۔

"تم خود پی لو تھکے ہوئے ہو گے۔" وہ تیزی سے کہتا وہاں سے نکل گیا جبکہ صابر اسکی پشت کو گھورتا ہی رہ گیا۔

www.kitabnagri.com

غازی نے سیڑھیوں سے نیچے آتی ردا کو روکا۔

"تمہاری آپنی کدھر ہیں۔ نظر نہیں آرہیں۔" وہ صبح سے مصروف تھا اس لیے اسکی بات نہیں ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ کمرے میں ہیں۔ کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہی ہیں۔ شاید شہر جا رہی ہیں۔" وہ اپنا پراندہ جھلاتی مزے سے بتا کر چلی گئی۔

حویلی میں رسم تھی کہ شادی کے قریب دلہن باہر نہیں جاسکتی۔ ان حالات میں اسکا باہر جانا سے عجیب لگا۔ وہ حیران سا اس کے کمرے میں چلا آیا۔

"تم کہاں کی تیاری میں ہو؟"

"مجھے بہت ضروری کام سے جانا ہے۔" وہ چیزیں بیگ میں رکھتے ہوئے مصروفیت سے بتانے لگی۔

www.kitabnagri.com

"آفس سے فون آیا تھا۔ معاملہ ابھی تک عدالت میں لٹکا ہے۔ انڈسٹری کے اصل باس نے مجھے ملنے کے لیے بلایا ہے۔ ملنی تو مجھے دھمکیاں ہی ہیں مگر اچھا ہے۔ سب ریکارڈ کر لوں گی۔ عدالت میں کام آئے گا۔"

سر پہ چادر لے کر اس نے بیگ کندھے پہ ڈالا۔ ڈاکو منٹس والی فائل ہاتھ میں پکڑی۔

Posted On Kitab Nagri

"تو تم گوجرانوالہ جاؤ گی؟" سوالیہ نظروں سے غازی نے پوچھا۔ عزہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں لاہور جاؤں گی۔ ہو سکتا ہے تین چار دن لگ جائیں۔" اپنے کمرے کو تالہ لگا کر وہ اسکے ساتھ چلنے لگی۔

"تایا اور چچا نے بڑی مشکل سے اجازت دی ہے رہنے کی۔ امی کو بھی پریشانی ہو رہی ہے۔ بس ایک دفعہ انڈسٹری کے اصل مالکان کو میں بے نقاب کر دوں پھر یہ ساپا بھی ختم ہو۔"

"میں بھی ساتھ چلوں؟" وہ فکر سے پوچھنے لگا۔

"نہیں۔ تم یہاں اپنا کام سنبھالو۔ وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔ اب ابو والا معاملہ تم ہی یہاں سنبھالو گے میں اب انڈسٹری والے کام پہ توجہ دوں گی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گاڑی کے پاس پہنچ کر غازی کو یاد آیا۔

"تم رہو گی کہاں؟ اکیلی جا رہی ہو مجھے۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں اکیلی چاند پہ بھی جاسکتی ہوں"۔ عزہ نے ہنس کر اسکی بات کاٹی۔ وہ ایسے پریشان ہو رہا تھا جیسے وہ کبھی گھر سے باہر گئی ہی نہ ہو۔

"مسٹر آپ بھول رہے ہیں اتنے برسوں سے میں اکیلی اس شہر میں رہتی آئی ہوں"۔۔ غازی سے مسکرا کر کہتے ہوئے وہ ڈرائی یور کی جانب پلٹی۔ ڈرائی یور نے دروازہ کھولا۔ وہ بیٹھ گئی۔

"ویسے فکر نہیں کرو میں منت کے ہاں رہ کر اسکا جینا حرام کروں گی"۔ اس نے ہاتھ ہلاتے ہوئے چلا کر کہا۔ گاڑی گیٹ سے باہر نکل گئی۔

غازی نے بو جھل دل سے اسے الوداع کیا اور اندر چلا آیا۔ عزہ کو گئے ابھی چند منٹ بھی نہیں ہوئے تھے اور اسے ابھی سے اس حویلی کے در و دیوار سے وحشت ٹپکتی نظر آرہی تھی۔

www.kitabnagri.com

کچھ لوگ زندگی میں اتنے اہم ہو جاتے ہیں کہ ایک لمحہ بھی انکے بغیر کاٹنا بے معنی لگتا ہے۔

وہ کمرے میں آگیا۔ بیڈ پہ الٹا لیٹے ہوئے اس نے ایان کو کال ملائی۔ دوسری گھنٹی پہ ہی فون اٹھالیا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کدھر مرے ہوئے ہو؟ ابھی میں قبرستان کے ہیڈ کوفون کر کے پوچھنے والا تھا کہ کہیں کوئی نیا مردہ تو داخل نہیں ہوا۔ صد شکر تم نے فون کر کے اپنے زندہ ہونے کا احساس دلادیا۔ اور میرا سیلینس بچ گیا۔"

ایان نے ایک ہی سانس میں اسکی اچھی خاصی کر کے رکھ دی۔ غازی نے بھنا کر فون کو گھورا۔

"میں بھی میونسپل کارپوریشن کوفون کر کے پوچھنے لگا تھا کہ کہیں ایک ایک کمانڈو تو سسپینڈ ہو کر ان کے محکمے میں نہیں آگیا؟" اس نے بدلہ اتارا۔

"جہنم میں جاؤ گے تم۔ خود تو سسپینڈ ہوئے ہی ہو اب مجھے بھی بے عزت کرواؤ۔" ایان کی تپتی ہوئی آواز سن کر غازی بے ساختہ ہنس دیا۔

"ارے یار نہیں ہوتا تو سسپینڈ۔ خیر بتاؤہ جیل والے معاملے کا بتا؟"

"سنا ہے ابھی تک منشیات جیل میں پہنچائی جا رہی ہیں۔ اعلیٰ حکام تو لگتا ہے بھنگ پی کر سوئے ہوئے ہیں۔ سب ملے ہوئے ہیں یار۔" ایان نے بیزاری سے بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

"بس ایک دفعہ عزہ کے ابووالا معاملہ حل ہو جائے پھر اس معاملے کو میں خود دیکھوں گا۔ چھوڑوں گا نہیں۔ اپنے آپ کو بے قصور ثابت کر کے رہوں گا۔" غازی نے عزم کیا۔

"چھوڑو یہ باتیں یہ بتاؤ شادی کب تک ہے؟"

"ہائے کیا پوچھ لیا میرے یار۔" ایان نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"شادی چار مہینے لیٹ ہو گئی ہے۔ پورے چار مہینے کے لیے۔ مجھے رونا آ رہا ہے۔ لگتا ہے میری قسمت میں شادی کا سکھ ہی نہیں ہے۔ میرے ہاتھوں پہ کبھی مہندی نہیں سجے گی۔ میں کیا کروں؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اوئے ڈرامے باز بس کر۔ مہندی لڑکیوں کے ہاتھ میں سجتی ہے۔ اور ہاں تجھے شادی کے لڈو کھانے کا اتنا ہی شوق ہے تو میری شادی کے کھالینا۔" غازی نے اسے گھر کتے ہوئے مزے سے کہا۔

"کیا مطلب؟" دوسری جانب غازی یقیناً اچھلا تھا۔ غازی نے اسکی حیرت سے بھرپور لطف لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مطلب یہ کہ میرے شدید کنوارے دوست اگلے ماہ کی پیچس تاریخ کو میری شادی ہے۔ عزہ بنت عباس کے ساتھ۔ آنٹی اور انکل سے ساتھ دو دن پہلے ہی آجانتا کہ میری طرف سے بھی رشتہ دار شامل ہو جائیں۔"

"تو تم مجھ سے پہلے شادی کر رہے ہو۔ اللہ کرے تیری شادی والے دن کالے بادل چھا جائیں۔ آندھیاں آئیں اور طوفان بھی۔ مولوی آنے سے انکار کر دے۔ لڑکی والوں کا دماغ بدل جائے۔"

ایان باقائے دہ بدو دعاؤں پہ اتر آیا۔

دس منٹ بعد ادھر ادھر کی باتوں کے بعد غازی نے ہنستے ہوئے فون بند کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دو گھنٹے تک تایا کے خاص مہمان بھی آگئے۔ غازی نے بیڈ پہ پاؤں پسارے۔ موبائی ل کھولا۔ اب مردان خانے کا منظر سکرین پہ دکھائی دے رہا تھا۔

وہ صبح مردان خانے میں دو کیمرے بمعہ وائی س ریکارڈرفٹ کر چکا تھا۔ اب جو بھی راز کی باتیں بند کمرے کے پیچھے ہو رہی تھیں وہ سب غازی اپنے موبائی ل پہ سن رہا تھا۔ ٹیکنالوجی کبھی کبھی کچھ زیادہ ہی کام آجاتی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

*

*

*

*

*

*

"منہاس تم نے اچھا نہیں کیا۔ اپنے بارے میں سب سچ بتا کر تم نے اپنی کمزوری انکے ہاتھ دے دی ہے۔"

زمان انکل نے تشویش سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو بالکل پر سکون نظر آ رہا تھا۔

"آپ جانتے ہیں انکل ان کے گینگ میں شامل ہونے کے لیے یہ ضروری تھا۔ اور ویسے بھی میں نے صرف انہیں اتنا سچ بتایا ہے جتنا جاننا انکے لیے ضروری ہے۔"

وہ کھڑکی کے پاس کھڑا تھا جہاں سے نیچے زندگی بھاگتی دوڑتی نظر آرہی تھی۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے وہ تمہیں شامل کر چکے ہیں اپنی تنظیم میں؟" زمان انکل نے استفسار کیا۔

www.kitabnagri.com

"نہیں کیا تو کر لیں گے۔" وہ بے فکری سے کہتا ہنوز نیچے دیکھ رہا تھا۔ یہ کمرشل ایریا تھا۔ اور وہ اس وقت ایم پی کمیکل انڈسٹری کے آفس میں تھا۔ سارہ چکر لگا کر جا چکی تھی۔ اس لیے وہ آزادانہ زمان انکل سے یہیں مل رہا تھا۔

"منہاس تم نے بڑوں کی بات مان کر اچھا نہیں کیا۔" زمان انکل نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری ابھی شادی ہوئی ہے۔ تم نے زندگی جینی شروع کی ہے۔ وہ لوگ بہت خطرناک ہیں۔ تمہیں نقصان نہ پہنچا سکے تو منت یا شان کو پہنچا دیں گے۔ تمہیں اس کام سے انکار کر دینا چاہیے تھا۔"

"انگل یہ مت سمجھیں کہ مجھے آپ کے سو کالڈ قانونی اداروں نے مجبور کیا ہے۔ میں نے اپنی مرضی سے ہاں کی ہے۔ میں نے اپنے بدلے کے لیے یہ راستہ چنا ہے اور اس میں اگر آپ کے ملک کے قانون کا کچھ بھلا ہو جاتا ہے تو میرا کیا جاتا ہے۔ اور رہی بات منت کی۔"

وہ نیچے دیکھتے دیکھتے یکدم چونکا۔ اسے منت کی جھلک نظر آئی تھی۔

Kitab Nagri

"بھلا منت یہاں کیسے؟" وہ سر جھٹک کر ان کی طرف متوجہ ہوا۔

خاندان صرف میرا ہی نہیں میرے دشمنوں کا بھی ہے۔ اگر انہوں نے منت یا شان کو ذرا سا بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو انکی نسلیں یاد رکھیں گی کہ منہاس عالم سے دشمنی کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اگر کبھی منت یا شان پہ ان کی طرف سے کوئی ی آئی تو میں نتائی ج کی پروا کیے بغیر اپنے ساتھ ساتھ ان کو بھی لے ڈوبوں گا۔"

Posted On Kitab Nagri

"محبت اور منت نے مل کے بھی منہاس کے اندر کی تلخی کو ختم نہیں کیا۔" زمان انکل نے افسوس کرتی نگاہوں سے منہاس کی شاندار شخصیت کو دیکھا۔

"مگر یہ بھی کہاں کی دانش مندی ہے کہ اپنے پاؤں پہ خود کلہاڑی مارو۔" انہوں نے ناراضی سے کہا۔

"تم جانتے ہو تمہیں اپنی سلامتی اور زندگی کی ڈور بلیک ڈائی منڈ (تنظیم) کے ہاتھوں میں تھمانی ہوگی تبھی وہ تم پہ بھروسہ کریں گے۔ تمہیں اپنے خلاف سارے ثبوت انہیں دینے ہوں گے۔ کیا تم ایسا کر پاؤ گے۔"

بھوری آنکھوں میں استہزائی یہ مسکراہٹ لہرائی۔ دکھ اور تلخی بھری مسکراہٹ۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا وہ انکے سامنے آکر بیٹھ گیا۔

"دیکھیں انکل مجھے یہ کرنا ہو گا ورنہ میں کبھی بھی اپنا مقصد حاصل نہیں کر پاؤں گا۔ میں نے دس سال اسی کوشش میں گزار دیے اور آج جب منزل میرے قریب ہے تو میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ اب واپسی کی کوئی راہ نہیں ہے۔ میں نے ساری کشتیاں جلادی ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"جو بھی کرنا سوچ سمجھ کر کرنا منہاس۔۔ میرے بچے میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔ تم ہر قدم پہ مجھے اپنے ساتھ کھڑا پاؤ گے۔" انہوں نے شفقت سے اس کے ہاتھ تھامے۔ وہ انہیں بہت پیارا تھا۔ ایان سے بڑھ کر وہ اسے اپنا بیٹا مانتے تھے۔

"شکریہ انکل۔ میں جانتا ہوں آپ ہمیشہ سے میرے ساتھ ہی ہیں۔ مئی اور ڈیڈی کے بعد اگر آپ سہارا نہ دیتے تو میں آج یہاں تک نہ پہنچتا۔ مجھے آج بھی یاد ہے وہ دن جب ہم مئی کے بعد لاوارث ہو گئے تھے تب آپ نے ہمارے سروں پہ ہاتھ رکھا۔"

منہاس نے ان کے ہاتھ چومے۔ "آپ میرے والد کی جگہ ہیں۔ میں کبھی نہیں بھول سکتا جو کچھ آپ نے ہمارے لیے کیا۔ میرے لیے کیا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پرانی باتیں بھول جاؤ منہاس۔"

"نہیں بھول سکتا۔۔ وہ وحشت زدہ ہو کر پیچھے ہٹا۔"

"میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ میرے باپ کی خون آلود لاش میرے نظروں سے آج تک اوجھل نہیں ہوئی۔ مئی کی ذہنی حالت سے لے کر انکی سرد میت تک میں کچھ نہیں بھولا۔ وہ منظر میری آنکھوں میں نقش

Posted On Kitab Nagri

ہو چکے ہیں۔ ان کے جنازے میرے دل کے قبرستان میں دفن ہوئے ہیں۔ آپ نہیں سمجھ سکتے ہیں پچھلے تیرہ سالوں سے کس افیت میں ہوں۔ آپ میرے کرب کا اندازہ نہیں کر سکتے۔"

وہ سر میز پر ٹکا کر سسک پڑا۔ زمان انکل نے دکھ سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

کون جانتا تھا اوپر سے چٹانوں جیسا مضبوط دکنے والا شخص اندر سے کس قدر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ وہ آج بھی وہیں تھا جہاں اس کا بچپن بے رحمانہ طریقے سے ختم کیا گیا تھا۔ بعض اوقات ہم جسمانی طور پر تو آگے بڑھ جاتے ہیں مگر ذہنی طور پر بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔ کہیں بہت پیچھے جہاں سے ہماری زندگی بدلتی ہے۔ وہ بھی ابھی تک وہیں رکا ہوا تھا جہاں اس کے باپ کا قتل ہوا تھا جہاں اس کی ماں کو اس سے چھینا گیا تھا۔ منہاس عالم کے اندر لگی آگ برسوں سے جل رہی تھی اور اب اس نے آتش فشاں کا روپ دھار لیا تھا۔

www.kitabnagri.com

* * * * *

Posted On Kitab Nagri

ہرے بھرے چھوٹے سے لان میں جتنے بھی پودے نشوونما پا رہے تھے اس کے پیچھے منہاس کی محنت کارفرما تھی۔ وہ جب بھی گھر پہ ہوتا تو پودوں کو لازمی پانی دیتا، کھاؤ ڈالتا اور ضروری کانٹ چھانٹ کرتا رہتا اور منت کا کام بس یہ تھا کہ خوبصورت گلاب کے پھولوں کی تصویر صبح بخیر کے ساتھ سٹیٹس لگا دے۔ اس سے بڑھ کر اس نے کبھی کچھ نہیں کیا تھا مگر آج وہ یہاں نظر بھی آرہی تھی اور وہ کام بھی کر رہی تھی۔ وہ ایک نیا چھوٹا سا پودا لگا رہی تھی۔ حامد ویڈیو بنا رہا تھا۔ شان اسکے پاس بیٹھا مٹی سے کھیل رہا تھا۔

منت کے موبائل کی بیل بجی۔ اس نے شان کو ٹھوکا دیا۔

"شان بیٹا جاؤ ذرا میرا موبائل لانا۔"

"منت باجی ویڈیو میں نہیں بولتے۔ اب یہ ساری ویڈیو ضائع گئی۔" "نئے سرے سے پودا لگانا پڑے گا۔" حامد جنجھلایا۔ یہ تیسری دفعہ تھا اور اب اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آنی یہ لیس فون۔" شان نے فون منت کی طرف بڑھایا۔ سکرین پہ منہاس کا نام چمکتا دیکھ کر اس نے جلدی سے گلے میں پڑے ڈوپٹے سے ہاتھ صاف کیے۔

"لوجی بن گئی ویڈیو۔ اب گھنٹہ پار ہے۔" حامد افسوس کرتے ہوئے وہیں گھاس پر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"چپ کرو۔ ابھی بنالیں گے ویڈیو بھی۔ میں یا تم کہیں بھاگے نہیں جا رہے۔" اس نے حامد کو ڈانٹتے ہوئے کال اٹھائی۔

"ہیلو السلام علیکم صاحب عالم! کیسے ہیں آپ؟ کدھر ہیں؟ گھر کب آئیں گے؟" ایک ہی سانس میں کئی سوال پوچھتے ہوئے وہ ذرا فاصلے پہ آگئی۔

"وعلیکم السلام۔۔ میں ٹھیک ہوں۔ تم کیسی ہو؟" اسکی بشاشت بھری آواز سنائی دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں ٹھیک مجھے کیا ہونا ہے بھلا۔" وہ احمقانہ انداز میں ہنسی۔

"اچھا کیا کرتی رہی ہو سارا دن؟" منہاس نے دلچسپی سے پوچھا۔

منت نے موبائی ل کان سے ہٹا کر دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ صاحب عالم کو کیا ہو گیا ہے؟"

"میں اپنی ایک ویڈیو بنانے میں مصروف ہوں کافی دیر سے۔ شجر کاری سے متعلق ہے۔" منت نے جوش سے تفصیل بتانی شروع کی۔

"ہم اپنی ویڈیو میں یہ سبق دینا چاہ رہے ہیں کہ ایک ایک پودا ہر شخص لگائے۔ اس کام کا آغاز میں نے اپنے طور سے کر دیا ہے۔ آپ کو پتا ہے میں نے ایک پودا خود لان میں لگایا ہے۔"

منت نے دور گھاس پہ پڑے پودے کو دیکھتے ہوئے دل کو تسلی دی کہ کوئی بات نہیں ابھی نہیں لگایا تو تھوڑی دیر تک لگ ہی جائے گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا۔ یہ تو بہت نیک کام کی ابتدا کی ہے تم نے۔" منہاس نے سراہا۔

"منت کیا تم آج سارا دن گھر سے باہر نہیں گئی؟"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں تو"۔۔ منت نے دھڑلے سے جھوٹ بولا۔

"اللہ توبہ۔ یہ جن ہیں کیا؟ جو انہیں میرے ہر عمل کی خبر ہو جاتی ہے۔"

"منت ذرا ویڈیو کال کرنا۔"

"وہ کیوں؟"

"مجھے دیکھنا ہے لوگ جھوٹ بولتے ہوئے کیسے لگتے ہیں؟" منہاس نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

منت نے جھٹ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ویڈیو کال کی۔

منہاس ایک دفتر میں بیٹھا نظر آ رہا تھا۔

"لیں دیکھ لیں۔ جھوٹ بولنے والے ہر گز میری طرح معصوم نہیں ہوتے۔"

منت نے چہرے پہ انتہا درجے کی معصومیت اور مسکینیت طاری کی۔

"تو تم یہ کہہ رہی ہو کہ آج سارا دن تم گھر سے باہر نہیں گئی؟" منہاس نے تائی ید چاہی۔ وہ ساتھ ساتھ لیپ

ٹاپ پہ کچھ کام بھی کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بالکل بھی نہیں"۔ اس نے سر کو جتنا ہو سکتا تھا دائیں بائیں ہلایا۔

"تو پھر یہ کون ہے"۔ منہاس نے اس کے سامنے لیپ ٹاپ کی اسکرین کی۔ ایک سی سی ٹی وی فوٹیج میں وہ انڈسٹریل ایریا میں نظر آرہی تھی۔

منت نے خفت سے آنکھیں میچیں۔ خود کو تسلی دی پھر ڈھٹائی سے انکار کیا۔

"یہ میں نہیں ہوں۔ میرے پاس تو اس رنگ کا سوٹ بھی نہیں ہے۔ آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے"۔

اگر ڈھیسٹوں کا کوئی ایوارڈ ہوتا تو منت کو دیا جاتا۔ وہ صحیح معنوں میں اس انعام کی حقدار ہوتی۔

www.kitabnagri.com

"اب تم کہو گی کہ یہ حامد اور کاظم بھی نہیں تمہارے ساتھ"۔ ایک اور فوٹیج منہاس نے چلائی جس میں منت حامد اور کاظم صاف نظر آرہے تھے۔

برداشت کا نوبل انعام اس پل منہاس کو دیا جانا چاہیے تھا جو انتہائی تحمل سے منت کے جھوٹوں کو سن رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔

منت سے کوئی جواب نہیں بن پڑا۔

"منت تم سارہ کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہو؟ کیوں اسکے بارے میں جاننے کی کوششوں میں لگی ہوئی ہو۔ آئی بندہ میں تمہیں اس سلسلے میں متحرک نہ دیکھوں۔ وہ جو بھی ہے اچھی یا بری۔۔ تم اس سے دور رہو۔" منہاس نے انگلی اٹھا کر سختی سے کہا۔

"ارے واہ۔ میں کیوں دور رہوں؟ منت نے ہاتھ نچاتے ہوئے کہا۔

اور آپ کس خوشی میں اس چڑیل کی حمایت میں لگے ہوئے ہیں۔ ہاں میں وہاں سارہ کا پیچھا کرتے ہوئے گئی تھی اور اسکے بارے میں معلومات بھی کر رہی تھی۔ تو؟ پھر؟"

www.kitabnagri.com

منت نے اعتراف کرنے کے ساتھ ساتھ غصہ کیا۔

"کس لیے؟ تم یہ سب کس لیے کر رہی ہو؟" منہاس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے تحمل سے پوچھا۔ وہ جان گیا تھا منت سختی سے بات نہیں مانے گی۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنے چینل پہ اپلوڈ کروں گی۔ ساری دنیا دیکھے گی کہ سارہ چڑیل اصل میں ہے کیا۔" منت نے فخریہ انداز میں بتایا۔

"اور وہ کیا ہے اصل میں؟" منہاس نے ابرو اچکائے۔

"ارے یہی تو آپ کو پتا نہیں۔" منت لان میں پڑی آرام کر سی پہ بیٹھی۔ "وہ عورت ٹھیک نہیں ہے۔ اسکی پر اسرار سر گرمیاں ہیں۔ مشکوک لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منہاس پریشانی سے آگے کو ہوا۔

"دیکھو منت تم کچھ بھی نہیں کرو گی۔ کچھ بھی نہیں۔ وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔ تم اچھے سے جان لو ان بڑے لوگوں کی

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

دوستی اچھی نہ دشمنی۔۔ جو بھی کرنا ہے وہ میں خود کروں گا۔ تم جو کر رہی ہو وہی کرو۔ ویڈیو بناؤ۔۔ پودے لگاؤ جو مرضی کرو مگر منوپلیز سارہ سے دور رہو۔ وہ اچھی نہیں ہے۔"

"اوکے اب نہیں کروں گی کچھ"۔ منت نے ہامی بھری۔

"شکر ہے"۔ منہاس نے سکون کا سانس بھرا۔

"لیکن میری ایک شرط ہے"۔ وہ مزید گویا ہوئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وہ کیا؟" سارہ نامی بلا سے منت کا پیچھا چھڑانے کے بدلے اسے ہر شرط منظور تھی۔

"آج رات کا کھانا ہم باہر کھائیں گے"۔ منت نے فرمائی ش کی۔

"بس؟ منویار کچھ بڑا مانگنا تھا۔ بس کھانے پہ ہی بات ختم کر دی"۔

منہاس کو منت کی معصومیت پہ پیار آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ بھی مطلب بہت بڑا بھی؟" منت نے خوشی سے پوچھا۔

"ہاں بالکل"۔ فراخ دلی سے اجازت دی گئی۔

ویسے مجھے پتا ہے تم کیا مانگو گی۔

"کیا؟"



"ڈائی منڈ جیولری"۔

"نہیں"۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"ایک خوبصورت اور بہت بڑا گھر"۔

"نہیں"۔

"گاڑی"؟

"نہیں"۔

"ورلڈ ٹور"؟

"نہیں"۔



Posted On Kitab Nagri

"اچھا پھر بہت ساری شاپنگ؟"

"نہیں۔"

"اچھا پھر تم ہی بتادو۔" منہاس نے ہارمانی۔

"مجھے آپکا ساتھ، پیار اور بہت سارا وقت چاہیے۔" منت نے سرگوشی کی۔



"منو۔۔۔" منہاس سے کچھ پل بولا ہی نہیں گیا۔ اس پل اسکا دل چاہا کہ منت اس وقت اس کے سامنے ہوتی تو وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کہیں دور چلا جاتا جہاں زندگی بہت سادہ اور آسان ہوتی۔ پچھلے دو ہفتوں سے وہ منت کو وقت ہی نہیں دے پارہا تھا اور وہ بیچاری شکوہ بھی نہیں کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"سنیں جذباتی نہ ہو جائیے گا ورنہ میری ہنسی نکل جانی ہے۔" وہ منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔ منہاس نے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔

"منت تم بہت بڑی فلم ہو۔ ٹھیک ہے ملتے ہیں پھر رات کو خدا حافظ۔" اس نے ہاتھ ہلایا۔

منت نے بھی جواباً خدا حافظ کہہ کر فون رکھ دیا۔

"چلو آؤ اپنے کام پہ لگیں۔ بہت دیر ہو گئی ہے پہلے بھی۔"

وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے بچوں کے قریب آئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہم نے تو دیر نہیں کی۔ آپ کے ہی اپنے میاں سے راز و نیاز ختم نہیں ہو رہے تھے۔" کاظم کی زبان میں کجھلی ہوئی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"بکومت"۔۔ وہ اسے تھپڑ لگا کر حامد کی طرف آئی۔

"چلو بھئی ہم کام شروع کریں"۔

وہ دوبارہ سے پودا لگانے کے لیے مٹی کھودنے لگی اور حامد ویڈیو بنانے لگا۔

"السلام علیکم ناظرین۔ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں ہم نے شجر کاری کی مہم کا آغاز اپنے گھر سے کر دیا ہے۔ میں یہ پودا اپنے ہاتھ سے لگا رہی ہوں مگر اسکو پانی دینے کی ذمہ داری میرے صاحب عالم کی ہوگی۔ وہ اس پودے کی یقیناً مجھ سے بہتر پرورش کریں گے اور اسے پروان چڑھائی دیں گے۔"

www.kitabnagri.com

دروازے کی بیل بجی۔ منت نے گھور کر فارغ بیٹھے کاظم کو گھورا۔

"گینڈے چلو جا کر دروازہ کھولو"۔

Posted On Kitab Nagri

"منت باجی یہ غلط ہے۔ میں کہاں سے آپ کو موٹا نظر آتا ہوں۔"

کاظم نے ناک پھلا کر کہا۔

"ارے منت باجی۔۔ حامد چیخا۔

"ویڈیو بن رہی تھی اور آپ نے پھر سے بول کر گر بڑ کر دی۔ اب میں نہیں بنا رہا دوبارہ۔"

"یہ سارا اس کاظم کا قصور ہے۔" وہ بھنائی۔

"میں نے کیا کیا ہے؟" کاظم نے بی چارگی سے پوچھا۔

اس ساری بحث کے دوران ایک دفعہ پھر گھنٹی بجی۔ کاظم منت کے کہنے سے پہلے ہی بھاگ کر گیا اور دروازہ کھول دیا۔

"ارے گینڈے تم؟" وہ معیز کو دیکھتے ہوئے خوشگواریت سے بولی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

کاظم بیچارہ منہ میں پڑ گیا کہ اب کس کو بولا ہے مگر معیز کی مسکراہٹ دیکھ کر سمجھ گیا۔۔

"ہاں آپا میں"۔۔

"اور میں بھی"۔۔ پیچھے سے جنت نے جھلکی دکھائی۔

"اور میں بھی تو ہوں"۔۔ ایک اور ہستی نے اپنے درشن کروائے تو وہ خوشی کے مارے اچھلی۔۔

"عزہ۔۔۔۔ میری جان تم کب آئی"؟ وہ مٹی سے لتھڑے ہاتھ دیکھے اسے گلے لگانے کو آگے بڑھی۔۔

"پرے ہٹو۔۔ مٹی والے ہاتھ لگاؤ گی"؟ پہلے ہاتھ دھو جا کر پھر جی بھر کر گلے ملتی رہنا"۔۔ عزہ اسے جھڑکتی ہوئی اندر کی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آتے ہی اپنے رنگ دکھانے شروع کر دیے محترمہ نے"۔ منت اونچی آواز میں بڑبڑائی۔ جواباً عزہ نے اسے ہاتھ دکھایا تھا۔

"چلو اچھا ہے کوئی تو ہے جو منت باجی پہ حاوی ہے"۔

کاظم کے شکر ادا کرنے پہ سب کا مشترکہ قہقہہ گونجا تھا۔

* * * * *

اس کا سارا دن سفر میں گزرا تھا۔ وہ لاہور آکر پہلے منت کے گھر آئی تھی۔ وہاں سے پھر معیز اور جنت کے ساتھ وہ منت سے ملنے چلی آئی۔ فیکٹری مالکان سے اگلے دن میٹنگ طے تھی۔ اسکا ارادہ تھا جب تک یہ معاملہ حل نہیں ہو جاتا وہ منت کی امی کے گھر رہ لے گی مگر منت نے اسے زبردستی اپنے گھر روک لیا۔

ایک اچھی سی نیند لے کر ابھی وہ بیدار ہوئی ہی تھی کہ منت آن وارد ہوئی۔

عزہ جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ کچھ دیر تک صاحب عالم آجائیں گے اور ہمیں ڈنر پہ لے کر جائیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کیوں کباب میں ہڈی بنوں؟ تم میاں بیوی جاؤ یار۔" وہ منہ پہ کمبل لیتے ہوئے کروٹ بدل گئی۔ اسکا اٹھنے کا دل نہیں کر رہا تھا۔

"ارے خیر ہے ہم دونوں پھر کبھی چلے جائیں گے۔ ابھی تم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ آٹھ بج گئے ہیں نوبے تک کا وقت ہے بس ہمارے پاس۔ معیز اور جنت بھی ڈنر کا سن کر واپس نہیں گئے۔" وہ اسے اٹھا کر جلدی جلدی تیار ہونے کا کہتی ہوئی آنندھی طوفان کی طرح واپس چلی گئی۔

عزہ بے دلی سے اٹھ گئی۔ فریش ہو کر آئی تو فون بج رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"السلام علیکم۔۔۔ وہ بالوں میں کنگھی کرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام۔۔ تم نے پہنچ کہ فون کیوں نہیں کیا؟ کہاں ہو اس وقت؟" دوسری جانب سے غازی کی فکر مند آواز سنائی دی۔

"منت کے گھر پہ ہوں۔ ابھی ہم باہر کھانے پہ جا رہے ہیں۔ تم سناؤ سب ٹھیک ہے ادھر؟"

بالوں کو کچھر میں قید کر کے اس نے موبائل سپیکر پہ رکھا اور خود بیگ سے ڈوپٹہ نکال کر استری کرنے لگی۔

"ہاں ادھر سب ٹھیک ہے۔" اس نے تسلی دی۔

"تمہیں کچھ معلوم ہوا؟ بتایا کہ مہمان آئے تھے یا نہیں؟" ڈوپٹے کی سلوٹیں نکالتی ہوئی وہ جھجھلائی۔ اس کا بالکل جانے کا دل نہیں تھا مگر منت کو وہ جانتی تھی کہ وہ اسے لیے بغیر ہلے گی نہیں۔

"ہاں مہمان آئے تھے۔ گفت و شنید بھی ہوئی ان کی اور وہ سب ریکارڈ بھی ہوئی۔ مگر ابھی تمہیں وہ ریکارڈنگ نہیں بھیجوں گا۔ تم گھوم پھر لو یہ نہ ہو سارا مزہ خراب ہو جائے۔"

Posted On Kitab Nagri

"عزہ آپا جلدی کریں۔" جنت باہر سے چلائی۔ اس نے جلدی سے استری بند کی۔

"غازی تم وہ ریکارڈنگ مجھے کل دوپہر میں بھیج دینا۔ اور حویلی والوں پہ کڑی نظر رکھنا۔ انکی اک اک حرکت کی ہمیں خبر ہونی لازمی ہے۔ تم بس ان پہ دھیان دو۔"

وہ جلدی جلدی ہدایات دیتی تیار ہونے لگی۔

"ہاں ٹھیک ہے تم آرام سے جاؤ بعد میں بات کریں گے۔" غازی نے سمجھتے ہوئے سہولت سے کہا۔

www.kitabnagri.com

"شکریہ۔" وہ ممنون ہوئی۔

"اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا۔"

Posted On Kitab Nagri

فون بند کر کے چادر سر پہ لیتی ہوئی ی وہ کمرے سے باہر آئی ی۔ سب تیار کھڑے تھے۔ صرف منہاس کا انتظار ہو رہا تھا۔

"عزہ آپا ہماری بات بھی کروانی تھی ہمارے ہونے والے بہنوئی ی سے"۔ معیز نے اسے چھیڑا پھر ذرا افسردہ ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"منت آپا کی جگہ میرا بڑا بھائی ی ہونا چاہیے تھا۔ میں آپ کی شادی اس سے کروادیتا۔ کاش ایسا ممکن ہوتا"۔ عزہ اسکی بات پہ ہنسی تھی اور منت نے ایک دھموکہ اسکی کمر میں جڑا تھا۔

"گینڈے فٹے منہ تیرے منہ پہ۔ ویسے بات تمہاری بھی ٹھیک ہے۔ کاش تم ہی اسے شروع سے آپانہ بناتے یا عزہ سے تھوڑا پہلے دنیا میں آجاتے تو میں تم دونوں کی سیٹینگ کروادیتی۔ تمہاری غلط ٹائی منگ کے چکر میں اچھی خاصی لڑکی ہاتھ سے نکل گئی"۔

www.kitabnagri.com

افسوس سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا گیا۔ معیز نے بھی بھرپور تائی د کی۔

Posted On Kitab Nagri

"سچ کہہ رہی ہو آپ۔ ویسے تمہارے سسرال میں ہی عذہ آپ کی شادی ہو جاتی تو ساری عمر آپ دونوں سہلیاں ساتھ رہتیں"

-

جنت اور عذہ ہنستے ہوئے ان دونوں کی نوک جھوک سن رہی تھیں تبھی وہ بھی آگیا۔ منت اسے پہلے ہی خبر دے چکی تھی۔ عذہ نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔ اس نے مسکرا کر اسکی خیریت دریافت کی۔

"منت بتا رہی تھی تمہاری شادی طے ہوگئی ہے۔" باہر چلتے چلتے اس نے عذہ سے سوال کیا۔

"جی۔ اور آپ نے منت کو لے کر لازمی آنا ہے۔ کوئی بہانہ نہیں چلے گا آپ کی مصروفیت کا۔"

www.kitabnagri.com

اس نے کہا تو وہ "ضرور آئی یں گے" کہتا ہوا سر ہلا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ سب فائیو اسٹار ہوٹل میں کھانا کھا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"عزہ تم کتنے دنوں کے لیے آئی ہو؟ منت بتا رہی تھی تمہاری جاب کے کچھ مسائل ہیں۔ میری مدد کی ضرورت ہوئی تو بتانا۔"

کھانے کے دوران منہاس نے اس سے پوچھا۔ اس نے منت کو گھور کر دیکھا۔

"گدھی۔۔ میری کوئی بات بھی راز نہیں رکھ سکی۔ اللہ جانے اور کیا کیا اپنے میاں کو بتا رکھا ہے۔"

منت نے اس کے گھورنے پہ دانت نکوسے۔

اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے اس نے منہاس کو جواب دیا۔



"ضرور منہاس بھائی۔ اگر کوئی مسئلہ ہوا تو آپ کو ہی بتاؤں گی۔"

www.kitabnagri.com

"عزہ آپا آپ پھر ہمارے گھر چلیں گی نہ؟" معیز نے کھانے سے فراغت پا کر پوچھا۔

"نہیں عزہ میرے ساتھ میرے گھر چلے گی۔" منت نے قطعیت سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں یار اچھا نہیں لگتا۔ ویسے بھی میرا سامان ادھر ہی ہے۔" عزہ نے منع کیا۔

"عزہ تکلف کی ضرورت نہیں۔ اگر تم میری وجہ سے ہچکچا رہی ہو تو میں اگلا پورا گھر پہ نہیں ہوں گا تم اطمینان سے جب تک چاہو رہ سکتی ہو۔"

ٹشو سے ہاتھ صاف کرتا وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ایسی بات نہیں منہاس بھائی میں صرف یہ چاہ رہی تھی میری وجہ سے آپ کی پرائیویسی پہ کوئی اثر نہ پڑے۔"

وہ شرمندہ ہوئی۔ منت بے نیازی سے شان کو کھانا کھلانے میں مصروف تھی۔

www.kitabnagri.com

"تو پھر بحث نہیں۔ ویسے بھی عزہ تم غیر تو نہیں ہو۔ بہنو جیسی کیا بہن ہی ہو میری۔ مجھے کام سے جانا ہے۔ میں چلتا ہوں۔ تم لوگ معیز کے ساتھ گھر واپس چلے جانا۔"

Posted On Kitab Nagri

اس نے گاڑی کی چابی معیز کی طرف اچھالی جس نے خوشی سے کچھ کی۔ شان کو ماتھے پہ پیار کر کے وہ سب کو خدا حافظ کہتا چلا گیا۔

عزہ کے دل میں منہاس کی طرف سے جو بدگمانی تھی وہ منہاس کے اچھے رویے سے دور ہو گئی۔

* * * * *

آج صبح ہی صبح ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائی چل رہی تھیں۔ لاہور میں موسم بہت خوشگوار تھا۔ لیکن دن چڑھتے ہی ٹریفک کی ناخوشگوار آوازوں اور دھویں نے ماحول کی خوبصورتی پہ اثر ڈالنا شروع کر دیا۔

معراج پلیس میں دن کا آغاز سارہ معراج کے جاگنے سے ہوتا تھا۔ دس بجے اس نے اٹھ کر ناشتہ کیا۔ ناشتے سے فراغت پا کر اب وہ منہاس کو فون کر رہی تھی۔
www.kitabnagri.com

کل رات تنظیم والوں کے ساتھ اسکی ملاقات ہوئی تھی اور وہ اسی بارے میں جاننے کے لیے اس سے بات کرنا چاہ رہی تھی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"یس سارہ"۔ تیسری کال پہ اسکی مصروف سی آواز سنائی دی۔

کل کی ملاقات کیسی رہی؟ سارہ نے بھی رکھائی سی سے مدد سے پہ آتے ہوئے کہا۔

"اچھی رہی۔ وہ مجھے اپنے گینگ میں شامل کر رہے ہیں۔ ابھی انہی کے نمائی ندے سے ملنے جا رہا ہوں"۔

اتنی اہم اور بڑی خبر کو اس نے سپاٹ سے انداز میں بتایا۔ سارہ حیران ہوئی سی کہ وہ خوش کیوں نہیں۔

"واہ۔ یہ تو بہت خوشی کی خبر ہے۔ تم جانتے ہو انکے گینگ میں شامل ہونے کا مطلب آدھی دنیا پہ حکومت کرنا ہے۔ اس اسرائیلی تنظیم کی جڑیں بہت سے ممالک میں پھیلی ہوئی سی ہیں"۔

"میں جانتا ہوں۔ اور میں کیوں خوش ہوں؟ وہ خوش ہوں کہ منہاس عالم ان میں شامل ہو رہا ہے۔ مجھ سے زیادہ فائی دے میں وہ رہیں گے"۔

"ہم۔ ویسے سراج بھائی سی واپس آرہے ہیں اگلے ہفتے"۔ سارہ نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے تو نہیں بتایا؟" وہ شاید چونکا تھا۔

"مجھے بھی صبح ہی بتایا تھا۔ وہ اب صدمے سے باہر آچکے ہیں۔ کہہ رہے تھے کہ پتا چلا کر رہیں گے کہ فیکٹری میں آگ کس نے لگائی۔ اس کے علاوہ سیکورٹی فورسز کے ہیڈ کو اڑپہ بھی حملے کا پلان ہے۔"

سارہ روانی میں کچھ زیادہ ہی بتاگئی تھی۔ فوراً چپ ہوئی۔ سراج نے اسے یہ بات کسی کو بھی بتانے سے منع کیا تھا۔



"اچھی بات ہے وہ واپس آرہے ہیں۔" اس نے تبصرہ کیا۔

"اچھا منہاس میں نے تمہیں بتایا تھا نہ گوجرانوالہ برانچ میں ایک لڑکی مسئلہ کر رہی ہے۔ اسے میں نے بلایا ہے آج بارہ بجے۔ سوچ رہی ہوں دے دلا کر معاملہ ختم کر لیا جائے اگر وہ نہ مانی تو پھر اسے راستے سے ہٹا دیں گے۔"

"جو کرنا ہے کر لو مجھے کیوں بتا رہی ہو؟" وہ بے زار ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

شاید تم بھول چکے ہو اب تم بھی ہمارے بزنس پارٹنر ہو۔ سارہ نے طنز کیا۔

"اچھا ہوا یاد دلادیا۔ میں واقعی میں بھول چکا تھا۔ بتانے کا شکریہ۔"

منہاس کے ترش لہجے پہ سارہ نے صبر کے گھونٹ بھرے۔

"بتا اس لیے رہی ہوں کہ وقت ملا تو تم بھی آجانا۔ اگر وہ لڑکی نہ مانی تو میں نے تو اسے زندہ اپنے آفس سے نکلنے نہیں دینا۔ بعد میں تم ہی گلہ کرو گے کہ سارہ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ مجھے کیوں نہیں بتایا میں خود مسئلہ حل کر لیتا۔"



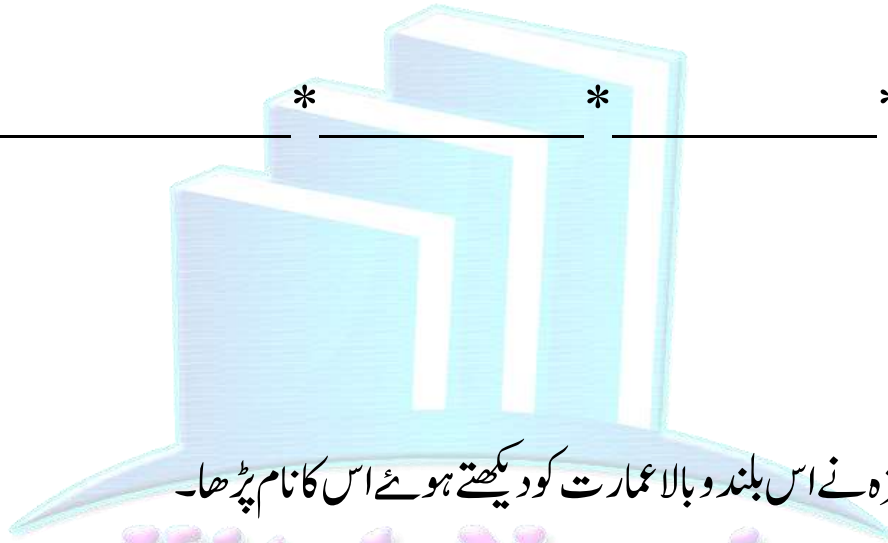
سارہ نے اسکی نقل اتارتے ہوئے غصے سے کہا۔ منہاس کا قہقہہ سنائی دیا۔

"اچھا بات سنو۔ آج تو میں مصروف ہوں۔ آج تم اکیلی مل لو۔ بات چیت سے معاملہ رفع دفع کرو اگر کچھ نہ ہو تو میں خود اس لڑکی کو سمجھا لوں گا۔ تم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گی۔"

Posted On Kitab Nagri

منہاس نے اسے پیار سے سمجھا کر کال کاٹ دی۔ سارہ منہ بنا کر موبائی ل بیڈ پہ اچھالتے ہوئے بڑبڑائی۔

"ایک تو مجھے اس آدمی کی سمجھ نہیں آتی۔ کسی کی جان لینی ہو تو اسکی جان پہ کیوں بن آتی ہے۔"



"معراج پلازہ"۔۔ عزہ نے اس بلند و بالا عمارت کو دیکھتے ہوئے اس کا نام پڑھا۔
"پتا نہیں لوگوں کے پاس اتنا پیسا کہاں سے آجاتا ہے"۔ منت نے حسرت سے کہا۔

www.kitabnagri.com

"سب کمال حرام کے پیسے کا ہے منو۔ قانون کے کاغذوں میں خود کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے ایسا کرنا پڑتا ہے۔ لوگوں کی جانوں کے ساتھ کھیل کر انکے مقبروں پہ اپنے عالیشان محل تعمیر کر رہے ہیں یہ لوگ۔ دیکھنا ان کو کیسے عدالت میں گھسیٹتی ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

عزہ غضبناک ہو کر اندر کی جانب بڑھی۔ یہ بہت بڑا بلازہ تھا۔ لوگ کی آمد و رفت جاری تھی۔ ہر فلور پہ دفتر تھے۔ منت حیرانی سے اس عمارت کی شان و شوکت دیکھ رہی تھی۔

عزہ استقبالیہ کاؤنٹر کی طرف گئی۔

"سنیں۔ ایم پی کمیکل انڈسٹری کا دفتر کس فلور پہ ہے؟"

"میم ففٹھ فلور پہ۔" کاؤنٹر پہ بیٹھی لڑکی نے ہر ممکن حد تک اپنے لب و لہجے کو انگریزی طرز میں ڈھالتے ہوئے لفٹ کی طرف اشارہ کیا۔

عزہ یہاں کتنے پیارے پیارے اور امیر لوگ ہیں۔ اور کیا کپڑے پہنے ہوئے ہیں ان سب نے۔ ہم تو فقیر لگ رہے ہیں۔"

www.kitabnagri.com

وہ دونوں چادر میں ملبوس تھیں جبکہ ارد گرد کام کرنے والی لڑکیوں کے جدید تراش خراش کے ملبوسات منت کو شرمندہ کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں؟ ایسا کیا ہے ہمارے حلیے میں؟" عزہ نے مڑ کر اسے گھورا۔

"میں تو بہت آرام دہ محسوس کر رہی ہوں چادر میں۔ سنو لڑکی خود کو پردے میں چھپانا جاہلیت میں شمار نہیں ہوتا۔ اپنے آپ پر اعتماد رکھو۔"

وہ متوازن چال چلتی ہوئی اعتماد سے سر اٹھا کر منت کا ہاتھ پکڑے لفٹ میں سوار ہوئی۔

"عزو کیا وہ لوگ بہت خطرناک ہیں؟" منت جوش میں اسے مورل سپورٹ دینے آتوگئی تھی مگر اب اسے ڈر لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں بہت۔ اب تک نہ جانے کتنے لوگوں کا خون کر چکے ہیں؟" عزہ نے اسے اور ڈرایا۔

"ہمیں تو کچھ نہیں کہیں گے نہ؟" منت نے آس سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پتا نہیں اب یہ تو جا کر ہی پتا چلے گا"۔ عزہ نے شانے اچکائے۔

"میں تمہارے ساتھ اندر نہیں جاؤں گی"۔ منت نے لفٹ سے باہر نکلتے ہوئے اپنے ارادے سے آگاہ کیا۔

"مجھے مصیبت میں اکیلا چھوڑو گی"۔ عزہ نے دفتر کی تلاش میں ادھر ادھر نظر دوڑاتے ہوئے اسے ملامت کی۔

اچھا ٹھیک ہے چلی جاؤں گی۔ وہ مرے مرے سے انداز میں بولی۔

عزہ کو دفتر نظر آگیا۔ "منت مل گیا دفتر۔ میں جا رہی ہوں اندر۔ تم یہیں بیٹھ کر میرا انتظار کرو"۔

وہ موبائل کو ریکارڈنگ پہ لگا کر اندر کی طرف چلی گئی۔ کافی بڑا کمرہ تھا دفتر کے اندر بھی ایک دفتر بنا ہوا تھا۔ پر تعیش فرنیچر قیمتی پردے عمارت کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ باہر ایک خوبصورت سی چشمش لڑکی کاؤنٹر پہ بیٹھی تھی۔

"جی مس کس سے ملنا ہے آپ کو؟" اس نے اپنا چشمہ ناک پہ لگاتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کس سے ملنا ہے؟" وہ زیر لب بڑبڑائی۔ اسے بس اتنا بتایا گیا تھا کہ اصل مالکان اس سے ملنا چاہتے ہیں۔

"میرا نام عزمہ عباس ہے۔" اس نے اعتماد سے کہا۔ لڑکی نے سر ہلا کر اندر فون کیا۔

"ٹھیک ہے آپ چلی جائیں۔" فون رکھتے ہوئے اس نے مسکرا کر عزمہ کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔

عزمہ دھڑکتے دل کو سنبھالتے ہوئے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دفتر تھا یا کوئی شیش محل۔ عزمہ پہلی نظر میں فیصلہ نہ کر پائی۔ ہر چیز شیش کی بنی ہوئی تھی۔ نظر دفتر کی تزئین و آرائش سے ہوتی ہوئی سامنے بیٹھی لڑکی پہ گئی۔ جینز شرٹ میں ملبوس وہ لڑکی اسے جانی پہچانی لگی۔ کچھ لمحے لگے اسے پہچاننے میں۔

Posted On Kitab Nagri

سارہ معراج۔۔

عزہ۔ دوسری جانب وہ بھی شاید اسے پہچان چکی تھی۔ منت کے سٹیٹس کی بدولت جو وہ اکثر لگاتی رہتی تھی اپنی اور عزہ کی تصویروں کے ساتھ۔

تم یہاں کیسے؟ وہ کہتے کہتے خود ہی چونکی۔

گو جرنوالہ انڈسٹری والی لڑکی کا نام بھی تو یہی تھا۔



تم ہی عزہ عباس ہو گو جرنوالہ برانچ سے؟ سارہ نے پریشانی سے ایک دفعہ پھر استفسار کیا۔

www.kitabnagri.com

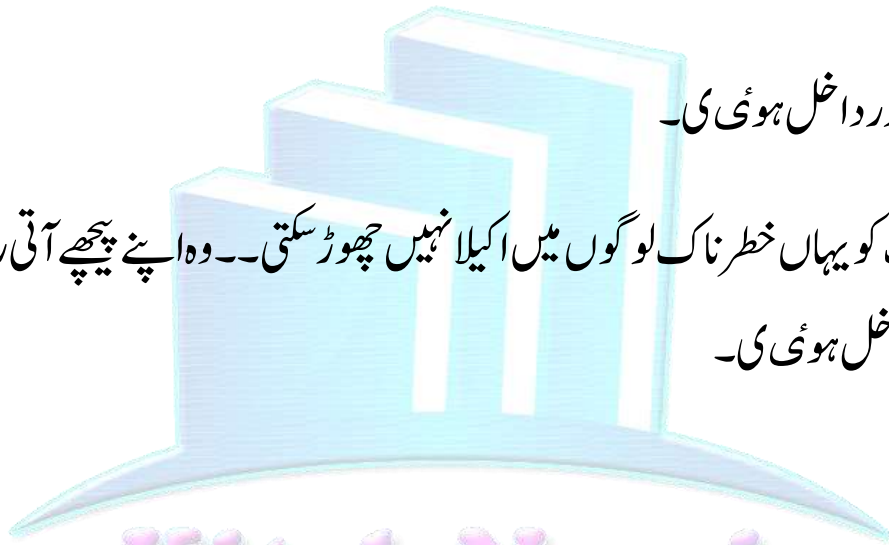
اوہ نو۔۔ تم اصل مالک ہو ایم پی کمیکل انڈسٹری کی؟ عزہ نے شاکڈ ہو کر پوچھا۔

دونوں سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ کوئی بھی کچھ بولنے کے قابل نہیں رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شٹ۔ یہ کیا ہے سب؟ سارہ بڑبڑائی۔ یہ آفت مجھ پہ ہی نازل ہونی تھی؟
لوجی یہ سارہ پھر سے سامنے آگئی۔ چڑیل۔۔ عزہ کے خیالات بھی کچھ اچھے نہیں تھے۔

تبھی شور مچاتی منت اندر داخل ہوئی۔
ارے میں اپنی دوست کو یہاں خطرناک لوگوں میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔۔ وہ اپنے پیچھے آتی ریسپشنٹ کو جھڑکتے
ہوئے زبردستی اندر داخل ہوئی۔



ارے سارہ تم بھی یہیں ہو؟ وہ حیرت سے کہتی ہوئی آگے آئی۔
www.kitabnagri.com

میم یہ زبردستی اندر آگئی۔ میں نے روکنے کی بہت کوشش کی۔
وہ لڑکی بوکھلا کر وضاحت دینے لگی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

سارہ کیا اسے جانے کو کہتی وہ تو چکرائی بیٹھی تھی۔ یہ فریضہ بھی منت نے ہی سرانجام دیا۔

سنو لڑکی ہم پرانی دوستیں ہیں۔ چلو اب تم جاؤ یہاں سے۔

ہاں اب بتاؤ یہاں کیا سین چل رہا ہے۔ وہ اب فرصت سے دونوں کی طرف متوجہ تھی۔

کوئی سی سین نہیں۔ یہ سارہ محترمہ ایم پی کمیکل انڈسٹری کی اصل مالک ہیں۔۔۔ عزہ نے حواس کی دنیا میں آتے ہوئے منت کی سماعتوں پہ دھماکہ کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا؟ منت حلق پھاڑ کر چلائی۔

سارہ کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ کیا کہے۔ وہ آج بھی عزہ سے خائف تھی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منت چلو یہاں سے۔ یہ آج بھی نہیں بدلی۔ پہلے تو پاکستان کے خلاف صرف بکواس کرتی تھی اب کمر کس کر میدان میں آچکی ہے۔ عزہ طیش سے کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

منت نے بھی اسکی تقلید کی۔ جاتے جاتے وہ سارہ کو ملامت کرنا نہیں بھولی۔

بہت افسوس کی بات ہے۔ تم آج بھی پاکستان کے خلاف ہو۔ کہیں ڈوب مرو۔

دفتر سے نکلتے ہوئے عزہ نے ہاتھ مار کر ایک جانب رکھے مہنگے گلدان کو ہاتھ مار کر گرایا۔

لڑکی بیچاری گھبرا کر کھڑی ہو گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اوپس غلطی سے ٹوٹ گیا۔ عزہ نے معصومیت سے کہا اور منت کے ساتھ باہر نکل آئی۔

تم اندر کیوں پہنچ گئی؟ عزہ نے لفٹ میں سوار ہوتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

بس مجھے غیرت آگئی کہ اندر میری دوست دشمنوں کے زرخے میں بے یار و مددگار ہوگی۔ اسی لیے میں آگئی۔

منت نے فخر سے سچائی بتائی۔ عزہ نے مسکرا کر اسکو دیکھا۔

یار اب اس سارہ چڑیل کا کیا کرنا ہے؟ منت کے پوچھنے پر عزہ نے سر تھام لیا۔

پتا نہیں۔ گھر جا کر سوچوں گی۔ ابھی میرا دماغ ماؤف ہو رہا ہے۔ یقین ہی نہیں آرہا کہ سارہ سامنے آئے گی۔

یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا۔ منت نے بھی سر ہلا کر تائی ید کی جبکہ عزہ گھومتے سر کے ساتھ سوچ رہی تھی۔ دنیا واقعی گول ہے۔ برسوں پرانی آزمائش ایک بار پھر سے سامنے آئی تھی۔

* * * * *

Posted On Kitab Nagri

گھڑی کا ہندسہ بارہ بج رہا تھا مگر حقیقت میں تو سارہ کے چہرے پہ بارہ بجے ہوئے تھے۔ وہ منت اور عزہ کے جانے کے بعد ہوش میں آئی تھی۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ پریشانی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

عزہ تو کبھی بھی کسی دھمکی یا لالچ سے نہیں مانے گی۔ یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہو گیا ہے۔

اور وہ منت کیسے بکواس کر کے گئی ہے۔ منہاس درمیان میں نہ ہوتا تو اب تک اسے سبق سکھا چکی ہوتی۔ فیضی سے کئی دنوں سے اس کا رابطہ نہیں ہو پارہا تھا اور نہ وہ اب تک منت کے خلاف کچھ نہ کچھ پلان کر لیتی۔ اور اب تو منت سے بڑی بلا اس سے ٹکرانے والی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

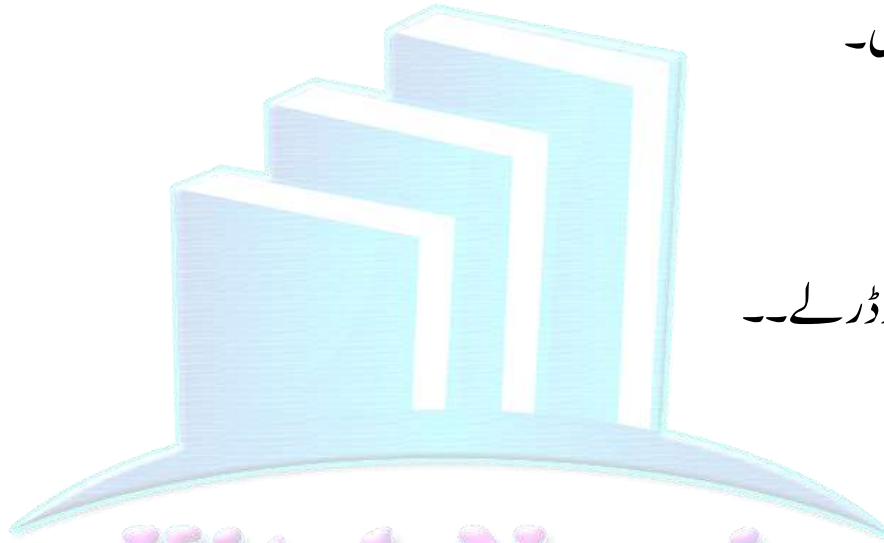
جنجھلا کر اس نے منہاس کو فون کیا۔۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ڈھابے میں طرح طرح کے کھانوں کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ ایک طرف حلیم بن رہا تھا تو دوسری طرف بریانی بھوک بڑھا رہی تھی۔ ساتھ ساتھ تندور پہ نان لگائے جا رہے تھے۔

فائی یواسٹار ہوٹل کی نسبت یہاں کے ماحول میں خالص پن تھا۔ مصنوعی مسکراہٹ کے بجائے زندگی سے بھرپور آوازیں گونج رہی تھیں۔



اوچھوٹے صاحب کا آرڈر لے۔۔

نظیر بھائی کی نان لاؤ جلدی۔۔

www.kitabnagri.com

استاد بریانی کی اور پلیٹ۔۔

یار سلا دے جاؤ۔۔

Posted On Kitab Nagri

رحمت پوری طرح سے اس ماحول میں کھو چکا تھا۔ چونکہ ایک ادھیڑ عمر آدمی نے آکر اس کامیز بچایا۔

کیا ہے بابا؟ ہٹے کٹے ہو کر بھیک مانگ رہے ہو۔ جاؤ یہاں سے۔ وہ اس سے دھیان ہٹاتا ہوا دوبارہ ارد گرد کے نظارے کو دیکھنے لگا۔ پتا نہیں منہاس بھائی کی کہاں رہ گئے۔ گھڑی دیکھتے ہوئے وہ بڑبڑایا۔

سیریلی رحمت۔ میں تمہیں بھیک مانگنے والا نظر آ رہا ہوں۔ منہاس کہتے ہوئے اسکے سامنے کرسی پہ بیٹھ گیا۔ رحمت کرنٹ کھا کر اٹھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بھائی آپ اور اس بڑھے بابے کے روپ میں۔ رحمت نے سر سے پاؤں تک اس کا حلیہ دیکھا۔

ٹیالے سے رنگ کی شلوار قمیض۔ کندھوں کے گرد کالی چادر اور چہرے پہ سفید داڑھی مونچھ اور بھنویں۔ کوئی بھی اسے پہچان نہیں سکتا تھا۔ رحمت کی بے ساختہ ہنسی نکلی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اف کیا ضرورت پڑ گئی آپ کو اس روپ میں آنے کی۔ وہ پیٹ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے ہنستے ہنستے دہرا ہوا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

بہت باریش بزرگ لگ رہے ہیں۔ دعا دے دیں مجھے پیر صاحب۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

رحمت کی رگ پھڑکی تو وہ کھڑا ہو کر بلند آواز میں اعلان کرنے لگا۔

معزز حضرات ایک اہم خبر سننا چلوں۔۔۔ میرے پیرو مرشد خاص مجھے دعا کے لیے یہاں آئے ہیں۔

رحمت۔۔ منہاس نے گھر کا مگر رحمت تو آج کسی اور ہی موڈ میں تھا۔

بہت ہی پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔ بغیر کسی معاوضے میں فری میں دعا دیتے ہیں۔ کسی کو دعا کروانی ہے تو آجائے۔



رحمت باز آؤ۔ منہاس نے کھڑے ہوتے ہوئے اس کا بازو دبوچا۔

دیکھیں میرے پیرو مرشد مجھے منع کر رہے ہیں کہ میں ان کی تعریف نہ کروں۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ ساتھ آپ کا بھی بھلا ہو جائے۔ دیر نہ کرو بھائی یوں آجاؤ دعا لے لو پیر صاحب سے۔۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

دیکھتے ہی دیکھتے وہاں کھانا کھانے والے سادہ لوح لوگوں کا رش لگ چکا تھا۔ انہوں نے منہاس کو گھیر لیا تھا۔ کوئی اپنی دیہاڑی لگ جانے کی دعا کروانا چاہ رہا تھا تو کوئی بیوی سے پریشان تھا۔

پیر جی میری دوسری شادی کی دعا کر دیں۔

پیر و مرشد مجھے امیر ہونا ہے۔ دعا کریں۔

سائیں دعا کریں مجھے آج کام سے دیر نہ ہو جائے ورنہ مالک غصہ ہو گا۔

ایک بیس اکیس سال کے لڑکے نے تو اس کے پیر پکڑ لیے۔

آپ دعا کریں کہ اسکے گھر والے مان جائیں ورنہ میں مر جاؤں گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منہاس کا ضبط کے مارے برا حال ہو رہا تھا اور رحمت ویڈیو بنا رہا تھا۔

ضرور۔۔ اللہ سب کی مشکلیں آسان فرمائے۔۔ میں دعا کروں گا۔

وہ بمشکل جان چھڑا کر باہر نکل آیا۔ رحمت بھی بھاگ کر اسکے پیچھے آیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

پیر صاحب کہاں چلے؟

رحمت دفع ہو جاؤ۔ بات نہ کرو مجھ سے۔

وہ غصے سے بولا۔ رحمت نے اس کا ضرورت سے زیادہ ہی مذاق بنا دیا تھا۔

اچھا ایسا کرتے ہیں میسج پہ بات کر لیتے ہیں۔ رحمت نے تجویز پیش کی۔ جو ابّا سے صرف گھوری ملی۔

Kitab Nagri

سوری بھائی کی معاف کر دیں۔ آئی بندہ ایسا نہیں ہو گا۔ رحمت نے کان پکڑے۔

وہ دونوں چلتے چلتے ایک اور ہوٹل پہ آگئے۔ منہاس نے اندر جانے سے پہلے اسے تنبیہ کی۔

اگر پیر والا ڈرامہ یہاں کیا تو رحمت میرے ہاتھوں سے مرو گے تم۔

Posted On Kitab Nagri

رحمت نے تابعداری سے گردن خم کی۔ دونوں اندر چلے آئے۔ ابھی ویٹر کو آڈر دیا ہی تھا کہ منہاس کے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے نام دیکھ کر بے زاری سے فون ایک طرف رکھا۔ رحمت سمجھ گیا کہ سارہ فون کر رہی ہو گی۔

بھائی یہ بتائیں آپ نے حلیہ کیوں بدلہ ہوا ہے؟ رحمت کو ایک بار پھر ہنسی کا دوڑا پڑا۔

بس میں ایک ہی حلیے میں رہ رہ کر بور ہو گیا تھا۔ سوچا کچھ نیا کیا جائے۔

منہاس نے بگڑ کر کہا۔ رحمت نے جوش سے میز پہ ہاتھ مارا۔

اچھا کیا۔ میں بھی اب ایسا ہی کروں گا۔ انسان کو ہر مہینے بعد اپنا حلیہ بدلتے رہنا چاہیے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بکو نہیں۔ تنظیم والے پیچھا کر رہے تھے اس لیے مجبوراً ایسا کرنا پڑا اور نہ تم جانتے ہو کہ۔۔

کہ جیکٹ پہنے بغیر آپکا ڈریس کوٹ پورا نہیں ہوتا۔ اور آپ کا بس نہیں چلا ہو گا ورنہ اس حلیے پہ بھی لیڈر جیکٹ پہن لیتے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

رحمت نے اسکی بات کاٹ کر پوری کی۔

بالکل صحیح۔ چلو اب کام کی بات ہو جائے۔ منہاس نے چادر کے اندر سے ایک فائل برآمد کی۔

فون کی گھنٹی ایک بار پھر سے بجی تھی۔

بھائی اٹھالیں فون ورنہ وہ کرتی رہے گی۔ رحمت نے مشورہ دیا۔

منہاس نے اپنی نقلی داڑھی پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے فون اٹھایا۔

مس سارہ میں ابھی مصروف ہوں۔ بعد میں بات کرتے ہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ لڑکی آج آئی تھی میرے ساتھ۔۔ سارہ نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا

میں نے کہا تو تھا کہ اگر تم سے وہ معاملہ۔۔

Posted On Kitab Nagri

منت بھی اس کے ساتھ تھی۔ سارہ نے اسکی بات کاٹ کر کہا۔ منہاس کا دماغ خراب ہوا۔

اب منت کا یہاں کیا ذکر؟

کیوں کہ اس لڑکی کا نام عزہ عباس ہے۔ عزہ اپنی دوست منت کے ساتھ آئی تھی۔ سارہ نے دھماکہ کیا۔

اف نہیں۔ منہاس نے سر پکڑ لیا۔ اسے پہلے ہی سارا معاملہ سمجھ لینا چاہیے تھا۔ بار بار اسکے سامنے گوجرانوالہ برانچ کا ذکر آتا رہا مگر اس نے اس لڑکی کا نام جاننے کی کوشش ہی نہیں کی اور منت نے جب اسے عزہ کی آمد کا بتایا اس نے تب بھی جاننے کی کوشش نہیں کی کہ وہ کس مقصد سے آئی ہے۔

اب بتادو کیا کرنا ہے؟ تمہارے رشتے دار ہمارے کام میں رکاوٹ پیدا کریں تو ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے۔ صرف تمہاری وجہ سے وہ دونوں زندہ واپس لوٹی ہیں۔ ان کو سمجھا لینا۔ ورنہ۔۔۔

ورنہ کیا؟ وہ مشتعل ہوا۔ کنپٹیوں میں خون جوش مارنے لگا۔

تم نقصان پہنچاؤ گی میری فیملی کو؟ دھمکی دے رہی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

جو تم سمجھو۔ اگر وہ دونوں پھر سے میرا دماغ خراب کرنے آئیں تو میں انکو صاف صاف بتا دوں گی کہ تم بھی ہمارے بزنس پارٹنر ہو۔ پھر دیکھوں گی عزہ صاحبہ اور منت صاحبہ کا انصاف کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ وہ غصے سے پھنکاری۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔ پہلی دفعہ منہاس کچھ پریشان ہوا۔ سارہ سے کچھ بعید نہیں تھا وہ ایسا کر بھی سکتی تھی۔

میں ایسا ہی کروں گی۔ اپنی لاڈلیوں کو سمجھالینا میرے ساتھ الجھیں گی تو سوائے بربادی کے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔

Kitab Nagri

وہ ہیلو کرتا رہ گیا مگر وہ کال کاٹ چکی تھی۔ رحمت ساری گفتگو سن چکا تھا۔

بھائی۔۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ہوں۔۔۔ وہ سرہاتھوں میں تھامے بولا۔

ایک مشورہ دوں؟ ہمدردی سے کہا گیا۔

ہاں دو۔۔ منہاس نے امید سے سے دیکھا۔

آپ خود کشتی کر لیں۔ رحمت نے آسان حل بتایا۔

جتنے مسئلے مسائیل آپ کی زندگی میں چل رہے ہیں ان سے نمٹنے کا اس سے بہتر حل نہیں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سچ کہہ رہے ہو رحمت۔ مسئلے تو واقعی بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور ان میں سے آدھے صرف منت کی وجہ سے ہیں۔

منہاس نے قلق سے کہا۔ رحمت نے قہقہہ لگایا۔

Posted On Kitab Nagri

اب کیا کریں گے آپ؟ اور اس فائل کا کیا کرنا ہے؟ فائل اپنے کوٹ میں چھپاتے رحمت نے سوال کیا۔

میری چھوڑو۔ میرا تو اب اللہ ہی کچھ کرے گا۔ منہاس نے حسرت سے کہا۔

تم گھر جا کر اس فائل کو دیکھ لینا اور سراج پاشا کی واپسی سے پہلے پہلے اس پہ کام شروع کر دینا۔

ٹھیک ہے بھائی۔ اب بہت کام کی باتیں ہو گئی ہیں۔ کھانا کھاتے ہیں۔

رحمت نے ویٹر کو کھانا لانے کا اشارہ کیا۔



----------*-----*-----*
www.kitabnagri.com

وہ اور منت گھر آتے ہی سارہ کی باتیں کرنے لگی تھیں۔

دیکھو تو یہ سارہ چڑیل کتنی بڑی غدار بن گئی ہے۔ توبہ یا اللہ۔

Posted On Kitab Nagri

منت نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے استغفار پڑھا۔

عزہ نے تھک کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی۔ زندگی عجیب ہو کر رہ گئی تھی۔

عزہ اب آگے کا کیا سوچا ہے؟ ہم تو وہاں سے اٹھ کر آگئی ہیں تھیں کوئی ریکارڈنگ بھی نہیں ہوئی جو کام آسکے۔

منت نے تشویش کا اظہار کیا۔ عزہ نے آنکھیں موند لیں۔ فی الحال اسکے ذہن میں کچھ نہیں تھا۔

یہ سارہ چڑیل نے اتنی ترقی کیسے کی؟ چاہے غلط کاموں میں ہی سہی۔ منت کو یہ سوچ کھائے جا رہی تھی۔

منو ہمیں پہلے سارہ کا شروع سے سارا بائی یوڈیٹا معلوم کرنا ہوگا۔ عزہ نے سوچتے ہوئے منصوبہ بنایا۔

www.kitabnagri.com

ہمیں اس کی ایک ایک حرکت پہ نظر رکھنی ہوگی۔ منت اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے چونکی۔

لیکن مجھے صاحبِ عالم نے منع کیا ہے کہ میں اس سے دور رہوں۔ میں تمہارے کہنے پہ پہلے کوشش کر چکی تھی کہ اسکے خلاف ثبوت ڈھونڈوں۔ مگر وہ ناراض ہو گئے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منت نے افسردگی سے بتایا۔ عزہ نے اسے بے یقینی سے دیکھا۔

اتنی تم فرمانبردار۔۔

مشرقی عورتیں اپنے شوہر کی ہر بات مانتی ہیں۔ اچھی بیوی ہونے کا ثبوت دیتی ہیں۔

ڈوپے کا پلو دانتوں میں دبائے انتہائی شرمیلے پن سے کہا گیا۔ عزہ نے گھوری سے نوازا۔

منت جتنی تم ہونہ سب پتا ہے مجھے۔ ہونہہ مشرقی بیوی کی کچھ لگتی۔

تمہارے پاس بیٹھنے سے بہتر ہے میں کوئی کام کر لوں۔ منت کلس کراٹھ کھڑی ہوئی۔

ہاں ہاں جاؤ ویڈیو بناؤ۔ ویلے لوگ اور کر بھی کیا سکتے ہیں۔

عزہ ٹانگیں پھیلا کر وہیں دراز ہو گئی اور موبائی ل کھولا۔

غازی نے اسے ویڈیو بھیج دی تھی۔ لیکن اسے دیکھنے کا خیال ہی نہیں رہا۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ خیر کرے۔ اب پتا نہیں کون سے راز کھلنے والے ہیں؟ ہینڈ فری کانوں میں لگاتے ہوئے اس نے ویڈیو پلے کی۔

تایا اور چچا آنے والے مہمانوں سے ہاتھ ملارہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انکو چائے اور دیگر لوازمات پیش کیے گئے۔

کھانے پینے کے دور کے بعد باقائے گفتگو شروع ہوئی تھی۔ جیسے جیسے وہ انکی باتیں سنتی گئی اس کے تاثرات بدلتے گئے۔ آدھے گھنٹے کی وہ ریکارڈنگ بہت سے نئے راز کھول گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

اف نہیں یار۔۔۔ موبائی ل ایک طرف رکھتے ہوئے وہ کراہی۔

کیا ہوا عزمہ۔ منت آس پاس ہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے لگتا ہے پورے ملک سے برائی ی ختم کرنے کا ٹھیکا میں نے ہی لے رکھا ہے۔ اپنے مسئلے حل نہیں ہوئے کہ ایک مسئلہ پھر سے منہ کھولے منہ کو آ رہا ہے۔

وہ نہایت چڑچڑی ہو رہی تھی۔

ہوا کیا ہے؟ کچھ بتاؤ تو سہی۔ منت نے تجسس سے پوچھا۔

ہونا کیا ہے یار۔ ابو کے قاتل ابھی پکڑے نہیں گئے۔ مجھے شک تھا کہ کہیں یہ کام چچا یا تایا میں سے کسی کا نہ ہو۔ مگر انکی نگرانی ایک اور الجھن میں ڈال گئی ہے۔ وہ کسی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث ہیں۔ اب بتاؤ اس معاملے میں بھی ٹانگ نہ اڑاؤں تو کیا کروں؟

www.kitabnagri.com

ہاں یہ تو گڑبڑ ہو گئی ہے۔ منت نے افسوس کیا جبکہ عزہ کا دل چاہا کہ دیوار سے سر ٹکرا کر لے۔ ہر راستہ بند گلی تک آ کر ختم ہو جاتا تھا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اسی ٹینشن میں اس نے غازی کو فون کیا۔ اس سے بات کر کے

اس کافی حوصلہ ہوا۔

تم معاملے کے دوسرے رخ کو کیوں نہیں دیکھ رہی؟ ہو سکتا ہے تمہارے ابو کو اپنے بھائی یوں کے اس غیر قانونی کاروبار کی خبر ہوگئی ہو اسی لیے نہیں راستے سے ہٹا دیا گیا ہو۔

غازی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ عزہ نے ایسا کچھ نہیں سوچا تھا مگر اب وہ سوچنے پہ مجبور ہوگئی تھی۔ سامنے کی بات تھی ایسا بھی ہو سکتا تھا جیسا غازی نے کہا۔

واہ پولیس والوں کا دماغ واقعی بہت چلتا ہے۔ اس نے دل

www.kitabnagri.com

میں غازی کو سراہا۔

لیکن ایک الجھن ہے؟ عزہ نے پوچھا۔

ان کی گفتگو سے یہ پتا نہیں چل رہا کہ ان کا کاروبار کس نوعیت کا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

فکر نہیں کرو۔ دو چار دنوں تک میں پتا کر لوں گا۔ ابھی تو ان مہمانوں کی ساری تفصیلات نکلوائی ہیں۔ وہ سب اونچے لوگ ہیں۔

ہمیشہ اونچے لوگ ہی یہ سب کرتے ہیں۔ نچلے اور غریب لوگوں کو تو روزی روٹی سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ عزہ نے تلخی سے کہا۔



صحیح کہہ رہی ہو۔ بااثر افراد میں ہی یہ جرات ہوتی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

غازی نے تائید کی۔

اور یہ ہمت انہیں قانون کے ادارے دیتے ہیں۔ عزہ نے ترشی سے بات کاٹی۔

Posted On Kitab Nagri

افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ انصاف دینے والے اداروں میں نا انصافی ہو رہی ہے۔ عدالتیں بھی اب بس نام کی رہ گئی ہیں۔ ایمانداری آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ مجھے خود اپنا انجام بھی پتا ہے۔ معلوم ہے کسی دن کسی اندھی گولی کا نشانہ بن جاؤں گی۔

عزہ کی نگاہوں میں سارا کاسرا پاگھوما۔ اسے اس سے کچھ اچھی امید نہیں تھی۔

ایسے نہیں کہتے۔ غازی ہول کر بے ساختہ بول اٹھا۔

تم مایوس ہو رہی ہو؟

ہاں۔ عزہ نے تھک کر ہار مانی۔ ضبط کے سارے بندھن ٹوٹنے لگے۔ خود پہ مضبوطی کا چڑھایا ہوا خول چٹخنے لگا۔

میرادل چاہ رہا ہے میں اتنا چلاؤں اتنا رُؤں کہ میرا حلق سوکھ جائے۔ میری آواز کہیں اندر ہی سینے میں گھٹ جائے۔ میں چاہتی ہوں یا تو بہت بہادر ہو جاؤں کہ ہر مشکل کا ہنس کر مقابلہ کر سکوں یا بہت کمزور ہو جاؤں تاکہ ایک ہی جھٹکے سے ختم ہو جاؤں۔ میں ہمت ہار رہی ہوں۔ ایک کے بعد ایک آزمائش مجھے تھکا رہی ہے میرے مضبوط ارادوں کو توڑ رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ ہم انسان ہیں پتھر نہیں جو بہت مضبوط ہوں۔ غازی نے رسان سے اسکے اعصاب کو پر سکون کرنا شروع کیا۔ ہم ٹوتے ہیں بکھرتے ہیں روتے چلاتے ہیں لیکن انسان ہیں نہ پھر سے ہمیں اٹھ کر کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیوں کہ زندگی اسی کا نام ہے۔ اک جدوجہد ہے جو تا عمر اپنے سروائی یول کے لیے کرنی پڑتی ہے۔ زندگی ایک جنگ ہے جو ہر حال میں ہمیں لڑنی ہوتی ہے چاہے ہم ہاریں یا جیتیں۔ ضروری نہیں صرف خوشیاں ہی انسان کا مقدر ہوں غم بھی تو اسی زندگی کا حصہ ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے خوشیاں صرف تھکان اتارنے کا وقفہ ہیں۔۔ تمہارا رونے کا دل کر رہا ہے اونچی اونچی آواز سے رو۔ چلاؤ۔ اندر کا سارا غبار نکال دو لیکن اسکے بعد اپنے آپ کو سمیٹو۔ سنبھالو۔ پھر سے کھڑی ہو۔ خود کو بتاؤ کہ تم ہمت ہار سکتی ہو لیکن ہارو گی نہیں۔ اپنے آپ کو سمجھاؤ کہ ہر مصیبت کا تم اب بھی ڈٹ کر سامنا کر سکتی ہو۔ تم اپنی ہیرو ہو۔ یوں کبھی بھی حوصلہ نہیں ہار سکتی۔

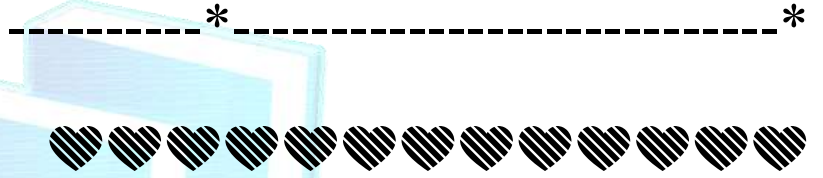
عزہ کے دل پہ اس کی باتیں قطرہ قطرہ بارش کی طرح برس رہی تھیں۔۔ اسکے تنے اعصاب ڈھیلے ہوئے۔ گہری سانس لیتے ہوئے اس نے غازی کو شکریہ کہا۔

www.kitabnagri.com

ان رسمی باتوں میں کچھ نہیں رکھا۔ تم ایک اچھی نیند لو۔ اپنے کام کو اچھے سے سرانجام دو۔ یہاں میں سب سنبھال لوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ لوگوں کا آپ کی زندگی میں ہونا کس قدر سکون لاتا ہے۔ ایسے لوگ خدا کا انعام ہوتے ہیں جو بکھرنے پہ آپ کو سمیٹ لیتے ہیں۔ مشکل میں ڈھارس بنتے ہیں۔ اپنے لفظوں سے آپ کے زخموں پہ مرہم رکھتے ہیں۔ یقیناً ایسے لوگ نایاب ہوتے ہیں اور عزمہ خوش نصیب تھی کہ اسے ایسے شخص ساتھ میسر تھا۔



صبح وہ معمول کے مطابق اٹھا۔ دن کے نو بج رہے تھے۔ حویلی میں گاؤں کے رواج کے مطابق فجر کی اذانوں کے ساتھ ہی چہل پہل شروع ہو جاتی تھی۔ غازی نے بھرپور ناشتے کے بعد باہر جانے کا سوچا۔

"تانیہ کو بھی پوچھ لیتا ہوں۔ کیا پتا باتوں باتوں میں کوئی کام کی بات ہی نکل آئے۔"

سوچتا ہوا وہ اسکے کمرے کی جانب بڑھا۔ اندر سے آوازیں آرہی تھیں۔ اسکا دستک دیتا ہاتھ رک گیا۔

"امی مجھے ابو کے لاکر کی چابی لا کر دیں۔ میں نے اپنی جیولری نکالنی ہے۔" تانیہ غصے سے کہہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ کبھی چابی نہیں دیں گے۔ تم جانتی تو ہو۔ جو بھی نکالو انا ہوا وہ خود لا کر دیں گے۔" تائی نے بھی جواباً سے گھر کا۔

"مجھے نہیں پتا۔ مجھے اس عذہ سے بھی اچھی جیولری پہننی ہے۔ اب اسے چھپا کر مجھے چابی دے دیں۔ قسم سے انکے کسی اہم کاغذ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گی۔"

تانیہ نے ضد کرتے ہوئے کہا تھا۔ وہ دروازے سے پیچھے ہٹ گیا۔ اسے معلوم تھا جیت تانیہ کی ہی ہوگی۔ تائی نے ان خواتین میں سے تھیں جو اپنی اولاد کی ہر جائی زواجی کو پورا کرنا لازم سمجھتی تھیں۔

Kitab Nagri

غازی کی توقع کے عین مطابق تھوڑی دیر بعد اس کی امی نے اپنے کمرے سے چابی اسے لادی تھی۔ اتنی دیر میں وہ اپنا لائیو عمل بنا چکا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد تانیہ تیار ہو کر باہر نکلی۔ شانوں پہ چادر درست کرتی وہ پورچ میں آئی ہی تھی کہ اچانک سے غازی سامنے آگیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کہاں جارہی ہو؟ اتنی صبح؟"

"بینک جارہی ہوں ڈرائیور کے ساتھ۔ کچھ جیولری لا کر سے نکلوانی ہے۔"

تانیہ نے اسکو بغور دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ سفید رنگ کی دھاریوں والی شرٹ کے ساتھ نیلی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔ ماتھے پہ گیلے بال بکھرے ہوئے تھے۔ شرارتی آنکھیں اس وقت چمک رہی تھیں۔

"کاش اسکی شادی عزہ سے نہ ہو۔" تانیہ کے دل نے بے اختیار ہو کر بدعا کی۔

"کہاں کھوگئی؟" غازی نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تو ہڑبڑا کر ہوش میں آئی۔

www.kitabnagri.com

"کچھ نہیں۔ وہ میں کہہ رہی تھی کہ مجھے جانا چاہیے۔ راستے میں ہی کافی دیر ہو جاتی ہے۔"

وہ آگے بڑھی۔ غازی بھاگ کر پیچھے گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا سنو۔ میں کیا کہہ رہا تھا کہ میں تمہیں لے چلتا ہوں۔ مجھے شہر میں ویسے بھی کام ہے۔"

"چلو ٹھیک ہے میں ڈرائی پور کو منع کر دیتی ہوں۔" وہ رضامند ہو گئی۔

تین گھنٹے بعد وہ دونوں ایک ہوٹل میں کھانا کھا رہے تھے۔ تانیہ نے لا کر سے اپنی جیولری نکلوالی تھی۔ غازی نے اپنے منصوبے پر عمل کرنے کے لیے ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا۔ پلان وہی گھسا پٹا تھا بس عمل کرنے کی دیر تھی۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر انکے پاس کھانا لے کر آ رہا تھا۔ غازی نے اس کے آگے ٹانگ کر دی۔ بیچارہ اپنا توازن قائم نہ رکھ سکا اور لڑکھڑایا۔ سارا کھانا ایک دم سے میز پر گرا۔

Kitab Nagri

"یو ایڈیٹ۔" تانیہ چلا کر کھڑی ہوئی۔ کچھ سالن اس کے کپڑوں پہ بھی گرا تھا جبکہ غازی دوسری طرف ہونے کی وجہ سے بچ گیا۔

"ایم سوری میم۔" ویٹر نے بوکھلا کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"واٹ سوری۔ تمہیں تمیز نہیں ہے۔ میرے کپڑے خراب کر دیے۔ میجر کہاں ہے؟ میجر۔"

وہ بلند آواز سے چلانے لگی۔ غازی نے ہاتھ کے اشارے سے ویٹر کو وہاں سے جانے کا کہا۔

"تانیہ ریلیکس۔۔ غلطی سے ہو گیا اس سے۔ چھوڑو تم میرے ساتھ آؤ

ابھی اسے دھولیتے ہیں۔"

بمشکل غازی کے کہنے پر وہ پرسکون ہوئی۔ غازی شاپنگ بیگز اٹھائے اسکے ساتھ لیڈیز واش روم تک آیا۔



"لاؤ یہ چیزیں مجھے پکڑو اور آرام سے اپنی شرٹ دھو لو۔" غازی نے اسکے ہاتھ سے کپڑوں والا شاپر اور بیگ پکڑا۔

"تھینکس۔" وہ ممنون ہوئی۔

اسکے جاتے ہی غازی نے سب کچھ فرش پہ رکھا اور نیچے بیٹھتے ہوئے اسکا بیگ زمین پر کھولا۔

Posted On Kitab Nagri

کافی چیزوں کو کھنگالنے کے بعد اندرونی جیب سے لا کر کی چابی برآمد ہوئی۔ دور سے دیکھنے سے لگ رہا تھا جیسے بیگ زمین پہ گر گیا ہے اور وہ چیزیں اٹھا کر اس میں رکھ رہا ہے۔ ادھر ادھر سے نظریں بچاتے اس نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ٹشو میں لپٹا ایک صابن برآمد کیا۔ چابی کو اس نے صابن پہ رکھ کر زور سے دبایا اور اچھے سے اسکا سانچہ بنالیا۔ صابن دوبارہ ٹشو میں لپیٹ کر جیب میں رکھا اور سب کچھ سمیٹ کر تانیہ کے انتظار میں کھڑا ہو گیا۔

چابی بنوانے والا کام تو آسانی سے ہو گیا تھا۔ اب لا کر کھلنے کا انتظار تھا جو نہ جانے کتنے راز اپنے اندر چھپائے ہوئے تھا۔



پچھلے کچھ دنوں سے موسم بہت خوشگوار ہو گیا تھا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق آئی ہندہ کچھ روز میں بارش کا امکا تھا۔ منت حسب معمول صبح کے چھ بجے اپنے چھوٹے سے لان میں چکر لگا رہی تھی۔ ہاتھ میں موبائی ل تھا جس پر فیسبک کھلی ہوئی تھی جہاں کچھ بہت اہم تھا شاید کیوں کہ منت مکمل طور پر مگن نظر آرہی تھی۔ پڑھتے پڑھتے وہ کچھ سوچ کر رک گئی۔ اب اسکے تاثرات سنجیدہ ہو چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آہستہ سے چلتے چلتے وہ ایک جانب پڑی کرسی پہ آ بیٹھی۔

اسکے سامنے کچھ ایسے حقائق آئے تھے جن سے وہ ابھی تک بے خبر تھی۔

اسے نئی ویڈیو کا مواد مل چکا تھا۔ سوچتے ہوئے اس نے ٹائیپ کرنا شروع کیا۔

ہم سے بہت سے ایسے ہیں جو اپنی زندگی میں اس حد تک مگن ہیں کہ ہمارے ارد گرد کیا ہو رہا ہے ہمیں بالکل خبر نہیں ہوتی۔ ہمارا ملک کس حوالے سے اوپر جا رہا ہے یا نیچے آ رہا ہے یہ ہم سوچنے کی زحمت تک نہیں کرتے۔ اکثریت کی یہی سوچ ہے ہمارا کیا فائدہ؟ پاکستان میں جو کچھ بھی ہو۔ ہمیں پاکستان کی یاد دے رہا ہے۔ مجھے ایسے لوگوں پر بہت حیرت ہوتی ہے جو اس مٹی میں رہ رہے ہیں اس ملک کی سر زمین پہ عزت کی زندگی گزار رہے ہیں مگر انکو کچھ پروا نہیں کہ پاکستان کے لیے انہیں بھی کچھ کرنا چاہیے۔ اس ملک کی ترقی میں انکا بھی ہاتھ ہونا چاہیے۔ آج میں آپکو چند ایسے ناموں کا تعارف کرواؤں گی جنہوں نے پاکستان کو دنیا میں نمایاں کیا۔ اپنے حصے کی شمع جلائی۔ یہ نام مثبت پاکستان کا تعارف ہیں۔۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

چترال سے تعلق رکھنے والی ڈاکٹر زبیدہ سیرنگ کی کتاب نے عالمی دنیا میں پاکستان کا نام روشن کر دیا۔

ڈاکٹر زبیدہ کی کتاب کو ’بک اتھارٹی‘ کی جانب سے (بیسٹ آپتھلمولوجی بک آف آل ٹائم) کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو آپٹکس کی دنیا میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔



چترال سے تعلق رکھنے والی آنکھوں کی سرجن، ڈاکٹر زبیدہ سیرنگ ’بک اتھارٹی‘ کی فہرست میں جگہ بنانے والی پہلی پاکستانی ڈاکٹر بن گئی ہیں۔

پاکستانی ڈاکٹر کی کتاب کا عنوان ’آپٹکس میڈائزی: دی لاسٹ ریویو آف کلینیکل آپٹکس‘ بین الاقوامی آن لائن شاپنگ سروس ایمیزون کی تین بہترین فروخت ہونے والی کتابوں میں سے ایک ہے۔

ڈاکٹر زبیدہ کا تعلق چترال کے علاقے یارخون سے ہے اور انہوں نے آغا خان یونیورسٹی، کراچی سے ایم بی بی ایس کی تعلیم حاصل کی ہے۔ ڈاکٹر زبیدہ فی الحال آئرلینڈ سے ’سرجیکل آپتھلمولوجی‘ میں اپنی اسپیشلائزیشن مکمل کر رہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر زبیدہ نے آغا خان یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اور اپنی اسپیشلائزیشن شروع کرنے سے پہلے 2 سال سے زیادہ اپنے آبائی شہر میں خدمات انجام دینے کو ترجیح دی تھی۔

تعارف زیدان حامد

زیدان حامد (پیدائش 3 جنوری 2010) کا شمار حیرت انگیز ذہین لوگوں میں ہوتا ہے

چار سال کی عمر میں زیدان کی صلاحیتوں پر پہلی میڈیا رپورٹ اے۔ آر۔ وائی نیوز نے تیار کی۔ دسمبر 2014 میں بھی ایک ایسا ہی دلکش موقع آیا جب 4 سال اور 11 ماہ کی عمر میں ننھے پروفیسر نے راولپنڈی کے صدیق پبلک سکول میں میٹرک کلاس کے طلباء کو کیمسٹری کے کیمیکل بانڈنگ کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اس موقع پر سماء ٹی۔ وی نے زیدان کو دیکھا اور ایک نیوز رپورٹ بنائی۔ اس رپورٹ میں زیدان کو "ننھا پروفیسر" کا ٹائٹل ملا۔

لٹل پروفیسر کے نام سے پہچانے جانے والے زیدان حامد نے کم سے کم وقت میں پیراڈک ٹیبل ٹیبل کے تمام ایلیمنٹس کو ترتیب دینے کا ریکارڈ توڑ کر گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں نام لکھوایا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے علاوہ پانچ سال کی عمر میں "کم عمر ترین مائیکروسافٹ آفس پروفیشنل" کا عالمی ریکارڈ اپنے نام کیا۔ یوٹیوب پر سائنس، جغرافیہ، تاریخ، مذاہب، اقبالیات اور مختلف موضوعات پر ننھے پروفیسر کی چار سو سے زائد علمی وڈیوز موجود ہیں۔ زیدان اپنے ہوم سٹوڈیو میں یوٹیوب کیلئے وڈیوز سیریز خود تشکیل دیتا ہے جن میں "رمضان و زیدان"، "بکس و زیدان" اور "کرکٹ و زیدان" جیسے پروگرام شامل ہیں۔ محض آٹھ اور نو سال کی عمر میں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کے کم عمر ترین طالب علم کی حیثیت سے عربی زبان میں سرٹیفیکیٹ، ڈپلومہ اور ایڈوانس ڈپلومہ کورس مکمل کیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ زیدان نے آٹھ سال کی عمر میں کیمبرج اسلامک کالج سے ڈاکٹر اکرم ندوی (شاگرد مولانا ابوالحسن ندوی) کی زیر نگرانی عربی اور اسلامک اسٹڈیز میں دو سالہ ڈپلومہ حاصل کیا اور کیمبرج کالج کے کم عمر ترین طالب علم کا اعزاز حاصل کیا۔ عربی میں مہارت کے ساتھ ساتھ زیدان قرآن کے 5 سیپارے بھی حفظ کر چکا ہیں اور یہ سفر جاری ہے۔ 2016 سے جیو کے مشہو پروگرام "جرگہ" میں مسلسل شرکت کرنے والا زیدان پاکستان کا واحد بچہ ہے۔ قدیم و جدید موضوعات پر زیدان 500 سے زائد کتابیں پڑھ چکا ہے اور اس کی تین کتابیں تصنیف کے مراحل میں ہیں۔ زیدان کی پہلی کتاب آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے زیر اشاعت ہے۔ زیدان نے حال ہی میں یونیورسٹی آف برٹش کولمبیا سے ماحولیات پر ایک کورس مکمل کیا ہے۔

سات سال کی عمر میں "ٹوبے کو فری پاکستان" مہم کا آغاز کر کے زیدان نے سکولز اور کالجز میں لیکچرز دے کر طلباء میں آگاہی پھیلائی۔ زیدان ماحولیاتی آگہی کی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتا ہے اور پانچ سال کی عمر میں پاکستان

Posted On Kitab Nagri

میوزیم آف نیچرل ہسٹری کی طرف سے وائلڈ لائف ڈے کے موقع پر کی۔ نوٹ پیش کیا۔ زیدان کو کم عمر ترین مونیٹوریشنل اسپیکر، بین المذاہب ہم آہنگی کا علمبردار اور امن کا سفیر بھی مانا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ زیدان رمضان 2019 میں احادیث نبوی ﷺ کی تشریح کے حوالے سے جیو ٹی۔ وی پر "پیری نبی ﷺ کی پیاری باتیں" پروگرام کا میزبان بھی رہ چکا ہے۔

پروفیسر زیدان نے نہ صرف اپنی علم و دانش سے مختلف نام کماے ہیں بلکہ انہیں مختلف ایوارڈز سے بھی نوازا گیا ہے جن میں Youngest Microsoft office Professional کا اعزاز، JI Youth Pakistan کی طرف سے Youth Pakistan ایوارڈ اور National Youth Assembly Pakistan کی طرف سے دیا جانے والا Positive face of Pakistan ایوارڈ شامل ہے۔

ایک اور خبر جو پچھلے دنوں گردش کرتی رہی ہے جس نے پاکستان کو ایک اور اعزاز سے نوازا ہے۔

پاکستانی طالبہ زارا نعیم نے ایسوسی ایشن آف چارٹرڈ سرٹیفائیڈ اکاؤنٹنٹس (ای سی سی اے) کے گلوبل پروفیشنل اکاؤنٹنسی کے امتحان میں ٹاپ کر کے ورلڈ ریکارڈ قائم کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

لاہور سے تعلق رکھنے والی اے سی اے کی طالبہ زارا نعیم نے دسمبر 2020 میں منعقد ہونے والے اے سی اے کے فائنل رپورٹنگ کے امتحان میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے اور عالمی ریکارڈ بنایا۔

مذکورہ امتحان میں تقریباً 179 ممالک کے 5 لاکھ 27 ہزار سے زائد طلبہ نے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس امتحان میں حصہ لیا، اکاؤنٹس کے شعبے میں اے سی اے کی کوالیفیکیشن کو دنیا کے 179 ممالک میں عالمی معیار تصور کیا جاتا ہے۔

ہمارے ملک میں نہ جانے کتنی ایسے چراغ ہیں جو جلتے ہیں تو روشنی پیدا کرتے ہیں۔ یہ تو صرف کچھ لوگ ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں ایسے ہیں جنہوں کو پذیرائی ملنا تو دور کی بات لوگوں کو انکے بارے میں آگہی نہیں ملتی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پاکستان کے لئے ایسی مثالیں انتہائی حوصلہ افزا ہیں جو دنیا بھر میں پاکستان کا مثبت امیج اجاگر کریں گی۔ اب علم کا دور ہے، سائنس و ٹیکنالوجی کا دور ہے، انسانیت کی بہتری کے لیے کیا جانے والا کام ہی قابل فخر کہلائے گا۔ صدیوں پہلے گزر چکے واقعات پہ مباحثے کر کے اور اپنی انرجی کو باہمی فرقہ وارانہ اختلافات میں ضائع کرنے کی بجائے تخلیقی کام پہ توجہ دیں۔ نوجوان نسل کے اندر کافی پوٹینشل ہے۔ اس کا مثبت استعمال کریں۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

بقول شاعر۔۔

شہر کی بے چراغ گلیوں میں

یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی۔۔۔

نوٹ۔۔

(یہ معلومات مختلف ویب سائٹس سے کاپی کی گئی ہے)



شام کے چار بج رہے تھے۔ عزہ لاؤنج شان کو ہوم ورک کروانے کے ساتھ ساتھ اپنے کام میں بھی مصروف نظر آرہی تھی۔ لاؤنج سے دائیں سمت میں کچن تھا۔ منت کچن میں تھی۔ وہیں سے ہانک لگا کر اس نے عزہ کو مخاطب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ سوچا تم نے اس چڑیل کے ساتھ اب کیا کرنا ہے؟" مصالحو بھونتی منت کالس نہیں چلا رہا تھا اور نہ وہ سارہ کو بھی یو نہی بھون دیتی۔

"کس چڑیل کے ساتھ؟" عزہ اپنے کاغذوں پہ جھکی بے دھیانی سے بولی۔

"ایک ہی تو چڑیل ہے ہماری زندگیوں میں۔ اور وہ سارہ چڑیل کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے؟" منت نے حسرت سے کہا تھا۔



www.kitabnagri.com

"کرنا کیا ہے اپنے پلان کے مطابق کام کریں گے اور ثبوت عدالت میں جمع کروائیں گے اور کیا؟"

عزہ نے لاپرواہی سے کہتے ہوئے کاغذ فائل میں لگائے۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے واہ۔ اسکا مطلب ہے اب اس چڑیل کو جیل جانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ میں روزانہ اس سے ملنے جایا کروں گی۔"

ہنڈیا میں چیخ ہلاتے ہوئے وہ آگے کا منصوبہ بنا رہی تھی۔

منت کی جوش بھری آواز سن کر عذہ نے افسوس سے سر ہلایا۔

"کیوں وہ تمہارے ماموں کی لڑکی ہے جو اس سے ملنے جایا کروں گی؟"

"ارے نہیں میں دیکھوں گی کہ جیل کے کپڑوں میں بغیر میک اپ اور جیولری کے وہ کیسی لگے گی؟" منت نے تصور میں اسے دیکھنا چاہا۔

"بہت بری لگے گی۔" عذہ نے بھی تصور کرتے ہوئے جھر جھری لی اور دونوں کا بے ساختہ قہقہہ بلند ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کون بری لگے گی؟" منہاس نے آکر اچانک پوچھا۔ شان بھاگتا ہوا اسکی گود میں چڑھا۔

"کیوں بھئی شان کس کی بات ہو رہی ہے؟" اس نے شان کے گال کو چومتے ہوئے سرسری سا پوچھا۔

"چڑیل کی"۔۔ شان نے مزے سے بتایا۔

"آپ کو پتا ہے وہ جیل جائے گی اور بہت بری لگے گی"۔۔

"ارے واہ میرے شیر۔۔ دل خوش کر دیا میرا"۔۔ منت نے کچن کے دروازے پہ آتے ہوئے اسکی بلائی میں لی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کس چڑیل کو جیل پہنچانے کی باتیں ہو رہی ہیں؟" اس نے براہ راست عزہ کی طرف رخ کرتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"لو تو میں کو نسا اس چڑیل سے ملنے گئی تھی۔ ہم دونوں تو عزمہ کے پاس گئے تھے اب وہ سارہ نکلے گی واللہ میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا۔"

وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی دوبارہ کسی کام سے کچن میں چلی گئی۔

واللہ۔۔ شان نے بھی کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے منت کی نقل اتاری۔

"عزمہ یہ تم کن چکروں میں پڑی ہوئی ہو؟" اب کی بار وہ عزمہ کی طرف گھومتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کچھ نہیں منہاس بھائی۔ آپ فکر نہ کریں میرے کام کا مسئلہ ہے میں حل کر لوں گی۔" عزمہ نے سنبھلتے ہوئے محتاط انداز میں جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"عزہ تم ان سب معاملات میں نہ پڑو۔ وہ لوگ عام نہیں ہیں۔ خطرناک ہیں ان کا کوئی عدالت کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ الٹا تم نقصان اٹھاؤ گی۔ زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا عدالت فیکٹری بند کر دے گی۔ بس۔ کسی کو جیل نہیں ہوگی اس لیے بہتر ہے کہ تم بھی ان چکروں سے نکل آؤ۔"

منہاس نے سنجیدگی سے مشورہ دیا۔ اس کی یہی کوشش تھی کہ عزہ سارہ کے ساتھ نہ الجھے۔

"جی آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ میں آپ کی بات سمجھ رہی ہوں۔"

عزہ نے تابعداری سے سر ہلایا۔ منہاس نے شک کی نگاہ سے اسے دیکھا۔ اتنی جلدی وہ ماننے والی تو نہیں تھی۔

"دیکھو عزہ تم میرے گھر میں مہمان ہو اور میں ہر گز نہیں چاہوں گا کہ تمہیں نقصان پہنچے۔ لہذا جو بھی کرو میرے علم میں ہونا چاہیے۔"

www.kitabnagri.com

اس نے ذرا سختی سے کہا اور فریش ہونے کمرے میں چل دیا۔

"جی ٹھیک ہے۔" عزہ نے سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"گھنی میسنی۔ کیا سر ہلا ہلا کر جی جی کر رہی تھی۔" منت نے پیچھے سے آکر ہاتھ میں پکڑی چھڑی اسکی کمر میں ہلکے سے ماری اور پیاز میز پر رکھے۔

"تو کیا تمہارے شوہر کے ساتھ زبان لڑاتی کہ نہیں آپ غلط کہہ رہے ہیں؟" عزہ نے تمللا کر اسے جواب دیا۔

"نہیں میرا مطلب ہے تم ان کو دلائی ل سے بھی سمجھا سکتی تھی۔" منت نے ٹیون بدلی۔

"منہاس بھائی جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب ٹھیک ہے۔ میں جانتی ہوں کہ کچھ بھی نہیں ہوگا اور اگر ہوگا بھی تو شاید بہت تھوڑا۔" اس نے منت کے ہاتھ سے چھڑی لے کر پیاز کا ٹنا شروع کر دیا۔

"لیکن اس کے باوجود میں یہ سب کروں گی۔ میں اپنے ضمیر کو نہیں سلا سکتی۔ بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے حقیقت سے نظریں چرا کر میں اپنی دنیا میں مگن ہو جاؤں۔ میں نہیں چاہتی کہ اپنے بابا سے شرمندہ ہوں کہ اپنے حصے کا کام میں نے ادھورا چھوڑ دیا۔"

اسکی نظروں میں اپنے ابو کی میت گھومی۔ جنہوں نے اسی ضمیر کو جگائے رکھنے کے لیے موت کی نیند سونا گوارا کر لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"عزہ مجھے فخر ہے کہ تم میری دوست ہو۔" منت نے پیار سے اسکے گال پہ چٹکی کاٹی۔ وہ محض مسکرا دی۔

باتوں باتوں کے درمیان اس نے سلا دینا لیا۔ عزہ نے تب تک لاؤنج کی صفائی کی۔

"شان جاؤ اس روٹھی حسینہ کو بلا لاؤ کھانے کے لیے۔"

میز پہ کھانا لگاتی منت نے شان کو کہا جسے بالکل سمجھ نہیں آئی تھی۔

"شرم کرو۔ شوہر ہیں تمہارے۔ عزت کیا کرو۔" عزہ نے ایک تھپڑ منت کو رسید کیا

"شان بیٹا جاؤ اپنے انکل کو بولو کھانا کھالیں آکر۔" عزہ نے سمجھایا تو وہ بھاگ کر منہاس کو بلانے چلا گیا۔ وہ آیا تو منت نے سب کو کھانا پیش کیا۔

"منت اب اگر تم مجھے سارہ کے آس پاس بھی نظر آئی تو مجھ سے بات نہ کرنا۔"

www.kitabnagri.com

منہاس نے اسکا دماغ بھی ٹھکانے پر لانا ضروری سمجھا۔

"ویسے آپ اس سے اتنا ڈر کیوں رہے ہیں؟" عزہ نے چھتے ہوئے سرسری سے لہجے میں سوال کیا۔ وہ منت کی

طرح بیوقوف نہیں تھی۔ اسے کھٹک رہا تھا کہ منہاس ایسے کیوں کہہ رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ہاں بتائیں آپ کو اس ہوتی سوتی کی فکر کیوں ہے؟" منت نے ہاتھ نچاتے ہوئے اسے گھورا۔

منہاس نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

"عجیب مصیبت ہے۔ انکو کھل کر سمجھا بھی نہیں سکتا۔" وہ کلتے ہوئے بڑبڑایا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"مجھے اس کی فکر کیوں ہوگی۔ تم دونوں کی ہے۔" اس نے پانی پیتے ہوئے کوشش کی کہ غصہ نہ ہو ورنہ دل تو یہی تھا کہ ان دونوں کو اچھی خاصی جھاڑ پلائے۔



"مگر صاحب عالم وہ سارہ۔۔۔"

"منت۔۔۔ منہاس نے آنکھیں دکھائی ہیں۔"

"آج کے بعد اس گھر میں سارہ کا نام میں نہ سنوں۔ حد ہوگئی ہے اب بات کرنے کو سارہ ہی بچی ہے بس۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے کھانے کی جانب متوجہ ہوا۔ سارہ اسکے گلے میں اس ہڈی کی طرح اٹک چکی تھی جسے نہ اگلا جاسکتا تھا اور نہ نگلا جاسکتا تھا۔

* * * * *

Posted On Kitab Nagri

اگلاد ن نئے ہنگامے لیے طلوع ہوا۔ سارہ اپنے دفتر میں تھی جب اسے عزہ کی کال موصول ہوئی۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" بغیر سلام دعا کے سیدھا مدعے پہ آتے ہوئے عزہ نے کہا۔

"میرے دفتر آ جاؤ۔" اس نے راکنگ چیئر پر پہ جھولتے ہوئے بے نیازی سے جواب دیا۔

عزہ نے فون کو گھور کر دیکھا۔ نواب زادی کہیں کی۔

"نہیں کہیں باہر ملیں گے۔ کل گیارہ بجے تک۔ لوکیشن میں تمہیں بھیج دوں گی۔" عزہ نے اپنے پلان پہ عمل کرتے ہوئے اسے باہر ملنے کا کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اوکے۔ میں تمہیں تھوڑی دیر تک ٹیکسٹ کرتی ہوں۔" سارہ نے سوچتے ہوئے جواب دے کر کال کٹ کی اور منہاس کو کال ملائی۔

"عزہ مجھ سے کہیں باہر ملنا چاہ رہی ہے؟" بغیر کسی تمہید کے اس نے بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ تمہیں ٹریپ کرنے کی بھرپور کوشش کرے گی۔ ہو سکتا ہے تمہاری گفتگو بھی ریکارڈ کرے۔ سو اس چیز کا دھیان ہو کہ جب وہ تم سے ملنے آئے تو اس کا موبائل اس کے پاس نہ ہو۔"

منہاس اتنا تو عزم کو جانتا تھا کہ اس کا اگلا قدم کیا ہو گا۔ اس لیے سارہ کو جتنا عزم سے محتاط رہنے کا کہہ سکتا تھا اس نے کہا۔

اگلے دن وقت مقررہ پر سارہ اس ریسٹورینٹ میں داخل ہوئی جس کا پتا اسے عزم نے بھیجا تھا۔

یہ ہوٹل شاید نیا بنا تھا۔ علیحدہ کیمین بھی بنائے گئے تھے۔ انہی کیمین میں سے ایک کے دروازے پہ اسے عزم کھڑی مل گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہیلو،" سارہ نے خوشدلی سے کہا۔

ہم۔ اندر آ جاؤ۔ عزم نے خشکی سے کہتے ہوئے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔ کیمین کافی بڑا تھا۔ وسط میں میز کے گرد چار کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ ایک طرف ایک بڑا سا پردہ تھا۔ دوسری جانب دیوار پہ پنٹینگ بنی ہوئی تھی۔ سارہ نے بغور پورے کمرے کو دیکھا۔ کہیں بھی اسے کیمرے کے آثار نظر نہیں آئے۔

Posted On Kitab Nagri

"اب یہ ہوٹل اسکے باپ کا تو نہیں جو یہ کین میں خفیہ کیمرے لگوالے۔

"بیٹھو۔" عزہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔ تو اس نے بھی تقلید کی۔

"میرا خیال ہے ہم بغیر وقت ضائع کیے اس مدعے پہ بات کرتے ہیں جس کے لیے ہم اکٹھے ہوئے ہیں۔"

عزہ نے بیگ سے فائل نکالتے ہوئے موبائی لپہ ریکارڈنگ لگائی۔ سارہ نے یکدم ہاتھ بڑھایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بات اسی صورت ہوگی جب تم اپنا موبائی لپ بند کر کے یہاں میز پہ رکھو گی۔"

عزہ کا رنگ فق ہوا۔ سارہ اسکی اڑی رنگت سے خاصی محظوظ ہوئی۔

"یہ جو چالاکیاں تم میرے ساتھ کرنے کی کوشش کر رہی ہو میں نے ان میں ماسٹر کیا ہوا ہے مائی ڈی پر عزہ۔"

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اس نے خود ہی عزہ کے بیگ سے موبائی ل باہر نکال کر بند کر دیا۔

عزہ کو لمحہ لگا سنبھلنے میں۔

ٹھیک ہے مس سارہ۔ اب چونکہ ہم ایک دوسرے کے ہر حربے اور ہر راز سے واقف ہو چکے ہیں تو کھل کر ہی بات کرتے ہیں۔ عزہ نے پرسکون انداز میں میز پر بازو ٹکائے۔

"ہاں شروع کرو بات۔" سارہ نے شانے اچکاتے بے نیازی سے کہا۔

"تم یہ سب کیوں کر رہی ہو۔"

"کیا سب؟" سارہ نے لاعلمی سے اسے دیکھا۔

www.kitabnagri.com

"تم اچھے سے جانتی ہو کہ میں تمہارے غیر قانونی کام کی بات کر رہی ہوں۔" عزہ نے مشتعل ہو کر کہا۔ سارہ کو اسے یوں دیکھ کر بہت مزہ آرہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"عزہ میرے تو بہت سے دھندے ہیں تم کون سے غیر قانونی کام کی بات کر رہی ہو۔" اس نے گول گول آنکھیں گھمائی۔

"میں تمہاری کمیکل انڈسٹری کی بات کر رہی ہوں۔" عزہ نے ضبط سے کہا تھا۔

"تم ایسا کمیکل کیوں بنوا رہی ہو جو خطرناک بھی ہے اور بین بھی۔ اس پر تم اسکے تجربات بھی کروا رہی ہو۔ وہ بھی کینسر کے مریضوں پہ۔ وجہ جان سکتی ہوں؟"

"کوئی خاص وجہ نہیں ہے۔" سارہ نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔

"اصل میں اس کمیکل کی بہت مانگ ہے۔ ہر سال کڑوروں ڈالر کا منافع ملتا ہے۔ رچرڈ کو تو تم جانتی ہی ہو۔ ایک پاگل سائی نینس دان ہے وہ اس کمیکل کا کینسر کے مریضوں پہ تجربہ کرنا چاہتا تھا مگر ظاہر ہے وہ اپنے ملک میں لوگوں پہ یہ آزما نہیں سکتا۔ اس لیے وہ پاکستان آ گیا۔ یہاں کا قانون اور غربت تم جانتی ہو جب مریضوں کو سستے داموں کینسر کی دوائی ملے گی تو کیا خریداری بڑھ نہیں جائے گی۔"

"اف خدا یاد۔۔ یہ بہت بڑی سازش ہے۔" عزہ حیرت سے چلا اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو کچھ نہیں۔ ہماری ایک اسلحہ بنانے کی فیکٹری بھی ہے۔ ہم افغانستان اور ملک دشمن تنظیموں کو سپلائی کرتے ہیں۔ منشیات کی ترسیل سے لے کر ٹارگٹ کلنگ تک میں ہم ملوث ہیں۔ سراج بھائی کی کئی مقدموں کے سلسلے میں پولیس کو مطلوب ہونے کے باوجود آزاد ہیں۔۔ ہم اس پورے ملک پہ حکمرانی کر رہے ہیں۔ اس لیے تم اس ہمیں برباد کرنے کا خیال دل سے نکال دو۔ ہم اس ملک کی جڑوں تک سرایت کر چکے ہیں۔ ہر شعبے میں ہمارے زر خرید غلام ہیں۔ تم کچھ نہیں کر سکتی عزہ عباس سوائے اپنی جان گنوانے کے۔"۔

سارہ نے تنفر سے کہا۔ عزہ اسے غصے سے گھور رہی تھی۔



"تو تم مان رہی ہو؟ سب کچھ قبول کر رہی ہو؟"

"ہاں میں سب مان رہی ہوں۔ کیوں کہ اس سب کے بعد تم کچھ اور سننے کے لیے زندہ نہیں رہو گی۔"

سارہ نے ایک دم کھڑے ہوتے ہوئے اپنے بیگ سے ننھاریو اور برآمد کیا اور عزہ پہ تان لیا۔ عزہ بوکھلائی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم پاگل ہوگئی ہو کیا؟"

"ہاں میں پاگل ہوگئی ہوں بس بہت ہو چکا یہ چوہے بلی کا کھیل۔ عذہ عباس اب تم جان سے جاؤ گی۔"

سارہ نے ٹریگر پہ انگلی کا دباؤ بڑھایا۔

"تم سمجھتی ہو کہ پبلک پلیس پہ مجھے مار کر تم بچ جاؤ گی۔"

اس نے سینے پہ ہاتھ باندھتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا۔



"ہاں بچ جاؤں گی۔ پیسہ سب کر لیتا ہے۔ کسی کو بھی دس بیس لاکھ دوں گی تو میرا جرم وہ قبول کر لے گا۔ چند ٹکوں کے عوض عدالت منٹوں میں کیس خارج کر دے گی۔ سب حرام کھانے کو تیار بیٹھے ہیں۔" سارہ نے نفرت سے اسے گھورتے ہوئے جواب دیا۔ عذہ کا ہتھکڑیاں گونجا۔

Posted On Kitab Nagri

"افسوس تم ایسا بھی نہیں کر سکتی۔ کیوں کہ جس عدالت کو خریدنے کی بات کر رہی ہو وہاں بیٹھے جج اس وقت لائیو تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ اور کسی جرم میں سزا ہونہ ہو تو ہین عدالت کے جرم میں تو تم نہیں بچو گی۔"

سارہ کا پستول والا ہاتھ پہلو میں جا گرا۔ بے یقینی سے اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ تب ہی سامنے دو فٹ کے فاصلے پہ موجود ٹیڈی بی بی میں حرکت ہوئی۔ اس کا ہاتھ بلند ہوا جس میں موبائی ل تھا۔

"ہیلو سارہ"۔ پردے کے پیچھے سے باہر نکلتی لڑکی منت کے سوا اور کون ہو سکتی تھی۔۔

"وہ کیا ہے یہ ہوٹل ہمارے باپ کا تو نہیں مگر دوست کے باپ کا ضرور ہے۔ اس لیے تم کسی اور کیمین میں پردے لگے ہوئے نہیں دیکھو گی۔"

اس نے موبائی ل کی سکرین سارہ کے سامنے کی جس میں عدالت کا منظر صاف نظر آرہا تھا۔

آج گوجرنوالہ سیشن کورٹ میں کیس کی پیشی تھی۔ ثبوت جمع کروانے کی آخری تاریخ۔ اور لائیو ثبوت سے بڑھ کر بھلا اور کیا ثبوت ہو سکتا تھا۔ فیکڑی مالکان کا وکیل سر پکڑے بیٹھ گیا۔ عزہ نے اپنے وکیل کو مخاطب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"وکیل صاحب میرا خیال ہے یہ ثبوت کافی ہے۔ اب عدالت کو اپنا فیصلہ سنا دینا چاہیے۔"
وکیل نے مسکراتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"مائی لارڈ مس سارہ اپنے منہ سے اپنے جرائم کا اعتراف کر چکی ہیں اس لیے میرے دلائل کی اب ضرورت نہیں۔ میری عدالت سے درخواست ہے کہ وہ اپنا فیصلہ سنائے۔"

"میں دیکھ لوں گی تم لوگوں کو۔" سارہ لال بھبھو کا چہرہ لیے وہاں سے جانے لگی۔ منت نے ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔
"اتنی جلدی کیا ہے جانِ من۔ فیصلہ تو سستی جاؤ۔"

سارہ کو زبردستی کرسی پہ بٹھاتی خود بھی اسکے برابر میں بیٹھ گئی۔
www.kitabnagri.com

عزہ نے سکریں سارہ کے سامنے کی۔ جہاں جج اپنا فیصلہ سنانے والا تھا۔

"تمام ثبوتوں اور مس سارہ کے اپنے منہ سے کیے گئے اقبال جرم کے پیش نظر اب مزید اور کسی ثبوت یا دلیل کی ضرورت نہیں۔ عدالت ایم پی کمیکل انڈسٹری کو خطرناک کمیکل بنانے اور انسانی صحت کے ساتھ کھیلنے کے

Posted On Kitab Nagri

جرم میں بند کرتی ہے۔ اور فیکٹری مالکان بشمول سارہ معراج کو گرفتار کرنے کا حکم دیتی ہے نیز توہین عدالت کے جرم میں سارہ معراج کو بیس لاکھ جرمانہ اور مہینے کی قید کا حکم دیا جاتا ہے۔ عدالت کا یہ حکم لاہور پولیس تک پہنچا دیا جائے تاکہ مجرمان کی جلد گرفتاری عمل میں لائی جائے۔۔۔

جج نے دستخط کر کے فیصلہ سنایا۔ عدالت میں موجود رچرڈ اور اسکے ساتھیوں کی گرفتاری کا منظر سارہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اسکی رگیں غصے سے پھول رہی تھیں۔ خوبصورت چہرہ اس وقت لال ٹماٹر بن چکا تھا۔

"کیسا رہا؟" عزہ نے موبائل بند کر کے سارہ کی جانب دیکھتے ہوئے آنکھ ماری۔

"ویسے ہم نے پولیس کو فون کر دیا تھا پہلے ہی تمہیں لینے آتی ہی ہوگی۔"

www.kitabnagri.com

"یونچ۔۔ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔" وہ عزہ کی طرف لپکی اور اپنے لمبے ناخن اسکی گردن میں گھسیڑ دیے۔ عزہ کو اس اچانک افتاد کی امید نہیں تھی۔ منت بوکھلا کر اٹھی مگر سارہ اس وقت جنونی ہو رہی تھی۔ دھکا دے کر اس نے منت کو پرے دھکیلا اور خود اپنا پرس اٹھاتی ہوئی باہر بھاگی۔ عزہ گلے پہ ہاتھ رکھ کر بری طرح کھانسنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"عزہ۔ تم ٹھیک ہو؟" منت بھاگ کر اس کی طرف آئی۔ عزہ نے باہر کی جانب اشارہ کیا۔ منت جلدی سے باہر بھاگی مگر تب تک سارہ غائب ہو چکی تھی۔

"بھاگ گئی۔" منت افسوس سے ہاتھ ملنے لگی۔ عزہ خود کو سنبھال چکی تھی۔
"کوئی نہیں پولیس کو اب تک اسکے وارنٹ مل چکے ہوں گے۔ کہاں تک بھاگے گی۔"
"ویسے عزہ بالکل فلمی سین لگ رہا تھا۔ مجھے تو بڑا مزہ آیا۔"
منت نے ہنستے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چلو اب گھر چلتے ہیں۔ یہ وڈیو تمہارے چینل پہ بھی اپلوڈ کریں گے۔ دیکھنا کتنے ویوز بڑھ جائیں گے۔"
عزہ بیگ اٹھا کر کو برٹھی۔ منت نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہ بہن۔ صاحب عالم کو پتا چلا تو ناراض ہوں گے۔ یہ کام بھی ان سے چھپ کر کیا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ رہنے دو میں کوئی اور انتظام کر لوں گی مگر تم نے ہی اصرار کیا تھا۔"

"ہاں تو کیا تمہیں اس چڑیل کے ساتھ اکیلا چھوڑ دیتی۔ اگر صاحب عالم کو پتا چل بھی گیا تو خیر ہے میں منالوں گی انہیں۔"

چلتے چلتے وہ دونوں ریسپشن پہ آئیں۔ وہاں موجود منیجر جلدی سے انکی طرف بڑھی۔

"ہو گیا تم دونوں کا کام؟" وہ عزہ کی ہاسٹل فرینڈ نورین تھی۔ اسی نے عزہ کے کہنے پر کیمبن میں پردا لگوا یا تھا۔

ہاں یار ہو گیا۔ تمہارا بہت شکریہ۔

www.kitabnagri.com

نورین سے دو چار باتیں کرنے کے بعد وہ دونوں گھر کی طرف روانہ ہو گئیں۔

* * * * *

Posted On Kitab Nagri



آج پھر سے سارہ کے کمرے میں تباہی مچی ہوئی ی تھی۔ آئی بیہ کرچیوں میں بٹ چکا تھا۔ قیمتی گلدان بھی ٹوٹ چکے تھے۔۔ سنگھار میز کے آگے رکھے برانڈڈ پر فیوم زمین پہ ٹوٹے اپنی ناقدری کا ماتم پورے کمرے میں خوشبوئیں پھیلاتے ہوئے کر رہے تھے۔ میک اپ کا سامان صوفوں کے کشن بیڈ کے تکیے تک اس نے نہیں چھوڑے تھے۔

میرے ساتھ گیم کھیلی۔۔ سارہ معراج کے ساتھ۔۔ مجھے جیل میں پہنچائی گی وہ۔۔

اس نے جنونی ہوتے ہوئے اپنے سر کے بال نوچے۔ ساتھ ہی تھوڑ پھوڑ دوبارہ شروع ہو گئی۔ پچھلی دفعہ جب اسکا ایسا حال ہوا تھا تب سراج پاشا نے اسے سنبھال لیا تھا۔ اب گھر پہ اس کے سوا کوئی ی نہیں تھا۔ کچھ دیر ہی گزری ہوگی کہ پولیس کے سائی رن کی آوازیں آنے لگیں۔۔

وہ چونک اٹھی۔ آنسو صاف کرتی وہ اپنا موبائل ڈھونڈنے لگی۔ اپنا بیگ آتے ہی اس نے لاؤنج کی دیوار پر دے مارا تھا۔ بھاگتے ہوئے وہ اٹھی۔ ٹی وی لاؤنج سے اپنا بیگ اٹھایا اور موبائل نکال کر ایک نمبر ڈائی ل کیا۔

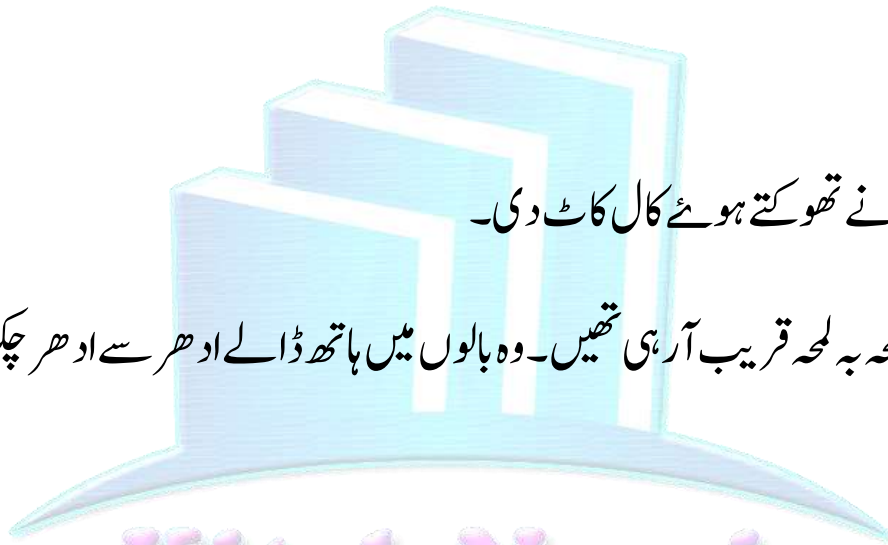
Posted On Kitab Nagri

کمشنر میرے دروازے پہ پولیس کیا کر رہی ہے؟ وہ دھاڑی۔

سوری سارہ جی معاملہ عدالت تک چلا گیا ہے۔ ہم اب چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ دوسری طرف سے معذرت خواہانہ انداز میں کہا گیا۔

کتے مر جاؤ تم۔۔ اس نے تھوکتے ہوئے کال کاٹ دی۔

سائرن کی آوازیں لمحہ بہ لمحہ قریب آرہی تھیں۔ وہ بالوں میں ہاتھ ڈالے ادھر سے ادھر چکر لگانے لگی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جس کی وجہ سے میں پھنسی ہوں وہی نکالے گا مجھے۔

بڑبڑاتے ہوئے وہ قالین پہ بیٹھتے ہوئے منہاس کا نمبر ملانے لگی۔ اس وقت اس کی حالت دیکھنے والی تھی۔ بال شانوں پہ بکھرے ہوئے تھے۔ کاجل نے بہہ بہہ کر اسکے خوبصورت چہرے کو واقعی چڑیل کا روپ دے دیا تھا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

مسٹر منہاس جہاں بھی ہو فوراً میرے گھر چلے آؤ۔

سارہ سب ٹھیک ہے؟ اگر ملنا ہے تو باہر کہیں۔۔

اوشٹاپ۔۔ وہ غرائی۔

میں جو بکواس کر رہی ہوں کیا وہ تمہیں سنائی نہیں دے رہی؟ ابھی کے ابھی میرے گھر آؤ۔ میرے دروازے پہ پولیس آئی ہے مجھے گرفتار کرنے۔ مگر میں بتا رہی ہوں اگر میں پکڑی گئی نہ تو کوئی بھی نہیں بچے گا۔ نہ تم نہ تمہاری وہ منت اور نہ وہ عزم۔۔ سب کو لے ڈوبوں گی میں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منت اور عزم کا یہاں کیا ذکر؟ وہ بری طرح چونکا۔۔

انہی دونوں کی وجہ سے ہی تو سب ہوا ہے۔ مجھے ٹریپ کیا گیا اور اب عدالت نے ایم پی کمیکل انڈسٹری کی تمام براہنجز کو بند کر کے مجھے گرفتار کرنے کا حکم دیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ روتے ہوئے بولی۔ گیٹ پہ بیل ہوئی ی۔ گاڑیاں رکنے کی آوازیں آنے لگیں۔۔ پولیس آچکی تھی۔ وہ خوف زدہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی ی۔ آنکھوں میں وحشت اتر آئی ی۔

کچھ کروور نہ میں تمہیں بھی اس سب میں گھسیٹ لوں گی۔ اگر دو منٹ کے اندر اندر پولیس یہاں سے نہ گئی تو میں منت کو بتا دوں گی کہ تم بھی میرے ساتھ ملے ہوئے ہو۔

اچھا تم فکر نہ کرو میں کچھ کرتا ہوں۔ پریشانی سے کہتے ہوئے وہ فون بند کر گیا۔

وہ گہرے سانس لیتی صوفے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھوڑی دیر بعد گاڑیاں واپس جانے لگیں۔ وہ اب آہستہ آہستہ اپنے حواسوں میں لوٹ رہی تھی۔ دماغ نے کام کرنا شروع کر دیا تھا۔

پندرہ منٹ بعد منہاس نے اسے میسج کیا۔ وہ گیٹ کھول کر اسے اندر لے آئی ی۔ وہ اسکا حلیہ دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ وہ بہت تکلیف سے گزر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

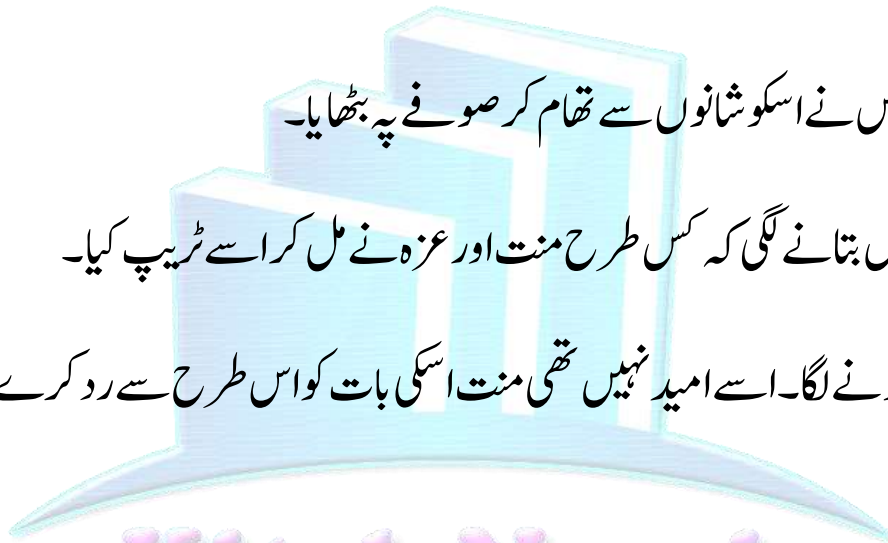
اس نے سب سے پہلے کچن سے پانی کا گلاس لا کر اسے پکڑا یا۔

سارہ پہلے پانی پیو اور مجھے شروع سے ساری بات بتاؤ۔

تخل سے کہتے ہوئے اس نے اسکو شانوں سے تھام کر صوفے پہ بٹھایا۔

وہ پانی پی کر اسے تفصیل بتانے لگی کہ کس طرح منت اور عزم نے مل کر اسے ٹریپ کیا۔

منہاس کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔ اسے امید نہیں تھی منت اسکی بات کو اس طرح سے رد کرے گی۔



میں اب منت اور عزم کو چھوڑوں گی نہیں۔ میں سب سراج بھائی کی کو بتادوں گی۔ اس نے گال صاف کرتے ہوئے حتمی لہجے میں کہا۔

منہاس نے آنکھیں بند کر کے خود کو اشتعال میں آنے سے باز رکھا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

دیکھو سارہ۔ تمہیں پولیس سے خطرہ تھا۔ وہ اب نہیں آئے گی۔ اب دوبارہ کبھی پولیس تمہیں گرفتار کرنے نہیں آئے گی۔۔

وہ اسے بچوں کی طرح بہلانے کی کوشش کرنے لگا۔

تمہاری انڈسٹری بھی سیل نہیں ہوگی۔ ٹرسٹ می۔ عدالت اپنا فیصلہ واپس لے گی۔ کوئی بھی الزام تم پہ نہیں آئے گا۔ میں سب ٹھیک کر دوں گا۔ بس تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا کہ تم منت اور عذہ کو نقصان نہیں پہنچاؤ گی۔

سارہ نے کرب سے اسے دیکھا۔ اسے سارہ کی فکر نہیں اپنی فکر نہیں تھی۔ ابھی بھی فکر تھی تو منت کی اور اسکی دوست کی۔

www.kitabnagri.com

کاش تم یہ سب میرے لیے کرتے۔ منت کو بچانے کے لیے نہیں۔ وہ اس کے چہرے پہ فکر کی پر چھائی یاں دیکھ کر دل ہی دل میں رو دی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

سارہ پلیز جو کچھ بھی آج ہوا اسے بھول جاؤ۔ منت اب کبھی تمہارے راستے میں نہیں آئے گی۔ میں سب پہلے جیسا کروں گا۔ بدلے میں تم منت کو نقصان نہیں پہنچاؤ گی۔

منہاس کو منت کی طرف سے زیادہ دھڑک تھا۔ عذہ ہوشیار تھی۔ ہمدرد تھی۔ وہ اپنا دفاع آسانی سے کر سکتی تھی۔ لیکن منت صرف باتوں کی حد تک ہی تھی۔ سارہ کے مقابلے میں وہ کچھ نہیں تھی۔

سارہ نے منت کے لیے فکر اسکے چہرے پہ پڑھ لی۔ اسے منت سے اس پل حسد محسوس ہوا۔ نہ جانے کیوں منہاس کو وہ نظر نہیں آتی تھی۔



www.kitabnagri.com

شہر کو وہ شخص دل نواز رہے
بس ایک مجھ سے ہی رنجش بلا جواز رہے

مجھے تو ظلم کی ہر حد سمیت پیارا ہے

خدا کرے تری رسی سدا دراز رہے

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منہاس۔ تم میرے ہو جاؤ۔ پلیز منت کو چھوڑ دو۔ میں تمہارے لیے سب کرنے کو تیار ہوں۔ مجھے اپنا بنالو۔
بے اختیاری میں وہ اسکے گھٹنوں کے پاس آکر بیٹھ گئی۔ منہاس کرنٹ کھا کر اٹھا۔

ایم سوری سارہ۔ میں اور تم کبھی ایک نہیں ہو سکتے۔۔ میں بارہا تمہیں باور کروا چکا ہوں کہ میں اب کہیں اور دل
نہیں لگا سکتا۔



یقین کر کہ یہ میری شعوری کوشش ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو میرے ہجر سے تا عمر سرفراز رہے

پرانے روگ نے دیمک لگائی تھی اس کو

یہ دل نئی کسی دیوانگی سے باز رہے

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

میں چاہوں گا کہ تم خوش رہو اور یہ بات یہیں ختم ہو جائے۔

سارہ نے آنسوؤں سے لبریز آنکھیں پونچھیں۔

خوشی کے خول کو خود پہ سجائے رکھا ہے

ہم اہل عشق بھی کتنے ملمع ساز رہے

میں ڈھیر دیر یہ باتیں چھپا نہیں سکتی

دعائیں مانگ، ترار از یونہی راز رہے



میں چلتا ہوں۔ اپنا خیال رکھنا۔

نظریں چراتا ہوا وہ اسکی جانب سے رخ پھیر کر چلا گیا۔ سارہ کا جی چاہا بھاگ کر اسے روک لے۔ گریبان پکڑ کر چلائے اور کہے۔

Posted On Kitab Nagri

تو ایک خاک کا انساں ہے میری جانب دیکھ

یہ بس خدا کو ہی چجتا ہے، بے نیاز ہے

*

*

*

*

*

منت اور عزہ نے گھر آتے ہی بھنگڑے ڈالنے شروع کر دیے تھے۔

منت نے مستی سے جھومتے ہوئے کہا۔

بڑا بن رہی تھی میں نے ان چلا کیوں میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔ اسے کیا پتا ہم استادوں کے استاد ہیں۔ اگر اس نے ماسٹرز کیا ہوا ہے تو ہم نے پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔۔

عزہ نے ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا۔

ویسے آج تو پارٹی بنتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بالکل اسی لیے ہم باہر سے پزا آرڈر کریں گے۔ پھر کل میں نے چلے بھی تو جانا ہے۔

عزہ نے تائی د کرتے ہوئے فون اٹھایا۔

چلی جانا یا راتنی جلدی کیا ہے؟ منت تھک کر صوفے پہ بیٹھ کر ہانپنے لگی۔ خلاف معمول آج کل وہ بہت تھکنے لگی تھی۔ طبعیت بھی بو جھل سی ہو رہی تھی۔

نہیں ابھی گوجرانوالہ جا کر کام نمٹانے ہیں۔ اور پھر گاؤں میں غازی کو اکیلا چھوڑ کر آئی ہوئی ہوں۔ پہلے ہی کافی دن ہو گئے ہیں۔

وہ کوئی ننھا بچہ ہے جو اسکی فکر میں تم مری جا رہی ہو؟ ویسے کہو دل نہیں دل لگ رہا پیا کے بغیر۔

مت نے اسے چھیڑا تو عزہ نے کشن کھینچ کر اسے مارا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

بکواس نہیں کرو۔۔

آدھے گھنٹے بعد بیل ہوئی ی۔ پڑا آگیا۔۔ عزہ بھاگتے ہوئے اٹھی۔

چند لمحوں بعد وہ دونوں پڑا سے بھرپور انصاف کر رہی تھیں۔

ویسے منو۔ فرض کر صاحب عالم کو پتا چل گیا تو؟ انہوں نے کہا تھانہ کہ وہ تم سے بات نہیں کریں گے۔

عزہ نے ایک اور ٹکرا منہ کی طرف لے جاتے ہوئے سوال کیا۔ منت نے کولڈ ڈرنک کا گھونٹ بھرا۔ کچھ لمحے سوچا۔

اصل میں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔ لیکن خیر ہے۔ انہیں بتائے گا کون؟

لاپرواہی سے کہتے ہوئے اس نے اگلا ٹکرا اٹھایا۔۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ویسے ایک مشورہ دوں۔ منہاس بھائی اگر تم پہ غصہ کریں تو تم انڈین ڈراموں کی طرح فوراً بے ہوش ہو جانا۔ انکی ڈانٹ سے بچ۔۔

ابھی عذہ کی بات منہ میں ہی تھی کہ بیرونی گیٹ کھلنے کی آواز آئی۔

منت؟ منہاس دروازے سے ہی دھاڑتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوا۔

لوجی ہوگئی پارٹی۔ پکڑے گئے۔ عذہ ڈبہ بند کرتے ہوئے بڑبڑائی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ تن فن کرتا ہوا سیدھا منت کے سر پر پہنچا۔ جو ایک دم سے ڈر کر کھڑی ہوگئی۔

اس نے منت کا بازو دبوچا۔ کیا سمجھتی ہو تم خود کو؟ میری ایک دفعہ کی کہی گئی بات کی تمہارے نزدیک ذرا بھی اہمیت نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

منت کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ پہلے ہی طبیعت میں عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی اور اب منہاس کا ڈانٹا۔۔

ہوا کیا ہے منہاس بھائی؟ آپ منت پہ چلا کیوں رہے ہیں؟ عزہ نے انجان بنتے ہوئے پوچھا اور نہ وہ سمجھ چکی تھی کہ سارہ آگ لگا چکی ہے۔

عزہ تم تو چپ ہی رہو۔ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ وہ منت کا بازو چھوڑ کر عزہ کی طرف پلٹا۔
میں نے منع بھی کیا تھا سارہ کے چکروں سے دور رہو۔ اپنے ساتھ ساتھ تم نے منت کو بھی گھسیٹ لیا۔

Kitab Nagri

منت کی آنکھیں ڈبڈباگ ئی ہیں۔ کہنا آسان تھا مگر اب اس طرح منہاس کو غصے میں دیکھنا بہت مشکل۔

میں نے منت سے کہا تھا کہ میرے ساتھ نہ آؤ۔ اس نے خود ہی اصرار کیا تھا۔ آپ فکر نہ کریں۔ سارہ کی دشمنی مجھ سے ہے وہ مجھے ہی نقصان پہنچائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

شٹ اپ عزہ۔۔ مجھے صرف منت کی ہی نہیں تمہاری بھی فکر ہے۔

وہ دھاڑا۔ منت کا سر گھومنے لگا۔

تم دونوں نے ثابت کر دیا کہ عورت میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی اور اس نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ کسی بھلے مانس کا مشورہ تو ماننا ہی نہیں کرنی وہی ہے جو دل کہے۔ کہا بھی تھا اس سے دور رہنا۔ وہ خطرناک لوگ ہیں۔ نقصان پہنچادیں گے مگر میری بکواس تو کسی نے سنی نہیں۔

وہ لائونج کے وسط میں کھڑا ان دونوں پہ اپنی عادت کے برخلاف چلا رہا تھا۔ عزہ ایک جانب لب بھینچے سر جھکائے کھڑی تھی اور دوسری جانب منت آنکھوں میں آنسو بھرے قالین پہ نظریں جمائے ہوئے تھی۔ اسکے لیے یہ یقین کرنا بہت مشکل تھا کہ سارہ کی وجہ سے وہ اس پہ چلائے گا۔

منت کا دم گٹھنے لگا۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھانے لگا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔ عزہ نے اسے ایسا کرتے دیکھ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

لگتا ہے میرے مشورے پہ عمل ہو رہا ہے۔۔ اس نے خوشی سے سوچا پھر دھیان منہاس کی طرف کیا جوا بھی تک چلا رہا تھا۔

تم دونوں کو کیا لگتا ہے۔ اس طرح کی بیوقوفیاں کرنے سے سب ٹھیک ہو جائے گا۔ پولیس ویسا ہی کرے گی جس طرح تم دونوں نے سوچا ہوا ہے۔ جا کر دیکھو اس کے دروازے سے واپس گئی ہے پولیس۔ اور تم دونوں اسے جیل میں بند کروانے کا سوچ رہی ہو۔ میں نے بار بار منع کیا اتنا کہا کہ جو کرنا مجھے بتا کر کرنا مگر نہیں اور منت نے تو ہمیشہ ہی میرے کہے کے الٹ کرنا ہوتا ہے۔

ارے منت یار ہو جا بے ہوش۔ عزہ نے بے چارگی سے منت کی طرف دیکھا جوا بھی تک سر ہاتھوں میں تھامے بیٹھی تھی۔

www.kitabnagri.com

یا اللہ اب میں سمجھی کہ میرا کوئی بھائی کیوں نہیں ہے؟ غلطی میری ہی ہے جو منہاس بھائی کی کو بھائی بنایا۔ چھوٹی سی غلطی پہ اتنا غصہ۔ اور یہ منت اسکو کہا بھی تھا کہ بے ہوش ہو کر ڈانٹ سے بچا لینا مگر۔۔

عزہ نے کڑھتے ہوئے منت کی طرف التجائی نظروں سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

منت تم تو آئی بندہ مجھ سے بات بھی نہ کرنا۔ وہ منت کی طرف دیکھتے ہوئے ناراضی سے بولا۔ منت کی پہلے ہی حالت خراب ہو رہی تھی۔ یہ بات سن کر رہی سہی جاتی رہی۔ دھندلی نظروں سے اس نے سامنے کا منظر دیکھنا چاہا مگر پھر گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔

یاہو! عذہ نے دل میں خوشی سے نعرہ لگایا۔ پھر ایک دم چیخنی۔۔

منہاس بھائی دیکھیں منت کو کیا ہو گیا ہے؟

منہاس کی زبان کو بریک لگے۔ بھاگ کر منت کی جانب آیا اور اسکے گال تھپتھپائے۔

www.kitabnagri.com

منو کیا ہے تمہیں۔ عذہ پانی لاؤ جلدی سے۔۔

آپ نے بہت ڈانٹا ہے اس لیے بیچاری برداشت نہیں کر پائی۔

عذہ جاتے جاتے اسے شرمندہ کرنا نہ بھولی۔

Posted On Kitab Nagri

منت یار ایم سوری۔۔ آنکھی کھولو۔۔ منت کا چہرہ منٹوں میں ذرد ہو چکا تھا۔

عزہ نے پانی کے چھینٹے مارے مگر وہ تب بھی ہوش میں نہیں آئی۔

منت بس کراتنا ڈرامہ کافی ہے اب ہوش میں آ جاؤ۔ عزہ منت کے کان کے پاس منہ لا کر ہولے سے بولی مگر منت میں جنبش تک نہ ہوئی۔

منہاس نے اسکی نبض پہ انگلی رکھی۔



اف خدا یا۔ اسکی نبض بہت سست ہو رہی ہے۔ اسپتال لے کر جانا ہوگا۔

www.kitabnagri.com

کیا؟ عزہ کے سر پہ دھماکہ ہوا۔ منت سچ میں بے ہوش ہو گئی؟

منہاس نے اسے بازوؤں میں اٹھایا اور باہر کی جانب بھاگا۔

میں بھی آتی ہوں۔ عزہ متوحش ہوتی ہوئی پیچھے بھاگی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں عزہ شان کی چھٹی ہونے والی ہے۔ وہ سکول سے آتا ہی ہوگا۔ تم گھر پہ ہی رکو۔

وہ جلدی سے کہتے ہوئے منت کو لیے باہر کو بھاگا۔ وہ پریشان سی سورتیں پڑھنے لگی۔۔

آدھے گھنٹے بعد شان بھی سکول سے واپس آگیا۔ اسکو کھانا دے کر وہ پریشانی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگی۔

انکی واپسی چار گھنٹوں بعد ہوئی تھی۔ منت منہاس کا سہارا لیے اندر داخل ہوئی تو وہ جلدی سے اسکی جانب بڑھی اور دوسری طرف سے پکڑتے ہوئے اسے کمرے میں لے جا کر لٹا دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سب ٹھیک ہے نہ؟ اس نے منہاس کے چہرے پہ کچھ تلاش کرنا چاہا۔

ہاں سب ٹھیک ہے۔ بس ذرا سٹریس لینے کی وجہ سے اسکی یہ حالت ہوئی ہے۔۔

وہ سر کھجاتے ہوئے بولا۔ عزہ نے تپ کر اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

ذرا سٹریس؟ آپ نے ڈاکٹر کو بتانا تھا نہ بچی کی جان لینے میں کوئی کمی کسر نہیں چھوڑی آپ نے۔

منہاس کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ اب اتنی بھی بچی نہیں ہے تمہاری دوست۔۔

آپ کو لگتا ہے کچھ ہو گیا ہے۔ میں منت کے پاس جا رہی ہوں۔۔

عزہ کو اسکا مسکراہٹ عجیب لگا۔ سر جھٹکتی ہوئی وہ منت کے پاس چلی آئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

*--

اگلے دن عزہ نے اپنے جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اگرچہ منت بالکل ٹھیک تھی۔ مگر اس نے اپنا جانا کل تک کے لیے موخر کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس سارا دن منت کے آس پاس ہی رہا۔ شام کو وہ سب کو ڈنر کرانے باہر بھی لے کر گیا۔

لگتا ہے تمہاری بیماری نے منہاس بھائی کے دماغ پر اچھا خاصہ اثر کیا ہے۔

عزہ نے منت کی طرف جھکتے ہوئے سرگوشی کی۔ منت کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

ہاں ایسا ہی ہے۔ کل مجھ سے سوری بھی کہا تھا ڈانٹنے کے لے۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مجھے تو کہا نہیں۔ عزہ منہ بنا کر پیچھے ہوئی۔

کل سے میرا بہت خیال رکھ رہے ہیں۔ منت منہ پہ ہاتھ رکھ کر ہنسی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منہاس بھائی میں آپ سے سخت ناراض ہوں۔ ڈانٹ دونوں کو پڑی اور معافیاں صرف اپنی بیگم سے ناٹ
فی ر۔۔

عزہ نے کھانے سے ہاتھ روکتے ہوئے نروٹھے لہجے میں کہا۔

ویل عزہ تمہیں ابھی اور ڈانٹ پڑنی چاہیے تھی۔ منت تو چلو مانا کہ کم عقل ہے بیوقوف ہے۔ مگر تم تو سمجھدار ہو
تمہیں سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیے تھا۔

کیا کہا؟ میں کم عقل ہوں؟ منت نے کھانے سے ہاتھ روک کر منہاس کو گھورا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں تم ہو۔ وہ مزے سے بولا۔

میں کہاں سے آپ کو بیوقوف لگتی ہوں؟

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اپنی حرکات سے۔۔

کونسی ایسی حرکات ہیں میری؟

اب یار میں پبلک پلیس پہ اپنی بیوی کی برائی تو نہیں کر سکتا نہ۔

آپ ایک دفعہ گھر چلیں۔۔

عزہ کی معافی درمیان میں ہی رہ گئی تھی۔ وہ دونوں اب آپس میں الجھ رہے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

-----*

*--

Posted On Kitab Nagri

عزہ کے بغیر حویلی میں شب و روز وہ بہت برے طریقے سے گزار رہا تھا۔ لا کر کی چابی اس نے بنوالی تھی اور لا کر کھول کر وہ ان کاغذات کی نقل کروا کر اپنے کمرے میں بھی منتقل کر چکا تھا۔

ابھی ان کاغذات کو دیکھنے کا وقت نہیں ملا تھا۔ ابھی تک تایا اور چچا میں سے کسی کی زبان پر عباس کے حوالے سے کوئی بات نہیں آئی تھی۔ وہ اپنے غیر قانونی کام کے بارے میں بحث کرتے نظر آتے تھے مگر ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ عزہ کے بابا کے قتل میں ان کا ہاتھ ہے یا نہیں۔

اب مزید انتظار حماقت ثابت ہوتا۔ غازی نے انتہائی قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔ دوپہر میں چچا اور تایا مردان خانے میں کھانا کھا رہے تھے۔۔

وہ وہاں سے گزرا تو اس کا موبائل فون بجنے لگا۔ گھنٹی نے پر سکون ماحول میں ارتعاش سا پیدا کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے فون کانوں کے ساتھ لگایا اور بلند آواز میں بات کرنے لگا۔

ہاں عزہ بتاؤ کیا خاص بات کرنی ہے۔ کچھ بتانا تھا تم نے مجھے؟

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر رک کر اس نے بند دروازے کو دیکھا پھر حیرت سے چلایا۔

کیا کہہ رہی ہو؟ یعنی تمہارے بابا کے قتل میں تمہارے ہی قریبی عزیز ملوث ہیں؟

اچھا ثبوت بھی مل گئے ہیں تمہیں؟ یہ تو بہت اچھی خبر ہے۔

فون کان سے لگائے وہ دروازے کے تھوڑا اور قریب ہوا۔



نہیں ابھی تم پولیس کے پاس مت جاؤ۔ سیدھا یہاں آؤ۔ میں پہلے سارے ثبوت دیکھوں گا پھر ہم ایک ساتھ تمہارے ابو کے قاتلوں کو تختہ دار تک لٹکائیں گے۔

اسے دروازے کے پار تھوڑی ہل چل محسوس ہوئی۔

ہاں عذہ ٹھیک ہے میں کسی کو کچھ ظاہر نہیں کرواؤں گا۔ تم بس جلدی سے آ جاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

فون جیب میں رکھتا وہ اونچی آواز میں بڑبڑایا۔

عزہ کے اپنے رشتے دار اسکے ابو کے قاتل ہیں۔ ویری سٹریچ۔

سیٹی کی دھن بجاتا وہاں سے چلا گیا۔

یہ شام کی بات تھی جب وہ کھیتوں کی سیر کے لیے حویلی سے باہر نکلا تھا۔

گنے کے کھیتوں کے پاس اسے اچانک ہلچل محسوس ہوئی۔ وہ الجھن سے کھیتوں کے اندر بڑھا۔ تبھی اچانک پیچھے سے اسکے سر پر وار کیا گیا۔ دوسرے لمحے ہی وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو کر نیچے پڑا تھا۔ دو نقاب پوش آگے بڑھے۔ بے ہوش غازی کو بوری میں ڈالا اور خاموشی سے اسے اٹھائے کھیتوں میں آگے بڑھ گئے۔

-----*

*--

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

صبح کی تازگی ہر طرف اجالا کر رہی تھی۔ سورج کی کرنیں بادلوں کی اوٹ سے نکلنے کی تیاری کر رہی تھیں۔ منت کے لان میں پھول کھلے ہوئے تھے اور حسبِ معمول وہ انکی تصویریں صبح بخیر کے ساتھ سٹیٹس پہ لگا رہی تھی۔ گلاب کے پھولوں کی خوشبو نے اس کو اندر تک معطر کر دیا۔ جانے یہ موسم کا کمال تھا یا پھولوں کی خوشبو وہ بہت اچھا محسوس کر رہی تھی۔

کچھ سوچ کر اس نے موبائی ل پہ ٹائپ کرنا شروع کیا۔



اور کچھ ہونہ ہونا بہت ہے

اسکے بارے میں یہی سنا بہت ہے

اس نے پوچھا میں تجھ سے کیوں کروں محبت

مسکرا کر کہا مجھ میں وفا بہت ہے

مجھ سے بڑھ کر نہ ہو گا پاگل کوئی

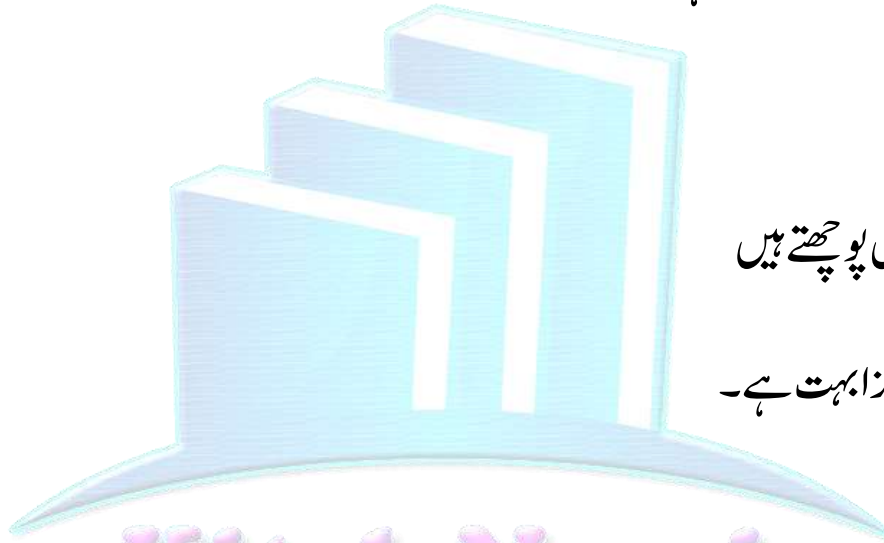
جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

دیے جلا رہا ہوں اور ہوا بہت ہے

تم نے ہجر کا ٹا ہوتا تو کہتے تم بھی

خدا را معاف کرو اب اتنی سزا بہت ہے۔۔۔



کچھ پل ٹھہر کر وہ جو حال پوچھتے ہیں

دل بیمار کے لیے یہی جزا بہت ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جو شخص قیامت ہے وہ لفظ محبت سے

انکار کر رہا ہے جانے کیوں ڈرا بہت ہے

عمریں گزار دیں جینے کا ڈھنگ نہ آیا

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

کون لوگ ہیں؟ حیات ان سے خفا بہت ہے

از خود،،،

غزل اس نے منہاس کے نمبر پہ بھیجی۔ وہ آنلائی ن تھا۔ میسج فوراً سین ہوا تھا۔

خیریت صبح صبح مجھے کیسے یاد کر لیا؟ میسج کے ساتھ سوچنے والا ایمو جی بھی تھا۔

وہ اسکے میسج پہ مسکرائی تھی۔ صاحب عالم یاد انہیں کیا جاتا ہے جن کو ہم بھول گئے ہوں۔

Kitab Nagri

اتنی سمجھ داری کی بات تم تو نہیں کر سکتی۔ سچ سچ بتاؤ کہاں سے یہ ڈائی یلاگ پڑھا؟

فیسبک سے۔ منت کا جواب حاضر تھا۔

آپ اتنی جلدی کیسے اٹھ گئے؟

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر تک وہ اسکی طرف سے کسی میسج کا انتظار کرتی رہی مگر جب دس منٹ تک کوئی پیغام نہ آیا تو اس نے غصے سے منہاس کا نمبر بلا کر دیا۔

ابھی وہ اس سلسلے میں لگانے کو کوئی سیٹیٹس ڈھونڈ ہی رہی تھی کہ منہاس کے دوسرے نمبر سے کال آنے لگی۔

کرتے رہیں کال۔ میں بھی دس منٹ کے انتظار کے بعد ہی اٹھاؤں گی۔ آخر میری بھی کوئی عزت ہے۔

ہائے نہیں اگر صاحب عالم نے پھر دوبارہ کال نہ کی تو؟ دوسری مرتبہ بیل ہوئی تو منت کے دل کو کچھ ہونے لگا۔ عزت کو بھاڑ میں بھیجتے ہوئے اس نے کال اٹھائی۔

www.kitabnagri.com

منت تم نے پھر مجھے بلا کر دیا ہے؟ منہاس نے بے یقینی سے پوچھا۔

آپ کو شک ہو رہا ہے تو اس نمبر کو بھی کر دیتی ہوں۔ موبائل کان سے لگائے وہ وہیں گھاس پہ بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اس مہربانی کی وجہ جان سکتا ہوں؟ منہاس نے چڑ کر پوچھا۔

کیوں کہ آپ نے مجھے نظر انداز کیا ہے۔ اور آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ مجھے یہ بات بالکل نہیں پسند۔ ایک ہی شہر، ایک ہی گھر اور ایک ہی کمرے میں رہتے ہوئے آپ نے میرے میسج کا جواب نہیں دیا۔ اللہ پوچھے گا آپ کو۔

منت نے جذباتی ہوتے ہوئے کہا۔ پھر یاد آنے پہ پوچھا۔

دس منٹ تک مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ کہاں تھے؟

واش روم میں تھایا۔ کیا اب وہاں بھی بتا کر جاؤں؟ وہ زچ ہوا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں ہر جگہ مجھے بتا کر جائیں۔ اس نے ڈھٹائی سی سے کہا۔ ہواؤں نے رخ بدلا۔ موسم ایک دم سے ٹھنڈا ہونے لگا۔ بادلوں نے ہر طرف احاطہ کر لیا۔

اچھا سنیں۔ میرے ساتھ واک پر چلیں گے؟ منت نے فرمائی ش کی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اس وقت؟

ہاں۔۔ اس نے ضد کی۔

ٹھیک ہے میں آرہا ہوں باہر۔ اس نے ہارمان کرفون بند کیا۔ تب تک وہ عزم کو کال ملا چکی تھی۔

ہیلو عزم۔۔ ایک ضروری بات بتانی ہے؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خیریت کہاں ہو تم اس وقت؟ عزم پریشان ہو کر اٹھ بیٹھی۔ وقت دیکھا صبح کے چھ بج رہے تھے۔

میں باہر اس وقت باہر لان میں ہوں۔ میں اور منہاس واک پہ جا رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے دیر ہو جائے۔ شان اٹھے تو اسے دیکھ لینا۔ پلیز۔

Posted On Kitab Nagri

حد ہے اس لیے تم نے میری نیند خراب کی۔ میری بلا سے بھاڑ میں جاؤ یا۔ بس اب فون نہ کرنا۔ عزہ نے بھنا کر فون بند کر دیا۔

بد تمیز۔ منت نے بڑبڑا کر ڈوپٹہ سر پہ لیا۔ دو منٹ بعد منہاس اس کے پاس آیا۔

چلیں۔۔ وہ ہشاش بشاش سا اسکے پاس آ کر بولا۔ منت نے سر سے پاؤں تک اسے دیکھا۔

اس نے کپڑے بدل لیے تھے۔ اب وہ گول گلے والی شرٹ کے اوپر جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔

تو بہ ہے صاحب عالم سیر پہ جانے کے لیے بھی اتنی تیاری کے ساتھ آئے ہیں۔ منت نے اپنے کل کے پہنے ہوئے شکن آلود لباس کو دیکھتے ہوئے کلس کر سوچا۔

www.kitabnagri.com

منت مجھے موسم کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔ یہ نہ ہو بارش شروع ہو جائے۔ منہاس نے تشویش سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں پتا میرا دل کر رہا ہے تو ہم ضرور چلیں گے۔ منت نے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔ منہاس نے بھی سر جھٹکتے ہوئے اسکی تقلید کی۔

وہ دونوں پارک میں چلے آئے۔ تب تک ہلکی پھلکی رم جھم شروع ہو چکی تھی۔ اس وقت پارک میں کافی لوگ سیر کرنے آئے ہوئے تھے۔ مگر اب موسم کے تیور دیکھتے ہوئے سبھی جانے کی کر رہے تھے۔

منت میرا خیال ہے ہمیں بھی اب چلنا چاہیے۔ منہاس نے موسم کے بگڑے تیور دیکھتے ہوئے مشورہ دیا۔

ہاں ٹھیک ہے۔ منت بحث کیے بغیر اسکے ہمراہ چلنے لگی۔ پارک کے دروازے پر پہنچتے پہنچتے بارش تیز ہو چکی تھی۔ منہاس نے اپنی جیکٹ اتار کر منت کے اوپر تانی اور اسے لیے جلدی سے سامنے سڑک پہ ایک دکان کی شیڈ کے نیچے آیا۔ لوگ اب بھاگتے ہوئے پارک سے جا رہے تھے۔

منت یہ جیکٹ پہن لو۔ منہاس نے جیکٹ منت کو پہنائی۔

Posted On Kitab Nagri

تھینکس۔۔ منت کو شرمندگی ہوئی کہ آج وہ خالی ڈوپٹے میں کیوں چلی آئی۔ بھلا چادر ہی لے آئی۔

تم ادھر ہی رکو۔ میں گھر سے چھتری لاتا ہوں۔ بارش اب بہت تیز ہو چکی تھی۔ وہ بھاگتا ہوا گھر جانے لگا۔ منت نے نم آنکھوں سے اسے جاتے دیکھا۔ کتنا روح پرور احساس ہوتا ہے جب کوئی آپکی فکر میں ہلکان ہو۔ آپکے خیال کا اسے خیال ہو۔ محبت کا اس سے بہتر ثبوت بھلا کیا ہو سکتا ہے۔ شیڈ تلے کھڑی منت اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی جس نے اسے منہاس سے نوازا تھا۔

دس منٹ بعد بھاگتا ہوا وہ چھتری لیے آیا۔ خود وہ مکمل طور پہ بھیگ چکا تھا۔

اس نے چھتری کھول کر منت کے اوپر کی۔

آپ مکمل بھیگ گئے ہیں کم از کم آتے ہوئے چھتری تو خود پہ کر لیتے؟ منت نے خفگی سے کہا۔

خیال ہی نہیں آیا۔ بس یہ فکر تھی کہ تم اکیلی ہو اور بارش تیز ہو رہی ہے اس لیے بس بھاگتے ہوئے آیا ہوں۔

اس نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔ پانی کے قطرے چہرے سے صاف کیے۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے میری ہفتوں پرانی خواہش پوری ہو رہی ہے؟ پتا ہے کچھ ہفتے پہلے میں نے یہ سین ایک فلم میں دیکھا تھا کہ ہیرؤین کو بارش سے بچانے کے لیے ہیرواسکے اوپر چھتری کر دیتا ہے اور خود بارش میں بھگتے ہوئے اسکے ساتھ چلتا ہے۔

منت نے خوشی سے آنکھیں میچتے ہوئے بتایا۔

میں نے پھر خواہش کی کاش میرے صاحب عالم بھی میرے لیے ایسا کریں۔ واؤ کتنا رومینٹک لگتا ہے نہ۔

وہ دونوں اسی طرح بارش میں چل رہے تھے جس طرح منت نے خواہش کی تھی۔ منہاس نے اسکے اوپر چھتری تانی ہوئی تھی اور خود بارش میں بھگتا ہوا ساتھ چل رہا تھا۔

Kitab Nagri

اس میں رومینٹک والی کیا بات ہے منت۔ یہ تو فرض میں میں آتا ہے۔ یہ فکر ہوتی ہے

آپ یہ بھی تو کہہ سکتے تھے کہ یہ محبت ہوتی ہے۔ منت نے منہ پھلایا۔ منہاس نے اسکی پھولی ناک کو دیکھ کر سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بالکل ہوتی ہے۔

توبہ ہے آپ نے کبھی سیدھے طریقے سے مجھ سے آج تک اظہار نہیں کیا۔ آج تو کر دیں۔ دیکھیں بارش بھی ہو رہی ہے۔ ہوائیں بھی چل رہی ہیں۔ میں موبائل پہ گانا گا دیتی ہوں۔ گلاب کا پھول یہ سڑک کنارے سے توڑ لیں گے۔ فل سین بن جائے گا۔

منت بچوں جیسے اشتیاق کے ساتھ اسکی طرف مڑی۔

منو۔۔ منہاس نے تنبیہ کی۔ اسکی گھوری پہ منت سیدھی ہو گئی ورنہ کچھ امکان نہیں تھا کہ وہ زبردستی یہ کام بھی کروا ہی لیتی۔

www.kitabnagri.com

گھر پہنچ کر وہ کپڑے تبدیل کرنے چلا گیا۔ اور منت کچن میں چائے بنانے آگئی۔ عزہ اور شان ابھی تک سو رہے تھے۔ منت نے جلدی سے چائے چڑھائی اور انڈے ابالنے شروع کیے۔ سلائی بس پر جیم لگا کر بیس منٹ بعد وہ ناشتے کی ٹرے لیے کمرے میں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ اسکی میچنگ جیکٹ ابھی تک منت نے پہنی ہوئی تھی۔ اس نے ایک نظر منت کو دیکھا جو بیڈ پہ ناشتے کی ٹرے رکھ رہی تھی پھر الماری سے دوسری جیکٹ نکال کر پہن لی۔

صاحبِ عالم پہلے ناشتہ کر لیں۔ منت نے آواز دی۔ اس نے مسکرا کر مت کا گال چھوا۔
بہت شکریہ منو۔ مگر ابھی بہت دیر ہو رہی ہے۔ مجھے جانا ہوگا۔

ایک تو مجھے آپ کے کاموں کی سمجھ نہیں آتی۔ کبھی صبح چلے جاتے ہیں تو کبھی آدھی رات کو بلاوا آ جاتا ہے۔ آپ کس قسم کا کام کرتے ہیں مجھے آج تک سمجھ نہیں آئی۔

www.kitabnagri.com

منت نے الجھن سے کہتے ہوئے اس کے منہ میں انڈا ڈالا۔ وہ ایسے ہی کرتی تھی جب وہ گھر پہ ہوتا تھا تو اسے کچھ کھلائے پلائے بغیر ہر گز نہیں نکلنے دیتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مناسب وقت پہ تمہیں سب کچھ خود بتادوں گا۔ اس نے منت کے ہاتھ سے چائے کا مگ لے کر گھونٹ بھرے۔

اچھا ہو سکتا ہے میرا تم سے کچھ دنوں تک رابطہ نہ ہو سکے۔ پریشان نہ ہونا۔ میں جب کام سے فارغ ہوں گا تمہیں کال کر لوں گا۔ اور ہاں دوپہر میں تمہیں معیز لینے آجائے گا۔ میرے آنے تک تم اور شان وہیں رہو گے۔

ٹھیک ہے۔ چلیں میں آپ کو دروازے تک چھوڑ آؤں۔ وہ اسکے ساتھ کمرے سے باہر نکلی۔ وہ پہلے شان کے کمرے میں گیا۔ اسکو پیار کر کے باہر آیا۔

میری طرف سے عذہ سے معذرت کر لینا۔ اس نے ایک نظر عذہ کے کمرے کے بند دروازے پہ ڈالی۔



www.kitabnagri.com

جاتے جاتے وہ پلٹا۔ منت اپنا خیال رکھنا۔

آپ بھی۔ منت نے مسکرا کر اسے الوداع کہا اور گیٹ بند کیا۔ بارش اب رک چکی تھی۔

وہ سیدھا عذہ کے کمرے میں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ اٹھ جاؤ۔ نوبکے کی ٹرین ہے تمہاری۔ جانا ہے کہ نہیں۔

عزہ کو پہلے گوجرانوالہ جانا تھا۔ وہاں عدالت کے کام نمٹا کر پھر ہی وہ اپنے گاؤں جاتی۔

عزہ ہڑ بڑا کراٹھی۔ ساڑھے سات ہو رہے تھے۔

اونو۔ مجھے پہلے کیوں نہیں جگایا۔ آنکھیں ملتے ہوئے وہ واش روم میں فریش ہونے چل دی۔

ناشتہ کر کے عزہ اپنے بیگ میں کپڑے ڈالنے لگی۔ منت اس کے پیچھے ہی چلی آئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عزہ صاحبِ عالم معذرت کر رہے تھے۔ کہہ رہے تھے عزہ کا دل

میری طرف سے صاف کر دینا۔

ارے خیر ہے۔ میں انہیں صرف بھائی کہتی ہی نہیں ہوں۔ سمجھتی بھی ہوں۔ عزہ نے پلٹ کر اسکو شانوں سے
تھاما۔

Posted On Kitab Nagri

اگر بڑے بھائی می ہونے کے نا طے انہوں نے ڈانٹ لیا تو کیا ہوا۔ فکر تھی تو اسی لیے ایسا کہا انہوں نے۔ میں نے دل پہ نہیں لیا۔

منت نے اس کے ہاتھ پکڑے۔ تم بہت اچھی ہو عزم۔

اب اتنی بھی اچھی نہیں ہوں میں۔

عزم نس کر پلٹی۔ بچی کچھی چیزیں بیگ میں ڈالیں۔ آئی بی نے کے سامنے کھڑے ہو کر ڈوپٹہ اور چادر درست کی۔

تم معیز کو کہتی وہ تمہیں سٹیشن تک چھوڑ آتا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خیر ہے ایویں اس بیچارے کی چھٹی ہو جاتی۔ میں جاسکتی ہوں اکیلی تم اچھے سے جانتی ہو۔

بیگ شانوں پہ ڈال کر وہ منت کے گلے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اس سارہ چڑیل سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ اسکے سارے کس بل نکل چکے ہیں۔ پھر بھی اگر وہ تنگ کرے تو مجھے بتانا۔ اس نے سرگوشی کی۔

منت کا قہقہہ بلند ہوا۔ اچھا ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ دیر نہ ہو جائے۔

عزہ بھی چلی گئی۔ منت کو گھرا یکدم ہی ویران لگنے لگا۔ دل مسوستے ہوئے وہ شان کے کمرے میں چلی آئی۔ وہ ابھی تک سو رہا تھا۔ اسے سکول سے دو دنوں کی چھٹی تھی۔ وہ بھی وہیں اسکے ساتھ بیڈ پہ لیٹ گئی اور آنکھیں بند کر کے سونے کی تیاری کرنے لگی۔

دوپہر کو بیل ہوئی ی معیز لینے آیا ہوگا۔ وہ سوچتے ہوئے دروازے پہ آئی۔ ابھی اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ یکدم کچھ لوگ دروازہ دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے جلدی سے منت کے منہ پہ رومال رکھا۔ منت بے جان ہوتی ہوئی ی بے ہوش ہو گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اغوا ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

-----*-----*-----*-----*-----*-----*-----*

*-----

Posted On Kitab Nagri



آفس میں ادھر سے ادھر چکر لگاتے ہوئے بار بار وہ پیشانی مسل رہی تھی۔ نظریں بار بار موبائی لپہ جاتیں مگر ابھی تک اسے کوئی پیغام یا کال نہیں آئی تھی۔ تھک ہار کر وہ اپنی سیٹ پہ آکر بیٹھی۔۔۔ تبھی موبائی ل کی بیل بجی۔

سارہ معراج کو جس خبر کا بے چینی سے انتظار تھا۔ آخر وہ اسے موصول ہو ہی گئی۔

ہاں فیضی بتاؤ؟ کام ہو گیا؟ اس نے بے چینی سے پوچھا۔

بالکل ہو گیا سارہ جی۔ وہ اس وقت ہماری قید میں ہے۔ فیضی نے اطلاع دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور وہ بچہ؟ سارہ نے شان کا پوچھا۔

وہ بھی یہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس کے جاسوس رحمت نے تمہیں دیکھا تو نہیں؟ سارہ نے تشویش سے پوچھا۔ وہ جانتی تھی کہ منہاس جانے سے پہلے اسے منت اور شان کی حفاظت پہ معمور کر گیا ہے۔

نہیں اسکا دھیان بٹانے کے لیے ہم نے سڑک پر ایک چھوٹے سے جھگڑے کا انتظام کر دیا تھا۔ وہ وہیں بیچ بچاؤ کروا رہا تھا جب ہم گھر کے اندر داخل ہوئے۔ فیضی نے تسلی کرواتے ہوئے سسکی بھری۔

یہ تمہیں کیا ہوا ہے کراہ کیوں رہے ہو؟

وہ بس ان کے گھر میں بندھے کتے نے مجھ پہ حملہ کر دیا تھا جب ہم اسے بے ہوش کر رہے تھے۔ مجبوراً اسے گولی مارنی پڑی۔

www.kitabnagri.com

فیضی نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔ اچھی خاصی ٹانگ زخمی ہو گئی تھی۔

چلو ٹھیک ہے میں ابھی آرہی ہوں۔ فون بند کر کے وہ خوشی سے مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

اب میں تمہیں بتاؤں گی منت صاحبہ۔ ٹیکنالوجی ہوتی کیا ہے۔ مجھ سے الجھنے کا انجام تم ساری زندگی یاد رکھو گی۔

تیز قدموں سے وہ چلتی ہوئی وہ آفس سے باہر نکلی۔ تیز رفتاری سے گاڑی چلاتے ہوئے وہ مطلوبہ ٹھکانے پر پہنچی۔ گاڑی کافی دور کھڑی کر کے وہ احتیاط سے چلتی ہوئی دروازے پہ آئی۔ دستک دے کر اس نے سر پہ لیا مفلر اچھے سے چہرے کے گرد لپیٹ لیا۔ دروازہ اسی کے ایک بندے نے کھولا تھا۔

سارہ کو سلام کر کے وہ وہیں دروازے کے پاس کھڑا ہو گیا۔ فیضی سامنے ہی کرسی پہ پٹی میں لپٹی زخمی ٹانگ لیے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے منت کے ڈوپٹے کو اچھی طرح کے ٹانگ پہ لپیٹا تھا۔

Kitab Nagri

زیادہ تو نہیں کاٹ لیا؟ اندر جاتے جاتے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی رسمی طور پر اسکے پاس رک گئی۔

نہیں زیادہ نہیں کاٹا۔ شکر ہے بچت ہو گئی۔ فیضی نے جھر جھری لیتے ہوئے بتایا۔

یہاں سے جائیں گے تو فوراً اوکسیسین لگوا لینا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کہتے ہوئے اندر کی جانب بڑھی۔ ایک کمرے کے دروازے پہ اس کا ایک آدمی کھڑا تھا۔ وہ دروازہ کھول کر اندر چلی آئی۔ سامنے ہی منت بے سدھ پڑی نظر آرہی تھی۔ سارہ کو اس پل اس پہ بے پناہ غصہ آیا۔ دل چاہا کہ وہ ابھی اسے جان سے مار دے۔ مگر وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی کیوں کہ اسکے بعد منہاس اسے نہ چھوڑتا۔

اس نے میز پر رکھا پانی کا جگ منت کے منہ پہ الٹا۔ کسمسا کر منت ہوش میں آنے لگی۔۔

سارہ کھڑی اسکے مکمل ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگی۔

آہستہ آہستہ منت کے حواس بحال ہوئے۔ آنکھیں کھلیں تو سامنے سارہ نظر آنے پر وہ کرنٹ کھا کر اٹھی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ منت نے الجھن سے پوچھتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھی۔ سارہ نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ اسے اسی کے گھر میں قید کر دیا تھا۔

میں یہاں کیا کر رہی ہوں؟ سارہ سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

تم ذرا دماغ پر زور دو تو تمہیں شاید یاد آجائے کہ تمہیں بے ہوش کیا گیا تھا۔

منت کو یاد آیا کہ جب وہ دروازہ کھولنے گئی تھی تو اسے کچھ لوگوں نے بے ہوش کر لیا تھا۔

کیا ہو رہا ہے یہ سب؟ وہ بوکھلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

ڈیئر منت ہم نے تمہیں تمہارے گھر میں ہی اغوا کر لیا ہے۔ سارہ کے اشارے پہ باہر کھڑے آدمی نے اندر آکر منت پہ پستول تان لی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منت کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ شان کو کھیلتا چھوڑ کر وہ دروازہ کھولنے گئی تھی۔

یہ کیا مذاق ہے؟ شان کدھر ہے؟ وہ باہر جانے کے لیے بھاگی۔ سارہ نے اسکا بازو مڑور کر اندر کھینچا۔

Posted On Kitab Nagri

بشیر اسکے بچے کو بھی ادھر ہی لے آؤ۔ سارہ نے سرد مہری سے بلند آواز میں کہا۔ ایک منٹ بعد وہی پستول والا آدمی بے ہوش شان کو بازوؤں میں پکڑے اندر داخل ہوا۔ شان کو اس نے زور سے پٹختے ہوئے منت کے پاس لٹایا۔۔

کیا کیا ہے تم نے شان کے ساتھ؟ منت نے چلاتے ہوئے شان کو گالوں کو تھپتھپایا۔

کچھ نہیں۔ بس بے ہوش کیا ہے تھوڑی دیر تک ہوش۔۔۔

سارہ کی بات ابھی ادھوری ہی تھی کہ منت کا موبائل بجا۔ منت سے پہلے سارہ تیر کی طرح اٹھی اور اس کا موبائل قبضے میں کیا۔

رحمت کا نام لکھا نظر آ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم اس کو کچھ نہیں بتاؤ گی۔ یہی کہو گی کہ میری دوست مجھ سے ملنے آئی ی ہے۔ اگر ذرا بھی چالاکی کرنے کی
کوشش کی تو یہ بچہ اپنی جان سے جائے گا۔
اس نے دھمکی دیتے ہوئے سپیکر آن کیا۔

السلام علیکم منت باجی۔۔ کسی ہیں آپ؟ ابھی ابھی آپ کے گھر میں ایک عورت داخل ہوئی ی ہے نقاب کیا ہوا
تھا اس نے۔ کون ہے وہ؟

فٹے منہ رحمت۔۔ اس عورت سے پہلے جو مرد گھر میں داخل ہوئے تھے تب تم کہاں تھے؟ منت نے کلتے ہوئے
سوچا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں رحمت۔ میں ٹھیک ہوں۔ وہ میری چڑیل دوست مجھ سے
ملنے آئی ی ہوئی ی ہے۔ باقی سب خیریت ہے۔

Posted On Kitab Nagri

چلیں ٹھیک ہے۔ کوئی مسئلہ ہوا تو بتائیے گا۔ میں ادھر گھر کے سامنے ہی ہوں۔

ہاں ٹھیک ہے۔ منت نے بے دلی سے کہتے ہوئے فون بند کیا۔ سارہ نے اسکا فون جھپٹ کر اپنے قبضے میں کیا۔

دیکھو سارہ۔۔ تم یہ سب اچھا نہیں کر رہی۔ منہاس تمہیں چھوڑیں گے نہیں۔ اگر تم نے مجھے یا شان کو ذرا سا بھی نقصان پہنچایا تو اچھا نہیں ہو گا۔

منت نے سارہ کو ڈرانے کی ناکام کوشش کی۔ اس نے استہزائی یہ انداز میں سر جھٹکا۔

ویری فنی۔۔ میں ڈرتی نہیں ہوں تمہارے شوہر سے۔ تمہارے ساتھ یہاں جو بھی ہو گا وہ کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔

کیا مطلب؟ منت کو ایک دم سے احساس ہوا کہ سارہ کی نیت کچھ ٹھیک نہیں۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

تبھی گیٹ کی بیل بجی۔ منت کے اندر سکون کی لہر دوڑ گئی۔

میرا بھائی آیا ہو گا مجھے لینے۔

فیضی لڑکھڑاتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

سارہ جی اب کیا کریں۔ میں نے آپ کو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ پلان ٹھیک نہیں۔ ہمیں ان دونوں کو اپنے اڈے پہ لے کر جانا چاہیے تھا۔



سارہ کچھ سوچتے ہوئے اٹھی۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہمیں ان دونوں کو یہاں سے لے کر جانا ہو گا۔ منہاس کو جب تک خبر ہو گی تب تک میرا کام ہو جائے گا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

باہر والوں کا کیا کرنا ہے؟ رحمت کے علاوہ اس کا بھائی ی بھی آپکا ہے۔ فیضی نے تشویش سے پوچھا۔ گیٹ پہ متواتر گھنٹی بجائی جارہی تھی۔

آنے دو۔۔ دونوں کو اندر آنے دو۔ اب جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔

سارہ ہاتھ ملتے ہوئے اٹھی۔

میں اپنے بھائی ی کو منع کر دیتی ہوں۔ وہ چلا جائے گا۔ خدا کے واسطے اسے کچھ مت کہنا۔

منت انکی باتیں سن کر کانپ اٹھی۔



www.kitabnagri.com

-----*-----*-----*-----*-----*-----*

*-----

Posted On Kitab Nagri

رحمت منہاس کے جاتے ہی گھر کی نگرانی کے لیے وہاں آگیا تھا۔ منہاس کو شک تھا کہ سارہ منت کو درپردہ نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔۔ دو تین گھنٹے تو خیریت سے گزر گئے۔ پھر اچانک سڑک پہ کچھ لوگ جھگڑنے لگے۔ رحمت بھی باقیوں کی طرح بیچ بچاؤ کروانے آگے بڑھا۔ دس پندرہ منٹ بعد جب جھگڑا ختم کیا تو وہ واپس اپنی جگہ پہ آکر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے ایک نقاب پوش لڑکی کو گھر کا دروازہ بجاتے دیکھا۔ دروازہ کھلا اور وہ اندر چلی گئی۔

وہ الجھن سے سوچتا رہا کہ یہ کون ہے؟ پھر خیال آیا کہ منت سے ہی پوچھ لے۔

منت کو کال ملائی تو اس نے اپنی دوست کا بتایا۔ وہ مطمئن ہو گیا۔ فون بند کیا ہی تھا کہ اسے بائی یک سے اترتا معیز نظر آیا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ منت کا بھائی ہی ہے۔ منہاس نے بتایا تھا کہ وہ منت کو اپنے گھر لے جائے گا۔

تھوڑی دیر تک معیز کھڑا رہا پھر اس نے دوبارہ بیل بجائی۔ رحمت نے الجھ کر دیکھا۔

www.kitabnagri.com

معیز نے تیسری دفعہ بیل بجائی۔ پھر گیٹ کھول دیا گیا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔

دس منٹ بعد اسے منت کے نمبر سے کال آئی۔ وہ اسے بھی اندر آنے کو کہہ رہی تھی۔ رحمت کا ماتھا ٹھنکا۔

Posted On Kitab Nagri

سوچتا ہوا وہ آگے بڑھا۔ گیٹ کھلا ہوا تھا۔ وہ ٹھٹک گیا۔ محتاط انداز میں اس نے قدم آگے بڑھائے۔ لان سے گزر کر وہ گھر کے اندر داخل ہوا۔ اچانک کسی نے پیچھے سے اسکی کمر سے پستول لگادی۔

ہوشیاری کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاتھ کھڑے کرلو۔ رحمت سن ہو گیا۔ وہ فیضی کی آواز پہچان گیا تھا۔

فیضی اسے بھی یہاں لے آؤ۔ شان کے کمرے سے سارہ کی آواز گونجی اور رحمت کو ساری گیم سمجھ آگئی۔ اس نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو فیضی نے پستول کا دستہ اسکی گردن میں مارا۔

رحمت کوئی بھی چالاکی تو جان سے جاؤ گے۔ فیضی غرایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رحمت بے بس ہو کر رہ گیا۔ بہت برے طریقے سے وہ پھنسا تھا۔

کمرے میں معیز بھی رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اور ایک جانب منت اور شان سہمے ہوئے بیٹھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سارہ سوچنا بھی مت کہ تم منہاس عالم کی بیوی اور بیٹے کے ساتھ کچھ غلط کرو گی اور وہ تمہیں بخش دے گا۔
رحمت نے اپنے آپ کو چھڑاتے ہوئے سارہ کو وارننگ دی۔ وہ بس خاموشی سے اسکو بندھتے دیکھتی رہی۔

تمہارے باس کی کمزوری اب میرے ہاتھ ہے۔ یوں سمجھ لو اسکی دکھتی رگ میرے قبضے میں ہے۔ وہ میرے
ساتھ کچھ برا کرے گا تو میں کیا ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھی رہوں گی۔
سارہ پھنکارتے ہوئے رحمت کے قریب ہوئی۔

نہیں رحمت۔ میں اسے تباہ کر دوں گی۔ چاہے مجھے خود کو بھی اس جنگ میں نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔ اب میں
پیچھے نہیں ہٹوں گی۔



چلو انہیں لے چلو۔ سارہ نے منت اور شان کی طرف اشارہ کیا۔

چھوڑ دو میری آپا کو۔ معیز چلایا۔ فیضی نے آگے بڑھ کر ایک تھپڑ اسکے چہرے پہ رسید کیا۔ منت تڑپ کر رہ
گئی۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے تو بہت سے کاموں میں ٹانگ اڑا رکھی ہے۔ تم کونسے کام کی بات کر رہے ہو؟ غازی نے انتہائی روی روکھے انداز میں سامنے والے کو طیش دلایا۔

تم یہ بتاؤ کہ تمہیں عباس کے قاتلوں کا کیسے پتا چلا؟ کیا تم جانتے ہو کہ اسے کس نے قتل کیا تھا؟

ہاں میں جانتا ہوں۔ غازی نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بے خوفی سے کہا۔

اور اپنے مالکوں کو جا کر بتادو کہ مجھ سے آمنے سامنے آکر بات کریں۔ میں اچھے سے جانتا ہوں کہ انہوں نے ہی عزہ کے ابو کو قتل کیا ہے۔ عزہ کے اپنے تایا اور چچا نے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکے سامنے کھڑا شخص ایک جھٹکے سے واپس مڑا اور دروازہ بند کر کے چلا گیا۔ اسے کہا گیا تھا تشدد کر کے غازی کا منہ کھلوائے کہ اسے کیا کیا معلوم ہے مگر اس نے تو خود ہی صاف صاف بتا دیا تھا کہ وہ سب جانتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد غازی کی توقع کے عین مطابق دو اشخاص کمرے میں داخل ہوئے۔ عزہ کے تایا اور چچا۔

Posted On Kitab Nagri

تو میرا شک ٹھیک تھا۔ غازی نے خیر سگالی مسکراہٹ چہرے پہ سجائی۔

ہاں تمہارا شک ٹھیک نکلا۔ عزہ کے تایا نے زہر آلود لہجے میں کہا۔

اور اب تم بتاؤ گے کہ یہ سچ کس کس کو پتا ہے۔

زیادہ لوگوں کو نہیں۔ بس مجھے۔ اکیلے کو۔ اس نے شانے اچکائے۔

تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔ تم عزہ سے فون پر بات کر رہے تھے۔ چچا نے شک سے اسے دیکھا۔

وہ تو میں بات کرنے کا ڈرامہ کر رہا تھا۔ اسے کچھ نہیں معلوم۔

Posted On Kitab Nagri

تو تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ چچا نے درشتی سے پوچھا۔

معلوم تو مجھے بھی نہیں تھا۔ میں نے تو بس تکا لگایا تھا۔ غازی نے قہقہہ لگایا۔

غازی جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں۔ ہم سے صاف صاف بات کرو۔

ٹھیک ہے تو صاف صاف بتاتے ہیں مجھے آپ لوگوں کے بارے میں ہر چیز معلوم ہو چکی ہے۔ ہر چیز مطلب ہر چیز۔۔ آپ لوگوں کا منشیات کا دھندہ۔ غیر ملکی ایجنسی سے تعلقات۔۔ عباس انکل کا قتل۔ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ مگر یہ سب ابھی صرف مجھے ہی معلوم ہے۔

سنجیدہ بات کرتے کرتے غازی پٹری سے اتر ا۔

اچھا یہ رسیاں تو کھول دیں۔ کمر میں بڑی کھجلی ہو رہی ہے۔

فکر نہ کریں۔ مجھے اپنا دوست ہی سمجھیں۔ انکو متذبذب دیکھ کر غازی نے دلاسا دیا۔

انہوں نے آگے بڑھ کر اسکی رسیاں کھولیں۔ تاہم وہ دونوں ابھی تک اچھنہ میں تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اف شکر ہے۔۔ غازی نے رسیوں سے آزاد ہوتے ہی انگڑائی لی۔

ویسے آپ کو مجھے اغوا کروانے کی ضرورت نہیں تھی۔ بھئی سیدھا سیدھا پوچھ لیتے میں تو موقع کی تلاش میں تھا کہ کب آلوگ مجھ سے بات کریں اور میں بھی اپنا تھوڑا فائی دہ تلاش کروں۔

غازی نے آنکھ مارتے ہوئے خالص کاروباری انداز اختیار کیا۔

تایا اور چچا کو تھوڑا سکون ہوا کہ شاید غازی ان کے کام آسکے۔ اگر وہ انکے خلاف زبان نہیں کھولنا چاہتا تھا تو یقیناً اسکو کچھ چاہیے تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب حویلی کے مردان خانے میں بیٹھے آرام سے

باتیں کر رہے تھے۔ غازی کو قریب ہی ڈیرے پہ قید کیا گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

ویسے آپ نے عزہ کے والد اور اپنے بھائی کیوں مروایا؟ غازی نے مدعے پہ آتے ہوئے پوچھا۔

چچا نے پہلو بدلا۔ غازی کے سوال نے واضح طور پر ان دونوں کو بے چین کیا تھا۔ آخر تایا نے ہی بتانا شروع کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہم شروع سے اس گاؤں کے حاکم رہے ہیں۔ ہمارے باپ دادا نے ہمیشہ جاگیر دابن کر حکمرانی کی ہے۔ ہم بھی اپنے باپ دادا کے نقش قدم پہ چلنا چاہتے تھے۔ لیکن عباس کی فطرت ہم دونوں سے شروع سے ہی الگ رہی تھی۔ عباس اگرچہ مجھ سے زیادہ چھوٹا نہیں تھا مگر پھر بھی ہم دونوں بھائی یوں کی آپس میں بہت بنتی تھی۔

تایا نے ساتھ بیٹھے چچا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

وہ ہمیشہ کتابی کیڑا بن رہتا تھا۔ زمین داری سے اسے بالکل بھی دلچسپی نہیں تھی۔ شہر میں رہتا تھا اور کبھی کبھار ہی گھر آتا تھا۔ جب بھی آتا تھا تب ہمیشہ جھگڑا کھڑا کر دیتا تھا۔ ایسے نہ کرو ویسے نہ کرو۔ ہم سب کی مرضی کے خلاف وہ پولیس میں چلا گیا۔ پھر شادی بھی اس نے اپنی مرضی سے خاندان سے باہر شہر کی لڑکی سے کی۔ ابانے اسے جائیداد سے بے دخل کر دیا مگر عزہ کی پیدائش پہ ابانے اسے معاف کر کے حویلی بلا لیا۔ بے وجہ اپنے پولیس میں ہونے کا رعب ہم پہ جھارٹا رہتا تھا۔ انہی دنوں ابا کی وفات ہو گئی تو گدی میرے ہاتھ آگئی۔ ابا کی وجہ سے بہت سے لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا رہتا تھا۔ افغانستان سے آئے دوستوں سے بھی اکثر ملاقات رہتی تھی۔ انہی دنوں ایک دوست کے توسط سے اسمگلنگ شروع کر دی تھی۔ اس میں زمین داری سے بھی زیادہ پیسے تھے۔ کچھ سال ہم دونوں یہ چھپ کر کرتے رہے مگر پھر نہ جانے کیسے عباس کو بھنک پڑ گئی۔ وہ اپنے خاندان کو لے کر

Posted On Kitab Nagri

شہر چلا گیا۔ تھوڑے عرصے کے لیے ہم نے اپنا کام بند کر دیا تاکہ اسے یقین دلا سکیں کہ ہم کچھ غلط نہیں کر رہے۔ پھر دو سال

بعد افغانستان کی وساطت سے کچھ غیر ملکی ایجنسیوں سے ہمارے رابطے استوار ہوئے۔ وہ ہماری حویلی میں اکثر پناہ گزین ٹہراتے اور بدلے میں لاکھوں دیتے۔ عباس اکثر گاؤں آتا۔ سب لوگوں کو یہی لگتا تھا کہ وہ زمین کے حوالے سے لڑنے آتا ہے۔ آہستہ آہستہ اس نے ہمارے خلاف ثبوت اکٹھے کرنے شروع کر دے۔ ہمیں پھر قبل

از وقت اسے ریٹائی رکروانا پڑا۔ اس نے ایک بینک میں سیکورٹی گارڈ کی نوکری کر لی لیکن ہار نہیں مانی۔ وہ واپس نہیں آیا۔ اسے ہمارے خلاف کافی ثبوت مل چکے تھے۔ لیکن وہ ہمیں آخری موقع دینا چاہتا تھا۔ وہ گاؤں آیا ہماری کافی تلخ کلامی ہوئی۔ وہ واضح طور پر ہمیں دھمکی دے کر گیا تھا کہ وہ ہمارے خلاف ثبوت میڈیا میں دے دے گا۔ اسکی سب حرکتوں کی خبر ہمارے مالکوں کو بھی تھی۔ انہوں نے سختی سے کہہ دیا کہ اگر ہم نے عباس کو راستے سے نہیں ہٹایا تو وہ ہم پر سے ہاتھ اٹھالیں گے پھر پولیس کچھری بدنامی ہمیں خود ہی اٹھانی پڑے گی۔ ہمارے پاس اسکے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ عباس کو راستے سے ہٹادیں۔

www.kitabnagri.com

سیڈ۔۔ غازی نے تبصرہ کیا۔ اسے حقیقتاً بہت دکھ ہوا تھا۔ بغیر دیکھے اسے عباس سے عقیدت محسوس ہونے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پھر کیا ہوا؟ اس نے اٹھتے ہوئے کونے میں رکھی فریج میں سے کوک نکالتے ہوئے پوچھا۔ حالانکہ اس سے آگے کی ساری کہانی وہ جانتا تھا۔

پھر کچھ نہیں عباس کی موت کے چھ مہینے بعد ہی عذہ کو جوش چڑھا کہ وہ تحقیقات کروائے۔

اب کی بار چچا نے بات آگے بڑھائی۔ غازی نے کولڈ ڈرنک گلاسوں میں بھر کر انکی جانب بڑھائی اور خود بھی گھونٹ بھرتے ہوئے سننے لگا۔ ساتھ ساتھ وہ ایک چور نظر کونے میں لگے کیمرے اور وائی س ریکارڈر پہ بھی ڈال لیتا جہاں سب کچھ بمع آواز ریکارڈ ہو رہا تھا۔

عذہ نے پولیس میں رپورٹ کروائی تو ہم نے راحت کو مجبور کرنا شروع کر دیا کہ وہ بچیوں کو لے کر یہاں گاؤں آجائے۔ عذہ کو ڈرانے دھمکانے سے یہ ہوا کہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر لاہور چلی گئی اور راحت فضا اور ردا کو لے کر یہاں آگئی۔ دو ڈھائی سال تک سب ٹھیک رہا۔ پھر اچانک ایک دن خبر ملی کہ عذہ واپس آگئی ہے۔ جس دن وہ کیس دوبارہ کھلوانے پولیس اسٹیشن گئی اسے دن انسپکٹر بشیر نے ہمیں فون کر کے بتا دیا تھا کہ عباس قتل کیس دوبارہ کھلوا یا جا رہا ہے۔ عذہ کو ڈرانے کے لیے پولیس اسٹیشن کے باہر اس پہ حملہ کروایا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

غازی کو وہ دن یاد آیا جب گوجرانوالہ میں رضی کی جگہ وہ عزمہ سے اے ایس پی بن کر ملا تھا اور اسی دن تھانے سے باہر فائی رکھا گیا تھا۔

لیکن وہ نہ مانی۔ ہم نے عزمہ پہ نظر رکھنی شروع کر دی۔ پھر ایک دن بھائی صاحب نے اس کو اور تمہیں ایک ہوٹل میں دیکھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتے تم اسے بیگم کہتے ہوئے وہاں سے لے گئے۔ پھر جب تم اور عزمہ ان کے پرانے مکان میں گئے تو کرائے دار عورت نے ہمیں فون کر کے بتا دیا کہ تم لوگ عباس کی ڈائی ری ڈھونڈنے آئے ہو۔۔

غازی بے اختیار چونکا۔ اسے اس کرائے دار عورت کے تاثرات یاد آئے جب وہ انہیں عجیب سی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے دل ہی دل میں انکی چالاکی کو داد دی۔ کیا خوب انتظام کر رکھا تھا کہ پولیس اسٹیشن میں بھی مخبر رکھ لیے اور کرائے دار کی صورت میں بھی تاکہ ہر صورت حال سے انہیں آگاہی ملے۔

پھر تم لوگوں کی گاڑی کا پیچھا کرتے ہوئے ہمارے لوگوں نے عزمہ سے وہ ڈائی ری والی فائی ل چھین لی یوں خطرہ ہمارے سروں سے وقتی طور پر ٹل گیا۔ ایک دن رات کے وقت تمہیں اور عزمہ کو اکٹھے پھر سے ایک ہوٹل میں دیکھا تو بھائی صاحب کو امید کی کرن نظر آئی۔ اگر عزمہ کو گاؤں لے آتے تو وہ لازمی طور پر یہیں قید کر دی

Posted On Kitab Nagri

جاتی۔ اسی لیے تمہیں گاؤں آتے ہوئے فارم ہاؤس چھوڑ دیا گیا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ غیرت کا معاملہ بنا کر عزہ کا نکاح کامران کے ساتھ کر دیں گے تو کبھی وہ حویلی سے باہر نہیں جاسکے گی مگر تم نے انٹری مار کر سب گڑ بڑ کر دی۔ بقول تمہارے کہ تمہارا عزہ سے نکاح ہوا ہے۔ ہم جانتے تھے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔

کو لڈ ڈرنک پیتے پیتے غازی کو پھندہ لگا۔ بری طرح کھانسنے لگا۔ اسے سن کر شاک لگا تھا۔ اس کے تاثرات سے بے خبر تایا نے بات جاری کی۔

صاف پتا چل رہا تھا کہ راحت نے عزہ کو بچانے کی خاطر تم دونوں کا ساتھ دیا ہے اس لیے ہم نے پلان کیا کہ تم دونوں کی شادی کروادی جائے۔ تاکہ شادی کے ہنگاموں میں عزہ کا دھیان عباس کے کیس سے ہٹ جائے۔ سب کچھ ٹھیک جارہا تھا مگر پھر فون پہ تمہاری گفتگو سنی کہ تم جان گئے ہو عزہ کے والد کا قتل اسکے قریبی عزیزوں نے کیا ہے۔ ہم ڈر گئے تھے اسی لیے تمہیں اٹھولیا۔ اب تم بتاؤ گے کہ تمہیں ہمارے بارے میں سب کیسے پتا چلا؟

شاید آپ بھول رہے ہیں کہ میں ایک پولیس والا ہوں۔ غازی نے منہ بنا کر جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

میری عقابی نظروں سے آپ لوگوں کی خفیہ سرگرمیاں پوشیدہ نہ رہ سکیں۔ جس دن آپ کے مہمان خاص آئے اس دن میں نے واپسی پہ ان کا پیچھا کروایا۔ ساری معلومات کروائی تو سارے دھندوں کا پتا چل گیا مجھے۔ دو اور دوچار کرتے ہوئے شک ہوا کہ ضرور عذہ کے والد کا قتل بھی آپ نے کیا ہوگا تبھی جان بوجھ کر ڈراما کیا اور میرا شک صحیح نکلا۔۔

اب تم کیا چاہتے ہو؟ ان سب رازوں کے بدلے تمہیں کیا چاہیے؟ بتانے کا کام کی بات پوچھی۔

مجھے فلحال تھوڑا آرام چاہیے تاکہ میں آپ کے رازوں کو ہضم کر سکوں۔ اس بارے میں صبح بات کریں گے۔ ڈیرے پہ۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اٹھتے ہوئے بولا۔ (میں کیا پاگل ہوں جو الٹی سیدھی باتیں کر کے پھنس جاؤں۔ آخر ریکارڈنگ ہو رہی ہے کوئی مذاق نہیں)

Posted On Kitab Nagri

مسکراتے ہوئے وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ اور وہ دونوں اسکی پشت کو گھورتے رہ گئے۔ ان سے ہر بات اگلو اکر خود گول مول جواب دے کر وہ خود کو صاف بچا گیا تھا۔

* _____



اسے اس چھوٹے سے کمرے میں قید ہوئے ایک دن گزر چکا تھا۔ بھوک پیاس خوف اور تنہائی نے مل کر اسے ایک ہی دن میں پچھاڑ کر رکھ دیا تھا۔ اسے شان کی فکر بھی ستار ہی تھی۔ پتا نہیں وہ کہاں تھا اسکے ساتھ کیا ہو رہا تھا۔

پتا نہیں رحمت اور معیز کے ساتھ کیا کیا ہے ان لوگوں نے۔

سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹنے لگا۔ کل سے اس نے کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔ اس وقت اسے شدت سے بھوک لگ رہی تھی۔ وقت کا اسے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ دن ہے یا رات۔ وہ بس اس انتظار میں تھی کہ کب اسکی جان یہاں سے چھوٹے اور وہ گھر جائے۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کھانا اندر دھکیل دیا گیا۔ وہ بے تابی سے آگے بڑھی اور کھانے پہ ٹوٹ پڑی۔ کھانا کھاتے ہوئے اس نے پھر سے دروازہ کھلنے کی آواز سنی۔ اس بار اندر آنے والی سارہ تھی۔ منت کا کھانے سے دل اچاٹ ہو گیا۔ اسے دیکھتے ہی بھوک مرگئی تھی۔

سارہ مجھے میرے گھر جانا ہے۔ اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ سارہ نے ایک نظر اسکے ادھ چھوڑے کھانے کو دیکھا اور ایک نظر اسکو۔ وہ ایک ہی دن میں مر جھاگئی تھی۔
منت سے زیادہ دیر کھڑا نہیں رہا گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ اس نے ایک بار پھر التجا کی۔

پلیز مجھے یہاں سے نکالو۔ میں اب تمہارے سائے سے بھی دور رہوں گی۔ پلیز مجھے جانے دو۔

www.kitabnagri.com

تم نکلنا چاہتی ہو یہاں سے؟ سارہ نے تمسخرانہ انداز میں منت سے سوال کیا۔

منت نے خشک لبوں پہ زبان پھیرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

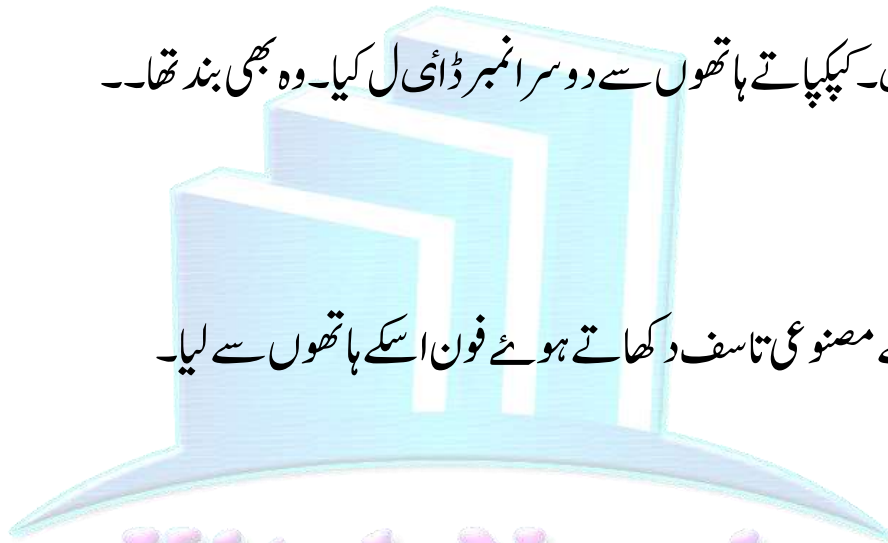
وہ قدم قدم چلتی ہوئی منت کے قریب آکر پنچوں کے بل آ بیٹھی۔

چلو ایک کام کرتے ہیں۔ تم یہ میرا موبائل لو اور منہاس کو کال کر لو۔ ٹھیک ہے۔

سارہ نے منت کی طرف اپنا فون بڑھایا۔ منت نے بے تابی سے اس کا فون پکڑ کر منہاس کا نمبر ملا لیا۔ اس کا نمبر بند جارہا تھا۔۔

منت روہانسی ہو گئی۔ کپکپاتے ہاتھوں سے دوسرا نمبر ڈائل کیا۔ وہ بھی بند تھا۔۔

چہ چہ چہ۔۔۔ سارہ نے مصنوعی تاسف دکھاتے ہوئے فون اسکے ہاتھوں سے لیا۔



نہیں اٹھائے گا فون۔۔ صرف میرا ہی نہیں کسی کا بھی نہیں۔ تمہارا بھی نہیں۔۔

www.kitabnagri.com

منت ہو سکتا ہے کچھ دنوں تک میرا تم سے رابطہ نہ ہو پائے۔۔

منت کے کانوں میں منہاس کی آواز گونجی۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے کتنا دکھ ہوتا ہے نہ جب آپ کی فکر کرنے والے کو معلوم ہی نہ ہو کہ آپ کس افیت سے گزر رہے ہیں۔ کتنا دل دکھتا ہے جب ہر پل خیال رکھنے والا انسان آپ سے اس وقت دور ہو جب اسکی سب سے زیادہ ضرورت محسوس ہو۔ پتا ہے ایسے وقت میں تکلیف بھی اپنی ہر حد سے گزر جاتی ہے۔

سارہ نے منت کے چہرے پہ آئی ی لٹ کو اسکے کانوں کے پیچھے اڑتے ہوئے زہریلے لہجے میں کہا۔ منت نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔

تمہارے شوہر کو خبر تک نہیں کہ تم اغوا ہو چکی ہو۔۔ اور میں ہر ممکن کوشش کروں گی کہ وہ جس کام میں پھنسا ہے ایک طویل مدت تک اسی میں مشغول رہے۔

منت نے خوف سے انکار میں سر ہلایا۔

تم پچھتاؤ گی منت کہ تم نے کس سے دشمنی مول لی ہے۔۔ سارہ کھڑے ہوتے ہوئے چلائی۔

تم مرنے کی دعا کرو گی اور میں تمہیں مرنے نہیں دوں گی۔

یہ دشمنی نہیں ہے یہ جلن ہے حسد ہے۔ منت نے اپنے حواسوں پہ قابو پاتے ہوئے ہموار لہجے میں کہا۔ سارہ چونک گئی۔ مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھوتی ہوئی معدوم ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے ٹھیک کہا۔ یہ دشمنی نہیں ہے۔۔ حسد ہے۔ اور حسد دشمنی سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ دشمنی میں انسان پلاننگ کرتا ہے اور حسد میں اندھا ہو کر وہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔ میں بھی نہیں جانتی کہ میں نے ٹھیک کیا یا نہیں۔

تمہیں مجھ سے حسد ہے۔ شان کا کیا قصور ہے؟ اس معصوم کو تو چھوڑ دو۔ منت نے اسکی منت کی۔ اوہاں۔۔ میں تمہیں یہاں شان کے بارے میں ہی بتانے آئی تھی۔ سارہ یاد آنے پہ یکدم بولی۔ وہ کیا ہے نہ۔ میں نے اسکے آخری وقت کی ویڈیو بنائی ہے تاکہ تمہاری مامتا کو ٹھنڈک مل جائے۔ اس نے اپنے موبائی ل پہ ایک ویڈیو چلا کر منت کے سامنے کی۔

www.kitabnagri.com

اس میں شان نظر آرہا تھا۔ ایک اونچی بلڈنگ سے فیضی نے اسکو نیچے کی طرف لٹکا کر رکھا ہوا تھا۔ شان زور زور سے چلا رہا تھا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منت کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا۔

چھوڑ واس کو۔۔ چھوڑ دو میرے بچے کو۔۔ وہ ہندیانی انداز میں چلانے لگی۔۔

تم پاگل ہو گئی ہو ایک چھوٹے سے بچے کے ساتھ یہ کیا کر رہی ہو۔ پلیز اسے چھوڑ دو۔۔

سکرین پہ نظر آتے فیضی نے ایک جھٹکے سے شان کے ہاتھ چھوڑے تھے۔

نہیں۔۔۔ منت نے چیخ کر ہاتھ آگے بڑھائے جیسے شان کو گرنے سے بچانا چاہتی ہو۔۔ لیکن تب تک سکرین تاریک ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

افسوس تمہارا شان۔۔ ویسے وہ بلڈنگ کافی اونچی تھی۔ پتا نہیں بیچارے بچے کا کیا ہوا ہو گا۔۔

سارہ نے اسکی حالت سے لطف اٹھاتے ہوئے کہا۔ منت اس پر جھپٹ پڑی۔۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

میں تمہیں جان سے مار دوں گی اگر شان کو کچھ ہوا تو۔ اس نے سارہ کا گریبان پکڑ کر اسے پیچھے دھکیلا۔ سارہ نے ایک جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑوایا۔ منت کے بال دبوچے۔

مر گیا تمہارا شان۔۔ سمجھ آئی۔ اور بہت جلد تم بھی مرو گی۔ یہ دیکھو اسکی تصویر۔۔

منت کو نیچے دھکا دیتے ہوئے اس نے وہیں کھڑے کھڑے ایک تصویر منت کے آگے کی۔ اس میں واقعی شان تھا جو آنکھیں موندے زمین پہ پڑا ہوا تھا اور اسکے سر سے خون بہہ رہا تھا۔

شایان۔۔۔۔ منت کی چیخ اسکے گلے میں ہی دب گئی۔ اس کا سانس رکنے لگا۔

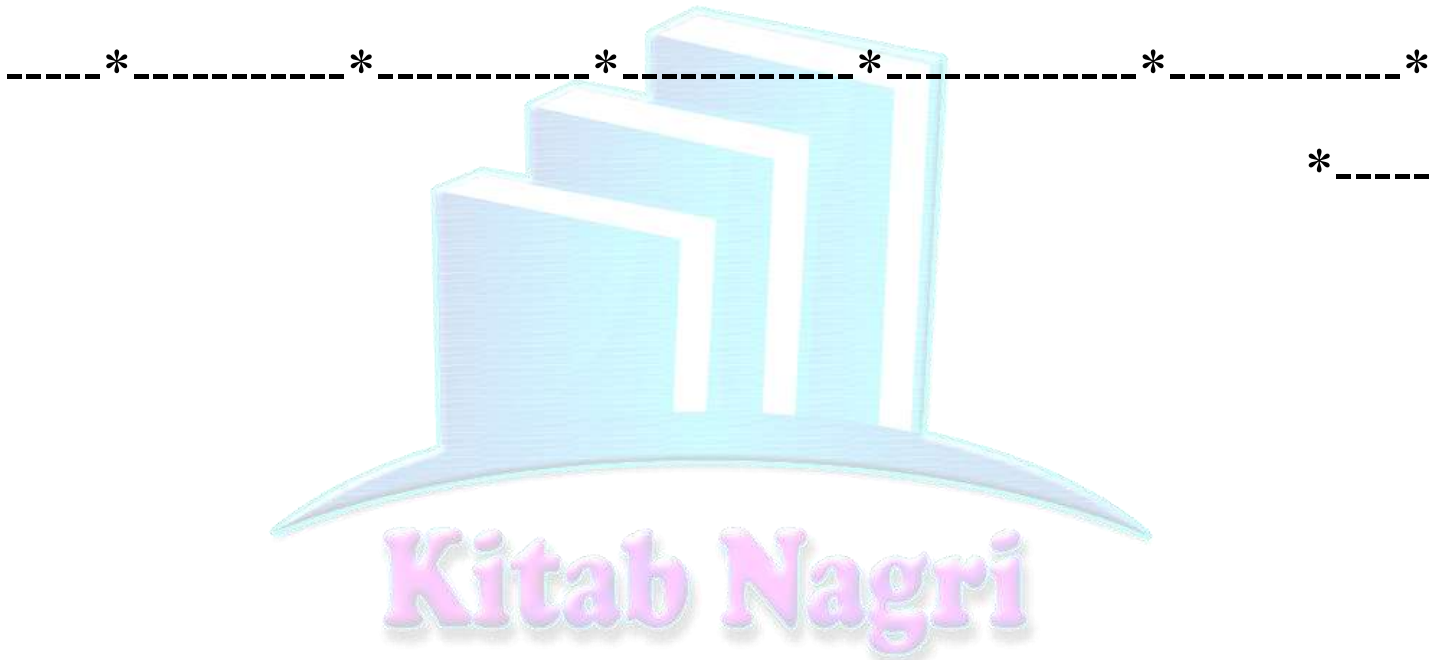
www.kitabnagri.com

نہیں یہ سب جھوٹ ہے۔ اس نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ خود کو تسلی دی۔

یہ جھوٹ نہیں ہے۔ تمہارا ایک پیارا تو دنیا سے رخصت ہو گیا اب باقیوں کی باری ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نفرت سے کہتے ہوئے باہر دھاڑ سے دروازہ بند کر کے چلی گئی۔ منت کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں آگیا۔ وہ اونچی آواز سے شان کو پکارتے ہوئے رونے لگی۔



سارہ جیسے ہی باہر نکلی فیضی کو اپنا منتظر کھڑا پایا۔ وہ ناقابل فہم نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

یہ سب کیا ہے سارہ جی؟ اسے سارہ نے کہا تھا اور وہ ویڈیو اس نے کل بنائی تھی۔ بنائی کیا تھی ایڈٹ کی تھی۔

یہ سب ٹیکنالوجی ہے فیضی۔ سارہ اسکی نا سمجھی پہ ناگواری سے جواب دے کر باہر نکلی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تو میں بھی جانتا ہوں۔ لیکن آپ کر کیا رہی ہیں؟ فیضی نے اس کے پیچھے چلتے چلتے الجھن سے پوچھا۔ شان کو کل رات اس نے بحفاظت رحمت کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ اور وہ جانتا تھا آج نہیں تو کل تک منہاس یہاں ہوگا اور وہ منت کو لے جائے گا اس کے بعد سارہ کیا کرتی۔

سارہ تیز قدموں سے چلتی ہوئی اپنی گاڑی تک آئی۔ دروازہ کھول کر بیٹھنے لگی تو جیسے فیضی کی صورت پہ رحم آگیا۔ گاڑی کا دروازہ کھولے اس پہ بازو رکھتے ہوئے اس نے پراسرار لہجے میں کہا۔
میں اس کے ساتھ ویڈیو ویڈیو کھیل رہی ہوں۔

نہیں سمجھے؟ فیضی کے چہرے پہ ہنوز الجھے تاثرات دیکھ کر اس نے استفسار کیا۔ فیضی نے نفی میں سر ہلادیا۔

www.kitabnagri.com

ایک ویڈیو اس نے بنائی تھی اور ایک ہم نے بنائی۔ سچی تھی یا جھوٹی کیا فرق پڑتا ہے۔ اس نے اپنے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے بے نیازی سے کہا۔

یعنی وہ سچ میں سمجھ بیٹھی ہے کہ شان مر گیا؟ فیضی نے حیرت سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے بتایا تھا کہ منت ایک بیوقوف اور جذباتی لڑکی ہے۔ وہ ذرا سادماغ سے کام لیتی تو سمجھ جاتی کہ وہ ویڈیو ایڈیٹ کی گئی تھی۔ سارہ شانے اچکاتے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے بہت مہارت سے وہ ویڈیو میں نے بنائی اور پھر ایڈٹ کی تھی۔ اسے دیکھ کر اچھا خاصہ ہوشیار شخص بھی دھوکہ کھا سکتا ہے۔ فیضی نے برامانتے ہوئے کہا تو سارہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

اب آگے کا کیا پلان ہے؟ فیضی نے بے تابی سے پوچھا۔ اسے اس کھیل میں بہت مزہ آرہا تھا۔ بغیر ہاتھ ہلائے دشمن کو چاروں خانے چت کرنے کا یہ انداز اسکے لیے نیا تھا۔ جسمانی ٹارچر کی بجائے کسی کے اعصاب کو حملہ کر کے اپنی شکست کا بدلہ کیسے لینا ہے یہ سارہ اسے بخوبی سکھار ہی تھی۔

www.kitabnagri.com

اگلی ویڈیو کی تیاری کرو۔ منت کو سنبھلنے کا موقع دے بغیر اسے ایک کے بعد ایک وڈیو اسے دکھانی ہے تاکہ منہاس کے آنے سے پہلے پہلے اسے مکمل طور پر توڑ دیا جائے۔ منہاس کو اب تک چل چکا ہوگا۔ اسے آنے میں کچھ گھنٹے تو

Posted On Kitab Nagri

لگیں گے۔ ہمارے پاس صرف اتنا ہی وقت ہے۔ منت کو ان کچھ گھنٹوں میں، میں نے ذہنی مریض نہ بنادیا تو میرا نام سارہ معراج نہیں۔

سارہ نے ایکسیلیئر پٹرپہ دباؤ بڑھاتے ہوتے ہوئے آگے کی پلاننگ کی اور زن سے گاڑی بھگا کر لے گئی۔

سازشی عورت۔۔ فیضی نے دھول اڑاتی گاڑی کو دور جاتے دیکھ کر سارہ کے مکار ذہن پہ تبصرہ کیا۔

-----*-----*-----*-----*-----*

رحمت نے منت کے جانے کے بعد دو گھنٹے کی تگ و دو کے بعد خود کو رسیوں کی قید سے آزاد کیا۔ اسکے بعد وہ معیز کی جانب بڑھا اور اسے بھی کھولا۔
www.kitabnagri.com

کون تھے وہ لوگ؟ اور آپا کو کہاں لے گئے ہیں؟ معیز نے کھڑے ہوتے ہوئے بدحواسی سے پوچھا۔ وہ بیچارہ تو منت کو لینے آیا تھا کیا پتا تھا آگے یہ سب کچھ ہو جائے گا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

معیزا بھی تم گھر جاؤ اور اپنے گھر والوں کو منت باجی کے متعلق کچھ نہ بتانا۔ میں منہاس بھائی سے رابطہ کرتا ہوں۔

رحمت نے جلدی جلدی کہتے ہوئے فون نکالا اور باہر کی جانب بڑھا۔

مگر میں اس طرح اپنی آپا کو چھوڑ کر کیسے گھر چلا جاؤں؟ معیزا روہانسا ہوتا ہوا اسکے پیچھے بھاگا۔

میں نے کہا نہ۔ فکر نہیں کر جو لوگ انہیں لے کر گئے ہیں وہ انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ میں منہاس بھائی کو اطلاع کرتا ہوں وہ خود ہی دیکھ لیں گے اس معاملے کو۔ بس تم اپنے گھر جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کچھ مت بتانا۔ اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔



بمشکل معیزا کو سمجھاتے ہوئے گھر کی جانب روانہ کیا اور خود منہاس کے نمبر پر فون کیا۔ نمبر بند تھا۔ اس نے طیش سے دیوار پر مکا مارا۔ اسے معلوم تھا کہ نمبر بند ہی ہوگا۔ وہ خود کہہ کر گیا تھا کہ وہ کسی سے رابطے میں نہیں رہے گا۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے رفیق کو فون کر کے سارہ کے خفیہ ٹھکانوں کا پتہ کرنے کا کہا۔

Posted On Kitab Nagri

رفیق تو سنتے ہی آگ بگولہ ہو گیا تھا۔ بیس منٹ تک وہ منہاس کے سب وفاداروں کے ساتھ اسکے گھر پہ تھا۔ انہوں نے سارہ کے خاص بندے سلطان کو اٹھوا لیا تھا جو چند دنوں کی چھٹی پہ تھا۔ سارہ کو اس بات کی خبر نہیں تھی۔ رات تک وہ اس پہ تشدد کرتے رہے تھے اور اس نے انہیں چند ٹھکانوں کی خبر دی تھی۔

رات کے آٹھ بجے رحمت کے موبائی ل پہ میسج آیا کہ پارک کے گیٹ کے پاس سے شان کو لے جائے۔ وہ دوڑتے ہوئے گیا تھا واقعی وہاں شان کھڑا رہا تھا۔ اس نے بھیج کر اسے گلے لگایا۔ وہ معصوم بچہ بری طرح سے ڈرا ہوا تھا۔

وہ گندے لوگ آنی کو لے گئے۔۔۔ وہ روتے ہوئے بار بار یہی تکرار کر رہا تھا۔

شان کو گھر لا کر بہلا پھسلا کر کھانا کھلایا۔ اسے سلانے کے بعد وہ سب ایک بار پھر غور و فکر کر رہے تھے کہ کیا کریں۔

بھائی کو تو پتا بھی نہیں ہو گا کہ بھابھی کو سارہ نے اغوا کر لیا ہے۔ رفیق نے دلگرفتی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے بھائی کے باس کے اکاؤنٹ پر ای میل کر دی ہے کل تک انکے پاس اطلاع پہنچ جائے گی۔ مگر اس سے پہلے پہلے ہمیں منت باجی کو ڈھونڈنا ہو گا۔

رحمت نے پریشانی سے کپٹی مسئلے ہوئے کہا۔ ان سب کے لیے منہاس اور اس سے وابستہ ہر رشتہ بہت اہم تھا۔

ٹھیک ہے چلو پھر اسکے خفیہ ٹھکانوں پہ چھا پائیں۔ رفیق برجوش ہوتے ہوئے اٹھا۔ باقی سب نے بھی تقلید کی۔

رحمت تم ادھر ہی رکوشان کے پاس۔ وہ اکیلا ہے گھر پہ۔ ہم اب مزید رسک نہیں لے سکتے۔ رفیق نے رحمت کو جانے سے روکتے ہوئے کہا تو وہ بیٹھ گیا۔

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے تم لوگ جاؤ مجھے پل پل کی خبر دیتے رہنا۔

Posted On Kitab Nagri

دس لوگوں کا گروہ رفیق کے ہمراہ چلا گیا اور وہ اٹھ کر شان کے کمرے میں آ گیا۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ وہ
چختے ہوئے اٹھا۔

نہیں انکل مجھے مت ماریں۔۔۔

شان بیٹا۔۔ رحمت تیزی سے آگے بڑھا۔ کیا ہوا و کیوں رہے ہو؟

بازوؤں کے حلقے میں لیتے ہوئے اس نے شان کو پکارا۔

وہ گندے انکل مجھے نیچے گرا رہے تھے۔ اتنی بڑی بلڈنگ سے۔

اس نے اپنے ہاتھ سے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

www.kitabnagri.com

پھر کیا ہوا؟ رحمت نے اپنا غصہ قابو کرتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

میں بہت رویا پھر انہوں نے مجھے نہیں گرایا۔ شان نے معصومانہ انداز میں بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

اب تو یہاں کوئی ی نہیں ہے نہ۔ چلو اب تم سو جاؤ میں یہیں ہوں۔

وہ ہولے ہولے شان کو تھکی دینے لگا۔ شان بہت ڈرا ہوا تھا۔ اگر شان کا یہ حال تھا تو وہ انداز کر سکتا تھا کہ منت کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہو گا۔

رات گئے رفیق منہ لٹکائے لوٹا تھا۔ سارہ کے سارے خفیہ ٹھکانوں پہ وہ گئے تھے مگر وہ کہیں بھی نہیں تھی۔



سارہ اس فیضی کی وجہ سے اتنا بڑا چھل ہی ہے۔ رفیق پہلے فیضی پہ ہاتھ ڈالنا ہو گا۔

رحمت نے پرسوج انداز میں کہا۔ رفیق تھک کر صوفے پہ لیٹ گیا۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو اسی لیے میں نے باقی سارے بندوں کو پورے شہر میں پھیلا دیا ہے کل تک فیضی کا پتا چل جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ رات رحمت کی آنکھوں میں کٹی تھی۔ شان وقفے وقفے سے ڈر کر اٹھ جاتا تھا۔ صبح چھ بجے کے قریب اسکی آنکھ لگی تھی اور دس بجے کے قریب وہ جاگا تھا۔ رفیق نکل چکا تھا۔ آج سب کا پلان فیضی کے ٹھکانوں پہ چھاپے مارنے کا تھا۔

* * * * *

سارہ کے جانے کے دو گھنٹے بعد بعد فیضی کمرے میں آیا تھا۔ اس نے ترحم بھری نظروں سے منت کو دیکھا جو گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی۔ آہٹ پہ منت نے سر اٹھایا اور غصے سے اسکی طرف لپکی۔



کیا کیا ہے تم لوگوں نے میرے بیٹے کے ساتھ۔ فیضی کا گریبان پکڑتے ہوئے اس نے چلا کر پوچھا۔

وہی کیا ہے جو تمہیں دکھا چکے ہیں۔

اس نے بے رحمی سے منت کے ہاتھ جھٹک کر اسے دھکا دیا۔ وہ پیچھے دیوار سے جا لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی تو ہم نے کچھ کیا ہی نہیں بھا بھی جی۔ فیضی نے خباثت سے دانت نکالے۔

میں آپ کو بھا بھی جی کہہ سکتا ہوں نہ۔ وہ کیا ہے نہ منہاس میرے بھائی یوں کی طرح ہے۔ بلکہ بھائی ہی ہے۔ ہم نے کئی سال ایک دوسرے کے ساتھ گزارے ہیں۔ برسوں کا ساتھ ہے۔ مافیا میں ہم دونوں ایک ساتھ ہی شامل ہوئے تھے۔



منت کے لیے یہ دوسرا بڑا جھٹکا تھا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں۔ میرے صاحبِ عالم ایسے نہیں ہیں۔ وہ اور مافیا کبھی نہیں۔

تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔ اس نے دکھتے سر کے ساتھ فیضی کو جھٹلایا۔

تمہیں یقین نہیں آ رہا نہ۔ اپنی دوست عزہ سے بات کر لو۔ وہ تمہیں سچ بتائے گی۔

اس نے منت کا موبائی ل اپنی جیب سے نکالا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن ایک بات میں بتانا چاہوں گا۔ اگر تم نے کوئی بھی ہوشیاری کی تو تمہارے بھائی کی زندگی کی ضمانت نہیں ہے ہمارے پاس۔

فیضی کے سفاک لہجے پہ منت کا دل دہلا۔ زمین پہ بیٹھتے ہوئے اس نے اپنے بال جکڑتے ہوئے کہا۔

مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔ تم جاؤ یہاں سے۔ نکل جاؤ۔

بات تو کرنے پڑے گی بھابھی جی۔ ورنہ آپ پہ اپنے شوہر کی اصلیت کیسے کھلے گی۔

وہ اسکے پاس نیچے بیٹھتے ہوئے عزہ کو کال کرنے لگا۔ بیل جانے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خیال سے اپنے بھائی کی کا سوچ کر بات کرنا۔ فیضی نے ایک بار پھر اسے دھمکایا۔

ہیلو منت۔۔ دوسری جانب سے عزہ کی آواز آئی تھی۔

ہاں۔۔ منت نے خالی پن سے جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں تھی تم صبح سے دس دفعہ فون ملا چکی ہوں تمہارا۔ معیز کو بھی فون کیا وہ بھی نہیں اٹھا رہا۔

معیز کے نام پہ منت کے دل کو کچھ ہوا۔ اسے یہاں لانے سے پہلے انہوں نے منت کے سامنے معیز کو باندھا تھا۔

کیوں کر رہی تھی تم کال۔ منت نے متوحش ہوتے ہوئے پوچھا۔ فون فیضی نے اسکے کانوں سے لگا رکھا تھا اور ایک ہاتھ میں پستول پکڑی ہوئی تھی۔

منت دیکھو جو بات میں تمہیں بتانے جارہی ہوں وہ سن کر مجھ سے ناراض نہ ہونا۔ میں نے تمہیں بتایا تھا نہ کہ سارہ معراج کا ایک پار ٹنر بھی ہے مگر اسے سارہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ صبح مجھے سارہ نے اپنے سارے اصلی ڈاکو منٹس بھیجے ہیں۔ اور یقین کرو مجھے یہ جان کر دھچکا لگا کہ اس کا بزنس پار ٹنر اور کوئی نہیں بلکہ۔۔۔

عزہ رکی۔ منت کا سانس تنہا۔ اس نے فون کانوں سے پرے ہٹایا۔ فیضی نے اسے گھورتے ہوئے موبائی ل کا اسپیکر آن کیا۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس بھائی ی ہیں۔ عزہ نے منت کی سماعتوں پہ بم پھوڑا۔ اس کی دھڑکن معدوم ہونے لگی۔

نہ صرف وہ سارہ کے بزنس پارٹنر ہیں بلکہ مافیا گینگ کے سربراہ بھی ہیں۔ اور اس بات کے ثبوت مجھے خود سارہ نے دیے ہیں۔ اور سارے ثبوت اصلی ہیں۔

عزہ نے دلگرفتی سے بتایا۔ منت کا وجود جیسے تیز دھار آلے سے کٹنے لگا۔

منت تم سن رہی ہو؟ عزہ کی پریشان سی آواز ابھری۔

منت نے طیش میں آتے ہوئے فون فیضی سے چھین کر سامنے والی دیوار پہ دے مارا۔ فیضی نے بے قابو ہوتے ہوئے منت کے چہرے پہ طمانچہ رسید کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو کیا سمجھتی ہے تیرا شوہر بڑانیک ہے۔ اس نے منت کے بال جکڑے۔ وہ درد سے چیخنے لگی۔ اچانک سے جی متلانے لگا۔ کھایا پیامنہ کے راستے باہر آنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

فیضی نے منت کے سامنے اپنے موبائل کی سکرین کی۔ وہ ایک ویڈیو تھی جس میں کئی جگہ سارہ اور منہاس ایک ساتھ نظر آرہے تھے۔ کئی جگہ وہ دستخط کر رہے تھے اور کہیں ڈیکنگ کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

لو اپنی آنکھوں سے دیکھو۔ تمہارا شوہر سارہ کا بزنس پارٹنر ہے۔ اس سے بڑھ کر اور ثبوت تمہیں کیا چاہیے؟

منت کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ سارے پہاڑ آج کے دن ہی اس

پہ ٹوٹ رہے تھے۔ معدہ اور انتڑیاں سکڑنے لگیں۔ اس کو ابکائی آئی اور اگلے ہی پل اس نے الٹی کر دی۔

فیضی نے گالی دیتے ہوئے اسے پرے دھکادیا اور روتی ہوئی منت کو منڈھال چھوڑ کر زور سے دروازہ بند کر کے

www.kitabnagri.com

باہر چلا گیا۔

جیسے ہی وہ باہر آیا تو شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔ کالے بادلوں نے پورے آسمان کو گھیرا ہوا تھا۔ اس کا کام ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سارہ کے اندازے کے مطابق منہاس رات کے سات بجے کی فلائی ٹ سے آرہا تھا۔ اور ٹھیک آدھے گھنٹے بعد اسکی فلائی ٹ تھی۔ منہاس سے بدلہ وہ لے چکا تھا اور اب وہ اس ملک سے فرار ہو رہا تھا۔ جانتا تھا کہ اگر یہاں رکا تو جلد یا بدیر منہاس کے ہتھے چڑ جائے گا اور اس صورت موت یقینی ہوتی۔

انہی باتوں کو سوچتا ہوا وہ پیدل ہی وہاں سے جانے لگا۔ منت کی لوکیشن رحمت کو وہ بھیج چکا تھا۔ یہ بھی سارہ کا حکم تھا۔

اسے یاد آیا جب وہ یہ سارا منصوبہ بنا رہے تھے تو اس نے اس بات پہ الجھن سے سارہ کو دیکھا تھا۔

کیا اسکو دو دن قید میں رکھ کر چھوڑنا ٹھیک رہے گا؟ میرا مطلب ہے اسے راستے سے ہی ہٹا دیتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

نہیں۔ سارہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسے مارنا ہوتا تو کب کی مار چکی ہوتی۔ اسے قید میں رکھ کر اتنی اذیتیں دوں گی کہ وہ ساری زندگی یاد رکھے گی۔

Posted On Kitab Nagri

فیضی موت تو انعام ہوتی ہے جو انسان کو ساری پریشانیوں تکلیفیوں اور دکھوں سے نجات دے دیتی ہے اور سارہ معراج کبھی بھی اپنے دشمنوں کو موت کا تحفہ نہیں دیتی۔ جانتے ہو سب سے بڑی سزا کیا ہے؟

اس نے اپنی لابی پلکیں اٹھا کر فیضی کی آنکھوں میں جھانکا گویا اس پہ سحر پھونکا۔

زندگی۔ فیضی سب سے بڑی سزا بذات خود زندگی ہے۔ یہ بندے کو دوڑا دوڑا کر مارتی ہے۔ اسے جینے کی آس میں لگا کر اتنا ذلیل کرتی ہے کہ اسے موت آسان لگنے لگ جاتی ہے۔ میں بھی منت کی زندگی کو اسکے لیے جہنم بنا دوں گی۔ وہ زندگی کی سزا جھیلے گی۔ زندہ رہے گی اور میرے دیے ہوئے زخموں کے نشان ساری عمر اپنی روح پر محسوس کرے گی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چلتے چلتے اچانک اسے ٹھوکر لگی۔ پاؤں میں ایک نوکیل پتھر لگا تھا۔ وہ چونک کر خیالوں کی دنیا سے باہر آیا۔ پیر میں سخت تکلیف ہونے لگی۔

وہ وہیں سڑک کنارے بیٹھ کر پاؤں مسلنے لگا۔ جیب میں تھر تھرا ہٹ ہوئی تو اس نے لب بھینچتے ہوئے موبائی ل نکالا۔ سارہ کالنگ لکھا نظر آ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ایک نظر اپنے پاؤں کے انگوٹھے کو دیکھا۔ چپل کی وجہ سے ٹھوکر بہت زور سے لگی تھی۔ انگلیاں اور انگوٹھا سرخ ہو رہا تھا اور خون بھی نکلنے لگا۔

اس نے درد برداشت کرتے ہوئے کال اٹھائی۔

جی سارہ جی۔

کام ہو گیا؟ سارہ نے تحکم سے پوچھا۔

ہاں ہو گیا۔ وہاں سے نکل آیا ہوں۔ اس نے منہ پہ لیٹار و مال کھولا اور پاؤں کے انگوٹھے پہ رکھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے شک تو نہیں کیا عذہ کی آواز کے حوالے سے؟ سارہ نے تشویش سے پوچھا۔

نہیں وہ سو فیصد ایک بیوقوف لڑکی ہے۔ اس کو بالکل بھی شک نہیں ہوا کہ وہ کال نہیں ایک جعلی آڈیو تھی۔ مجھے لگ رہا ہے کہ بس وہ جلد ہی پاگل ہونے والی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

بات کرتے کرتے اس نے کھڑا ہونے کی کوشش کی تو منہ سے سسکاری نکلی۔

گڈ۔ اب بس تم بھی نکلو وہاں سے۔ ورنہ منہاس تمہیں چھوڑے گا نہیں۔

اور آپکو؟ وہ حیران ہوا۔ آپکو چھوڑ دے گا وہ؟

میرے ساتھ وہ چاہنے کے باوجود کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر کرے گا تو اسکے خلاف سارے ثبوت میڈیا میں دے دوں گی۔ وہ کبھی بھی جان بوجھ کر کھائی میں نہیں گرے گا۔ بلکہ میں تو اس کا انتظار کر رہی ہوں کہ کب وہ مجھ سے جواب طلب کرنے آئے اور میں اسکے چہرے پہ موجود غصہ پریشانی اور دکھ دیکھ سکوں۔ اسکے بدلتے رنگ مجھے بہت سکون دیں گے۔

فیضی نے فون کانوں سے ہٹا کر گھورا جیسے سارا اسے سکریں پہ نظر آرہی ہو۔

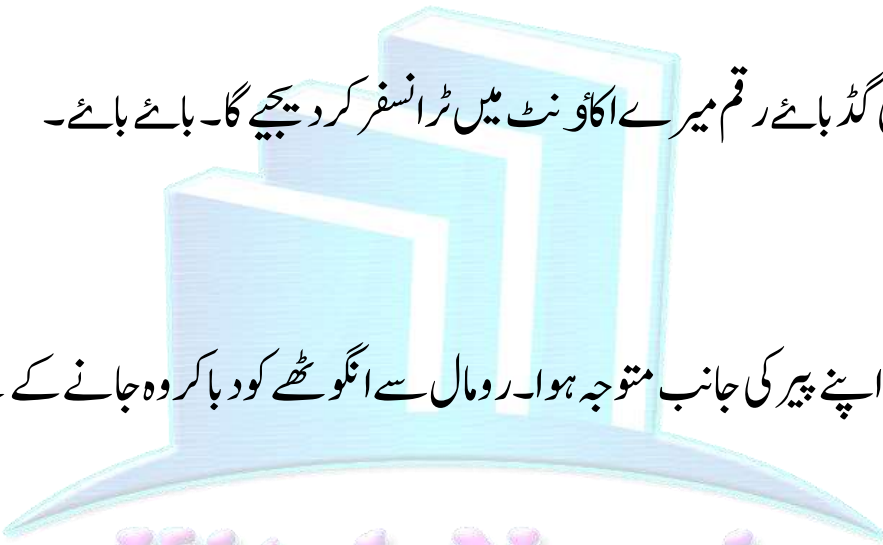
Posted On Kitab Nagri

بداغ عورت۔۔ وہ دل ہی دل میں بڑبڑایا۔۔

سوشیطان مرے ہوں گے تب جا کر یہ پیدا ہوئی ہوگی۔

اچھا ٹھیک ہے سارہ جی گڈ بائے رقم میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیجیے گا۔ بائے بائے۔

فون رکھ کر وہ پھر سے اپنے پیر کی جانب متوجہ ہوا۔ رومال سے انگوٹھے کو دبا کر وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔



بیگ اور پاسپورٹ اسے ایئر پورٹ پہ ہی ملنا تھا۔ سارہ نے ہی سارے انتظامات کیے تھے۔

لنگڑاتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے مین روڈ کی طرف جانے لگا۔ اسکا ارادہ وہاں سے ٹیکسی پکڑ کر سیدھا ایئر پورٹ جانے کا تھا۔ اس نے منت کے پاس سے نکلنے سے ٹھیک پانچ منٹ پہلے رحمت کے نمبر پہ لوکیشن بھیج دی تھی۔ ان کو آنے میں بیس منٹ لگتے۔ اگر وہ تیز رفتاری سے چلتا تو پانچ منٹ پہ مین روڈ پہ پہنچ جاتا اور وہاں سے گاڑی لے کر رحمت کے آنے سے پہلے پہلے وہ

Posted On Kitab Nagri

نکل جاتا مگر اسکی پلاننگ میں اتنے برے طریقے سے انگوٹھا زخمی ہونا نہیں تھا۔ مین روڈ پہ وہ پانچ کی بجائے پندرہ منٹ میں پہنچا تھا۔

ابھی وہ نہیں پہنچے ہوں گے۔ اس نے گھڑی دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو تسلی دی۔

اسکے پیچھے والے روڈ سے ایک بڑی سی گاڑی اسکے بالکل پاس سے گزری تھی۔ تھوڑی دور جا کر وہ گاڑی ایک جھٹکے سے پیچھے کو آئی۔ فیضی کو شک ہوا۔ اس نے اپنے منہ پہ بندھے رومال کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر یہ کیا وہ رومال تو وہ پہلے ہی پاؤں پہ باندھ چکا تھا۔ اب اسے کوئی بھی شناخت کر سکتا تھا۔

گاڑی کے دروازے ایک جھٹکے سے کھلے اور رحمت باہر نکلتا نظر آیا۔ وہ بدحواسی سے بھاگا مگر براہوز زخمی انگوٹھے کا وہ اتنا بوجھ برداشت نہیں کر پایا اور نتیجہً اسکا پاؤں مڑا اور وہ جھٹکے سے زمین بوس ہوا۔ جب تک وہ دوبارہ اٹھتا رحمت اسکے سر پہ پہنچ چکا تھا۔

کھیل ختم ہوا فیضی۔ اس نے بے لچک انداز میں کہتے ہوئے اس پہ پستول تانی۔

Posted On Kitab Nagri

میری پلاننگ میں یہ سب تو شامل نہیں تھا۔ اس نے کراہتے ہوئے سوچا مگر وہ بھول گیا تھا کہ ہماری پلاننگ اوپر والے کی پلاننگ کے آگے ہیچ ہوتی ہے۔

اس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ تھا۔ وہ اک باغ میں تھی جہاں ہر طرف پھل لگے ہوئے تھے اور وہ وہاں بھاگتے ہوئے کسی کو ڈھونڈ رہی تھی۔ اچانک آسمان اپنا رنگ بدلنے لگا۔ ایک سرخ پٹی مشرق کی سمت سے نمودار ہوئی اور آہستہ آہستہ پورے آسمان پہ پھیلنے لگی۔ کچھ دیر پہلے والا موسم بدل گیا اور اب آسمان سے پتھر برس رہے تھے جنہوں نے اس کے پورے وجود کو گھائی ل کر دیا۔ وہ روتے ہوئے چیخنے لگی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منو۔۔ آنکھیں کھولو۔ ایک مہربان سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔
منت۔۔ میری جان آنکھیں کھولو۔ کس نے اس کے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔

وہ خواب سے حقیقت میں آنے لگی۔۔

کچھ دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو خود پہ منہاس کو جھکے پایا جو اس کے گال تھپتھپا رہا تھا۔ چند لمحے وہ خالی ذہن کے ساتھ اسے دیکھتی رہی۔ شعور کا سفر طے ہوا تو اس نے حیرانی سے ارد گرد دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں کہاں ہوں؟ منت نے یاد کرتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی۔

منو لیٹی رہو۔ وہ اسے لٹاتے ہوئے ہولے ہولے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرنے لگا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

میں یہاں کیوں ہوں مجھے کیا ہوا ہے؟ منت نے سوچا تھا۔

تبھی کوئی اور بھی کمرے کے اندر داخل ہوا تھا۔

بھائی میں شان کو معیز کے پاس چھوڑ آیا ہوں۔ ایک جانی پہچانی سی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شان۔۔۔ معیز۔۔۔ منت نے دماغ پہ زور دینے کی کوشش کی۔ آہستہ آہستہ اسے سب یاد آنے لگا۔

شان۔۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

مر گیا تمہارا شان۔۔ سارہ کی آواز کانوں میں گونجی۔

نہیں۔۔ وہ چیختے ہوئے اٹھی۔

کیا ہوا منت؟ منہاس نے پیار سے پوچھا۔

مار دیا۔ اس نے شان کو مار دیا۔ وہ روتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کسی کو کچھ نہیں ہوا منت شان بالکل ٹھیک ہے۔ منہاس نے اسے تسلی دی۔

نہیں اس نے دھکا دیا شان کو۔۔ میرے سامنے۔۔ وہ۔۔ وہ نیچے گر گیا۔ اسکے سر سے خون بھی نکلا تھا۔ وہ مر گیا
ہے۔۔

وہ ہسٹریائی انداز میں چیخنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

منت شان کو کچھ نہیں ہوا وہ معیز کے پاس ہے۔ منہاس نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کا سر کندھوں سے ٹکا لیا۔

معیز۔۔ انہوں نے معیز کو بھی پکڑ لیا تھا اسے باندھ دیا۔۔ کدھر ہے معیز کیا وہ بھی مر گیا؟ اور تم؟
اس نے رحمت کی طرف دیکھا۔ تم نہیں مرے؟ بھاگ جاؤ ورنہ وہ تمہیں بھی مار دے گی۔ اس نے سب کو مار دیا۔۔ وہ مجھے بھی مار دے گی۔ مجھ چھپالیں۔

وہ اسکے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے سسکنے لگی۔ رحمت بھاگ کر جلدی سے ڈاکٹر کو بلانے چلا گیا۔

دو منٹ بعد ڈاکٹر نے آکر اسے انجیکشن لگایا تو وہ نیند میں ڈوب گئی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عزہ نے چار بجے حویلی کا بلند و بالا گیٹ پار کیا تھا۔ سامنے لان میں ہی اسے غازی نظر آ گیا تھا۔ جس منظر نے اسکے قدم جکڑ دیے وہ یہ تھا کہ وہ تایا اور چچا کے ساتھ تھا اور ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔ وہ تینوں لان میں کرسیوں پہ بیٹھے چائے پیتے ہوئے خوش گپوں میں مصروف تھے۔

اس نے حیرت پہ قابو پاتے ہوئے قریب جا کر سب کو سلام کیا۔

غازی نے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ ارد گرد کا ماحول ایک دم سے خوبصورت لگنے لگا۔ اس نے سانس لے کر اسکی موجودگی کی مہک کو اپنے اندر اتارا۔

Kitab Nagri

وعلیکم السلام۔۔ کیسی ہو بیٹا؟ سفر کیسار ہا؟ بتایا نے نہایت خوشدلی سے اٹھ کر اسکے سر پر پیار دیا۔

وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہو گئی۔ یہ تایا اتنا پیار کس خوشی میں دکھا رہے ہیں؟ وہ غازی کو گھورتے ہوئے اندر جانے کو بڑھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

آپی شکر ہے آپ آگئییں ورنہ غازی بھائی تو اداس روح بن کر پوری حویلی میں چکراتے پھر رہے تھے۔
ردانے اسے دیکھتے ہی نعرہ بلند کیا اور بھاگ کر اسکے گلے آگئی۔

میں کونسا مہینوں بعد آئی ہوں ہفتے بعد تو گھر ہوں۔ چادر سر سے اتار کر الماری میں رکھتے ہوئے وہ بولی پھر ادھر
ادھر دیکھتے ہوئے الجھن سے پوچھا۔

یہ امی اور فضا نظر نہیں آرہیں۔ نہ ہی تائی اور چچی کی آواز آرہی ہے۔

وہ سب ساتھ والے گاؤں گئی ہیں کسی شادی پہ۔ رات میں ہی واپسی ہوگی۔

تو تم نہیں گئی؟ پوچھتے ہوئے وہ کھڑکی کا پردہ سرکا کر نیچے دیکھنے لگی جہاں غازی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے تایا کے ہاتھ
پہ ہاتھ مارتے ہوئے قہقہہ لگایا تھا۔ وہ حیرت سے ردا کی طرف پلٹی۔

یہ سب کب سے ہو رہا ہے؟ میرے جانے سے پہلے تو ان حضرات کے آپس میں مزاج نہیں ملتے تھے اور اب
دیکھو کیسے ہنس ہنس کر باتیں ہو رہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

ردابھاگ کر آگے آئی اور کھڑکی سے نیچے جھانکا۔

اچھا یہ سب؟ اس نے ہاتھ سے نیچے کی طرف اشارہ کیا۔

یہ سب تو پچھلے دو دن سے ہو رہا ہے۔ پتا نہیں غازی بھائی نے کیا جادو کر دیا ہے تایاجی اور چچا پر۔ انہوں نے تو غازی بھائی کو اپنا بیٹا ہی بنا لیا ہے۔

ردانے سسپنس پھیلا یا جبکہ وہ اب غازی کو مسیج کر رہی تھی۔

میرے رشتہ داروں کی چاپلوسی کر کے جب تھک جاؤ تو اوپر آ جانا ضروری بات کرنی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نیچے بیٹھے ہوئے غازی کے فون پہ بیل ہوئی تو اس نے بے ساختہ اوپر کی جانب دیکھا۔ اسے بغیر دیکھے بھی معلوم تھا کہ مسیج بھیجنے والی وہی ہوگی۔

واٹس ایپ کھول کر مسیج پڑھا تو مسکرا دیا۔ پانچ منٹ بعد وہ معذرت کر کے اوپر چلا آیا۔

چھت پہ وہ بے چینی سے ٹہلتے ہوئے اسی کا انتظار کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہوگئے ڈرامے؟ لگالیا مکھن؟ کر لیا متاثر؟ عزہ نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

ہاں جی یہ سب کر لیا۔ غازی نے تابعداری سے اثبات میں سر ہلایا۔ سینے پہ ہاتھ باندھ کر وہ براہ راست عزہ کے سامنے آکھڑا ہوا۔ وہ اسے کیسے بتاتا اس نے عزہ کا یہ انداز کتنا مس کیا تھا۔

اب جناب مجھے بتائیں گے کہ یہ سب تماشا کیا ہے؟ عزہ نے بھی اسکے انداز کی نقل کرتے ہوئے اسے گھورا۔

کچھ بھی تماشا نہیں ہے۔ میں تو بس اپنے سسرالیوں کی خدمت کر رہا ہوں۔ غازی نے معصومیت سے کہا۔ عزہ نے اسکے بازو پہ تھپڑ رسید کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سیدھے طریقے سے بتاؤ مجھے۔

اچھا ٹھیک ہے۔ غازی نے اسے سب بتانے کا فیصلہ کیا۔

عزہ چھت کی منڈیر سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوگئی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ہاں جلدی سے بتاؤ کیا گیم چل رہی ہے۔

لیکن تم وعدہ کرو سن کرو اور ری ایکٹ نہیں کرو گی کیوں کہ یہ چیز ہمارے پلان کو فیل کر سکتی ہے۔

اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر وعدہ چاہا۔ عزہ نے الجھن سے اسکی چوڑی ہتھیلی پہ ہاتھ رکھا۔

اوکے وعدہ۔۔

غازی نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد آہستہ سے بتانا شروع کیا۔

عزہ۔۔ تمہارے بابا کے قاتلوں کا پتا چل چکا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کک۔۔۔ کون۔۔۔ کون ہے وہ؟ اس کے چہرے پہ وحشت نظر آئی۔

تمہارے تایا اور چچا ہی تمہارے والد کے قاتل ہیں۔ غازی نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑتے ہوئے دھماکہ کیا۔ عزہ نے ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑائے۔

Posted On Kitab Nagri

کیا؟ وہ زور سے چیخی۔ نیچے لان میں آواز نہ جائے اسی لیے غازی اسے بازو سے پکڑ کر منڈیر سے پرے لے گیا۔

تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ باوجود اسکے کہ اسے انہی پہ شک تھا یہ حقیقت تسلیم کر لینا بہت مشکل تھا کہ اسکے سگے رشتوں نے ہی اسکی دنیا جاڑی ہے۔

ایسا ہی ہوا ہے۔ اور تم جانتی ہو میں بغیر ثبوت کے بات نہیں کرتا۔ غازی نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

میں نے انکے لاکر سے فائی لز نکال لی تھیں جن سے ظاہر ہوا کہ وہ منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث ہیں۔ اسکے علاوہ افغانی دہشتگردوں سے بھی انکے رابطے ہیں۔ پھر میں نے چال چلی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اسے اپنے نقلی اغوا اور ان سے ہوئی ساری بات چیت بتانے لگا کہ کیسے اس نے خود ان کے منہ سے انکے جرائم اگلوائے ہیں۔

میں انکو چھوڑوں گی نہیں۔ میرے ابو کو مار کر خود مزے لوٹ رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ غصے سے نیچے کو بھاگی۔ غازی بوکھلا کر اسکے پیچھے گیا۔

عزہ کو۔۔ سیڑھیوں پہ اس نے اسکی کلائی ی پکڑ کر روکی۔ عزہ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔

چھوڑو مجھے۔ میں ان سے جا کر پوچھوں گی کہ میرے ابو کو کیوں مارا؟ وہ بلند آواز میں دھاڑی۔۔

غازی نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا۔ وہ بنا بنایا کھیل بگاڑ رہی تھی۔

عزہ پلیر تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم اور ری ایکٹ نہیں کرو گی۔

غازی نے التجا کی۔

اور ری ایکٹ؟ عزہ اسکے ہاتھ منہ سے ہٹاتے ہوئے پھنکاری۔

مسٹر غازی میری نظروں کے سامنے میرے ابو کے قاتل ہوں اور میں کچھ بھی نہ کروں؟ میرا دل چاہ رہا ہے ابھی کے ابھی ان کو شوٹ کر دوں۔

عزہ بیٹھو ذرا اور دھیان سے میری بات سنو۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں وہیں سیڑھیوں پہ بیٹھ گئے۔ نہ چاہنے کے باوجود بھی اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔ اپنوں کا ایسا روپ بھی ہوتا ہے؟ وہ اس ستم ظریفی پہ ٹوٹ کہ رہ گئی تھی۔

ریلیکس کرو۔۔ گھرے گھرے سانس لو۔ اپنے آپ کو نارمل کرو۔

اس نے اسکے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر ہدایت دی۔ عزہ نے ایسا ہی کیا۔

میں پانی لاؤں تمہارے لیے؟ غازی نے نرمی سے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

میں ٹھیک ہوں۔ وہ نظریں پاؤں کی جانب جمائے دھیمے لہجے میں بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عزہ میں جانتا ہوں تم اس وقت کس کرب سے گزر رہی ہو لیکن یہ وقت جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا ہے۔ ہم انکو محتاط نہیں کر سکتے۔ جیل میں منشیات سپلائی کے پیچھے بھی انہی لوگوں کا گروہ ہے۔ ان سب کو ایک ساتھ پکڑ کر باقی سارے ثبوت اکٹھے کریں گے اور رضی کو دے دیں گے۔ ان کا فیصلہ ہم نہیں عدالت کرے گی۔

Posted On Kitab Nagri

عدالت، ثبوت، پولیس مجھے اب کسی پہ بھروسہ نہیں رہا۔ سب بس نام کے ہیں۔ وہ آزدگی سے بولی۔

ایسا کیوں کہہ رہی ہو عدالت نے تمہارے حق میں فیصلہ دے تو دیا تھا نہ؟ غازی نے حیرت سے پوچھا۔

ہاں عدالت نے میرے حق میں فیصلہ دیا ہے مگر یہ فیصلہ صرف کاغذوں تک ہی محدود ہے۔ عزہ نے گہری سانس لی۔

پولیس سارہ کے دروازے سے واپس پلٹ گئی اور وہ ابھی تک آزاد ہے۔ بس اسکی فیکٹریوں پہ تالا لگا ہے مگر میں جانتی ہوں یہ بھی عارضی ہے۔ کچھ دنوں بعد وہ تالے بھی کھل جائیں گے۔ شاید میری محنت میں ہی کچھ کمی رہ گئی ہوگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم افسردہ کیوں ہو تم نے سر توڑ کوشش کی۔ ہمت نہیں ہاری۔ اپنی بساط سے بڑھ کر کام کیا۔ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو کب کا ہمت ہار چکا ہوتا۔ تم نے ایک نہیں کئی محاذوں پہ جنگ لڑی ہے عزہ۔ تم عام نہیں ہو بہت خاص ہو۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔ تم ساتھ نہ ہوتے تو یہ سب ممکن نہ ہوتا۔ تھینک یو ویری مچ۔

موسٹ ویلکم۔ غازی نے سر خم کیا۔ وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

کچھ اور بھی ہے تم نے سب کچھ نہیں بتایا مجھے۔ عزہ نے مشکوک انداز میں سوچتے ہوئے کہا۔

ہاں میں نے یہ نہیں بتایا کہ میں نے تمہیں کتنا مس کیا۔ غازی نے شرارت سے کہا۔

میں نے یہ پوچھا بھی نہیں۔ وہ جھینپ کر اٹھی۔

مگر میں تو بتا رہا ہوں نہ تو پھر سن کہ جاؤ۔ غازی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

عزہ مسکراہٹ دبا کر بیٹھ گئی۔

ہاں بتاؤ تم نے مجھے کیسے مس کیا؟ راتوں کو بیٹھ کر تارے گنے یا کسی مجنوں کی طرح شہر سے آنے والی کی سڑک پہ

شام ڈھلے تک میرا انتظار کیا یا تم نے کھانا پینا چھوڑ دیا یا عالم دیوانگی میں دیواروں سے ٹکریں ماریں۔ یا یہ بھی ہو سکتا

ہے کہ تم نے گاؤں کا اکلوتے مزار پہ صبح و شام میری یاد میں آہیں بھری ہوں۔ بتاؤ نہ تم نے کیا کیا؟

Posted On Kitab Nagri

آگ ہر لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔ منت کا دم گٹھنے لگا۔ چیخ چیخ کر گلابیٹھ رہا تھا۔ آگ ہر طرف پھیل چکی تھی۔ اسے سارہ کے قہقہے ابھی تک سنائی دے رہے تھے۔

تم مرو گی منت۔ تم آج جل کر مرو گی۔ بہت جلا یا ہے نہ تم نے مجھے تو آج تمہاری باری ہے۔ میں تو رقابت کی آگ میں جل رہی تھی لیکن تم اصلی آگ میں جلو گی۔ آج جلنا تمہارا مقدر ہے منت۔۔

نہیں۔۔ وہ چلا اٹھی۔ یا اللہ مجھے بچالیں پلیز۔۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتی۔ میں اس طرح مرنا نہیں چاہتی۔۔ مجھے بچالیں پلیز۔۔

وہ راہداری کے فرش پر بیٹھ کر رونے لگی۔ جس حساب سے آگ بھڑک رہی تھی امکان تھا کچھ لمحوں میں یہ حصہ بھی جل کر خاکستر ہو جاتا۔

www.kitabnagri.com

وہ آنسو پونچھتے ہوئے اٹھی اور امید کا سہارا تھا مے باہر نکلنے کے لیے راستہ تلاش کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اچانک بائیں جانب سے آگ سے بھر ایک شہتیراڑتا ہوا آیا۔ منت بدحواس ہو کر اٹے قدم پیچھے بھاگی۔۔ پیچھے بھی تو آگ ہی تھی۔ وہ چاروں طرف سے آگ میں گھر چکی تھی۔ سانس لینے میں مشکل پیش آنے لگی۔ بری طرح کھانستے ہوئے آنکھوں منہ اور ناک میں دھواں بھرنے لگا۔ اسکے ڈوپٹے نے آگ پکڑ لی اور لمحوں میں آگ نے منت کو گھیر لیا۔ وہ جلنے لگی۔۔۔

تم جل کر مرو گی منت۔۔ موت کی بانہوں میں جانے سے پہلے اسکے کانوں میں سارہ کی آواز گونجی اور اپنے ہوش و حواس کھوتی وہ وہیں ڈھیر ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ پھر سے ایک ڈراؤ نے خواب کے زیر اثر تھی۔ اس کا زروس بریک ڈاؤن ہوا تھا۔ تین دن ہو گئے تھے اسے ہسپتال میں داخل ہوئے اور ابھی تک وہ خوف کے اثر سے باہر نہیں نکلی تھی۔ ابھی بھی اس خواب نے اسکے جان نکال دی تھی۔ معیز نے آگے بڑھ کر اسکی پیشانی چومی۔۔

آپلیز جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔

اس نے منہاس کے کہنے پہ گھر میں کسی کو منت کی حالت کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

معیز۔۔ کچھ دیر بعد منت نے بند آنکھوں سے اسکا نام پکارا۔

ہاں آپا بولو کچھ چاہیے؟

شان کدھر ہے؟ منت نے آنکھیں کھولیں۔

آپا وہ دیکھو ادھر صوفے پہ سو رہا ہے۔ آپ کو دیکھ کر بہت رو رہا تھا۔ معیز نے کونے میں پڑے صوفے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

صاحب عالم کہاں ہیں؟ اس نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی۔ معیز نے اسے سہارا دے کر اٹھایا اور اس کے پیچھے تکیے رکھے اور سائیڈ ٹیبل سے سے پھل نکال کر کاٹنے لگا۔



میں نے پوچھا ہے کہ وہ کہاں ہیں؟ منت نے پھر سے اپنا سوال دہرایا۔

تم نہیں جانتی آپا منہاس بھائی نے تمہارا کتنا خیال رکھا ہے۔ دن رات تمہاری پائی ہنٹی سے لگ کر بیٹھے رہے ہیں۔ اتنا پریشان ہو رہے تھے وہ تمہارے لیے۔ کبھی دوائیاں لارہے ہیں تو کبھی گھنٹوں تمہارے پاس بیٹھے تمہیں دیکھتے رہتے۔ کل ساری رات انہوں نے تمہارے سرہانے جاگتے ہوئے گزاری ہے۔

معیز نے کیلا چھین کر اسکی طرف بڑھایا مگر منت نے اسی طرح نظر انداز کیا جس طرح معیز نے اسکا سوال کیا تھا۔ وہ رخ پھیر کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

آپا پلیر کھالونہ۔

پہلے مجھے بتاؤ کہ وہ کہاں ہیں؟ منت بضد ہوئی۔

دوائیاں لینے گئے ہیں آتے ہی ہوں گے۔ معیز نے اسے بہلانے کی ناکام کوشش کی۔

معیز مجھے سچ بتاؤ۔ وہ چیخی۔ معیز نے ڈرتے ڈرتے بتایا۔



آپا وہ سارہ معراج کو سبق سکھانے گئے ہیں۔ بہت غصے میں تھے وہ۔ اتنے دنوں سے آپ کے ساتھ تھے اس لیے نہیں گئے۔ آج ڈاکٹر نے جب بتایا کہ آپ کی طبیعت سنبھل گئی ہے تو وہ اور رحمت وہاں چلے گئے۔ ان کے پاس میں نے پستول بھی دیکھا تھا۔ کہہ رہے تھے اسے چھوڑیں گے نہیں اسکی جان لے لیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بولو معیز۔

کہاں ہیں آپ؟ منت نے سپاٹ انداز میں پوچھا۔

منت؟ وہ غالباً چونکا تھا۔

کیسی ہو تم؟ اس کے نرمی سے پوچھنے پر وہ بھڑک اٹھی۔

جیسی بھی ہوں آپ کو کیا؟ آپ تو ابھی بھی اس سارہ چڑیل کے پاس ہیں نہ۔ اسی کے پاس رہیں۔ آپ دونوں ایک دوسرے کو ڈیزر کرتے ہیں۔ میں تو فضول میں بیچ میں ہوں۔ مر جاؤں تو اچھا ہے۔

غصے سے کہتے کہتے وہ روہانسی ہو گئی۔ اس وقت وہ عجیب سی کشمکش میں تھی۔ اسے یقین نہیں تھا کہ سارہ سچ کہہ رہی ہوگی۔ بھلا منہاس اسکا ساتھی کیسے ہو سکتا تھا؟ لیکن پھر منہاس کی مشکوک سرگرمیاں اور اس پر سارہ کے ساتھ ہر جگہ اسکا دیکھا جانا اور سارہ کے خلاف اسے اور عذہ کو کچھ کرنے سے منع کرنا۔ یہ سب باتیں منت کے ذہن میں کھٹک رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

فالتو باتیں مت کرو۔ میں دس منٹ تک آرہا ہوں بس۔

نہ آئی میں میری بلا سے بھاڑ میں جائیوں۔ غصے سے کہہ کر اس نے فون دیوار میں مارنے کے ارادے سے ہوا میں بلند کیا۔ معیز نے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اٹھ کر اسکے ہاتھ سے اپنا موبائی ل لیا۔

خدا کا خوف کرو آپا۔ میری جان بستی ہے اس فون میں۔ تم اسے توڑ دیتی تو میرا دل گردے معدہ پھپھڑے سب ٹوٹ جاتے اور میں جیتے جی مر جاتا۔

معیز نے اسے ہنسانے کی خاطر مذاحیہ انداز میں کہا مگر وہ اسے بھی بھاڑ میں بھیجنے کا اشارہ کرتی لیٹ گئی۔ ذہن میں ابھی بھی منہاس کے حوالے سے خیالات چل رہے تھے۔ وہ قصور وار تھا یا نہیں اسے بہت جلد پتا کرنا تھا۔

-----*-----www.kitabnagri.com-----*

*-----

Posted On Kitab Nagri

وہ وعدے کے باوجود بھی نہیں آیا تھا۔ ساری رات منت کروٹیں بدلتی انتظار کرتی رہی تھی مگر وہ نہیں آیا تھا اور یہی بات اسکے دل میں مزید گرہیں ڈال رہی تھی۔ صبح آٹھ بجے کے قریب وہ آیا تھا۔ آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور لباس بھی شکن آلود تھا۔ منت نے پھاڑ کھانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ آتے ہی اسکے پاس بیڈپہ دراز ہو گیا۔ منت نے منہ دوسری طرف پھیر کر سوئے ہوئے شان کو دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کا دل بالکل نہیں چاہ رہا تھا کہ اس وقت منہاس کو دیکھے۔ وہ سخت بدگمان ہو رہی تھی۔

آج ڈاکٹر ڈسچارج کر دیں گے تمہیں۔ آخر وہی خاموشی سے اکتا کر بولا۔ منت نے فقط ہنکارا بھرا۔



کیا سوچ رہی ہو؟

سوچ رہی ہوں کہ ایک گینگسٹر کی بیوی ہونا کتنے اعزاز کی بات ہے میرے لیے۔ وہ بس سوچ سکی بولی نہیں۔

میں جانتا ہوں تم مجھ سے خفا ہو۔ میری وجہ سے تمہیں بہت سی آزمائشوں سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ مگر میرا یقین کرو میں سب ٹھیک کر دوں گا۔ وہ منت کے ہاتھ تھامتے ہوئے بڑبڑایا تھا۔ منت نے جھٹکے سے اپنے ہاتھ چھڑائے۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ بولو منت۔ وہ زچ ہوا۔

آپ نے کچھ بولنے کے قابل چھوڑا ہے مجھے۔ وہ پھٹ پڑی۔

آج سب کچھ سچ سچ بتا ہی دیں کہ آپ کا کیا رشتہ ہے اس سارہ چڑیل کے ساتھ؟ کیوں وہ ہر جگہ آپ کے ساتھ نظر آتی ہے؟ آپ کہاں تھے اتنے دنوں سے بلکہ کیا کام کرتے ہیں آپ؟

ایک ہی سانس میں اپنی سب الجھنیں بیان کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔

منت میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں۔ اور باقی باتوں کی وضاحت میں تمہیں وقت آنے پہ دے دوں گا۔ وہ تحمل سے بولا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں چاہے تب تک سوچ سوچ کر میرا دماغ پھٹ جائے۔ منت چاہتی تھی کہ ابھی ساری کی ساری بات سلجھ جائے مگر منہاس کا گریزا سے شک میں ڈال رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چلو چھوڑو یہ ساری باتیں میں نے کل تمہارے لیے نیا موبائل لیا تھا۔ تم وہ دیکھو۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے جدید ماڈل کا نیا فون اسکی طرف بڑھایا۔

اس میں میرا عزمہ اور تمہارے گھر والوں کا نمبر میں نے محفوظ کر دیا ہے باقی تم خود کر لینا۔

منت نے انکار کرنا چاہا مگر عزمہ کا نام سن کر ذہن میں جھماکہ ہوا۔ فوراً اسے پہلے اس نے موبائل پکڑا اور عزمہ کو کال ملانے لگی۔ کافی دیر بیل ہوتی رہی مگر اس نے فون نہیں اٹھایا۔

سورہی ہو گی وہ۔ ابھی صرف آٹھ بجے ہیں۔ منہاس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے رسائیت سے اسکی توجہ وقت کی طرف دلوائی۔

منت نے فکر سے اسکی طرف دیکھا۔ معیز بتا رہا تھا کہ وہ ساری ساری رات اسکے پاس جاگ کر گزارتا رہا ہے اور کل کی رات بھی وہ جاگا ہوا لگ رہا تھا۔ شاید اسی لیے اب اسے نیند آرہی تھی۔

سینیں ادھر صوفے پہ جا کر سو جائیں۔ اس کو یوں آڑھتا ترچھا لیٹا دیکھ کر اس سے رہانہ گیا تو کچھ دیر بعد بول اٹھی۔ اسکی ٹانگیں بیڈ سے نیچے جھول رہی تھیں اور آدھا وجود بیڈ پہ تھا۔ منت نے اسے ہلایا مگر وہ گہری نیند میں جا چکا تھا۔ آہستہ سے وہ اٹھی اور نیچے اتری۔

Posted On Kitab Nagri

صاحبِ عالم سیدھے ہو کر لیٹ جائیں۔ اس نے منہاس کے کندھے کو جنجھوڑتے ہوئے کہا تو وہ نیند سے جاگا۔

میں کہہ رہی ہوں کہ آرام سے سیدھے ہو کر بیڈ پہ لیٹ جائیں۔ اس نے اپنی بات دہرائی۔

نہیں تم بے آرام ہو جاؤ گی تم یہاں لیٹ جاؤ میں ادھر صوفے پہ سو جاتا ہوں۔ وہ آنکھیں ملتے ہوئے اٹھا۔

میں نے کہا نہ کہ سو جائیں ادھر ہی۔ وہ ذرا سختی سے بولی۔

میں فریش ہو کر نیچے جا رہی ہوں۔ معیز بھی آتا ہو گا اسکے ساتھ ناشتہ کر کے اور تھوڑی چہل قدمی کر کے ہی اوپر آؤں گی۔ اس لیے جوتے اتاریں اور بحث کیے بغیر سیدھے ہو کر لیٹ جائیں مجھے غصہ نہ دلائیں۔

منہاس نے اسے پرانی جون میں واپس آتے دیکھا تو مسکراہٹ دبا کر ہاں میں سر ہلا گیا۔

www.kitabnagri.com

منت باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔ فریش ہو کر باہر آئی تو وہ جوتے اتارے بغیر سوچکا تھا۔ وہ افسوس سے سر ہلاتی بیڈ کے پاس آئی۔

منہاس کے جوتے اتارے اور پاؤں سیدھے کر کے بیڈ پہ رکھے۔ پائی نٹی پہ پڑا ہوا کمبل اٹھا کر اس پہ ڈالا۔ وہ سوتے ہوئے منت کو بہت پیارا لگا۔ بکھرے بال ماتھے تک آرہے تھے۔ اس نے پیار سے اسکے بال پیشانی سے ہٹائے

Posted On Kitab Nagri

۔ کچھ دیر اس کو دیکھتی رہی۔ پھر اسکے ماتھے پہ پیار کر کے جلدی سے باہر چلی آئی۔ آنکھوں سے نمی صاف کر کے وہ نیچے ہسپتال کے لان میں آگئی۔ اس کا دل دہری کیفیات کا شکار ہو رہا تھا۔

کیا کروں میں؟ کیسے پتا کروں کہ کیا سچ ہے؟ سوچتے ہوئے وہ ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگی۔ کچھ دنوں سے ہونے والی بارشوں نے موسم کافی خوشگوار کر دیا تھا۔ صبح کے اس وقت ابھی اتنا رش نہیں تھا۔ اکا دکا لوگ ہی آتے جاتے نظر آرہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد ہی معیز آتا نظر آیا۔ منت نے دور سے ہی ہاتھ ہلا کر اسے ادھر بلا لیا۔ وہ آتے ہی اسکے گلے لگا۔

اب کیسی طبعیت ہے؟ اور باہر کیوں آئی ہو آرام کرتی نہ۔

ٹھیک ہوں میں۔ تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ چلو ناشتہ کرتے ہیں۔

وہ اسے لے کر کینیٹین پہ آگئی۔

آپا منہاس بھائی نہیں آئے کیا؟ معیز کو یہی تھا کہ منہاس رکے گا منت کے پاس اس لیے وہ کل رات گھر چلا گیا تھا۔

ہاں تمہارے جانے کے دس منٹ بعد ہی آگئے تھے۔ منت نے جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے نمی کو اپنے اندر اتارا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی کہاں ہیں؟ معیز نے سوال داغا۔

سورہے ہیں۔ منت نے مختصر آبتایا۔

ہاں بیچارے کافی راتوں سے ڈھنگ سے سو نہیں پائے اچھا ہے آرام کر لیں۔ معیز بڑبڑاتے ہوئے ناشتہ لانے چل دیا۔

اچھا معیز ناشتہ کے بعد گھر سے ان کے کپڑے لادینا۔ ابھی جو پہنے ہوئے ہیں بہت گندے ہو گئے ہیں۔ منت کے آگے اسکا شکن آلود اور ملگجالباس آیا تو وہ بے اختیار معیز سے کہہ بیٹھی۔ اس نے ہمیشہ اسے بناٹھنا ہی دیکھا تھا اس لیے اب اسے اس حلیے میں دیکھنا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

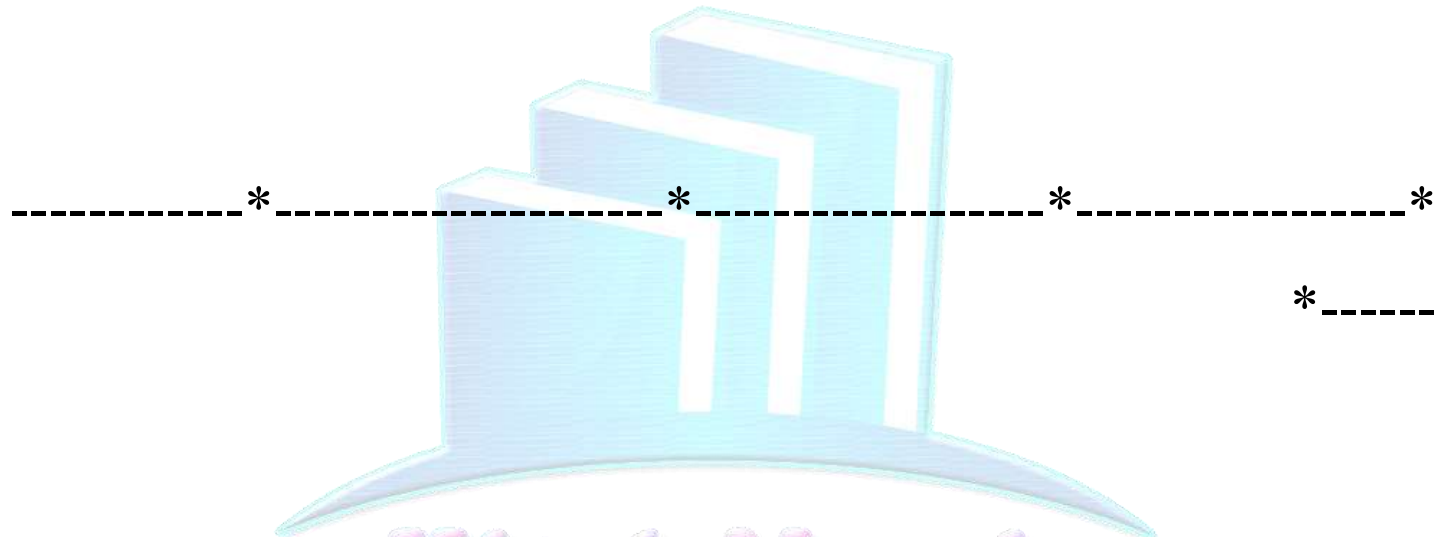
لادوں گا آپالکے تمہارے کپڑے بھی لے آؤں گا۔ اس ہسپتال کے سفید لباس میں تم کوئی ی بھٹکی ہوئی آتما سے کم نہیں لگ رہی۔

معیز نے شرارت سے کہا تو وہ مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

گینڈے اپنی سستی جگتیں کہیں اور سنایا کرو۔ معیز نے اپنی تعریف سر جھکا کر وصول کی۔

ناشتے کے بعد وہ شان کو اپنے ساتھ ہی گھر لے گیا تھا۔ منت نے وقت دیکھا۔ ساڑھے نو ہو رہے تھے۔ موبائل لے کر وہ باہر آگئی اور دوبارہ عزمہ کو کال ملائی۔۔



گاؤں میں صبح فجر کی اذانیں پڑھتے ہی ہو جاتی ہے۔ لوگ نماز کے بعد معمولات زندگی کی طرف آنے لگتے ہیں۔ یہاں کی فضاؤں میں بہت سکون ملتا ہے۔ صبح صبح مرغوں کی بانگ چڑیوں کی چچہاہٹ کوئی ل کو کو اور مختلف پرندوں کی مختلف خوبصورت بولیاں جن میں وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں، روح کے لیے بہت دلکش منظر ہوتا ہے۔ یہ سب دیکھنا دل و دماغ کو معطر کر دیتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ دربار کی طرف جانے والی راستے پہ چلتی ہوئی غازی سے محو گفتگو تھی۔ وہ اس سے چند قدم پیچھے تھا۔ سورج کی ہلکی ہلکی روشنی ہر طرف اجالا کر رہی تھی۔ وہ دونوں سیر کے لیے آئے تھے۔ آج عزہ کا ارادہ تھا گاؤں میں موجود چیدہ چیدہ چیزیں اسے دکھائے۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو شہر میں یہ سب کہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔ غازی نے اس کے قدموں کی تقلید کرتے ہوئے کہا۔ بلکہ اب تو شاید ہی کبھی شہر میں چڑیوں کو دیکھا ہو۔ جب ہم چھوٹے ہوتے تھے تب تو پھر بھی چڑیاں نظر آ جاتی تھیں مگر اب تو سالوں گزر گئے کبھی دیکھا ہی نہیں۔

اکثر لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ بچپن میں گھر کے صحن میں جس طرح چڑیاں آیا کرتی تھیں اب نظر نہیں آتیں۔ تقریباً دو دہائی قبل گھروں کے صحن، بالکنی، چھتوں اور گلیوں کے علاوہ بجلی کے کھمبوں اور تاروں پر بھی چڑیوں کی بیٹھک لگی ہوتی تھی۔ مگر اب ایسا کچھ دیکھنے کو نظر نہیں آتا۔

www.kitabnagri.com

ہم جب بچپن میں یہاں رہتے تھے تو میرے ابو روزانہ چڑیوں کو دانا ڈالا کرتے تھے۔ پھر جب گوجرانوالہ شفٹ ہوئے تو وہاں بھی ابوجی ایسا ہی کرتے تھے میں خود بہت شوق سے صبح صبح اٹھ کر انکی چہچہاہٹ کو سنا کرتی تھی۔ ابو جی کہتے تھے یہ اللہ کی حمد ثنا کرتی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ خشک کنویں کے پاس سے گزرتے ہوئے رک گئی اور دم لینے کو وہیں اسکی منڈیر پر بیٹھ گئی اور بات جاری رکھی۔

پھر آہستہ آہستہ چڑیوں کی تعداد بتدریج کم ہوتی گئی۔ ایک تحقیق کے مطابق دنیا بھر میں چڑیوں کی تعداد میں 80 فیصد تک کمی آئی ہے۔

اس بات میں کافی حد تک صداقت لگتی بھی ہے، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پہلے صبح کے وقت کہیں نہ کہیں گھر کی چھت یا قریبی درختوں سے چڑیوں کی آوازیں آجایا کرتی تھیں، مگر اب ایسا خال خال ہی ہوتا ہے بلکہ کبھی کبھار تو چڑیا ڈھونڈنے کے لیے کافی کوشش کرنا پڑتی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماہرین کے مطابق چڑیوں کی کمی کی وجوہات میں درختوں کی کٹائی کے باعث ان کے مسکن کا متاثر ہونا، ماحولیاتی مسائل، شہری ضروریات میں اضافہ اور بڑھتی ہوئی جدیدیت شامل ہے۔

صحیح کہہ رہی ہو۔ وہ بھی ذرا فاصلے پہ بیٹھ گیا اور خشک کنویں کے اندر جھانکا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹیکنالوجی نے زندگی میں سکون لا کر خوبصورتی چھین لی ہے۔ زندگی کی رونق سادگی میں تھی اب تو کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہا۔

عزہ نے اداس اور ویران کنویں کو دیکھ کر ٹھنڈی آہ بھری۔

ہم امی کے ساتھ یہاں پانی بھرنے آیا کرتے تھے۔ کیا منظر ہوتا تھا گاؤں کی ساری خواتین پانی کے مٹکے سر پر اٹھائے چلتی جاتی تھیں اور آپس میں دکھ سکھ بھی بانٹتی جاتی تھیں۔ پہلے نکلا آیا تو اس کنویں کی اہمیت کم ہو گئی اور اب تو ہر گھر میں موٹر لگ چکی ہے اسی لیے بہت سالوں پہلے یہ خشک ہو گیا اور اسکے اندر مٹی پھینک دی گئی۔ وہ اٹھ گئی۔ "چلو اب تمہیں دربار دکھاتی ہوں۔"

غازی نے ایک آخری نظر اس کنویں پہ ڈالی اور اسکے پیچھے ہولیا۔

ویسے بہت حیرت کی بات ہے تم بھی ان درباروں وغیرہ پہ یقین رکھتی ہو۔

دربار کے باہر جوتے اتارتی عزہ کو دیکھتے ہوئے وہ اچھنکے سے بولا اور خود بھی جوتے اتارنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ جوتے اتار کر مسکراتے ہوئے اندر بڑھی۔ غازی نے سر اٹھا کر مزار نما دربار کا جائی زہ لیا۔ دروازہ کھول کر اندر جاتے ہی بڑا سا بڑا سا آمدہ تھا جس کے چاروں طرف چار دیواری کی صورت چھوٹے چھوٹے سے جنگلے لگائے گئے تھے۔ احاطے کے بعد ایک بڑا سا دروازہ تھا جس کے اندر مزار بنایا گیا تھا۔ وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ عزہ ہاتھ اٹھائے کھڑے تھی۔ قبر کو خوبصورت کڑھائی کی اور پھولوں سے سجایا ہوا تھا۔

وہ عزہ کو وہیں چھوڑ کر مزار کی پچھلی سمت آگیا۔ وہاں بھی جنگلے لگے ہوئے تھے۔ اس طرف دربار کے بالکل ساتھ ہی ایک چھوٹی سی مسجد دکھائی دی جس کے چاروں طرف جنگلی پودے اگے ہوئے تھے۔ اسے مسجد کی ویرانی پہ افسوس ہوا۔

بائیں طرف گلاب کے پودے تھے جس پہ لگے پھولوں کی خوشبو یہاں تک آرہی تھی۔

www.kitabnagri.com

عزہ کے قدموں کی چاپ پہ وہ پیچھے مڑا۔ اس نے نماز کی طرح ڈوپٹے کو سر پہ لے رکھا تھا۔

تم دعا مانگ رہی تھی؟ غازی نے جیب سے موبائل نکال کر ارد گرد کی تصویریں لیتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں تو۔ میں تو صرف فاتحہ پڑھ رہی تھی۔ عزہ نے کندھے جھٹکتے ہوئے سادگی سے کہا۔

میں جانتی ہوں تم کیا سوچ رہے تھے۔ یہی نہ کہ شاید میں بھی ان کمزور عقائی دپہ یقین رکھنے والوں میں سے ہوں جو یہ سمجھتے ہیں کہ درباروں پہ آکر ساری منتیں اور مرادیں مل جاتی ہیں۔

وہ چونک کر پلٹا۔ وہ اسکی سوچوں سے بخوبی واقف ہو گئی تھی۔

ہاں میں ایسا ہی سوچ رہا تھا۔ اس نے اعتراف کیا۔



نہیں میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ عزہ نے مسکرا کر کہا۔

www.kitabnagri.com

جو لوگ کہتے ہیں ان درباروں پہ دفن بزرگوں کے وسیلے سے دعا مانگو ان سے میرا ہمیشہ ہی اختلاف رہا ہے۔ میں نے وسیلے کے بارے میں بہت تفصیل سے پڑھا ہے اور مجھے یہی معلوم ہوا ہے کہ

Posted On Kitab Nagri

قرآن کریم اور صحیح احادیث سے تین طرح کا وسیلہ ثابت ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا، دوسرے اپنے نیک اعمال کا اور تیسرے کسی زندہ نیک شخص کی دعا کا۔

لہذا وسیلے کی صرف یہی قسمیں جائز اور مشروع ہیں۔ باقی جتنی بھی اقسام ہیں، وہ غیر مشروع اور ناجائز و حرام ہیں۔

زندہ نیک شخص کی دعا کے وسیلے کے جواز میں یہ حدیث بیان کی جاتی ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا طریقہ یہ تھا کہ جب قحط پڑ جاتا تو سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (کی دعا) کے وسیلے سے بارش طلب کیا کرتے تھے۔ دعا یوں کرتے تھے: اے اللہ! بے شک ہم تجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی زندگی میں ان کی دعا) کا وسیلہ پیش کر کے بارش طلب کیا کرتے تھے تو تو ہمیں بارش دیتا تھا اور اب ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات کے بعد ان) کے چچا (کی دعا) کو وسیلہ بنا کر بارش طلب کرتے ہیں (یعنی ان سے دعا کرواتے ہیں)، لہذا اب بھی تو ہم پر بارش نازل فرما۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس طرح انہیں بارش عطا ہو جاتی تھی۔ [صحیح البخاری: 1/137، ح: 101]

Posted On Kitab Nagri

غازی نے موبائی ل جیب میں رکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

ہاں یہ حدیث میں نے بھی سنی ہوئی ہے۔ میں کوئی بہت مذہبی انسان نہیں ہوں نہ مجھے قرآن یا حدیث کے بارے میں اتنی معلومات ہیں مگر میں ایک بات جانتا ہوں کہ قبر کے اندر جو انسان ہے وہ مردہ ہے اور مردے نہیں سنا کرتے پھر لوگ کیوں عقل سے کام نہیں لیتے۔ وہ آکر مردہ انسانوں سے مدد طلب کرتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیے کہ وہ اللہ کی مخلوق ہیں۔ وہ اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے تو کیا وہ انکی دعائیں اور حاجتیں نہیں سنے گا۔ وہ بار بار کہتا ہے مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا۔ جو لذت اللہ سے بد ذات خود مانگنے اور گڑ گڑانے میں ہے وہ بھلا ان نام نہاد وسیلوں میں کہاں۔ کسی مردہ انسان کے وسیلے سے مانگنا شرک میں آتا ہے۔ یہ سوچنا چاہیے کہ جو شخص وفات پا چکا ہے وہ جب کسی کی بات سن نہیں سکتا تو اللہ تک کیسے پہنچا سکتا ہے۔ لوگوں نے مسجدوں کو ویران کر کے مزاروں اور درباروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے۔ درباروں پہ روتے ہیں سجدے کرتے ہیں گڑ گڑاتے ہیں۔ جتنا اوویلا وہاں مچاتے ہیں اس کا ایک فیصد اگر وہ اللہ سے مانگیں تو مراد پائی۔ ٹھیک ہے آپ نے مزاروں پہ جانا ہے جائیں مگر وہاں فاتحہ پڑھیں نہ کہ اپنی داستانیں سنا کر دعائیں مانگنے لگ جائیں۔

جاہلیت کی انتہا ہے کہ ہم لوگوں کی اکثریت ایسا نہیں سوچتی۔ عزہ نے مایوسی سے سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

جب بھی کوئی ایسی بات کی جائے تو فوراً اسے سوال آتا ہے آپ کا فرقہ کیا ہے؟ کیا احادیث کی بات کرنا اور قرآن و سنت کا حوالہ دینا کسی خاص فرقے میں آتا ہے۔ میں نے کالج میں ایک دفعہ اسی موضوع پہ تقریر کی تھی اور مجھے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میں نے سمجھایا بھی کہ میں کسی فرقے پہ نہیں ہوں۔ میں بس مسلمان ہوں یہ کافی ہے۔ آخر کیوں ہم نے خود کو فرقوں میں تقسیم کر لیا ہے۔ قرآن میں کہیں فرقے کا نام لے کر مخاطب نہیں کیا گیا بلکہ ایمان والو کہا گیا ہے پھر پتا نہیں کیوں ہم سب اپنی تعلیمات بھول گئے ہیں۔

بد قسمتی سے ایسا ہی ہے۔ غازی نے شانے اچکائے۔

چلتے چلتے وہ دونوں باہر آگئے۔ ٹھنڈی ہوا نے استقبال کیا تھا۔

جوتے پہن کر دوبارہ سے واپسی سا سفر شروع ہو گیا۔

www.kitabnagri.com

چلو اب تمہیں سوئے پہ لے کر چلتی ہوں۔

غازی نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔ یہ کیا ہوتا ہے؟

Posted On Kitab Nagri

اصل میں یہ جو پکی سڑک ہے نہ جس کے ساتھ ساتھ یہ نالہ بہہ رہا ہے اسے ہم گاؤں والے سؤا کہتے ہیں۔ لوگ سیر کرنے آتے ہیں یہاں۔

عزہ نے کچھ دور بہتے نالے کے طرف ہاتھ اس اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

یہ پکی سڑک یہاں سے سیدھا شہر جانے والے راستے کو جاتی ہے اور۔۔۔۔۔

انکی آوازیں آہستہ آہستہ دور ہوتی جا رہی تھیں۔



حویلی میں معمول کی چہل پہل کے ساتھ لان میں ناشتہ لگانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ وہ دونوں بھی وہیں آ گئے۔ آج سب گھر والے موجود تھے۔ شاید کچھ خاص بات تھی۔

ان کے منہ کیوں لٹکے ہوئے ہیں؟ عزہ نے تایا اور چچا کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے غازی کے کان میں سرگوشی کی۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے انکے گرد شکنجہ کسنا شروع کر دیا ہے۔ دو دن پہلے انکی ایک بڑی کھیپ پکڑی گئی ہے۔ کڑوروں کا نقصان ہوا ہے۔

غازی نے بریڈپہ جیم لگاتے ہوئے اسکی طرف جھک کر بتایا۔

واؤ۔۔ عزہ نے ستائش کے انداز میں ہونٹ سکیرے۔

سب گھر والے یہی موجود ہیں تو میں ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ تایا نے گلا کھنکھارتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔ عزہ نے دلچسپی سے انہیں دیکھتے ہوئے اپنا کھانا جاری رکھا جبکہ باقی سب نے کھانے سے ہاتھ روک لیے تھے۔

www.kitabnagri.com

پچھلے کچھ دنوں سے بزنس میں بہت نقصان ہو رہا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ گھر کی عورتیں بھی کچھ قربانی دیں۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ نقصان کو پورا کرنے کے لیے گھر کی عورتیں اب بزنس چلائی ہیں۔ عزہ نے جوس پیتے ہوئے پوچھا۔

لا حول ولا قوت۔ ہمارا یہ مطلب نہیں تھا۔ تایا نے خفگی سے عزہ کو گھورا۔ امی نے بھی عزہ کو کہنی مار کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ گھر کی عورتوں کو اپنا زیور ہمیں دینا ہو گا تا کہ اسے بیچ کر ہم اپنا نقصان پورا کر سکیں۔
تایا کے دھماکے پہ تائی نے دل تھام لیا۔ چچی کے منہ کے زاویے بھی بگڑے تھے مگر چچا کی گھوری پہ سر جھٹک کر نیچے کر لیا۔ جوس پیتی عزہ کو اچھولگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

زیور؟ ہا ہا ہا۔۔۔ سیریلیسی تایا جی؟ اب آپ اپنا نقصان اس طرح پورا کریں گے۔ اور فرض کریں پھر بھی نقصان پورا نہ ہوا تو کیا گھر کی عورتوں کو بھی بیچ دیں گے۔

اس نے ہنستے ہوئے کڑوے لہجے میں سب کو آگ لگائی۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ بد تمیزی نہیں کرو۔ امی نے اسے ٹھوکا دیتے ہوئے رخ تیا کی طرف موڑا۔

جی جی بھائی صاحب کیوں نہیں۔ آخر برے وقت میں اپنے کام نہیں آئی گی تو کب کام آئی گی۔

ہر گز نہیں امی۔ عزہ ہتھ سے اکھڑ گئی۔

مجھ سے اور میری امی سے کوئی امید نہ رکھیے گا۔ ہمارا نہ تو آپ کے بزنس سے واسطہ ہے اور نہ اس کے نقصان سے۔ اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو جو آپ نے سیروں کے حساب سے سونے کے زیورات دیے ہیں انہی سے لیں۔

وہ بے نیازی سے کہتی دوبارہ کھانے کی طرف مشغول ہو گئی تھی۔ ساری خواتین کے چہرے لٹک چکے تھے۔ زیورات سے ہاتھ دھونے کے خیال نے ان کی بھوک اڑا دی تھی۔

Kitab Nagri

غازی نے صورت حال کشیدہ ہوتے دیکھی تو کھنکھارتے ہوئے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

میرا خیال ہے کہ میں شاید کچھ مدد کر سکوں۔ آپ فکر نہ کریں جتنا نقصان ہوا ہے میں اتنے پیسوں کی آپکے بزنس میں شراکت کر لیتا ہوں۔ یوں آپ کا بزنس سیٹ ہو جائے گا اور میری بھی پارٹنرشپ ہو جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

ادھر اس نے بات مکمل کی تھی اور عزم نے زور سے اسکے پاؤں پہ پاؤں مارا۔ صرف اسی پہ اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک زوردار چٹکی بھی کاٹی۔ وہ سسکی بھر کر رہ گیا۔ عزم نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا۔
تمہیں تو میں پوچھتی ہوں۔

ناشتہ سے فارغ ہو کر وہ کمرے میں آئی تو آٹھ بج چکے تھے۔ تبھی موبائل پہ بیل ہوئی۔ کسی انجان نمبر سے کال آرہی تھی۔

اس کا موڈ غازی نے خراب کر دیا تھا۔ دل ہی نہ کیا کہ کال اٹھائے۔
موبائل پر پے پھینک کر اس نے کمرے میں چکر کاٹنے شروع کر دیے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ سمجھتا کیا ہے خود کو؟ مجھ سے پوچھے بغیر ہی میاں ہمدرد بن رہا ہے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

کچھ دیر بعد جب امی گھر کے کاموں میں مصروف ہوئی تو وہ موقع غنیمت جانتی ہوئی اس کے کمرے میں گئی۔
www.kitabnagri.com

وہ کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ عزہ نے غصے سے اس کو گھورا۔

اوہ تو جناب لیٹ ہو رہے ہیں۔ ظاہر ہے اب آفس جایا کریں گے۔ بزنس پارٹنر جو بن گئے ہیں۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

غازی نے اسکے طنز یہ انداز کو تحمل سے برداشت کیا۔ اسکے بیٹھنے کے لیے بیڈ پہ جگہ بنائی۔

بیٹھو۔ وہ چپ چاپ بیٹھ گئی۔

مجھے پتا ہے تم غصہ ہو۔ اور مجھے یہ بھی پتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کیوں کہ تم عام طور پہ غصے میں ہی رہتی ہو۔

وہ استری کا پلگ لگاتے ہوئے کہنے لگا۔

اس لیے تم فکر نہ کرو۔ میں جو کچھ کر رہا ہوں سوچ سمجھ کر کر رہا ہوں۔

عزہ کے پاس پڑے کپڑے اٹھائے اور استری کرنے لگا۔ آخر عزہ کو ہی شرم آئی۔

چھوڑو میں کرتی ہوں۔ وہ آگے بڑھی مگر غازی نے نرمی سے منع کر دیا۔

www.kitabnagri.com

کوئی مسئلہ نہیں عزہ۔ میں کر لوں گا۔ مجھے اپنے کام کرنے کی عادت ہے۔

واؤ پھر تو مجھے بہت آسانی ہو جائے گی۔ شادی کے بعد۔۔ ہاں نہ۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

شوخی سے کہتے ہوئے اس نے استری سٹینڈ کے ساتھ ٹیک لگائی۔

غازی اسکی شرارت سمجھ کر مسکرا دیا۔

تم فکر نہ کرو۔ شادی کے بعد اپنے سارے کام تم سے ہی کروایا کروں گا۔

یہ تو غلط ہے۔

تو صحیح کیا ہے؟ وہ اسکی طرف جھکا۔

صحیح یہ ہے کہ کام اپنا اپنا۔ وہ ادا سے سر جھٹکتے ہوئے بولی۔ غازی سر ہلا کر رہ گیا۔ جب تک اس نے کپڑے استری کیے۔ عذہ نے اسکے کمرے کی حالت درست کر دی تھی۔

چلو اب بتاؤ کہ تم نے انہیں پارٹنرشپ کی آفر کیوں کی ہے؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عذہ تم اتنی ذہین و فطین ہو مجھے یقین ہے تم دس منت سوچو گی تو اس بات کا حل بھی تمہیں ضرور ملے گا۔

وہ اسکے گال تھپتھپاتا ہوا کپڑے لے کر فریش ہونے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس بات کا حل بھی تمہیں ضرور ملے گا۔ اس منہ بنا کر غازی کی نقل اتاری اور تن فن کرتی کمرے سے باہر آ گئی۔

آدھے گھنٹے بعد اسے پھر سے اسی نمبر سے کال موصول ہوئی جس سے پہلے مس کال آئی تھی۔

پہلے تو اس نے کال کاٹنے کا سوچا پھر اٹھالی۔

ہیلو کون؟ محتاط انداز میں پوچھا۔

میں ہوں۔ تم میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی پہلے۔ منت کی آواز سن کر وہ خوشی سے اچھل پڑی۔

کدھر تھی تم؟ پورے پانچ دنوں سے ٹرائے کر رہی ہوں مگر تمہارا نمبر ہی اس دن سے بند جا رہا ہے جس دن میں واپس آئی تھی۔ خیریت تھی نہ؟

مطلب؟ منت نے الجھن سے پوچھا۔ اسے حیرت ہوئی تھی کیوں کہ فیضی نے خود اسکی بات کروائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مطلب؟ کیا مطلب بھئی میں تو اتنے دنوں سے پریشان ہو رہی تھی تمہارے لیے اور منہاس بھائی کا نمبر بھی نہیں لگ رہا تھا۔ عزہ نے وضاحت کی۔

مطلب تمہاری مجھ سے ایک دفعہ بھی بات نہیں ہوئی۔ تو پھر وہ کون تھی جس نے مجھ سے عزہ بن کر بات کی۔ منت نے پریشانی سے پوچھا۔

کیا کہہ رہی ہو؟ مجھے کھل کر بتاؤ۔ کچھ سمجھ نہیں آرہی۔ عزہ نے سر پکڑتے ہوئے پوچھا۔

جس دن تم یہاں سے گئی تھی اسی دن سارہ نے مجھے اغوا کر لیا تھا۔

Kitab Nagri

منت نے ساری کہانی سنادی اور عزہ تو بس منہ پہ ہاتھ رکھے بت بنی سن رہی تھی۔

اس نے اتنا کچھ کر لیا تمہارے ساتھ اور تم مجھے اب بتا رہی ہو۔ مجھے پہلے بتاتی میں اس سارہ کو قتل کر دیتی۔ اس نے ہمت کیسے کی؟ منہاس بھائی نے اسے کچھ کہا نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ کالس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سارہ معراج کو اسی وقت سزادے ڈالتی۔

منت مجھے بہت رونا آرہا ہے یہ سوچ کر کہ تم اتنی تکلیف میں رہی۔ عزہ نے آنسو پونچھے۔ منت کو اس پہ پیار آیا۔

چلو چھوڑو یہ سب باتیں۔ میں یہ سوچ رہی ہوں کہ اگر تم نے کال نہیں کی تھی تو پھر؟ منت کی سوئی پھرو ہیں اٹکی۔

سیدھی سی بات ہے منو جس طرح اس نے شان کی جعلی ویڈیو بنائی تھی اسی طرح وہ کال بھی جعلی ہوگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عزہ نے خیال ظاہر کیا۔ منت نے جوش سے سر ہلایا۔

ہاں ایسا ہی ہوگا۔ مجھے پہلے ہی سمجھ لینا چاہیے تھا۔

عزہ کیا وہ سچ کہہ رہی ہے کہ میرے صاحب عالم گینگسٹر ہیں؟ وہ کہہ رہی تھی اس کے پاس ثبوت ہیں۔ تھوڑی دیر بعد منت کی تھکی تھکی سی آواز آئی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

بکواس کر رہی ہے وہ۔ تم اسکی باتوں میں ہر گز بھی نہ آنا۔ بھلا منہاس بھائی ی مجرم ہو سکتے ہیں؟ کبھی بھی نہیں۔ تم اس چڑیل کی باتوں میں مت آنا۔ وہ تمہیں بد گمان کرنا چاہتی ہے۔

عزہ نے اسے سمجھاتے ہوئے نصیحت کی۔

ٹھیک کہہ رہی ہو۔ میرے صاحبِ عالم غلط ہو ہی نہیں سکتے۔

منت نے تفاخر سے کہا۔

منت میں آ جاؤں؟ عزہ نے اسکی پریشانی کے خیال سے پوچھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نہیں یار میں ٹھیک ہوں اب۔ تم فکر نہیں کرو۔ منت نے منع کیا۔

تھوڑی دیر بعد ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد منت نے فون بند کر دیا۔

اللہ جی میری دوست کی زندگی سے تمام مصیبتوں اور پریشانیوں کو دور کر دیں۔ وہ بہت معصوم ہے۔ اس پہ کبھی کوئی ی آنچ نہ آئے۔

Posted On Kitab Nagri

منت کے لیے دعا کر کے اسے تھوڑا سکون ملا۔ سارہ کو سبق سکھانے کا ارادہ کرتی ہوئی وہ لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گئی۔

سارہ کے خلاف اسکے پاس جتنا بھی مواد تھا اس کو اکٹھا کرنے لگی۔۔

سارہ معراج اب دیکھو تم تماشا۔ جو کام میں کرتے ہوئے ہچکچار ہی تھی وہ تواب ہو گا۔ دیکھتے ہیں تمہارا انجام کیا ہوتا ہے۔



عزہ ایک بار پھر سے سارہ سے ٹکر لینے والی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عزہ سے بات کر کے وہ بہت ہلکی ہو گئی تھی۔ یقیناً سارہ جھوٹ کہہ رہی تھی۔

میرے صاحب عالم کبھی غلط نہیں ہو سکتے۔ وہ چڑیل جھوٹ بول رہی ہے۔

اپنے آپ کو تسلی دیتے ہوئے وہ کمرے میں چلی آئی۔ وہ ابھی تک سو رہا تھا۔

وہ صوفے پہ آکر بیٹھ گئی اور گیم کھیلنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد منہاس کے موبائی ل پہ وائی بریشن ہوئی۔ منت جلدی سے اٹھی۔ منہاس کی نیند نہ خراب ہو جائے اس ڈر سے اسکا ارادہ تھا کہ کال کاٹ دے۔

اسکی جیب سے موبائی ل نکالتے ہی وہ ساکت رہ گئی۔ سکرین پہ سارہ معراج کالنگ لکھا نظر آ رہا تھا۔
منت کے وجود میں بھانپ جھلنے لگے۔

یہ کیوں کال کر رہی ہے؟ وہ موبائی ل ہاتھ میں پکڑے دوبارہ باہر آگئی۔ منت نے کال اٹھائی اس سے پہلے وہ کچھ بولتی سارہ معراج شروع ہو چکی تھی۔

www.kitabnagri.com

مسٹر عالم تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔ تم نے دھوکہ دیا ہے مجھے۔ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔ تم دیکھنا اب میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

مثلاً کیا کروں گی تم؟ ہاتھ تو لگا کر دکھاؤ میرے شوہر کو۔ اب میں کمزور نہیں پڑوں گی۔ تمہیں جان سے مار دوں گی۔

منت نے اپنے کمزور دل کو سنبھالتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا۔

اوہ۔ تو منہاس عالم اپنی بیوی کے پہلو میں چھپے ہوئے ہیں۔ اسے بولو مجھ سے بات کرے۔

سارہ کے طنز میں ابھی بھی حسد کی بو آ رہی تھی۔ وہ عورت کبھی سدھرنے والی نہیں تھی۔

ایک شوہر کو اس وقت اپنی بیوی کے پاس ہی ہونا چاہیے نہ تو وہ میرے پاس ہیں۔ سو رہے ہیں۔ اب دوبارہ کال مت کرنا۔



www.kitabnagri.com

اچھا واقعی؟ سارہ نے تمسخرانہ انداز میں پوچھا۔

ایک محب وطن بیوی اپنے گینگسٹر شوہر کو اپنے پاس آنے دیتی ہے تو کہاں گئی اس کی سو کالڈ وطن سے محبت۔ تم تو بڑی باتیں کرتی تھی اب کیا ہو گیا۔ وطن کی محبت پہ میاں کی محبت آڑے آگئی؟

Posted On Kitab Nagri

اس کا انداز واضح مذاق اڑانے والا تھا۔ منت نے بمشکل اپنے آپ کو قابو میں رکھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ سارہ کو خوب گالیاں دے۔ اگر وہ ہسپتال میں نہ ہوتی تو شاید ایسا کر بھی دیتی۔

میں جانتی ہوں تم جھوٹ بول رہی ہو۔ وہ ایسے نہیں ہیں۔ تم الزام لگا رہی ہو تاکہ بدگمان ہو کر میں انہیں چھوڑ دوں۔ تو سن لو میں انہیں کبھی نہیں چھوڑوں گی۔

منت نے جذباتی ہو کر کہا۔ سارہ ایک بار پھر اس کا یقین متزلزل کر رہی تھی۔

ہا ہا۔۔ اف۔۔ میں الزام نہیں لگا رہی سچ بتا رہی ہوں۔ تمہارا شوہر مشہور زمانہ گینگسٹر ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے اور بس ایک تم ہی ہو جو اعتماد کی اندھی پٹی اپنی آنکھوں پہ باندھے ہوئے ہو۔

www.kitabnagri.com

سارہ کا سرد لہجہ منت کو برف کر گیا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

تم ایک بار پھر جھوٹ بول کر مجھے اپنے دام میں پھنسا رہی ہو۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

میں اپنے جھوٹ کو سچ ثابت کر سکتی ہوں۔ جب ثبوت مانگو گی دے دوں گی۔ سارہ نے چیلنج کرتے ہوئے فون بند کر دیا۔

چڑیل۔۔ اللہ کرے مر جائے۔ منت نے کلستے ہوئے کہا۔

اس کا تو نمبر بلاک کرتی ہوں۔

جوش سے سکریں کو ٹیچ کیا تو لاک منہ چڑھا رہا تھا۔

فٹے منہ۔ وہ جی بھر کر بد مزہ ہوئی۔



کمرے میں آئی تو وہ ابھی تک سو رہا تھا۔ منت نے موبائل پہ وقت دیکھا۔ دس بج رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

توبہ ہے تب سے اب تک صرف دو گھنٹے ہی گزرے ہیں۔ میں بھی معیز کے آنے تک تھوڑی دیر سو جاتی ہوں۔

صوفیہ پہ لیٹتے ہوئے اس نے سوچا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی گہری نیند میں جا چکی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

-----*-----*-----*-----*
*-----

ڈسچارج ہو کر وہ گھر آگئی تھی۔ منہاس اسکا بہت خیال رکھ رہا تھا۔ وہ بہت خوش تھی۔ اس حادثے کے بعد سے منہاس اس کو بہت وقت دے رہا تھا۔ یہ اگلے دن کی بات تھی جب اسکے فیسبک اکاؤنٹ کے ذریعے سارہ نے اس سے رابطہ کیا۔

آخر تم میری جان کیوں نہیں چھوڑ دیتی۔ مجھے تم سے رابطہ نہیں رکھنا۔ منت نے زچ ہو کر سوال کیا۔

Kitab Nagri

دیکھو جو ثبوت ہیں وہ یا تو میں پولیس کو دوں گی یا تمہیں۔ تم خود ہی فیصلہ کر لو کہ کیا چاہتی ہو؟ اگر یہ ثبوت دیکھ لو گی تو تمہارے لیے فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی۔ یہ دیکھنے کے بعد بھی اگر تم نے منہاس کو نہ چھوڑا تو مجبوراً پھر پولیس تمہارے شوہر کو نہیں چھوڑے گی۔

سارہ نے اسکے ساتھ گیم کھیلی اور منت ڈرگئی۔ کچھ دیر بعد اسے اپنے نمبر پہ کچھ ڈاکو منٹس اور ویڈیوز موصول ہوئیں۔

Posted On Kitab Nagri

منت نے جلدی سے عذہ کو میسج کیا۔

کڑاہی کی خوشبو کچن سے باہر تک آرہی تھی۔ عذہ اس وقت کچن میں تھی جب اسے منت کا میسج موصول ہوا۔ ہاتھ دھو کر اس نے آنچ ہلکی کی اور میسج کھولا۔

عذہ سارہ نے دھمکی دی ہے کہ اگر میں نے منہاس کو نہ چھوڑا تو وہ سارے ثبوت پولیس کو دے دے گی۔ اور ہماری پولیس ہے بھی ایسی سچ سے زیادہ جھوٹ پہ یقین رکھنے والی۔ کچھ کرو اس سارہ کا۔

عذہ کا میسج پڑھ کر دماغ گھوم گیا۔ دس منٹ تک کڑاہی بن چکی تھی۔ چولہا بند کر کے وہ کمرے میں چلی آئی۔ لیپ ٹاپ کھول کر سارہ کا مطلوبہ فولڈر نکالا۔

ملک کے سب سے بڑے نیوز چینل کو سارہ کے سارے کالے کر توت ای میل کیے۔

یہی نہیں بلکہ فیسبک اور انسٹاپہ فیک آئی ڈی کے ذریعے سوشل

میڈیا پہ بھی ہر جگہ سارہ کی وہ ویڈیو پھیلا دی جو اس نے عدالت کو دکھانے کے لیے بنائی تھی۔ اس میں سارہ صاف صاف اپنے جرائم کا اقرار کرتی نظر آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ گھنٹوں کی بات تھی اور پورے ملک میں یہ سب پھیل جاتا۔ سارہ منت کو بھول کر اپنی ٹینشن میں لگ جاتی۔ اس نے منت کو میسج بھیج کر سکون سے آنکھیں موند لیں۔

-----*-----*-----*-----*-----*-----*-----*-----

سارہ معراج کو اب ہر محاذ پہ منہ کی کھانی پڑ رہی تھی۔ ملک کے معروف نیوز چینل کی طرف سے اسکی ویڈیو نشر کی گئی تھی اور ساتھ ہی ساتھ انڈسٹری سے متعلق عدالت کے فیصلے کے بارے میں بھی بتایا گیا تھا۔ اور اب ہر طرف اس خبر پہ چرچے ہو رہے تھے۔ وہ اس خبر کو بند بھی نہیں کروا سکتی تھی کیوں کہ چینل اپوزیشن والوں کا تھا۔ ابھی یہ معاملہ ختم ہوا نہیں تھا کہ سوشل میڈیا پہ ہر طرف اسکے خلاف ٹوئٹس ہونے لگے۔ یہی نہیں سراج پاشا نے بھی اس سے ہاتھ کھینچ لیا۔ وہ سارے ایم این اے منسٹر اور وزیر جو کبھی اسکے آگے پیچھے پھرتے تھے اب یوں تھے کہ جیسے سارہ کو جانتے ہی نہ ہوں۔ وہ بھوکے شیرنی کی طرح تلملاتی پھر رہی تھی۔ ہر طرف سے اسکے خلاف لوگ اٹھ کھڑے ہونے لگے۔ اپوزیشن پارٹی کو تو جیسے موقع مل گیا وہ اس معاملے کو خوب ہوا دینے لگے۔ سارہ کے خلاف وہ کیسز بھی باہر آنے لگے جن کا اسکے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا مثلاً پچھلے سال ہونے والی دہشت گردی کے پیچھے سارہ کو جوڑ دیا گیا اپوزیشن کے حال ہی میں قتل ہونے والے کارکن کا الزام بھی اسکے سر ڈال دیا گیا۔ وہ تو پاگل ہونے والی ہو گئی۔ بمشکل اسکے سیکریٹری سلطان نے اسے نیند کی گولیاں دے کر

Posted On Kitab Nagri

سلایا۔ تاہم جب اسکی آنکھ کھلی تو وہ اپنے کمرے میں نہیں تھی۔ دنیا والوں کے لیے وہ ایک مسنگ پرسن بننے جا رہی تھی۔

* * * *

شام نے اپنے سائے گہرے کرنے شروع کر دیے۔ غازی صبح سے مصروف تھا اور اب جا کر وہ واپس آیا تھا۔ اس وقت حسب معمول سب گھر والے اپنے اپنے کمروں میں تھے۔ یہاں مغرب کے بعد سے لوگ بستروں میں دبک جاتے تھے۔ وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا تبھی اسے عذہ کا میسج آیا۔ وہ اسے آتے ہوئے دیکھ چکی تھی۔ وہ کمرے میں جانے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے چھت پہ آگیا۔

خیریت اس وقت چوروں کی طرح بلانے کا مقصد؟ وہ شگفتگی سے کہتے ہوئے اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ عذہ نے بغیر کچھ کہے موبائل کی سکرین اس کے آگے کر دی۔ وہ چند لمحے پلکیں جھپکائے بغیر دیکھتا رہا۔

ڈونٹ ٹیل می عذہ کہ اس سب کے پیچھے تم ہو؟ وہ شاؤڈ سا اسکی طرف پلٹا۔ عذہ نے اسکی آنکھوں میں چھپی حیرت سے لطف لیا۔ مزے سے دونوں ہاتھ ہوا میں پھیلائے۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں یہ سب میں نے کیا ہے۔ اس سب کے پیچھے دی گریٹ عزہ کا ہاتھ ہے۔

وہ یونہی ہاتھ پھیلائے گول گول گھومنے لگی۔ غازی نے تاسف سے اسے دیکھا۔

تمہیں یہ سب ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔ کم سے کم مجھ سے مشورہ کر لیتی۔

عزہ رک گئی۔ آنکھوں میں حیرت در آئی۔

تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو میں نے کل بتایا تھا نہ کہ وہ میری دوست کو ہراس کر رہی ہے اس لیے میں نے اس سے بدلہ لیا ہے۔

اگر وہ دوبارہ تمہاری دوست کو کوئی نقصان پہنچا دے تو؟ غازی نے سوال کیا۔

تم بتا رہی تھی کہ اسے اغوا بھی کیا گیا تھا۔ اب وہ پھر سے اسے اس سب کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کچھ غلط کر دے تو؟ اکثر ہمارے کیے کا دوسروں کو بھگتنا پڑتا ہے۔

نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ تب منہاس بھائی نہیں تھے اس کے پاس۔ اب وہ ہیں تو اپنے ہوتے ہوئے وہ منت کے ساتھ کچھ غلط تو نہیں ہونے دے سکتے نہ؟

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

عزہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بے فکری سے بات چٹکیوں میں اڑائی تھی۔ غازی منہاس کا نام سن کر چونکا۔

دنیا میں صرف ایک ہی منہاس تو نہیں۔ اس نے اپنے آپ کو تسلی دی۔

منہاس کون عزہ؟ اس نے دھڑکتے دل کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

ارے منت کے شوہر ہیں۔ تمہیں نہیں پتا؟ عزہ نے آنکھیں میچتے ہوئے کہا۔

نہیں بھلا مجھے کیسے پتا ہوگا۔ غازی نے خود پہ جبر کرتے ہوئے ہونٹ پھیلائے۔ منہاس نام نے اسکے وجود پہ سو گواریت طاری کر دی۔ کافی عرصہ ہو گیا تھا اسکے بارے میں سنے ہوئے اسے دیکھے ہوئے۔

اچھا ویسے پتا ہے کیا میں سوچ رہی تھی پرسوں منت کی سالگرہ ہے۔ تحفے کے طور پر اسکی اور منہاس بھائی کے نکاح کی تصویر فریم کروا کر بھیج دوں۔

www.kitabnagri.com

عزہ اپنی رو میں ہی کہے جا رہی تھی۔

وہ ہر حال سالگرہ پہ مجھ سے بلکہ ہر ایک سے اپنی مرضی کا تحفہ لیتی تھی۔ پہلے سے ہی اعلان کر دیتی تھی کہ میری سالگرہ آرہی ہے تو میرے لیے تحفے خرید لیں۔، لیکن تین سال ہو گئے اب اسے کوئی ہوش نہیں ہوتی اپنی سالگرہ کی۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ بتاتے بتاتے د لگرفتہ ہوگئی۔ غازی نے منہاس کے خیالوں کو جھٹک کر اپنا دھیان اسکی باتوں کی طرف لگایا۔

چار سال پہلے منہاس بھائی سے چھوڑ کر اچانک لاپتا ہوگئے تھے۔ منت نے بہت صدمہ لیا تھا انکے جانے کا۔ جینا بھول ہی چکی تھی۔ یہ تو شکر ہے سال پہلے اچانک ہی منہاس بھائی دوبارہ واپس آگئے۔ غازی کو ایک بار پھر جھٹکا لگا۔ یہ ساری صورت حال جانے کیوں اسے بار بار شک دلارہی تھی کہ وہ منہاس اسکا اپنا بھائی ہی ہے۔

اچھا پھر کیا ہوا؟ اس نے بے چینی سے پوچھا۔
پھر کیا ہونا تھا منہاس بھائی واپس جو آگئے۔ اب وہ دونوں ایک ساتھ ہیں ماشاء اللہ سے۔

عزہ نے ہاتھ جھارڑتے ہوئے گویا کہانی کا اختتام بتایا۔ غازی کی تسلی نہیں ہوئی۔ کچھ سوچتے ہوئے اس نے کہا۔
عزہ کیا تم مجھے تصویر دکھا سکتی ہو منہاس بھائی کی؟

Posted On Kitab Nagri

کیوں؟ عزہ نے حیرانی سے پوچھا۔

ویسے ہی تم ابھی دکھا سکتی ہو؟ تمہارے موبائل میں تو ہو گی نہ۔ غازی نے بات ٹالتے ہوئے اصرار کیا۔

نہیں میرے موبائل میں تو نہیں ہو گی۔ عزہ نے کچھ سوچتے ہوئے بتایا۔ منت کبھی کبھار سٹیٹس پہ لگا دیتی ہے۔ جب میں ان کے گھر پہ تھی تو ہم ایک دن باہر کھانا کھانے گئے تھے تو میں نے سب کی کھانا کھاتے ہوئے تصویر لی تھی مگر منہاس بھائی نے یہ کہتے ہوئے ڈیلیٹ کر دی کہ تم سٹیٹس لگاؤ گی اور کھانے کے ساتھ کی تصویریں سٹیٹس پہ نہیں لگاتے۔

غازی کے چہرے پہ مایوسی کے سائے پھیلے۔ اچانک دو منٹ پہلے کی گفتگو یاد آئی۔

لیکن ابھی تو تم کہہ رہی تھی کہ ان دونوں کی تصویر فریم کرواؤ گی۔

غازی نے جوش سے کہتے ہوئے اسکی توجہ اس نکتے کی جانب

دلای۔

وہ تصویر میرے موبائل میں نہیں بلکہ میموری کارڈ یا لیپ ٹاپ میں ہے۔ وہ بولتے بولتے رکی۔ کچھ یاد کرنے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

شاید وہ تصویر موبائی ل کے ری سائی یکل بن میں پڑی ہو۔ میں چیک کرتی ہوں۔

اس نے موبائی ل سے ری سائی یکل بن والا فولڈر کھولا جہاں تصویریں ڈیلیٹ ہو جانے کے بعد بھی ساٹھ دن تک محفوظ رہتی تھیں۔

ویسے تم اتنا اصرار کیوں کر رہے ہو؟ عزہ نے سکرو ل کرتے ہوئے مشکوک انداز میں اسے گھورا۔

بتادوں گا پہلے تم تصویر تو ڈھونڈ لو۔ غازی نے اسے سست روی سے سکریں نیچے کرتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

تم بہت آہستہ آہستہ کر رہی ہو جلدی کرو۔ اور یہ اتنا کچھ تمہارے ری سائی یکل بن میں کیوں ہے؟ وہ جھنجھلایا۔

جناب ہر ہفتے میں موبائی ل کی صفائی کرتی ہوں۔ واٹس ایپ ایمجز، سکریں شارٹس، ویڈیوز اور ساری پرانی چیزیں ڈیلیٹ کر دیتی ہوں۔

بڑانیک کام کرتی ہو۔ اللہ تمہیں جزائے خیر دے۔ غازی نے جل کر کہا۔ وہ ہنس دی۔

مل گئی۔ عزہ خوشی سے چلائی۔ غازی کی دھڑکن تیز ہوئی۔ کچھ لمحے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور عزہ سے موبائی ل پکڑا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اس نے تصویر پہ نظریں جمائی ہیں اور تھم سا گیا۔ وہ بلاشبہ منہاس عالم ہی تھا۔ اس کا بڑا بھائی ی۔

کیا ہوا؟ عزہ نے اسکا شانہ ہلایا۔ وہ اسے پتھر کا بت لگا۔

غازی۔۔ اس نے قدرے اونچی آواز سے پکارا۔ وہ ہوش میں آیا۔

یہ منہاس عالم ہے۔ غازی نے پھٹی پھٹی نظروں سے تصویر میں کھانا کھاتے شخص کی طرف اشارہ کیا۔

ہاں یہ منہاس بھائی ی ہیں منت کے شوہر۔ عزہ نے تائی ید کی۔

عزہ یہ میرے بڑے بھائی ی ہیں۔ منہاس عالم۔ غازی نے اسکی سماعتوں پہ بم پھوڑا۔ وہ بے یقینی سے دو قدم پیچھے ہٹی۔ منہ پہ ہاتھ رکھتے دائی یں بائ یں سر ہلایا۔

www.kitabnagri.com

تمہارے بھائی ی؟ حیرت تھی کہ کم ہونے میں نہیں آرہی تھی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ منہاس بھائی ی؟ مطلب تم نے بتایا تھا کہ تمہارا بھائی ی ایک گینگسٹر ہے تو۔۔۔

تو یہی کہ تمہاری دوست منت کا شوہر میرا بڑا بھائی ی ہے۔ غازی نے تھکے تھکے انداز میں بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

اف منہاس بھائی معصوم لوگوں کی زندگی خراب کرنے سے آپ باز نہیں آئے۔ غازی کو منت کے لیے دکھ ہوا۔

عزہ کے لیے یہ جھٹکا قیامت سے کم نہیں تھا۔ وہ وہیں منڈیر کے ساتھ زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔

منت۔۔ وہ تو مر جائے گی۔ مر جائے گی جب اسے یہ سب پتا چلے گا۔
میں اسے کیسے یہ سب بتاؤں گی۔ اس کا مطلب ہے سارہ سچ کہہ رہی تھی اور اسکے ثبوت بھی اصلی تھے۔

کیسے ثبوت عزہ؟ وہ جھک کر اسکے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ شاید قسمت اسے موقع دے رہی تھی کہ جو فرض پہلے رہ گیا تھا وہ اب ادا ہو جاتا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منت بتا رہی تھی سارہ نے اسے منہاس بھائی کے خلاف کچھ ثبوت بھیجے ہیں۔ عزہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے بتایا۔ اسے ابھی تک اس بات کی سچائی پہ شک ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہو سکتا ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہو منہاس بھائی ایسے نہ ہوں۔ عزہ نے امید کا سرا تھا متے ہوئے سہارا لیا۔
مجھے نہیں لگتا منہاس بھائی ایسے ہوں۔ ہم انہیں اس وقت سے جانتے ہیں جب وہ گوجرانوالہ آئے تھے کشف
آپی کے گھر۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ غازی کا دماغ گھوم گیا۔ اب یہ کشف آپ کی کہاں سے آگئی ہیں بیچ میں؟

منت فرسٹ ایئر میں کشف آپ کے پاس پڑھنے جاتی تھی اور وہیں۔۔۔۔۔

عزہ نے آہستہ آہستہ ساری تفصیلات سنا دیں کہ وہ دونوں کیسے منہاس کو جانتی تھیں۔ غازی کو یاد آیا کشف اور
رضی منت نامی لڑکی کا اکثر ذکر کرتے رہتے تھے۔ خود جب وہ شروع شروع میں وہاں تھا تو اسکی بھی کبھی کبھار
منت سے بات چیت ہو جاتی تھی مگر یہ صرف تین ماہ کی بات تھی وہ وہاں سے چلا گیا تھا اور پھر باقی آنے والے
سالوں میں کبھی اسکا سامنا منت سے نہیں ہوا تھا۔ منہاس اکثر ہی کشف کے گھر پایا جاتا تھا اور کیوں پایا جاتا تھا اس
بات کی سمجھ بھی اسے اب آئی تھی۔ وہ وہاں منت کے لیے ہوتا تھا۔

عزہ تم منت سے وہ سارے ثبوت منگوؤ جو سارا معراج نے اسے بھیجے ہیں۔ غازی فیصلہ کن انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

تم کیا کرو گے ان کا؟ عذہ بوکھلائی۔ تم انہیں جیل میں ڈال دو گے۔

نہیں میں منت سے وہ سب نہیں منگواؤں گی۔ وہ پاگل ہو جائے گی یہ سب سن کر۔

عذہ نے انکار کیا۔ وہ تصور کر سکتی تھی کہ جب منت کو پتا چلے گا تو اس کا ردِ عمل کیا ہو گا۔

عذہ بیوقوفوں والی باتیں مت کرو۔ تم سے ایسی توقع نہیں تھی مجھے۔ غازی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

تم کچھ بھی کہو میں اپنی دوست کو اس عذاب میں ہرگز نہیں ڈالوں گی۔ وہ کھڑی ہوتے ہوئے رخ پھیر گئی اور نگاہیں سیاہ آسمان پہ جمادیں۔

منت کی زندگی میں بھی اس کالی رات کے جیسے سیاہی آجائے گی۔ پھر کوئی چاند، سورج یا ستارہ اس کو روشن نہیں کر سکے گا۔ وہ ہمیشہ اندھیرے میں رہے گی۔

Posted On Kitab Nagri

خود کلامی کے انداز میں بڑ بڑاتی عزہ وہ عزہ نہیں لگ رہی تھی جو اپنے سگے رشتہ داروں کے خلاف ڈٹ کھڑی ہوئی تھی۔

عزہ کیا ہوا تمہارے اصول کدھر گئے؟ وہ بڑی بڑی انصاف اور قانون کی باتیں کیا صرف کتابی باتیں تھیں؟ کیا سچ کے لیے ڈٹ جانا صرف تمہارے تایا اور چچا کے لیے تھا وہ بھی اس لیے کہ تمہیں ان سے کوئی جذباتی وابستگی اور انسیت نہیں تھی؟ منت سے تمہارا دل کا رشتہ ہے اس لیے اس کے شوہر کو تم کٹھرے میں کھڑا نہیں کرو گی کہ کہیں تمہاری دوست کا دل نہ دکھ جائے۔۔۔ واؤ۔

غازی نے تلخ لہجے میں کہتے ہوئے اسے آئی بی نہ دکھایا۔ وہ کانپ گئی۔ تڑپ کر پیچھے مڑی۔ اسکی آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی تھی۔

www.kitabnagri.com

ایسا نہیں ہے کہ مجھے اپنے تایا اور چچا کے خلاف جانے پہ کوئی دکھ نہیں ہے۔ میں ان کے انجام سے واقف ہوں۔ اس لیے جب کبھی تائی چچی اور ان کے بچوں کے بارے میں سوچتی ہوں تو میرے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں پتھر دل نہیں ہوں۔ انسان ہوں۔ میرے اندر بھی دل ہے جو اپنوں کی تکلیف پہ بے چین ہو جاتا ہے۔ تم کیا جانو انصاف کی اس کٹھن راہ پہ چلتے کتنی بار میرے ارادے لڑ کھڑائے اور قدم ڈگمگائے ہیں۔ کتنی بار

Posted On Kitab Nagri

اس راستے کے کانٹوں نے میرے پیروں کے ساتھ ساتھ میری روح کو بھی چھلنی کیا ہے۔ اپنے آپ کو مضبوط بنانے کے لیے مجھے کن کن امتحانوں سے گزرنا پڑا ہے تم نہیں جان سکتے۔ اس لیے انسان ہونے کے ناطے ایک بار اگر میں نے اپنی دوست کے لیے اچھا سوچ لیا تو کیا برا کیا؟ میں کوئی یو روبوٹ یا کسی گیم کا وہ کردار نہیں ہوں جو بس اپنے ٹاسک کو پورا کرتا جائے اور راستے میں ہر آنے والی رکاوٹ کو تھس تھس کرتا جائے۔ چیزوں کے دل نہیں ہوتے غازی۔ انسانوں کے ہوتے ہیں اس لیے اگر میں ایک دل کو روندنے سے ڈر رہی ہوں تو کیا غلط کر رہی ہوں۔

غازی شرمندہ ہوا۔ اسے یوں عذہ کو جج نہیں کرنا چاہیے تھا۔ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔

عذہ نے آنکھیں صاف کیں۔ لبوں پہ تلخ مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔ اس نے غازی کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے جو کہا اس نے غازی کا دل چیر کر رکھ دیا۔

www.kitabnagri.com

اس

آزمائی شوں، دکھوں اور تکلیفوں میں انسان کو انسان ہونے کا مار جن دینا چاہیے۔ ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ اس وقت وہ کس صورت حال سے گزر رہا ہے۔ اس کو سمجھے بغیر جھٹ سے فتوے نہیں لگانے چاہیے۔ ہم دوسروں سے ہمیشہ پر فیکشن کی توقع کیوں رکھتے ہیں۔ انہیں ہمیشہ اس انداز سے دیکھنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں جس سے ہم انہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم نے آئی یڈیلز کے بت تراش کر رکھے ہیں۔ اور اگر آئی یڈیل وہ بات کر جائے جو

Posted On Kitab Nagri

ہمیں پسند نہیں تو ہمارے ماتھے پہ شکنوں کے جال کیوں پڑ جاتے ہیں۔ کیوں بھئی؟ کیا آپ کے آئی یڈیل انسان نہیں ہیں کیا؟ اگر وہ ہیں تو اس بات کو سمجھ لیں کہ مکمل اور آئی یڈیل کوئی نہیں ہوتا۔ ہر شخص کی ذات میں کہیں نہ کہیں کمی رہ جاتی ہے۔ اگر کسی نے وہ بات کر دی ہے جس کی آپ کو توقع نہیں تھی تو کیا آپ نے جاننے کی کوشش کی کہ اس نے ایسا کیوں کہا؟ بغیر جاننے کہ اگلا کس سٹیٹ آف مائی بینڈ میں ہے فوری بھڑک جانا کیا ٹھیک ہوتا ہے؟ ہو سکتا ہے وہ شخص پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو اور آپ کا یہ رویہ اسے مزید دلبرداشتہ کر دے۔

کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟ غازی نے اس کے قریب ہوتے ہوئے اس کے ہاتھ تھامے۔ اسکی شرارتی آنکھیں ندامت کے بوجھ سے جھکی جا رہی تھیں۔ عذہ چمکتی ہوئی ی چاندنی کو دیکھتے ہوئے مسکرائی۔ اس کے ہاتھ دبائے۔

ہاں بالکل کر سکتی ہوں۔ کیوں کہ میں یہ سمجھ سکتی ہوں کہ اس وقت تم کس حالت میں ہو۔ اور تم فکر نہیں کرو میں کچھ دیر میں منت کو کال کروں گی اور اس سے سارے ثبوت منگوا لوں گی۔

اگر تم میری باتوں سے ہرٹ ہو کر اسے کال کرو گی تو۔۔۔۔

نہیں۔ تمہاری باتوں کی وجہ سے نہیں۔۔ عذہ نے اسکی بات کاٹی۔

Posted On Kitab Nagri

جلد یاد پر میرا فیصلہ یہی ہوتا۔ ہاں تم نے تھوڑا جلدی کروادیا۔

بات کے آخر میں وہ شوخی سے منہ ٹیرھا میڑھا کرتے بولی تو غازی کے وجود پہ چھائی کی کلفت زائل ہوئی۔

تم میرے لیے خدا کا انمول تحفہ ہو۔ اور اس تحفے کی ناقدری کر کے میں بارگاہ ربی میں شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ روز آخرت جب نام پکارے جائیں تو وہاں بھی تمہارا نام میرے نام کے ساتھ جوڑ دیا جائے۔

بہت دور آسمان پہ کچھ ستاروں نے ٹمٹماتے ہوئے غازی کی محبت کو پذیرائی کی بخشی اور چاند نے خوش ہوتے ہوئے اپنی چاندنی کے جلوے ہر سو بکھیرنے شروع کر دیے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

-----*

*-----

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

عزہ کو سارہ کے خلاف کچھ کرنے کا کہہ کر منت پر سکون ہو گئی تھی۔ جانتی تھی کہ عزہ ایسے طوفان کا نام ہے جو سارہ کو بہا کر لے جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اسے عزہ کا میسج موصول ہوا تھا۔

شام کی خبریں لازمی دیکھ لینا۔

اس مختصر سے پیغام میں اسے سمجھ نہیں آئی کہ اب عزہ نے کیا کیا ہے؟ عصر کی اذانیں ہوئی ہیں۔ نماز پڑھ کر وہ ٹی وی چلا کر بیٹھ گئی۔ ہر طرف سے سارہ معراج کی خبریں آرہیں تھیں۔ منت نے کئی دفعہ آنکھیں کھول کر بند کیں مگر منظر نہیں بدلا۔

ارے واہ! اب آئی سی سارہ پہاڑ کے نیچے۔ جیو عزہ۔ میرے شیرنی نے کمال کر دیا۔ سارے اگلے پچھلے بدلے پورے کر دیے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منت کا بس نہیں چل رہا تھا کہ دھمال ڈالنا شروع کر دے۔ اگلہ پورا گھنٹہ وہ جم کر ٹی وی پہ سارہ کے پرچے اڑتے دیکھتی رہی۔

سوشل میڈیا کھولا تو وہاں بھی یہی سب چل رہا تھا۔ سارہ

ایک معروف سیاستدان تھی اس لیے پورے ملک میں کھلبلی مچی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے پتا بھی نہیں چلا کہ کب منہاس اسکے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔

بہت اچھی خبر چل رہی ہے۔ ہے نہ؟ وہ اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا تو منت اسی رو میں خوشی سے تالیاں بجاتے ہوئے تائی د کرنے لگی۔

ہاں بہت اچھی خبر ہے۔ واللہ میری رگ رگ میں سکون اتر گیا ہے اس خبر کو سن کر۔ اچھا ہوا چڑیل ٹھکانے لگے گی اب۔

اچانک اسے احساس ہوا تو سٹپٹائی۔ "نہیں میرا مطلب ہے کہ برائی کا انجام پھر برا ہی ہوتا ہے۔"

منہاس کا انداز اس وقت اسے بہت عجیب لگا۔ جیسے وہ اس سب سے خوش نہیں تھا۔

www.kitabnagri.com

یہ سب میں نے نہیں کیا ہے۔ منت نے صفائی پیش کی۔ وہ اسے پہلے بھی سارہ سے دور رہنے کا کہہ چکا تھا اور بات نہ مان کر وہ نتیجہ بھگت چکی تھی اور اب نہیں چاہتی تھی وہ یہ سمجھے کہ منت دوبارہ سارہ سے الجھ رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میں جانتا ہوں منت کہ تم نے یہ سب نہیں کیا۔ وہ صوفی کی پشت سے سرٹکا کر آنکھیں بند کر گیا۔ منت محسوس کر سکتی تھی کہ وہ پریشان ہے۔

آپ ٹھیک ہیں؟ اس نے منہاس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا۔

ہاں میں ٹھیک ہوں۔ تم فکر نہیں کرو۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

اچھا سنو آج رات مجھے گھر سے باہر رہنا ہوگا۔ تم اور شان تیار ہو جاؤ تمہیں اماں کی طرف چھوڑ دوں گا۔

منت کے دل میں کھٹکا ہوا مگر سارے برے خیالوں کو جھٹکتی ہوئی وہ کھڑی ہوئی۔

ٹھیک ہے ہم تیار ہو جاتے ہیں۔ بحث کیے بغیر وہ کمرے میں چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اسے اور شان کو چھوڑنے جا رہا تھا۔

منت سنو۔ گاڑی سے اترتی منت اسکی پکار پہ تھم سی گئی۔ وہ بہت کم اسے ایسے بلاتا تھا۔

کل لینے آؤں گا۔ تیار رہنا۔ ڈنر باہر کریں گے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی ی شان کے ساتھ اتر گئی۔ سب گھر والے اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔ رات کا کھانا کھا کر معیز جنت اور شان آئی س کریم کھانے باہر چلے گئے۔ اسے تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی اس لیے اس نے منع کر دیا اور کمرے میں آگئی۔

رات کے بارہ بجے موبائل کی گھنٹی بجی۔ وہ حیران ہوتی ہوئی اٹھی۔ عذہ کال کر رہی تھی۔ اسکے پاس ہی جنت اور شان سو رہے تھے۔ وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے باہر آگئی۔

عذہ۔ خیریت تم اس وقت کال کر رہی ہو؟ سلام دعا اور حال احوال کے بعد منت نے کام کی بات پوچھی۔ اسے عذہ کا انداز ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ وہ ہر بات بغیر تمہید کے کر لیا کرتی تھی اور اب بات کرتے ہوئے جھجھک رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ منت تم وہ ساری فائی لز اور ثبوت مجھے بھیج سکتی ہو جو سارہ نے تمہیں بھیجے ہیں؟ منہاس بھائی والے۔

تم کیا کرو گی ان کا؟ منت نے مشکوک انداز میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں انہیں دیکھنا چاہتی تھی کہ کہیں وہ سچ نہ کہہ رہی ہو۔ عزہ نے آنکھیں بند کرتے ہوئے بدقت کہا۔

تم منہاس پہ شک کر رہی ہو؟ منت کو صدمہ لگا۔ اسے عزہ سے یہ امید نہیں تھی۔

ابھی کل تم مجھے قائل کر رہی تھی کہ سارہ جھوٹ کہہ رہی ہو گی اور آج تم اسکی ہم خیال بن گئی ہو۔

منت نے اپنی ناگواری کو ذرا بھی چھپانے کی کوشش نہ کی۔ عزہ نے اسکا کڑوا لہجہ نظر انداز کیا۔ اسے ایسے ہی ردِ عمل کا اندازہ تھا۔

پلیز میں اپنے شک کو دور کرنا چاہتی ہوں۔ کیا پتا سارہ کے پار ٹنر منہاس بھائی ہی ہوں اور کیا پتا وہ نہ ہوں۔ اسی لیے کنفرم تو کرنا ہے نہ۔

عزہ تم انتہائی فضول بات کر رہی ہو۔ فون بند کرو۔ صبح ہوش میں آؤ گی تو بات کریں گے۔ منت نے سختی سے کہا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

میں کوئی فیضول اور بے بنیاد بات نہیں کر رہی۔ میں بس سچ جانا چاہتی ہوں کہ کہیں منہاس بھائی واقعی سارہ کے ساتھ ملوث تو نہیں۔ عزہ نے دھیرے سے اپنی بات دہرائی۔ منت نے بمشکل اپنا غصہ ضبط کیا۔

ٹھیک ہے میں تمہیں سب کچھ ابھی سینڈ کر دیتی ہوں مگر ایک بات یاد رکھنا کہ اگر تمہاری بات غلط ثابت ہوئی تو ہماری دوستی میں دڑاڑ ڈالنے والی تم ہوگی۔

اور اگر یہ بات سچ ثابت ہوگئی تو؟ عزہ نے لب کاٹتے ہوئے پوچھا۔

ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ وہ سارے ثبوت جعلی ہیں۔ منت نے یقین سے کہا اور کال کاٹ دی۔
اس نے وہیں کھڑے کھڑے سب کچھ عزہ کو بھیج دیا۔

اچھا ہے اس کے دماغ کا فتور اترے گا۔ ضروریہ سارہ چڑیل کی باتوں میں آگئی ہوگی۔

Posted On Kitab Nagri

بڑ بڑاتی ہوئی وہ کمرے میں آکر لیٹ گئی۔ مگر اب نیند کہاں آئی تھی۔ عذہ، سارہ اور منہاس کے خیال اور باتیں ہی ساری رات اسکے دماغ میں گونجتی رہیں۔

-----*

*-----

صرف منت ہی نہیں عذہ کی رات بھی آنکھوں میں کٹی تھی۔ منت کے بھیجی ساری چیزیں اس نے اسی وقت غازی کو سینڈ کر دی تھیں۔

وہ جانتی تھی اس نے منت کو ناراض کر دیا ہے۔ ابھی تو صرف وہ ناراض ہوئی تھی آنے والے وقت میں منت کو کن مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا عذہ اس سے باخوبی آگاہ تھی۔ سب کچھ واضح تھا پھر بھی وہ دعا کر رہی تھی کہ کوئی معجزہ ہو جائے اور منہاس ویسا نہ ہو جیسا وہ سمجھ رہے تھے۔

-----*

*-----

Posted On Kitab Nagri

کوئی اور بھی تھا جو رات کے اس پہر جاگ رہا تھا۔ اپنے کمرے میں موبائی لپہ کچھ پڑھتا غازی شدید برہم اور تکلیف میں نظر آ رہا تھا۔

دو گھنٹوں میں ہی اس نے سب کچھ دیکھ لیا تھا۔ سارہ کی کہی ایک ایک بات سچ نکلی تھی۔ وہ سارے ثبوت منہاس کے خلاف تھے۔ وہ نہ صرف سارہ کا پارٹنر تھا بلکہ اسکے ہر برے کام میں اسکے ساتھ ملوث تھا۔ اسلحے کی خریداری سے لے کر منشیات کی اسمگلنگ اور ایم پی کمیکل انڈسٹری میں ہونے والے ہر کالے دھندے میں وہ ملوث تھا۔ یہ ثبوت منہاس کو کئی سال تک جیل میں قید رکھنے کے لیے کافی تھے۔

اس نے صبح رضی اور ایان کے ذریعے وہ ثبوت پولیس تک پہنچانے کا فیصلہ کر لیا۔

-----*

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

*-----



Posted On Kitab Nagri

موسم، ہوائیں اور منظر وہی تھا جو روز ہوتا تھا مگر آج اسکی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ خالی ذہن اور خالی نظریں لیے خود کو بھی اندر سے خالی محسوس کر رہی تھی۔ حسب معمول وہ دونوں سیر کے لیے آئے ہوئے تھے۔۔ غازی بھی اس کی ہمراہی میں قدم سے قدم ملاتا خاموش چلتا جا رہا تھا۔

میں ساری رات نہیں سو پائی۔ عزہ نے خاموشی کی خلیج پار کی۔ وہ اس کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔ میں بھی نہیں سو پایا۔ غازی نے جوتے کی نوک سے راستے میں آئے پتھر کو دور اچھالا۔ وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کا سامنا نہیں کر کرنا چاہتے تھے۔

وہ میرے بھائی یوں جیسے اور میری دوست کے شوہر ہیں۔ عزہ نے سر جھکائے پیروں کی سمت دیکھتے ہوئے بات آگے بڑھائی۔

www.kitabnagri.com

وہ میرے بڑے بھائی ہی ہیں۔ باپ کہ جگہ اس شخص نے مجھے پالا اور زمانے کے سرد و گرم سے بچایا۔ غازی نے اپنا مشغلہ جاری رکھا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

بہت مشکل ہوتا ہے کسی اپنے کو یوں دیکھنا۔ عزہ نے تاسف سے کہا۔

ہاں بہت مشکل ہوتا ہے جان سے پیاروں کو یوں دیکھنا۔ غازی نے تائی ید کی۔

ان دونوں کے پاس جیسے باتیں ختم ہو گئی ہیں۔ کچھ منٹ وہ دونوں خاموشی سے چلتے رہے۔

تم کیا کرو گے ان ثبوتوں کا؟ جاننے کے باوجود اس نے پوچھا۔ شاید بات جاری رکھنے کا بہانہ چاہیے تھا۔

رضی کو دے دوں گا یا پھر ایان کو۔ وہ خود ہی پولیس کے اعلیٰ عہدہ داران تک پہنچا دیں گے اسے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہمم۔ وہ خاموش ہو گئی۔

ایک ضروری بات بتانی تھی تمہیں۔ غازی کچھ یاد آنے پہ رک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی ضروری بات؟ عزہ نے استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ایک دودن میں تمہارے چچا اور تایا کے خلاف بھی کاروائی شروع ہو جائے گی۔ میری اس سلسلے میں ساری تفصیلی بات ہوگئی ہے۔ اس لیے سوچا تمہیں بتا دوں۔

وہ گہری سانس بھر کر رہ گئی۔ ہوا میں آکسیجن کا تناسب اسے بہت کم لگا۔

خونی رشتہ داروں کو مکافات عمل بھگتے دیکھنا بھلا کب خوشی دیتا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

صبح بہت ہی حسین طلوع ہوئی تھی۔ منت فجر ادا کر کے پھر سے سوچکی تھی۔ شان کو معین سکول لے کر جا چکا تھا۔ جنت کالج میں تھی ابا کام پہ اور اماں صفائی یوں میں مصروف تھیں۔ بارہ بجے کے قریب منت کی آنکھ کھلی۔ کسلمندی سے اٹھتے اٹھتے بھی ساڑھے بارہ ہو گئے۔

Posted On Kitab Nagri

اف مجھے تو آج ڈنر پہ جانا ہے۔ منہاس کی آواز کانوں میں گونجی تو اسے یاد آیا۔ جلدی سے بستر سے اٹھی اور واشروم میں گھسی۔

منت کھانا لاؤں؟ اماں نے اسے منہ دھوتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

نہیں اماں۔ رات کو منہاس کے ساتھ باہر کھانے پہ جانا ہے۔ اس نے صاف انکار کیا۔

باولی ہوگی ہے کیارات کو جانا ہے اور تو ابھی سے بھوکی رہ لے۔ پاگل نہ ہو تو۔ اماں نے اسے اچھا خاصہ لتاڑ کر رکھ دیا اور اس کے نہ نہ کرنے کے باوجود بھی اسے ناشتہ کروادیا۔

گھر سے جو کپڑے وہ لائی تھی وہ عام سے تھے۔ وہ آج ڈنر کے لیے نئے کپڑے پہننے کا ارادہ رکھتی تھی۔ اسے جنت کا انتظار تھا تا کہ اس کے ساتھ بازار جاسکے۔

Posted On Kitab Nagri

جنت کے آنے سے پہلے ہی منہاس نے رحمت کے ہاتھ اس کے لیے کپڑے بچھوا دیے۔ منت نے بے تابی سے پارسل کھولا۔ اس کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔ اماں کی حیرت کے مارے آنکھیں کھل گئی ہیں۔

سفید پیروں تک آتی نیٹ کی فراک جس کے اوپر سفید رنگ کا ہی کام ہوا تھا۔ ڈوپٹہ البتہ جالی کا ہی اور گہرے سرخ رنگ کا تھا۔

اماں یہ دیکھو میرے صاحبِ عالم نے میرے لیے کتنا پیارا لباس بھیجا ہے۔ منت نے فراک کو خود سے لگاتے ہوئے سرشاری سے کہا۔



اماں نے منت کے اچھے نصیب پہ شکر ادا کیا اور اسے اکیلا چھوڑ کر باورچی خانے میں آگئی ہیں۔ معیز جنت اور شان کے آنے کا وقت ہو رہا تھا۔

دوبجے کے قریب وہ نہانے گھسی اور ایک گھنٹے بعد نکلی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپا لگتا ہے عید کے بعد آج نہائی ہے جبھی اتنی دیر لگادی۔ معیز نے اس کا مذاق اڑایا۔ جنت بھی ہنسنے لگی۔ وہ ان دونوں کو گھورتی ہوئی کمرے میں چلی آئی۔

سارے گھر والے اسکی تیاریاں دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ کبھی وہ منہ پہ بیسن لگا رہی تھی تو کبھی پیروں کو نیر گرم پانی میں بھگو کر دھور ہی تھی۔ کبھی ہاتھوں پہ بلچ کرتی تو کبھی نیل پالش لگاتی۔

منت آپا شادی نہیں ہے تمہاری جو اتنا تیار ہو رہی ہو۔ جنت نے جنجھلا کر کہا۔ وہ بیچاری اسکے بال سٹریٹ کر رہی تھی۔

پاگل آج میرا دل کر رہا ہے کہ خوب اچھے سے تیار ہو کر ڈنر کے لیے جاؤں۔ لیکن پتا نہیں کیوں کبھی اچھے خیال آ رہے ہیں تو کبھی برے خیال۔ ڈر لگ رہا ہے کہ کچھ برا نہ ہو جائے۔

منت نے اپنی دلی کیفیات بیان کیں۔ جنت کا دل دہل گیا۔ اس نے جھک کر منت کا گال چوما۔

اللہ نہ کرے جو کچھ برا ہو۔ اچھا اچھا سوچو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

شام تک کا وقت اس نے بہت بے چینی سے گزارا۔ چھ بجے وہ تیار ہونا شروع ہوئی۔ سات بجے تک وہ تیار ہو کر پورے گھر میں دندناتی پھر رہی تھی۔ ڈنر کے چکر میں دوپہر اور شام کا کھانا بھی گول کیا تھا۔ بارہ بجے کا کھانا کھایا ہوا تھا اور اب بھوک کے مارے اسکی جان نکل رہی تھی۔

آپا کال کر لو منہاس بھائی کی کو۔ معیز نے مشورہ دیا۔

تمہارا بہت شکریہ مجھے تو علم ہی نہیں تھا کہ اس دنیا میں موبائل نامی چیز بھی ہے۔ منت نے جل کر منہ کے زاویے بگاڑے۔

دس دفعہ کال کر چکی ہوں اٹھا نہیں رہے۔

Kitab Nagri

اللہ کرے منہاس بھائی کی بھول ہی جائیں آئی ہیں ہی نہ۔ معیز نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے۔

اماں دیکھیں یہ کیا کہہ رہا ہے۔ وہ روتے ہوئے اماں کے کندھے سے آگئی۔

معیز بہن کو مت رلاؤ۔ اماں نے معیز کو ڈانٹا۔ جانے کیوں منت کا دل اس وقت شدید رونے کو کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آٹھ بجے کے قریب ہارن کی آواز سنائی دی۔ منت نے بھاگ کر چادر لی۔

خدا حافظ گھر والو۔ جنت شان کا خیال رکھنا۔ وہ اونچی آواز سے کہتی اور ہاتھ ہلاتی ہوئی دہلیز پار کر گئی۔

گھر آ کر غازی نے سارے ثبوت رضی کے سپرد کر دیے تھے۔ اس نے یقین دہانی کروائی تھی کہ دودن کے اندر اندر منہاس کے وارنٹ بن جائیں گے۔

عزہ تم منت کو سب کچھ بتادو۔ یوں حقایق چھپاؤ مت۔ غازی نے دوپہر کے کھانے پہ اس سے کہا تھا۔ وہ جواباً کچھ لمحے خاموش رہی تھی۔

ابھی ہمت نہیں ہو رہی رات کو کروں گی میسج۔ وہ سر جھکائے بولی۔ غازی نے مزید اسے کچھ نہیں کہا۔ وہ جانتا تھا عزہ کے لیے یہ سب کرنا کتنا مشکل ہے۔
www.kitabnagri.com

دوپہر سے شام تک وہ ان سارے فقرات کو جوڑتی رہی جن کے ذریعے وہ منت کو سچ بتانا چاہتی تھی۔ اپنی دوست کا گھر اپنی آنکھوں سے ٹوٹا دیکھنا دل کو تکلیف پہنچا رہا تھا۔ ان لمحات میں وہ منت کی سا لگرہ کو بالکل فراموش کر چکی تھی۔ کئی بار اس نے منت کو کال کرنے کا سوچا مگر ہمت نہ ہوئی۔ کئی بار اس نے میسج لکھ کر مٹا دیے۔

Posted On Kitab Nagri

آخر آٹھ بجے کے قریب اس نے چند بے ترتیب سے مسیج منت کو سینڈ کیے اور آنکھیں میچ کر گہری سانس لینے لگی۔ کچھ دیر میں منت وہ پیغام دیکھ لیتی اور اس کے بعد۔۔۔۔۔ کیا ہوتا یہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔

وہ گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ منت نے اسے دیکھا اور دیکھتی رہ گئی۔ خلاف معمول وہ آج کالے رنگ کے ڈنر سوٹ میں ملبوس تھا۔ بالوں کو سلیقے سے ایک طرف جمایا ہوا تھا۔ بھوری آنکھیں کالے چشمے کی قید میں تھیں۔

لگتا ہے کوئی بہت ہی مہنگی پرفیوم لگائی ہے۔ واؤ۔۔۔
www.kitabnagri.com
اسکے وجود سے اٹھتی مہک پہ منت نے مدہوش ہو کر سوچا تھا۔

وہ قریب آئی۔ اسکو سر سے پیر تک دیکھا پھر ابرو اچکائے۔

واہ بھئی آج تو بڑی بجلیاں گرائی جا رہی ہیں۔ خیر تو ہے؟

Posted On Kitab Nagri

میں ٹھیک نہیں لگ رہا کیا؟ مجھے پتا تھا میں اس ڈریس میں عجیب لگوں گا۔ وہ بے چین ہوا۔

کہا بھی تھا رحمت سے مگر اس نے زبردستی یہی پہنوا یا۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھا۔ منت ہنستے ہوئے اس کے برابر بیٹھی۔

صاحبِ عالم آج آپ انسان انسان لگ رہے ہیں۔ بہت حیرانی ہو رہی ہے یہ دیکھ کر۔ منت کے بے لاگ تبصرے پہ اس کا منہ بنا۔

تو کیا پہلے میں ایلین لگتا تھا؟ مجھے اس سوٹ میں آرام محسوس نہیں ہو رہا یوں لگ رہا ہے جیسے کسی اور کے کپڑے پہن لیے ہوں۔

اس نے کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے زور سے سانس لیتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔ منت دے دے انداز میں ہنسی۔

میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح کے آپ کے شاہانہ انداز ہوتے ہیں وہ عام انسانوں کے نہیں ہوتے۔ آستینوں کو فولڈ کر کے، ماتھے پہ بال بکھرا کر اور برانڈڈ میچنگ جیکٹ پہن کر خود کو کسی ریاست کے شہزادے سے کم آپ سمجھتے نہیں۔ تبھی وہ سارہ چڑیل ہاتھ دھو کر پیچھے پڑگئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آخری فقرہ اس نے دل میں ادا کیا تھا۔ منہاس کے سامنے وہ سارہ کا نام نہیں لینا چاہتی تھی۔ منہاس نے موڑ کاٹتے ہوئے منت کی طرف حیرت سے دیکھا تھا۔

تو تم مجھے اتنا غور سے دیکھتی ہو؟ وہ جھینپ کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

بتایا نہیں تم نے؟ اس نے پھر سے منت کو چھیڑا تھا۔ وہ گردن موڑ کر اسکی طرف سیدھی ہوئی ی۔ کچھ لمحے اسکو دیکھتی رہی پھر ہاتھ نچاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں جی۔۔ جی۔ میں آپ کو دیکھتی رہتی ہوں اور بہت غور سے دیکھتی ہوں کوئی ی مسئلہ ہے؟ اپنی چیز ہے سو بار دیکھوں۔ آپ کو کیا؟

اس نے بڑے آسانی سے ساتھ بیٹھے نفوس کو چیز قرار دیا۔ منہاس اسے چھیڑ کر پچھتایا۔ منت بی بی کب کس بات پہ کیار د عمل دے کوئی ی نہیں جان سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے قسم سے مجھے آپ کو یوں دیکھ کر بہت ہنسی آرہی ہے لگ رہا ہے جیسے اپنے ولیمے میں شرکت کرنے آئے ہوں۔

منت نے ہنسی روکتے ہوئے پھر سے اسکے کپڑوں پہ چوٹ کی۔

اس نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی۔

میں ایسا کرتا ہوں پہلے کپڑے بدل کر آتا ہوں پھر چلیں گے۔

وہ اس وقت بازار کے پاس سے ہی گزر رہے تھے۔ منت نے گھبرا کر اسے جانے سے روکا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سنیں مذاق کر رہی تھی۔ آپ نے تو سیریس ہی لے لیا۔ میری باتوں کو دل سے نہ لگایا کریں۔

سچ میں؟ میں ٹھیک لگ رہا ہوں۔ اسے شاید ابھی بھی تسلی نہیں ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

منت بھناگئی۔ اس نے ایک دفعہ بھی اسکی تعریف نہیں کی تھی کب سے بس اپنی فکر میں لگا ہوا تھا میں ٹھیک لگ رہا ہوں نہ؟ اور تو نہیں لگ رہا؟ منت کی بس ہوگئی۔ ہاتھ جوڑتے ہوئے وہ کلس کر بولی۔

ماشاء اللہ بہت اچھے لگ رہے ہیں۔ آسمان سے اترے شہزادے لگ رہے ہیں۔ زمین کے باشندے تو لگ ہی نہیں رہے۔ بڑے بڑے ہیر و آپکے آگے مات کھا جائیں گے اگر آپ کو اس ڈنر سوٹ میں دیکھ لیں۔ کالا رنگ بہت نچ رہا ہے آپ پہ۔ اس سے پہلے کسی پہ یہ رنگ اتنا اچھا نہیں لگ رہا جتنا اس وقت آپ پہ کر رہا ہے۔ واللہ چاند تو شرما کر نکل ہی نہیں رہا کہ کہیں اسکی نظر ہی نہ لگ جائے آپ کو۔

منت نے بلائی میں لیتے ہوئے مبالغہ آرائی میں بڑے بڑوں کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ اس نے لا حول پڑھتے ہوئے منت کو روکا۔

www.kitabnagri.com

بس بس مجھے یقین آگیا۔ مزید تعریف مت کرو ورنہ مجھے افسوس ہونے لگ جائے گا کہ ایسا ہی ایک ڈنر سوٹ میں تمہارے لیے کیوں نہیں لایا۔

گاڑی اب دوبارہ تیز رفتاری سے سڑک پہ بھاگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو تو تعریف راس ہی نہیں۔ کب سے بس اپنی تعریفیں کروائے جارہے ہیں ایک دفعہ بھی غور سے میری طرف نہیں دیکھا۔

منت نے خفگی سے کہا اور دل ہی دل میں اسکی طرف سے سراہے جانے کا انتظار کرنے لگی۔

اس نے ایک نظر غور سے منت کو دیکھا۔ منت کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔

واؤ۔ منت تم نے بال اسٹریٹ کیسے ہیں آج؟ تبھی بڑے اچھے لگ رہے ہیں۔

منہاس نے اسکے بالوں پہ تبصرہ کیا اور منت کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔ خود پہ قابو پا کر دانت کچکچاتے ہوئے مزید پوچھا۔

شکریہ اور؟

اور تعریف کروں؟ منہاس نے اچھنبے سے پوچھا۔ منت نے ہاں میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے مجھے سوچنے دو۔ اس نے کہتے ہوئے ایک دفعہ پھر منت کا طائی را نہ جائی زہ لیا۔

منت تمہیں تیار کس نے کیا ہے؟

جنت نے۔ منت خوش ہوئی کہ اب تو کچھ اچھا سننے کو ملے گا۔

ہمم جبھی لائی نہ ٹھیک سے نہیں لگایا۔ کنارے سے نوک ٹھیک نہیں بنائی۔ بلش آن بھی بہت تیز لگا دیا ہے۔ ناک کی کنٹورنگ نہیں کی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ کسی ماہر بیوٹیشن کی طرح اسکے میک اپ کے حصے بخرے کر رہا تھا اور منت کا چہرہ غصے سے لال پڑ رہا تھا جسے وہ بلش آن کا کمال سمجھ رہا تھا وہ غصے کی لالی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

صاحبِ عالم بس کر دیں۔ مجھے غصہ آرہا ہے۔ اور اس غصے میں آپکا حشر نشر ہو جائے گا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میک اپ کے بارے میں اتنی معلومات کس نے دیں آپ کو۔ چلیں ٹھیک ہے بہت علم ہے آپ کو میک اپ کا مگر اس علم کو مجھ پہ تو مت جھاڑیں وہ بھی اس وقت۔

کیا میں نے کچھ غلط کہہ دیا؟ وہ معصوم تھا یا بن رہا تھا وہ اندازہ نہ کر سکی۔ اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے طیش کو کم کرنے کی کوشش کی پھر ایک دم سے منہ اس کے بالوں پہ جھپٹ پڑی۔ اس نے اس کے سارے بال بگاڑ دیے۔

یہ کیا کر رہی ہو منت؟ میں تو مذاق کر رہا تھا یا ر۔ چھوڑو میرے بال۔۔ اس نے پیچھے ہوتے ہوئے دہائی دی۔ مگر اب منت کے بدلے کا وقت تھا۔ اس نے اس کے بالوں کا حشر نشر کر کے ہی سانس لیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منت میں مذاق کر رہا تھا۔ اس نے تاسف سے کہا۔ منت دل کھول کر ہنسی۔ "میں بھی مذاق کر رہی تھی۔"

اس نے گاڑی ایک طرف روک کر ڈیش بورڈ سے کنگھی نکالی اور آئی نے میں دیکھ کر اپنے بال سنوارے۔

Posted On Kitab Nagri

کمال ہے۔ لوگوں کے ڈیش بورڈ سے پستول نکلتے دیکھے ہیں اور ادھر ہمارے صاحب عالم کے ڈیش بورڈ سے کنگھا۔

وہ بڑبڑائی۔ اس نے پورے پانچ منٹ لگا کر بال ٹھیک کیے اور منت کی طرف استغہامیہ نظروں سے دیکھا وہ سمجھ گئی۔

ہاں ہاں بالکل ٹھیک بال بنائے ہیں اب چلیں؟

اس نے مسکراتے ہوئے گاڑی آگے بڑھائی۔ باتوں باتوں میں وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔

گاڑی گھر کے آگے آکر رکی۔ وہ جلدی سے اتر اور منت کی طرف کا دروازہ کھولا۔ وہ حیران ہوتی ہوئی اتری۔

تو کیا ہم ڈنر ادھر کریں گے؟ وہ مایوس ہوئی۔ اس کا خیال تھا وہ اسے کسی فائی یوسٹارر یسٹورینٹ میں لے کر جائے گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گھر سے اچھی جگہ تو کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی۔ وہ مبہم سا مسکرایا اور اس کا ہاتھ تھام کر گیٹ کھولا۔ اور منت کا ہاتھ تھامے اندر آیا۔

پورے لان کو مصنوعی لائی ٹوں سے سجایا گیا تھا۔ رنگ برنگ جلتی بجھتی لائی ٹیں۔ لان کے وسط میں بڑی سی میز تھی جس پہ انواع و اقسام کے کھانے چنے ہوئے تھے۔ میز کے کناروں سے غبارے باندھے گئے تھے

Posted On Kitab Nagri

۔ پورے لان میں لیمپ روشن کیے گئے تھے۔ ماحول بہت پر فسوں تھا۔ منت کے تصور میں بھی ایسا کچھ نہیں تھا۔ وہ بہت حیران ہو رہی تھی یہ سب دیکھتے ہوئے۔

کیا ہوا؟ کھانا نہیں کھاؤ گی؟ مجھے معلوم ہے تم صبح سے بھوکی ہو گی اس لیے میں نے بھی کچھ نہیں کھایا تھا کہ مل کر دونوں کھانے پہ ٹوٹ پڑیں گے۔

وہ اسکے پاس آتا شگفتگی سے بولا۔ منت نے آنکھوں میں آئی می نمی صاف کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

کب کیے آپ نے یہ سارے انتظامات؟

منہاس نے اسکے لیے کرسی کھینچی۔ منت اپنی لمبی گھیر دار فراک کو سنبھالتے ہوئے بیٹھی۔ چادر اتار کر پیچھے لٹکائی اور ڈوپٹہ گلے میں ڈال لیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لائی ٹنگ تودو پہر میں لگ گئی تھی۔ تمہیں لینے سے پہلے یہ سارے کھانے پکالے تھے۔ اس نے کوٹ اتارتے ہوئے سادگی سے بتایا۔ منت کا منہ کھلا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سارے کھانے آپ نے بنائے ہیں؟ وہ منجھمند ہوئی۔

تم جانتی ہو میں بہت اچھی کوکنگ کر لیتا ہوں اس لیے جلدی سے باتیں چھوڑو اور کھانا کھا کر بتاؤ کیسا بنا ہے۔ تمہارے پسند کے کھانے ہیں سارے۔ بریانی، کڑاہی، قورمہ، مٹر پلاؤ اور میٹھے میں فروٹ کسٹرڈ اور فرنی ہے۔۔ تمہیں پسند ہے نہ یہ سب کچھ۔ اور مزے کی بات یہ ہے میں نے یہ سب کچھ نئی ترکیبوں سے بنایا ہے۔

وہ برتنوں سے ڈھکن ہٹاتے ہوئے مسلسل بولے جارہا تھا اور منت اپنے نصیب پہ رشک کر رہی تھی۔ اس نے کبھی براہ راست منت سے محبت کا اظہار نہیں کیا تھا مگر اس کا ایک ایک عمل گواہی دیتا تھا اور آج تو یہ سب کر کے اس نے منت کے دل میں اپنی عزت اور بڑھالی تھی۔

کھانا کھاتے ہوئے وہ محبت سے اسے دیکھتی رہی جو ایک ایک چیز اس کے آگے رکھ رہا تھا۔ اس کا خیال کر رہا تھا۔ کھانے کے بعد وہ دونوں چہل قدمی کرنے لگے۔

www.kitabnagri.com

یہ سب کچھ مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے۔ کیا میں شکریہ بولوں؟ وہ اس کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے شرارت سے پوچھنے لگی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ہاں بالکل شکریہ ادا کرو میرا۔ دوپہر سے میں اور رحمت لگے ہوئے تھے۔

رحمت بھی؟ اف کیا سوچ رہا ہو گا وہ؟ منت کو شرم محسوس ہوئی۔

کچھ نہیں بس بیچارہ کہہ رہا تھا کہ میری توبہ جو میں کبھی شادی کروں۔ منہاس نے ہنستے ہوئے بتایا۔ وہ بہت کم یوں ہنستا تھا۔ منت نے اسکی ہنسی یونہی قائم رہنے کی دعا کی۔

دو گھنٹے ان دونوں نے خوب باتیں کیں۔ بلکہ وہی بول رہی تھی وہ اسے سن رہا تھا۔

ارے آپ بھی تو کچھ بولیں نہ کب سے میں ہی بیوقوفوں کی طرح بولے جا رہی ہوں۔

آخر کار منت کو خیال آ ہی گیا۔

میں کہنا چاہ رہا تھا کہ پلیز یہ برتن اٹھا کر کچن میں رکھ دو۔ مجھ میں ہمت نہیں اب کچھ کرنے کی۔

منت جلدی سے اٹھی۔ آپ فکر نہیں کریں میں کر لیتی ہوں۔

www.kitabnagri.com

دس منٹ تک وہ فارغ ہوئی تو وہ اسے نظر نہیں آیا۔ ادھر ادھر دیکھا مگر وہ کہیں نہیں تھا۔

صاحبِ عالم کہاں ہیں آپ؟ اس نے چلا کر پوچھا۔

منت چھت پہ ہوں یہاں آ جاؤ۔ اس نے وہیں سے ہانک لگائی۔

Posted On Kitab Nagri

چھت پہ کیا کرنے گئے ہیں؟ وہ حیران ہوتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ وہ اوپر پہنچی اور اپنی جگہ پہ ساکت رہ گئی۔ ابھی کچھ اور تھا۔۔۔ وہ چند قدم آگے بڑھی۔ چھت پہ ہر طرف سفید اور سرخ غبارے لہراتے پھر رہے تھے۔

چاروں طرف پھولوں کی پتیاں بکھری ہوئی تھیں جن کے درمیان وقفے وقفے سے دیے روشن کیے گئے تھے۔ منت نے بے انتہا حیرانی سے دونوں ہاتھ منہ پہ رکھ لیے۔ تھوڑا اور آگے بڑھی تو وسط میں ایک چھوٹا سا میز تھا جس کے گرد دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ میز پہ سفید رنگ کی چادر بچھی ہوئی تھی پوری میز گلاب کے پتیوں سے ڈھکی ہوئی تھی اور وسط میں موم بتیوں سے مزین کیک تھا اور پاس ہی ایک شیشے کے باریک گلدان میں ایک بڑے سے گلاب کی ٹہنی تھی جس پہ ایک ادھ کھلا گلاب تھا۔ ایک طرف ایک خاکی رنگ کا لفافہ تھا جس کے اوپر "برتھ ڈے گفٹ" لکھا ہوا تھا۔ منت نے خوشی سے چیخ ماری۔ منہاس کی طرف سے وہ یہ سب توقع نہیں رکھتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مپی برتھ ڈے منت۔۔۔ وہ آگے بڑھا اور اسکے کان میں سرگوشی کی۔
منت کی نظریں بے اختیار ہاتھ میں پکڑے موبائل پہ پڑیں۔ بارہ بج رہے تھے۔

میری برتھ ڈے؟ وہ حیران ہوئی۔ واقعی آج اس کی سالگرہ تھی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

آپ کو یاد تھا؟ منت کو جتنی خوشی ہو رہی تھی اس کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔

مجھے بالکل یاد تھا۔ وہ اسے لے کر میز کے پاس آیا اور اسکے ہاتھ میں چھڑی تھما کر خود موم بتیاں جلانے لگا۔

تمہیں پتا ہے اک بہت بڑا سرپرائی زہے تمہارے لیے۔

ابھی بھی کوئی سرپرائی زہتا ہے؟ منت شکڈ ہوئی۔

ہاں وہ تمہارا برتھ ڈے گفٹ ہے۔ اس نے کونے میں پڑے خاکی لفافے کی جانب اشارہ کیا۔

میں پہلے وہ دیکھ لوں۔ وہ اشتیاق سے آگے بڑھی۔

نہیں پہلے کیک کاٹو پھر دیکھ لینا۔ اس نے چھڑی منت کی طرف بڑھائی۔

ایک منٹ رکیں۔

وہ کیک کاٹنے سے پہلے تصویر لینا چاہتی تھی۔ موبائل کھولا تو نوٹیفیکیشنز کے انبار لگے ہوئے تھے۔ عذہ کے کافی سارے میسجز تھے۔ اس نے سکرین کلیئر کرنے کے لیے ٹچ کیا مگر عذہ کے میسج کھل گئے۔

منت تمہیں یاد ہے تمہارا ایک گنیگسٹر کی گاڑی سے ایکسیڈینٹ ہوا تھا؟ وہ گاڑی منہاس بھائی کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ غازی کے بڑے بھائی ہیں اور میں نے تمہیں بتایا تھا کہ غازی کا بھائی کی کر منل ہے۔

سارہ کے بھیجے سارے ثبوت اصلی ہیں۔۔

منہاس بھائی کی ہی سارہ کے بزنس پارٹنر ہیں۔

وہ ملک دشمن سرگرمیوں کے کئی کیسز میں پولیس کو مطلوب ہیں۔

عزہ نے پولیس ریکارڈ کا ایک صفحہ بھی بھیجا تھا جس پہ منہاس کا نام درج تھا اور اسکی تصویر بھی چسپاں تھی۔ اس کے علاوہ منہاس اور غازی کی ایک ساتھ کھینچی ہوئی تصویریں بھی تھیں۔

ثبوت پولیس کے حوالے کر دیے گئے ہیں۔ منہاس بھائی کی گرفتار کر لیا جائے گا۔

ایک کے بعد ایک پیغام۔۔۔ وہ پیغام نہیں دھماکے تھے جنہوں نے اس خوبصورت رات کو تباہ کر دیا تھا۔ منت کے حواسوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔ پیروں سے جان نکل گئی اور ایک جھٹکے سے وہ نیچے گری۔ منہاس بھاگ کر آیا۔ وہ اپنے ہوش میں نہیں تھی۔

کیا ہوا منو؟ تم ٹھیک ہو؟ وہ پریشانی سے کہتا اسکے پاس بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

منت نے بے جان ہاتھوں سے موبائی ل اس کی طرف بڑھایا۔ منہاس نے ایک نظر سکرین پہ ڈالی۔ اسکے چہرے کا رنگ اڑا۔

کیا یہ سب سچ ہے؟ منت نے پتھر یلے لہجے میں سوال کیا۔ اس کے پیروں تلے سے لمحوں میں زمین سر کی تھی۔ بے یقینی سے اس نے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا۔ تھوڑی دیر پہلے وہ کیسے اس پہ محبت اور چاہت کے جذبے لٹا رہا تھا اور اب کتنی بھیانک حقیقت اس پہ منکشف ہوئی تھی۔

منت تم یہ سب چھوڑو۔ تم آؤ کیک کاٹو۔ اس نے منت کو بہلانے کی ناکام کوشش کی۔

Kitab Nagri

بھاڑ میں گیا کیک۔ مجھے سچ جاننا ہے۔ وہ اس کا گریبان پکڑ کر غرائی۔

یہ جو کچھ عزہ نے بھیجا ہے کیا یہ سب سچ ہے؟ اس نے امید و بیم کی کیفیت میں پوچھا۔ اگرچہ شک کی گنجائش نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ چاہتی تھی کاش یہ سب جھوٹ ہو۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منو ایسا کچھ نہیں ہے۔ اس نے نظریں چرائی ہیں۔

یہ تصویریں جھوٹ ہیں؟ اس نے غازی اور اسکی تصویریں آگے کیں۔

کہہ دیں یہ آپکا بھائی کی نہیں۔ بولیں جواب دیں۔

اس نے چلا کر پوچھا۔ اس نے سر جھکایا۔ "ہاں یہ میرا بھائی کی غازی ہے۔"

اگر یہ بات سچ ہے تو باقی باتیں بھی سچ ہوں گی؟ منت نے اٹھتے ہوئے آنکھوں میں وحشت لیے پوچھا۔ وہ پرشانی سے آگے بڑھا۔

منت میں تمہیں سب سچ بتا دوں گا وقت آنے پہ۔

دور ہٹیں مجھ سے۔ اس نے دھکا دیتے ہوئے اسے پرے دھکیلا۔

www.kitabnagri.com

سچ کونسا سچ؟ اب بھی کوئی کی سچ رہتا ہے جو بتانا چاہتے ہیں۔ آپ ایک گینگسٹر ہیں ہر ثبوت چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے۔ مجھے سارہ نے ہزار دفعہ بتایا ثبوت بھیجے مگر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی آپ پہ اعتبار کیا۔ آپ پہ اندھا یقین کیا۔ کون ہیں آپ؟ مجرم؟

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ روتے ہوئے وہیں کرسی پہ بیٹھ گئی۔ عین سامنے کیک پڑا تھا جس پہ ابھی تک موم بتیاں روشن تھیں۔ منت نے طیش کے عالم میں اپنے ہاتھوں سے ایک ایک کر کے لو بجھانی شروع کر دی۔

منت ہاتھ جل جائے گا۔ اس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

منت نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے چھڑی پکڑ کر اپنی کلائی پہ رکھی۔

منت پاگل ہو گئی ہو کیا؟ وہ چیخا۔ میری بات سنو۔

مجھے کچھ نہیں سننا بس سچ سننا ہے۔ وہ چند قدم پیچھے ہٹتے ہوئے ہذیانی انداز میں بولی۔ اس کا ڈوپٹہ کب کا زمین پہ گر چکا تھا۔ رونے سے کاجل بہہ رہا تھا۔ مگر اسے کچھ ہوش نہیں تھی۔

www.kitabnagri.com

پوچھو کیا پوچھنا ہے۔ میں سب بتاؤں گا مگر ایک شرط پہ تم اپنے آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤ گی۔ وہ تھکے تھکے انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

پولیس تھانے اور کچہری سے پہلے ہی ایک عدالت لگ چکی تھی۔ وہ وہاں سے رہا ہو بھی جاتا مگر منت کی عدالت میں اس کی ہار یقینی تھی۔

کیا آپ سارہ معراج کے پار ٹنر ہیں اور مجرم ہیں؟ منت نے چھڑی کا دباؤ بڑھایا۔

ہاں۔۔ شکست خوردہ اعتراف کیا گیا۔ منت نے کرب سے آنکھیں میچیں۔ وہ پاس آیا۔ منت نے میز پر پڑا ہوا کیک پوری قوت سے اس کے اوپر دے مارا۔۔

چلے جائیں یہاں سے۔ میری نظروں سے دور ہو جائیں۔ میں آپ کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی۔ اس نے بال مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے رخ موڑ لیا۔ کریم کیک منہاس کے کالے سوٹ پہ نشان چھوڑتے ہوئے زمین بوس ہوا۔

www.kitabnagri.com

منت میری بات۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نے سنا نہیں۔ جائیں یہاں سے۔ اس نے پلٹتے ہوئے اسے دھکا دیا۔

جائیں میری نظروں سے، اس گھر سے، میری زندگی سے۔

وہ اسے لگاتار دھکے دیتی ہوئی سیڑھوں تک لائی۔ چھت کا دروازہ بند کر کے وہ وہیں زمین پہ بیٹھ گئی۔

منت پلیر میری بات سن لو۔ دروازے کے دوسری طرف وہ بھی سکون میں نہیں تھا۔

مجھے آپ کی آواز ہی نہیں سننی۔ وہ وہاں سے اٹھ گئی۔ لڑکھڑاتے قدموں سے راستے میں پڑے دیے کو ٹھوکر لگی۔ منت کو اس سارے ماحول سے وحشت ہونے لگی۔ سب دھوکہ تھا۔ فریب۔

اس نے دل کا شور سننے سے بچنے کے لیے ایک ایک کر کے سارے غبارے پھوڑنے شروع کر دیے۔ میز سے ایک جھٹکے سے چادر کھینچی۔ کانچ نیچے گر کر ٹوٹا تھا بالکل ویسے ہی جیسے اس کا دل ٹوٹا تھا۔

وہ وہیں زمین پہ بیٹھ گئی۔ گھٹنوں پہ ٹھوری رکھ کر ارد گرد بازو لپیٹ لیے۔

Posted On Kitab Nagri

میں جانتی ہوں تم جھوٹ بول رہی ہو۔ وہ ایسے نہیں ہیں۔ تم الزام لگا رہی ہو تاکہ بدگمان ہو کر میں انہیں چھوڑ دوں۔ تو سن لو میں انہیں کبھی نہیں چھوڑوں گی۔

اس کو اپنے الفاظ سنائی دیے۔ کتنے یقین سے اس نے سارہ کو جواب دیا تھا۔

ہا ہا ہا۔۔ اف۔۔ میں الزام نہیں لگا رہی سچ بتا رہی ہوں۔ تمہارا شوہر مشہور زمانہ گینگسٹر ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے اور بس ایک تم ہی ہو جو اعتماد کی اندھی پٹی اپنی آنکھوں پہ باندھے ہوئے ہو۔

سارہ کے طنزیہ لہجے نے اس وقت اس کو غصہ نہیں دلایا تھا جتنی آگ اب لگ رہی تھی۔ وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی۔ وہی بیوقوف تھی جس نے شوہر کی محبت کی پٹی باندھ رکھی تھی اور آج جب حقیقت اس کے سامنے کھلی تھی تو یقین کرنا دشوار ہو رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

جانے کتنی دیر وہ یونہی بیٹھی رہی۔ بار بار سارہ کے لفظ کانوں میں گونجتے اور اسکی روح پہ نئے سرے سے وار کر جاتے۔ وہ چپ چاپ سہتی رہی۔ سارے وار جھیلیں رہی۔

Posted On Kitab Nagri

تہجد کی اذانیں کہیں سے بلند ہوئی یں تو اسکے بے حس و حرکت وجود میں حرکت پیدا ہوئی ی۔ ایک ہی انداز میں کافی دیر سے بیٹھے بیٹھے اسکی کمر اکڑ گئی تھی۔ کراہتے ہوئے اٹھی۔ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اپنا ڈوپٹہ تلاش کیا۔ وہ تھوڑے فاصلے پہ پڑا تھا۔ وہ ڈوپٹہ پکڑنے کو نیچے جھکی تبھی اس کی نظریں اس خاکی لفافے پہ پڑیں۔

"برتھ ڈے گفٹ"۔ منت نے اس پہ لکھے لفظ زیر لب پڑھے پھر تلخی سے ہنسی۔

برتھ ڈے گفٹ تو مجھے مل گیا اور اتنا اچھا ملا ہے کہ ساری زندگی یاد رہے گا۔

اس نے اس خاکی لفافے کو پھاڑنے کی نیت سے اٹھایا۔ پھر نہ جانے کیوں دل کے ہاتھوں مجبور کرا سے کھولا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اندر سے کچھ رپورٹس نکلی تھیں۔ جن پہ منت کا نام درج تھا۔ اس نے الجھن سے رپورٹ پڑھنا شروع کی۔ کاغذ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا۔

وہ امید سے تھی۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

منت کے لیے یہ خبر حیران کن تھی۔ اس نے دوبارہ رپورٹس اٹھائیں اور تاریخ دیکھی۔ تین دن پہلے کی تاریخ تھی۔ اس نے حساب لگایا یعنی جب وہ ہسپتال میں تھی۔

پچھلے کچھ دنوں سے طبیعت بہت بوجھل ہو رہی تھی۔ منہاس نے اس کے اغوا سے قبل اسے ڈاکٹر کے پاس جا کر ٹیسٹ کروانے کا کہا تھا اور اس کا ارادہ بھی یہی تھا مگر پہلے سارہ نے اغوا کر لیا اور پھر ہسپتال میں دن گزر گئے۔ وہ اماں کے ساتھ ایک دو دن میں جانے کا ارادہ رکھتی تھی مگر ابھی معلوم ہو گیا۔ اسکو سمجھ نہیں آئی کہ اس خبر پہ کیا اظہار کرے۔ خوشی جیسا کوئی تاثر اس کے چہرے پہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ اگر حالات کچھ اور ہوتے تو یقیناً اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں ہوتا مگر اس وقت وہ بالکل ٹوٹ پھوٹ چکی تھی۔ دل خالی ہو چکا تھا۔ وہ رپورٹس دوبارہ لفافے میں ڈالنے لگی مگر اندر کچھ اور بھی تھا۔ اس نے لفافہ الٹ دیا۔ دبئی کی دو ٹکٹس نکلی تھیں۔ وہ آہ بھر کر رہ گئی۔ اسے یاد آیا جب وہ منہاس سے کہہ رہی تھی۔۔

سنیں۔۔ اس نے رات کے دو بجے منہاس کو پکارا۔

کیا ہوا؟ وہ بیچارہ پریشان ہو کر اٹھا تھا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

میں سوچ رہی تھی آپ مجھے ابھی تک ہنی مون پہ نہیں لے کر گئے۔ وہ جوش سے کہتے ہوئے اٹھی۔ وہ صدمے سے اسے دیکھنے لگا۔

منت تم نے اتنی رات کو مجھے یہ بتانے کے لیے اٹھایا ہے۔

ہاں جی مجھے نیند نہیں آرہی تھی اور میں اسی بارے میں سوچ رہی تھی کہ ہمیں ہنی مون پہ کدھر جانا چاہیے۔ منت نے ایک آنکھ میچتے ہوئے سوچنے والا انداز اپنایا۔

چلو جب سوچ لو تب بتا دینا۔ وہ منہ پہ تکیہ رکھتے ہوئے رخ موڑ گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سوچ لیا ہے میں نے۔ وہ چہکی۔

منت پلیزیار سونے دو صبح بات کریں گے۔ مجھے بہت نیند آرہی ہے۔ اس نے منت کی مگر وہ تو کسی اور ہی موڈ میں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں جاگوں اور آپ سو جائیں یہ تو میں کبھی ہونے نہیں دوں گی۔ اس نے منہاس نے منہ پر سے تکیہ کھینچا اور اس کے بازو پہ زور سے چٹکی کاٹی۔ وہ منہ بناتا ہوا اٹھ گیا۔

ہاں بولو اب۔ نیم دراز ہوتے ہوئے وہ سننے کو تیار تھا کیوں کہ منت کی باتیں اب ساری رات جاری رہنی والی تھیں۔۔

ہم نہ دوبئی جانیں گے۔ مجھے وہ بہت پسند ہے۔۔۔۔۔

منت خیالوں کی دنیا سے باہر آئی۔ اسے لگا تھا کہ منہاس نے اسکی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا ہوگا مگر ہاتھ میں پکڑیں ٹکٹس اس بات کی نفی کر رہی تھیں۔
www.kitabnagri.com

آپ کے کس روپ کا یقین کروں۔ سمجھ نہیں آرہا؟ وہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔ اسے لگا تھا کہ وہ منہاس کو بہت اچھے سے جانتی ہے۔ مگر آج ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اسے سمجھ ہی نہیں پائی۔ جیسا وہ چاہتا تھا منت نے اسے ہمیشہ ویسا سمجھا اور جانا اور اب کیسی بھیانک حقیقت کھل کر سامنے آئی تھی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

سب کاغذ خاکی لفافے میں ڈال کر وہ نڈھال ہوتی ہوئی اٹھی۔ پیروں میں جان ہی نہیں تھی۔ بمشکل سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے آئی۔ وہ لاؤنج میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسے دیکھتے ہی اس کی طرف لپکا۔

منت میری بات سنو۔ ایک بار پلیرز۔

وہ سنی ان سنی کرتے ہوئے شان کے کمرے کی طرف بڑھی۔ اس وقت اپنے کمرے میں جانے کا دل نہیں چاہ رہا تھا۔ وہ اس کے پیچھے بڑھا مگر وہ کھٹاک سے دروازہ بند کر گئی۔

بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے ایک بار پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔



فجر کی اذانوں کی بازگشت ہر طرف سنائی دینے لگی تو وہ کسل

مندی سے اٹھی۔ ساری رات جاگتے ہی گزری تھی۔ نماز پڑھ کر اس نے منت کو کال ملانے کا سوچا مگر ہمت نہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

پتا نہیں وہ کیسی ہوگی؟

اس کا کیارِ عمل ہوا ہوگا؟

وہ بہت دکھی ہوگی۔ منہاس بھائی ایسے نکلیں گے میں نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔

سوچ سوچ کر اس کا دماغ دکھنے والا ہو گیا تو کچھ دیر لیٹ گئی۔ دوبار آنکھ امی کے اٹھانے پہ کھلی۔ وہ اسے ناشتے کے لیے بلانے آئی تھیں۔ آٹھ بجے کا وقت ہو رہا تھا۔ سب گھر والے ناشتے کی میز پہ جمع تھے۔ غازی البتہ نہیں تھا۔ وہ کندھے اچکاتے ہوئے ناشتہ کرنے لگی۔

ایک گھنٹہ مزید گزر گیا مگر وہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔ تایا اور چچا تو گھر پہ ہی تھے مگر وہ نہ جانے کہاں تھا۔ اس نے کئی بار کال کرنے کی کوشش کی وہ کال اٹھا نہیں رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

اللہ خیر کرے۔ اس نے غازی کی خیریت کی دعا مانگی۔

بارہ بجے کے قریب حویلی سے باہر شور سنائی دیا۔ وہ جلدی سے باہر بڑھی۔ پولیس کی کئی گاڑیاں حویلی کے اندر آکر رکی تھیں اور ان میں سے مسلح پولیس والے اترے۔ سب سے آگے والی گاڑی سے غازی اتر اٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

گھر کی عورتیں حیرت سے گنگ ہو کر رہ گئی تھیں۔ حویلی میں آج تک پولیس اس طرح نہیں آئی تھی۔

تایا غضبناک انداز میں ان کی طرف بڑھے۔

یہ کیا طریقہ ہے کسی کے گھر میں داخل ہونے کا۔ اور کیا کرنے آئے ہیں آپ یہاں۔

محترم تایا جان یہ کمانڈوز آپکو اور پیارے چچا جان کو عزہ کے والد عباس خان کے قتل کے جرم میں گرفتار کرنے آئے ہیں۔



غازی نے بلند آواز میں سب کو سنایا۔ اندر کھڑی راحت سن کر لڑکھڑاگئی۔ عزہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر سہارا دیا۔

غازی کیا کہہ رہا ہے؟ انہوں نے بے یقینی سے پوچھا۔

عزہ نے سر اثبات میں ہلا کر توثیق کی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

تائی اور چچی کے رنگ فق ہوئے۔ ان کے شوہروں کے کام جیسے بھی تھے وہ اچھے سے جانتی تھیں مگر ان کا اپنے ہی بھائی کے قتل میں ملوث ہونے کا وہم و گمان بھی نہیں تھا۔

جھوٹ بول رہے ہو تم۔ وہ بلند آواز میں دھاڑے۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔ ہم نے کچھ نہیں کیا ہے۔ الزام ہے یہ۔

پولیس والے آگے بڑھے اور دونوں بھائیوں کو ہتھکڑی لگانے لگے۔

آپ اچھے سے جانتے ہیں سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا؟ سارے ثبوتوں کے ساتھ ہی آپ لوگوں کو پکڑا جا رہا ہے۔ نہ صرف عباس انکل کے قتل بلکہ آپ کے سارے کالے دھندوں کے ثبوت کے ساتھ کم سے کم پھانسی تو پکی ہو گی۔

وہ چمکتی آنکھوں کے ساتھ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

تم نے ہمارے بیچ رہ کر ہمیں ہی دھوکہ دیا۔ تمہیں چھوڑیں گے نہیں ہم۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ بے قابو ہو کر اسے مارنے کی غرض سے خود کو چھڑانے کی جدوجہد کرنے لگے۔

پہلے خود کو تو چھڑوا لیں پھر مجھے دیکھ لیجیے گا۔ لے جائیں انہیں۔

اس نے پولیس والوں کو اشارہ کیا۔۔

ہم نے کچھ نہیں کیا ہے۔ چھوڑ دو ہمیں۔ یہ سب غازی نے کیا ہے۔ اسے پکڑو۔

اس شور میں اب چچا کا وایلا بھی شامل ہو گیا۔

جب پولیس والے چلے گئے تو وہ اندر آیا۔ تانیہ غصے سے آگے بڑھی اور غازی کا گریبان پکڑا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم نے دھوکہ دیا ہے۔ ہم سب کو۔ کیوں کیا تم نے ایسا۔

عزہ ناگواری سے آگے بڑھی۔ اسکو کھینچ کر غازی سے پرے کیا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ہوش کے ناخن لو۔ میرے شوہر سے دور رہو۔

کونسا شوہر؟ کیسا شوہر؟ وہ طنزیہ ہنسی۔

عزہ بی بی میں سب جانتی ہوں جو چکر تم سب مل کر چلا رہے تھے۔ یہ کوئی شوہر وہر نہیں تمہارا۔

اچھا جان گئی ہو تو پھر کیا کر لو گی؟ عزہ نے چیلنج کیا۔

تائی کی شکستہ قدموں سے راحت کی طرف بڑھیں اور ان کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔

راحت خدا کا واسطہ ہے ان کے خلاف کیس واپس لے لو۔ میرے بچے باپ کے بغیر رل جائیں گے۔

ہم بھی کسی کے بچے تھے تائی جان اگر اس وقت آپکا شوہر یہ سوچ لیتا تو آج یہ سب نہ ہوتا۔ عزہ نے تلخی سے جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

جو ہو گیا اسے بھول جاؤ تمہیں تمہارے باپ کی قسم ہے عذہ کیس واپس لے لو۔ چچی نے بھی ہاتھ جوڑے۔

جس کو بے رحمی سے مار دیا قسم بھی اسی کی دے رہی ہیں۔ معاف کیجیے گا مگر مجھ سے کوئی توقع مت رکھیں۔ میں تو انہیں سزا دلوا کر رہوں گی۔

وہ مضبوط لہجے میں کہتی راحت کو لیے اندر کی طرف بڑھی۔ وہ رو رہی تھیں۔

امی آپ کیوں رو رہی ہیں؟

میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ بھائی صاحب نے ہی عباس کی جان لی ہوگی۔ وہ ایسا کیسے کر سکتے تھے عذہ۔ وہ سگے بھائی تھے اپنے ہی بھائی کی قتل کرتے وقت ذرا بھی رحم نہیں آیا۔

www.kitabnagri.com

چھوڑیں امی۔ جب انسانیت مر جائے تو سگا سوتیلا کچھ نہیں ہوتا۔ انہوں نے اپنے مفاد کی خاطر ابو کی جان لی تھی۔ اب اللہ کی پکڑ میں آئے ہیں اور دیکھیے گا وہ کیسا زبردست انتقام لے گا۔

اس نے تسلی دی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر امی کے پاس بیٹھ کر وہ غازی کے کمرے میں آگئی۔ وہ پیننگ کر رہا تھا۔ اسے دیکھ کر مسکرایا۔

ہماری شادی تو بیچ میں ہی رہ گئی۔ مجھے تھا کہ شاید تب تک ہماری شادی ہو ہی جائے گی مگر رضی نے بہت پھرتی دکھائی۔ ابھی کل مجھے کہہ رہا تھا کچھ دن لگیں گے اور پھر آدھی رات کو فون کر کے بلوا بھی لیا۔

وہ نفاست سے کپڑوں کو تہہ کر کے بیگ میں رکھتے ہوئے اسے تفصیل بتا رہا تھا۔

یہ سب تو ہونا ہی تھا تم یہ بتاؤ کہاں کی تیاری ہے؟ اس کے بیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

اب ہمیشہ تو یہاں نہیں رہ سکتا نہ۔ کام ہو گیا ہے تو اب جانا ہی ہوگا۔

ہاں یہ بھی ٹھیک کہہ رہے ہو۔ وہ یاسیت سے مسکرائی۔

www.kitabnagri.com

تم لوگوں کا کب تک ارادہ ہے یہاں رہنے کا۔ غازی نے بیگ کی زپ بند کر کے کندھے پہ لٹکایا۔

دو چار دن تو لگ ہی جائیں گے۔ رد اور فضا کے سکول کا مسئلہ اور باقی پر اپرٹی وغیرہ کا معاملہ طے کر ہی نکلیں گے۔
اب۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ نے سوچتے ہوئے بتایا۔

ابھی وہ کچھ اور بھی کہتی کہ فون کی گھنٹی نے اسکی توجہ اپنی طرف کر لی۔ سکرین پہ منت کا لنگ لکھا نظر آرہا تھا۔

اس نے حیران ہوتے ہوئے کال اٹھائی۔

عزہ تم نے کیا کیا ہے یہ سب؟ منت کی غصے بھری آواز سنائی دی۔ میں نے تو کچھ نہیں کیا منت۔ وہ سب ثبوت اصلی تھے اسی لیے تمہیں حقیقت بتائی۔ عزہ نے تحمل سے جواب دیا۔

غازی نے بیگ اتار کر بیڈ پہ رکھا اور دونوں کی گفتگو سننے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سب ثبوت اصلی تھے تو اس کا مطلب تھا تم وہ میڈیا میں دے دو۔ عزہ ان کا نہیں تو میرا ہی خیال کر لیا ہوتا۔ تم نے اچھا نہیں کیا۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو منت؟ میں نے منہاس بھائی سے متعلق کچھ بھی میڈیا کے حوالے نہیں کیا۔

غازی کے اشارے پہ فون اسپیکر پہ ڈالتے ہوئے اس نے پریشانی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

تو سارے جہان کو پھر کس نے خبر کی۔ میں تو سب کچھ تمہیں دیا تھا نہ پھر وہ میڈیا تک کیسے پہنچا۔ منت نے دکھ سے پوچھا۔

ایک منٹ ایک منٹ۔۔ میڈیا تک بھی یہ خبر پہنچ گئی تم یہ کہنا چاہ رہی ہو۔ عزہ کا دماغ ماؤف ہوا۔
ذرائع وی دیکھو پھر بتاؤ کیا ہے یہ سب۔ منت نے کال کاٹ دی۔

عزہ کے کہنے سے پہلے ہی غازی نے جلدی سے ٹی وی کا سوئیچ لگایا اور ٹی وی آن کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خبروں والا چینل کہاں گیا؟ بڑ بڑاتے ہوئے وہ تیزی سے چینل تبدیل کرتے کرتے ایک خبروں والے چینل پہ
رکا۔

مشہور گینگسٹر منہاس عالم کے خلاف ثبوت منظر عام پر۔

Posted On Kitab Nagri

ثبوت تصاویر اور ویڈیو کی صورت ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ منہاس عالم کا رابطہ غیر ملکی صہیوانی تنظیموں سے ہے۔

آپ کو بتاتے چلیں کہ رات کے تین بجے یہ ثبوت ایک فیک آئی وی ڈی سے فیسبک اور انسٹا گرام پہ پوسٹ کیے گئے اور اسکے ساتھ ہی ملک کے تین بڑے نیوز چینلز کو ای میل کیے گئے ہیں۔

ہیڈ لائن چل رہی تھی اور ان دونوں کا وہ حال تھا کہ کاٹو تو بن میں لہو نہیں۔ عزہ نے متوحش ہو کر غازی کی طرف دیکھا۔



یہ سب کیا ہے؟ کیا تم نے یہ سب کیا ہے؟

www.kitabnagri.com

نہیں میں نے نہیں کیا یہ۔ وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔ ٹی وی دیکھتے دیکھتے وہ یکدم چونکا۔ ٹی وی پہ اب وہ تصاویر ڈاکومنٹ اور ویڈیو دکھائی جا رہی تھیں جن میں منہاس کا تعلق صہوانی اور غیر ملکی تنظیموں سے صاف دکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ وہ نہیں۔۔

کیا وہ نہیں؟ عزم بھی چونکی۔

جو ثبوت تم نے مجھے دیے تھے یہ وہ نہیں ہیں۔ میں نے رات گئے تک ان سب کا مطالعہ کیا تھا یہ سب جوٹی وی پہ چل رہا ہے یہ وہ نہیں۔

غازی نے فکر مندی سے کہتے ہوئے رضی کا نمبر ملا یا اور باہر چلا گیا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اور یہ ہو کیا رہا ہے؟ عزم جتنا سوچ رہی تھی اتنا ہی الجھ رہی تھی۔ اگر یہ سب وہ ثبوت نہیں تھے تو پھر کس نے یہ سازش کی؟ کیا سارہ نے؟ وہ سوچتے سوچتے ٹھنکی۔

مگر سارہ نے اگر یہ سب کرنا ہوتا تو وہ ہمیں ثبوت نہ بھیجتی۔ ایک اور سوچ نے دماغ کا در کھٹکھٹایا۔

جب سے اس نے سارہ کے خلاف کاروائی کی تھی تب سے اسکی طرف سے خاموشی ہی تھی اس صورت حال میں لگتا نہیں تھا کہ یہ سارہ کی طرف سے کیا گیا ہو۔

پانچ منٹ بعد غازی لٹکا ہوا منہ لے کر کمرے میں آیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کہہ رہا تھا وہ؟ عزہ نے بے صبری سے پوچھا۔

وہ کہہ رہا تھا کہ وہ ثبوت اس نے زمان انکل کو دیے ہیں اور وہ ابھی ابھی انکے پاس ہیں۔ اور جو کچھ ٹی وی پہ دکھایا جا رہا ہے اس بارے میں اسے کچھ علم نہیں۔

تو پھر یہ سب کس نے کیا ہے؟ وہ چکراہ کر رہ گئی۔

میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ وہ بھی پریشان نظر آ رہا تھا۔

اسی ادھیڑ بن میں ٹی وی پہ منہاس عالم کی گرفتاری کی خبریں آنے لگیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں منت کو فون کر کے بتا دوں کہ یہ سب ہم نے نہیں کیا ہے۔ عزہ کال ملاتے ہوئے باہر آگئی۔

-----*-----*-----*-----*
*-----

Posted On Kitab Nagri

منت شان کے کمرے میں ہی لیٹی ہوئی تھی جب آٹھ بجے کے قریب اسے معیز نے کال کی۔ منت کا دل نہیں چاہ رہا تھا کہ کسی سے بھی بات کرے۔ مسلسل بجتا فون اس کے اعصاب پہ ہتھوڑے کی مانند برس رہا تھا۔ اس نے کوفت سے کال اٹھائی۔

ہاں معیز بتاؤ۔ اس نے بیزاریت سے پوچھا۔ اسے یہی تھا کہ وہ اس سے ڈنر کے بارے میں پوچھے گا اور یہ بھی کہ وہ واپس نہیں آئی۔

آپا منہاس بھائی کہاں ہیں؟ معیز کے لہجے میں کچھ غیر معمولی تھا مگر اس نے توجہ نہیں کی۔

Kitab Nagri

پتا نہیں کہاں ہیں۔ خود ہی فون کر کے پوچھ لو۔ اس نے غیر ارادی طور پہ دروازے کی طرف نگاہ کی جس کی دوسری طرف لاؤنج میں وہ موجود تھا۔

آپا ان کا نمبر بند ہے۔ خیر یہ بتاؤ تم نے خبریں دیکھیں۔ منہاس بھائی کے خلاف ٹی وی پہ خبریں آرہی ہیں۔ معیز نے دھماکہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کہہ رہے ہو؟ منت کو سمجھ نہیں آئی۔

آپا خبریں لگاؤ رات سے سوشل میڈیا پہ طوفان مچا ہوا ہے۔ منہاس بھائی کے خلاف ٹویٹس پہ ٹویٹس ہو رہے ہیں۔ ہر چینل پہ انہی کے خلاف خبریں چل رہی ہیں۔ معیز کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ درازہ کھول کر باہر بھاگی۔ اسے ٹی وی لگانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ وہ لائونج میں ہلکی سی آواز کے ساتھ ٹی وی پہ خبریں ہی سن رہا تھا۔ شاید اسے پہلے ہی علم ہو گیا تھا۔

وہ آہستہ سے چلتی ہوئی اس کے برابر میں آکھڑی ہوئی۔ اس نے منہاس کے چہرے پہ کچھ کھوجنا چاہا مگر وہ بے تاثر نظریں جمائے سامنے ہی دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو یہ تھی آپ کی حقیقت؟ منت کے طنز پہ اس نے کچھ نہیں کہا بس ایک نظر اسکی طرف دیکھا۔ اس ایک نظر میں کیا نہیں تھا؟ دکھ، شکایت، بیگانگی، بے یقینی کیا نہیں تھا اس ایک نظر میں۔ منت کھڑے کھڑے ہل گئی۔

میں کچھ پوچھ رہی ہوں؟ خود کو مضبوط بناتے ہوئے اس نے پھر سے اسے مخاطب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک جھٹکے سے ٹی وی بند کر کے اٹھا۔ منت نے اسے دیکھا۔ وہ کل رات کے حلیے سے یکسر بدل چکا تھا۔ الجھے ہوئے بال اور رات کے پہنی ہوئی پینٹ شرٹ میں ملبوس سرخ آنکھیں۔۔ یوں جیسے وہ ساری رات سویا نہیں تھا۔ منت کے دل سے ہوک سی اٹھی۔

کیا تھا یہ شخص؟ اتنے انکشافات کے بعد بھی دل اسکی طرف کیوں ہمکتا تھا۔ اس کا مضطرب انداز اسے کیوں دکھ دے رہا تھا۔

وہ اسکے برابر سے گزر کر اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گیا۔ منت نے غصے سے بند دروازے کو دیکھا۔

www.kitabnagri.com

اس نے ٹی وی پہ خبریں لگائی ہیں۔ جو کچھ بتایا جا رہا تھا اس کے اوسان خطا کرنے کے لیے کافی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سب اس سے بہت بڑھ کر تھا جو عذہ نے اسے بتایا تھا۔ اسے بس یہی تھا کہ وہ سارہ کا پار ٹنر ہے۔ لیکن جو کچھ ٹی وی پہ دکھایا جا رہا تھا وہ اسے خطرناک مجرم اور دہشت گرد ثابت کر رہا تھا۔

پورے دو گھنٹے وہ ٹی وی کے سامنے بیٹھی رہی۔ وہ کمرے سے باہر نکلا۔ اس کا حلیہ بدل چکا تھا وہ اپنے روایتی مخصوص حلیے میں واپس آ چکا تھا۔

وہ سفید دھاریوں والی شرٹ کے اوپ نیلے رنگ کی جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔ گلے میں مفکر تھا جس نے اسکے آدھے چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا۔ باقی چہرے کو چشمے اور پی کیپ سے مکمل طور پہ چھپایا گیا تھا وہ کہیں باہر جا رہا تھا۔

منت نے خاموشی سے اس کو باہر جاتے دیکھا۔ دو گھنٹوں بعد اسکی واپسی ہوئی وہ ہنوز اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

اسکے ہاتھ میں کچھ شاپر تھے جنہیں لیے وہ کچن میں چلا گیا۔ دس منٹ بعد وہ کھانے کی ٹرے لیا اسکے پاس آیا۔ ٹرے میز پہ رکھ کر منت کو مخاطب کیا۔

کھانا کھالو۔ صبح سے تم نے کچھ نہیں کھایا۔ اس حالت میں بھوکا رہنا ٹھیک نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کہہ کر دوبارہ کمرے میں جا چکا تھا۔ منت اس سے پوچھنا چاہتی تھی اسے کیسے پتہ چلا؟ اب وہ اس کی فکر کیوں کر رہا ہے؟ اس کا اصل کیا ہے؟ وہ بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھی مگر آنسوؤں کا گولہ حلق میں اٹک گیا اور وہ خاموش رہی۔

منت نے نہ چاہتے ہوئے بھی تھوڑا بہت کھا لیا۔ پانی پی کر وہ برتن کچن میں رکھنے کے بعد وہ شان کے کمرے میں پلٹ آئی۔ اب وہ کچھ سوچنے کے قابل ہو رہی تھی۔

میڈیا پہ یہ ثبوت کیسے پہنچے؟ اسکے ذہن میں جھماکہ ہوا اور اسے یاد آیا کہ اسی نے عذہ کو سارہ کے بھیجے ہوئے ثبوت دیے تھے۔

www.kitabnagri.com

تو کیا عذہ نے یہ سب کیا ہے؟

نہیں وہ یہ سب نہیں کر سکتی۔

اس نے کہا تھا کہ غازی یہ ثبوت پولیس میں دے دے گا تو پھر وہ میڈیا پہ کیوں دیں گے؟

Posted On Kitab Nagri

وہ ٹہلتے ٹہلتے رکی۔ گھر کا خیال آیا۔ اس نے جلدی سے معیز کو کال ملائی۔

آپا میں کب سے انتظار کر رہا تھا کہ تم خود مجھے کال کر کے بتاؤ گی مگر تم نے کیا ہی نہیں۔ کیا منہاس بھائی سے تمہاری بات ہوئی؟ معیز نے شکوہ کرتے ہوئے پوچھا۔

گھر میں کسی کو پتا تو نہیں؟ منت نے اس کا سوال نظر انداز کیا۔

نہیں۔۔ کسی کو پتا نہیں چلا۔ جنت کا لچ ہے شان سکول اور ابا کام پہ ہیں۔ میں نہیں گیا چھٹی کر لی۔ کیا تمہاری طرف آ جاؤں؟ اس نے ایک ہی سانس میں ساری بات بتائی۔

www.kitabnagri.com

نہیں ابھی مت آؤ میں خود تمہیں بلا لوں گی۔ اور گھر میں کسی کو کچھ نہ بتانا میں خود ہی سب بتا دوں گی۔ منت نے پیشانی مسلتے ہوئے اسے سمجھا کر فون بند کیا۔ اس کا سر بری طرح سے دکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

معیز سے فارغ ہو کر اس نے عزمہ کو کال ملائی تھی۔ عزمہ بھی انجان تھی۔ اس نے یہ سب میڈیا پہ نہیں دیا تھا۔ اس نے اسکوٹی وی دیکھنے کا کہہ کر کال کاٹ دی۔ تھوڑی دیر بعد عزمہ کی کال آئی۔

ہاں بولو عزمہ۔ منت نے تھکے تھکے سے انداز میں کہا۔

منو۔ میری بات سنو۔ جو کچھ تم نے بھیجا تھا وہ یہ سب نہیں ہے جوٹی وی پہ دکھا رہے ہیں۔ یہ کسی اور نے کیا ہے۔

منت اسکی بات پہ چونکی نہیں۔ کل رات سے اتنے شکسہ لیے تھے کہ اب کچھ بھی توقع کی جاسکتی تھی۔

ٹھیک ہے عزمہ۔ میں بعد میں بات کرتی ہوں۔ اس نے فون رکھ دیا اور دوبارہ لائن میں آگئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ منہاس عالم ایک خطرناک دہشت گرد ہے۔ عوام کا دباؤ بہت بڑھ چکا ہے۔ پولیس کو اس کی گرفتاری کے آرڈر مل چکے ہیں۔ منہاس عالم کی پورے شہر میں تلاش جاری ہے۔ جلد گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منت کا سانس رکا۔ اس کے صاحبِ عالم لوگ دہشتگرد کہہ رہے تھے اسے گرفتار کرنے کی باتیں ہو رہی تھیں۔ ایک لمحے کو اس

کا دل چاہا کہ وہ منہاس کو کہیں چھپا دے جہاں کوئی ی بھی نہ پہنچ سکے۔ دوسرے ہی لمحے اس کے کانوں میں سارہ کی آواز گونجی۔

وطن کی محبت پہ میاں کی محبت آڑے آگئی؟

منت نے آنکھیں بند کر کے خود کو ہمت دی۔ گہرے گہرے سانس لیے۔ اس کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے اس نے پولیس کو کال ملائی۔۔۔



ہیلو میں منہاس عالم کی بیوی بات کر رہی ہوں۔ www.kitabnagri.com

*

*

*

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

عزہ بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔ منت نے کچھ کہے بغیر کال کاٹ دی تھی۔ ایک طرف چچی اور تائی کی مسلسل لعن طعن اور اس پہ منت کی فکر۔۔

وہ غازی کے کمرے میں آئی۔ وہ بیچارا بھی پریشان حال بیٹھا تھا۔

اب کیا ہوگا؟

منہاس بھائی کی گرفتاری۔۔۔ وہ دیکھو۔۔۔ اس نے عزہ کی توجہ ٹی وی کی جانب مبذول کروائی جہاں نیوز کاسٹر جوش سے بتا رہی تھی۔



ناظرین ایک تازہ ترین خبر یہ آئی ہے کہ منہاس عالم کی بیوی نے خود پولیس کو کال کر کے اسکی لوکیشن کا بتایا ہے اور سپیشل فورسز نے بغیر وقت ضائع منہاس عالم کو گرفتار کر لیا ہے۔

منت نے؟ عزہ شکوہ ہوئی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ہاں منت نے خود پولیس کو کال کی۔ غازی نے تائی ید کی۔

ہمیں لاہور چلنا چاہیے۔ عزہ نے تجویز پیش کی۔ وہ اس وقت منت کے ساتھ ہونا چاہتی تھی۔

وہ منہاس بھائی سے بہت پیار کرتی ہے پتا نہیں اس نے یہ فیصلہ کیسے کیا ہوگا؟ عزہ کو منت کی فکر ہو رہی تھی۔

تم اپنی امی کو بتادو۔ میری تو پینگ ہو چکی ہے۔ نکلتے ہیں پھر۔ گوجرانوالہ سے رضی اور زمان انکل بھی نکل چکے ہیں۔

وہ کہتے ہوئے اٹھا تو وہ بھی تائی ید میں سر ہلاتی ہوئی امی سے اجازت لینے چلی گئی۔

www.kitabnagri.com

*

*

*

اپنی آنکھوں کے سامنے اس نے منہاس کو گرفتار ہوتے دیکھا تھا۔ وقتِ رخصت اس نے منت سے کوئی شکوہ نہیں کیا تھا بس دھیرے سے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

منو اپنا خیال رکھنا۔

منت کو حیرانی ہوئی می اس کے ہوش اب تک سلامت کیسے ہیں۔ وہ تو چھوٹی چھوٹی بات پہ ہاتھ پاؤں چھوڑ دیتی تھی اور آج اتنے بڑے سانچے پہ وہ ہوش و حواس میں اپنی دنیا لٹتے دیکھ رہی تھی۔

وہ لوگ جس وقت منہاس کو لے کر گئے اس کا دل بھی اسی وقت اس کا ساتھ چھوڑ چکا تھا۔ اب وہ زندہ لاش بنی گھر میں سب کے سوالوں کا سامنا کر رہی تھی۔

آپا تم پاگل ہو گئی تھی خود پولیس کو کال کر دی تم نے۔ یہ بھی نہیں سوچا کہ جس کی مخبری کر رہی ہو وہ تمہارا شوہر ہے۔

معیز جب سے اسے لے کر آیا تھا مسلسل اس پہ چیخ رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com وہ مجرم ہے۔ وہ سپاٹ سے انداز میں بولی۔ اماں کو بھی غصہ آیا۔

کلمو ہی تیرے سر کا سائی یں ہے وہ۔ لوگ اپنا گھر بچانے کی خاطر کیا کچھ نہیں کرتے اور یہ خود اپنے ہاتھوں سے سب تباہ کر آئی می ہے۔ ارے اپنا نہیں تو اپنی ہونے والی اولاد کا ہی کچھ سوچ لیا ہوتا۔

Posted On Kitab Nagri

اسی کا خیال کیا ہے۔ وہ تڑپ کر بولی۔ اس کے سر سے اسکے برے باپ کا سایہ دور کیا ہے۔

آپا منہاس بھائی ی مجرم نہیں ہو سکتے۔ ضرور ان کے خلاف سازش ہوئی ی ہے۔ جنت نے ہمدردی سے کہا۔

مجھے کچھ نہیں سننا۔ جو سوچنا ہے آپ لوگ سوچیں حقیقت بدل نہیں جائے گی۔ اس نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا۔



منت پتر منہاس بڑا بیباچہ ہے۔ وہ کوئی غلط کام نہیں کر سکتا۔ وہ تو خود دکھوں کا مارا ہے وہ دوسروں کے لیے برا نہیں سوچ سکتا۔ ابا نے اپنا تجزیہ پیش کیا۔

اور جو ثبوت ہیں ان کا کیا؟ منت نے چڑ کر پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپا جن کو یقین ہو وہ ثبوتوں کی بات نہیں کرتے۔ دل فیصلہ کرتے وقت ثبوت یا گواہی نہیں مانتا۔ تم ایک بار اپنے دل سے پوچھ کر دیکھو کیا تمہیں لگتا ہے کہ منہاس بھائی برے ہو سکتے ہیں؟

معیز نے اچھا خاصہ لیکچر دیا۔

وہ اکتا کراٹھی اور اندر جانے کو بڑھی۔

منہاس بھائی نے رحمت کے ہاتھ پیغام بکھوایا ہے کل ان سے ملنے چلی جانا۔ معیز نے پیچھے سے آواز دی۔ اس نے دروازہ بند کیا۔ سب کے سامنے پتھر بن کر جو آنسو اندر ہی اندر اتارے تھے اب انہیں بہانے کا موقع مل گیا تھا۔ منہ پہ ہاتھ رکھ کر اپنی چیخوں کا گلا گھونٹتے ہوئے وہ بری طرح سے سسکنے لگی۔۔



کج شوق سیار فقیری دا

کج عشق نے درد رول دتا

کج ساجن کسر نہ چھوڑی سی

کج زہر رقیباں گھول دتا

کج ہجر فراق دارنگ چڑھیا

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

کج رنگ ماہی انمول دتا

کج سڑ گئی قسمت ___ بد قسمت دی

کج پیار جدائی وچ رول دتا

کج انج وی راہواں اوکھیاں سن

کج گل وچ غماں داطوق وی سی

کج شہر دے لوگ وی ظالم سن

کج سانوں مرن داشوق وی سی



*

*

*

*

www.kitabnagri.com

*

طوفان آکر گزر گیا تھا اور اپنے ساتھ منت کی خوشیاں بھی بہا کر لے گیا تھا۔ رات تک عزہ بھی غازی کے ہمراہ پہنچ چکی تھی۔ وہ اسے یہاں چھوڑ کر خود ایان کے گھر چلا گیا تھا جہاں زمان انکل اور رضی بھی پہنچ چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ منت کو دلا سادیتی رہی تھی مگر وہ جانتی تھی کہ اس کو اتنی جلدی صبر نہیں آئے گا۔

رات آنکھوں میں کٹ گئی۔ صبح کا اجالامنت کے انتظار کے ساتھ پھیلا۔ وہ لاشعوری طور پہ رحمت کا انتظار کرتی رہی کہ کب وہ اسے لینے آئے اور وہ منہاس سے ملنے جائے۔ بارہ بجے کے قریب وہ اسے لینے آیا تھا۔

وہ چپ چاپ فرنٹ سیٹ پہ جا کر بیٹھ گئی۔ اسے امید تھی رحمت منہاس کے حوالے سے بات کرے گا مگر وہ سنجیدہ چہرہ لیے لب بھینچے گاڑی چلاتا رہا۔

گاڑی ایک پولیس اسٹیشن کے آگے رکی تھی۔ وہ دروازہ کھول کر باہر نکلی اور رحمت کی تقلید میں اندر بڑھ گئی۔ پولیس اسٹیشن میں بھاری نفری تعینات تھی تاکہ مجرم فرار کی کوشش نہ کرے۔

تھانے کی عمارت میں داخل ہوتے ہی اسے زمان انکل نظر آئے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر اس کے سر پہ پیار دیا۔ یقیناً یہ ملاقات بھی انہی کی مرہونِ منت تھی۔ رحمت باہر ہی رک گیا تھا اور وہ ایک انسپکٹر کے ساتھ اندرونی حصے کی طرف بڑھی۔

ایک سیل کے آگے اسے چھوڑ کر وہ انسپکٹر چلا گیا۔ منت کچھ قدم آگے بڑھی تو وہ اسے زمین پہ بیٹھا نظر آیا۔

وہ چپ چاپ جا کر سلاخوں کے پاس کھڑی ہو گئی۔ اس نے اچانک سر اٹھایا۔ منت کو وہاں دیکھ کر وہ مسکرایا اور اسکے برابر آکھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی ہو منو؟ اس نے ہاتھ باہر نکال کر منت کا گال چھوا۔

کیسی ہو سکتی ہوں؟ وہ زخمی سا مسکرائی۔

میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو گی۔ مگر وقت آنے پہ تمہیں سب پتا چل جائے گا کہ میں نے یہ سب کیوں کیا؟

برائی کی جسٹیفیکیشن نہیں ہوتی۔ برا کام برا ہی ہوتا ہے چاہے جتنے مرضی دلائل پیش کر لیں۔ وہ تلخی سے بولی۔ اسکے تلخ انداز پہ اس کا چہرہ پھیکا پڑا تھا تاہم وہ مسکرا دیا۔

اچھا چھوڑو یہ باتیں۔ تم بس مجھ سے وعدہ کرو تم اپنا خیال رکھو گی۔

آپ کو پہلے سے پتا تھا؟ منت نے شکوہ کناں نظریں اٹھائی۔

ہاں جب تم ہسپتال میں تھی تب پتا چلا۔ میں نے سوچا دو دن انتظار کر لیتا ہوں تمہاری سالگرہ پہ بتاؤں گا تو تم خوش ہو جاؤ گی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ یاسیت سے بتا رہا تھا۔ منت کو ڈھونڈنے سے بھی اسکے چہرے پہ غم و غصہ یا ناراضی نظر نہیں آئی تھی۔ وہ پرسکون تھا جیسا ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا تھا۔ کچھ منٹ خاموشی حائل رہی پھر اسی نے سکوت توڑا۔

جب تک ہم دوسرے کی جگہ پہ جا کر نہ سوچیں تب تک اسے کو سمجھ نہیں سکتے۔

آپ کا کہنے کا مطلب ہے کہ میں ابھی بھی آپ کو غلط سمجھ رہی ہوں؟ وہ غصہ ہوئی۔

تم ٹھیک بھی سمجھ نہیں رہی۔ وہ شانے اچکا تا بولا۔

ساری دنیا ان ثبوتوں پہ یقین کر رہی ہے۔ سب آپ کو ہی غلط کہہ رہے ہیں۔ وہ رخ دوسری جانب پھیرتے بولی۔

مجھے سب سے غرض نہیں منو۔ لوگ مجھے جو بھی سمجھیں مگر میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے جج نہیں کرو۔ اس نے نرمی سے منت کے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھے۔

"میں کیوں جج نہ کروں؟ میں کیوں غلط نہ سمجھوں؟"

کیوں کہ تم "لوگ" نہیں ہو۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منت کے دل میں ہلچل سی مچی۔ بمشکل اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کو قابو کیا۔

مجھے سچ بتادیں۔ اس نے التجا کی۔

ابھی صحیح وقت نہیں ہے۔ وہ دامن بچا گیا۔

منت کونے سرے سے غصہ آنے لگا۔ آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

میں نے آپ سے محبت کی غلط کیا۔۔ مجھے یہ دکھ رہے گا کہ میں نے آپ سے محبت کی۔۔ کیوں کی اس کی سزا شاید عمر بھر بھگتوں گی۔

ساری شوخی اور بے وقوفی جو منت کا خاصہ تھی اس وقت مفقود تھی۔۔ وہ اندرونی خلشار کا شکار دکھائی دے رہی تھی۔

وہ جیل کی سلاخیں تھامتی ڈھے سے گئی۔ اور کھڑا تو وہ بھی نہ رہ سکا۔ اسکے مان کا بت دھڑام سے زمین بوس ہوا تھا۔ منت کبھی یوں بھی کہہ سکتی تھی اسے اپنے کانوں پہ یقین نہیں آیا۔۔ یہ آخری بات تھی جو وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ منت اس سے کہے گی۔

وہ گھٹنوں کے بل زمین پہ جھکا۔ ہاتھ بڑھا کر منت کا جھکا چہرہ اٹھایا جو آنسوؤں سے گیلا ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس نے منت کے آنسو صاف کر کے اسکے ہاتھ تھامے۔

اور مجھے پتا ہے کیا دکھ رہے گا؟ اس نے منت کی آنکھوں میں جھانکا۔ وہ نظریں چراگئی۔ کم از کم اس وقت وہ اسکی نظروں میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

تم نے مجھ سے محبت کی مگر مجھے جانا نہیں۔ مجھے سے محبت کی مگر میرا اعتبار نہیں کیا۔ مجھے تم آج تک سمجھ ہی نہیں پائی اتنے سالوں کی رفاقت میں تم مجھے جان ہی نہیں پائی۔ میرے نزدیک کسی سے محبت کرنے سے زیادہ اسکو سمجھنا اسکو جاننا زیادہ معنی رکھتا ہے۔ کسی کے اندر تک اتر کر اسکو کھوجنا محبت سے کہیں زیادہ راحت دیتا ہے۔ افسوس تم مجھے سمجھ ہی نہیں پائی۔

وہ دھیرے سے کہتا رخ موڑ گیا۔ منت نے اسکی پشت پہ نظریں جمائی۔

خود کو سات پردوں میں چھپانے اور اپنی ذات کے گرد سو سو پہرے لگانے والے منہاس عالم یہ ارشاد فرما رہے ہیں؟

منت نے شکوہ کناں انداز میں کہا۔

آپ نے کسی کو اجازت دی کبھی کہ وہ آپ کو سمجھ سکے؟

Posted On Kitab Nagri

ہاں دی تھی۔ تمہیں دی تھی اجازت منت۔۔ وہ ایک جھٹکے سے مڑا۔

اس پوری دنیا میں اگر میں نے کسی کو اپنے گرد کھڑے حصار توڑنے کی اجازت دی تو تمہیں۔ اپنی ذات کے الجھے دھاگوں کو سلجھانے کا موقع دیا تو تمہیں دیا۔ مجھے یقین تھا کہ میں اگر بکھروں گا تو تم مجھے سمیٹ لو گی۔ دنیا والوں کے لیے میں پر اسرار معمہ رہا مگر تمہارے لیے تو میں کھلی کتاب تھا منت تم نے کبھی پڑھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ منت میں نے تو ساری اجازتیں محبتیں اور چاہتیں تمہیں کو دی ہیں۔ تمہیں چاہا صرف تمہیں۔۔

میں ایسی محبت کرتا ہوں

تم کیسی محبت کرتی ہو

میں قیس نہیں فرہاد نہیں

پنوں بھی نہیں رانجھا بھی نہیں

وہ لوگ تو بس افسانہ تھے

اس شدت سے بیگانہ تھے

میں زندہ ایک حقیقت ہوں

میں تم کو دیکھ کے جیتا ہوں

ہر لمحہ تم پہ مرتا ہوں

میں ایسی محبت کرتا ہوں

تم جہاں پہ بیٹھ کے جاتی ہو



Posted On Kitab Nagri

جس چیز کو ہاتھ لگاتی ہو
اس چیز کو چھوتا رہتا ہوں
تم جس سے ہنس کے ملتی ہو
میں اس کو دوست بناتا ہوں
تم جس رستے پر چلتی ہو
میں اس پر آتا جاتا ہوں
جن لوگوں میں تم رہتی ہو
تم جس سے باتیں کرتی ہو
جو تم سے ہنس کے ملتے ہیں
وہی مجھ کو اچھے لگتے ہیں
تم پاس رہو یا دور رہو
نظروں میں سماء رہتی ہو
میں تم کو تکتا رہتا ہوں
میں تم کو سوچتا رہتا ہوں
میں ایسی محبت کرتا ہوں
تم کیسی محبت کرتی ہو؟؟۔۔۔



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

منت پھوٹ پھوٹ کر رودی۔ یوں لگا جیسے سانس بند ہو جائے گی۔ وہ اظہار محبت بھی کر رہا تھا تو کس موقع پہ جب جیل کی سلاخیں اور قانون کی میڑیاں درمیان میں حائل تھیں۔

منت نے شدت سے خواہش کی کاش یہ سلاخیں ٹوٹ جائیں اور وہ کچھ دیر کے لیے منہاس کے گلے لگ کر سارے آنسو بہا دے اسکے بعد یقینی طور پر وہ اسکو دوبارہ دیکھنے کی ہمت نہ کر پاتی۔ وہ اسکو یوں جیل میں قید دیکھ ہی نہیں سکتی تھی۔۔



وہ اپنا حلیہ بدل کر عائلہ کے ساتھ دفتر جان شروع کر چکا تھا۔ اگرچہ وہ منہاس کے اس قدم سے راضی نہیں تھیں مگر تاہم وہ خوش بھی تھیں کہ ان کا بیٹا اب ان کا بازو ہے۔ وہ اس کے ساتھ خود کو محفوظ سمجھتی تھیں۔ دفتر میں چند خاص لوگوں کو ہی معلوم تھا کہ وہ عائلہ کا بیٹا ہے۔ وہ ان دنوں کوشش کر رہی تھیں کہ شہاب کے قاتلوں کو سزا مل سکے۔ معراج پاشا کا نام اس کے حافظے میں محفوظ ہو چکا تھا۔ اس نے اس کے بارے میں معلومات لینے شروع کر دی۔ انٹرنیٹ پہ ہی اسے بہت کچھ پڑھنے کو مل گیا تھا۔ پھر شہاب کے کاغذات سے بھی اس کو بہت مدد ملی۔ بلاشبہ ان ثبوتوں کی وجہ سے معراج پاشا کو پھانسی ہو جاتی اسی لئے اس کے ڈیڈ کا قتل کروادیا گیا تھا۔ وہ اس روز

Posted On Kitab Nagri

شہاب کے ایک ساتھی جج سے مل کر رہا تھا جس نے بعد میں معراج پاشا کو باعزت بری کر دیا تھا۔ وہ جج چونکہ بک چکا تھا اس لیے اس نے کسی بھی سوال کا جواب دینے سے صاف منع کر دیا۔ گھر آ کر وہ لاؤنج میں رکھے صوفے پر نیم دراز ہو گیا۔ ذہن میں بار بار اس کرپٹ جج کی باتیں گونج رہی تھیں۔

"تم ابھی نوجوان خون ہو۔ اپنی زندگی کی پرواہ کرو اور ان سب معاملات سے دور رہو۔ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا۔ بہتر ہو گا خود بھی سنبھل جاؤ اور اپنی ماں کو بھی منع کرو ورنہ جو حال شہاب کا ہوا تھا اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ لوگ کس قدر خطرناک ہیں۔"

اس نے آنکھیں بند کر کے اللہ سے شکوہ کیا کہ اس کے ڈیڈ کو کیوں اپنے پاس بلا لیا۔

تم ٹھیک ہو؟ عائکہ پریشانی سے اسے دیکھتی آگے بڑھیں۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

میں ٹھیک ہوں آپ فکر نہ کریں۔ اپنی پریس کانفرنس کا بتائیں۔

اس نے ان کا دھیان بٹانے کی غرض سے بات کا رخ موڑا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں اچھی رہی کانفرنس۔ امید ہے بہت جلد انصاف مل جائے گا۔ وہ پر جوش ہو کر اسے بتانے لگیں۔ اس نے تلخی سے سر جھٹکا۔ انصاف کے ایک نمائندے سے تو وہ ابھی ابھی مل کر آ رہا تھا جس کے بعد اسے یقین تھا کہ انصاف کا جنازہ نکل چکا ہے۔

تم نے آگے کے بارے میں کیا سوچا ہے؟ عائکہ نے قدرے توقف کے بعد پوچھا پھر خود ہی کہنے لگیں۔

کچھ دنوں تک تمہارے سیکنڈ ایئر کے امتحانات ہو جائیں گے۔ اس کے بعد کیا کرنے کا ارادہ ہے؟

پتا نہیں می۔ میں نے ابھی اس بارے میں نہیں سوچا۔ اس نے بیزاری سے جواب دیا۔

غازی کو میں بورڈنگ میں بھجوانے کا سوچ رہی ہوں۔ اور تمہارے لئے میں چاہتی ہوں کہ تم ایل ایل بی کرو۔ انہوں نے اسے آگاہ کرتے ہوئے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

غازی کے لئے تو ٹھیک ہے مگر میں ایل ایل بی کر کے کیا کروں گا؟

منہاس نے الجھن سے اپنی ماں کے چہرے کی طرف دیکھا۔

میں چاہتی ہوں تم نج بناؤ۔ انہوں نے یکبارگی کہا تو وہ چونک کر ان کو شکایتی نظروں سے دیکھنے لگا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

نظریں سوال کر رہی تھیں کہ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی؟

انہوں نے اس کی طرف دیکھنے سے گریز کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

میں چاہتی ہوں تم اپنے ڈیڈ کی طرح ایک ایماندار جج بنو۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

یعنی آپ چاہتی ہیں کہ میں بھی ان کی طرح مارا جاؤں؟ اس نے بھنویں چکاتے ہوئے پوچھا۔

عائکہ اس کی بات پہ دہل گئیں۔ اللہ نہ کرے۔ کیسی باتیں کر رہے ہو۔

وہ ہنسنے لگا۔ اس کی ہنسی میں کرب چھپا ہوا تھا جسے وہ بخوبی محسوس کر سکتی تھیں۔

ممی میں حقیقت بتا رہا ہوں۔ اس ملک میں ایماندار لوگوں کی گنجائش نہیں ہے۔ اور ایماندار جج کی تو بات ہی نہ کریں۔

اس کی نظریں سامنے لگی شہاب کی تصویر پہ تھیں۔

اتنی بڑی بڑی باتوں تم نے کہاں سے سیکھ لیں؟ وہ اس کو صدمے سے دیکھ رہی تھی۔ وہ انہیں ایک دم ہی اپنی عمر سے کئی سال بڑا لگا۔

ایسی باتیں سیکھی نہیں جاتیں ممی۔ زمانہ زبردستی سکھا دیتا ہے۔ اور جو زمانہ سکھا دے وہ کبھی بھولتا نہیں۔

وہ واپس صوفے پہ نیم دراز ہو گیا۔

تو تم جج نہیں بننا چاہتے؟ انہوں نے مایوسی سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

ناٹ ایٹ آل۔۔ اس نے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے کہا۔

ممی مجھے اس لفظ سے چڑھ گئی ہے۔ میں نے اس لفظ کو اپنی زندگی سے کاٹ دیا ہے۔ آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کر اس نے مزید گفتگو نہ کرنے کا اشارہ کیا۔

وہ دکھ سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھیں جو بچپن میں کہتا تھا "میں حج بنوں گا اور سب برے لوگوں کی پٹائی کروں گا۔ میں کورٹ میں آڈر آڈر بھی کروں گا۔"

وہ باقاعدہ حج بن کے دکھاتا اور وہ دونوں میاں بیوی اسکے آڈر آڈر کرنے والے انداز پہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جاتے تھے۔

اور اب ان کا بیٹا کیا بن چکا تھا۔ زندگی سے بیزار ہو رہا تھا۔ وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے وہاں سے چلی گئیں۔

منہاس نے ان کے جاننے کے بعد آنکھوں پر سے بازو ہٹایا۔ اسکی آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی۔

اس سے قطع نظر کہ ہم کیا بننا چاہتے ہیں ہم سے اکثریت کو حالات و واقعات وہ بنا دیتے ہیں جو ہم بالکل نہیں بننا چاہتے۔

Posted On Kitab Nagri

شب و روز معمول کے مطابق گزر رہے تھے۔ اس نے عائکہ کے اصرار کرنے کے باوجود ایل ایل بی کے لیے داخلہ نہیں لیا تھا۔ شہاب کا کیس عدالت میں ویسے ہی لٹکا ہوا تھا اور یہ چیز اسے اور بھی دلبرداشتہ کر رہی تھی۔ اسی دوران اس کی اٹھارہویں سالگرہ آگئی۔

عائکہ نے اپنے ہاتھوں سے اس کے لئے کیک بنایا تھا اور اس کی پسند کے سارے کھانے بنائے تھے۔ غازی ان دنوں پیپر دیے کر فارغ تھا تو وہ بھی گھر ہی تھا۔

Kitab Nagri

بھائی آج تو آپ کی سالگرہ ہے آج تو اپنا منہ سیدھا کر لیں۔ غازی نے شرارت سے کہا۔ وہ تو ہنسنا ہی بھول چکا تھا۔ غازی کی بات پر اس نے صرف ہونٹ پھیلائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عائلہ نے اسے گلے سے لگا کر مبارکباد دی اور کیک کاٹنے کا کہا۔ اس چھوٹی سی تقریب میں صرف وہ ماں بیٹے تھے۔
عائلہ اور غازی کی تالیوں کی گونج میں اس نے کیک کاٹا۔ آج برسوں بعد اس نے حقیقی خوشی کو دل سے محسوس کیا تھا۔ پھر اس نے عائلہ سے ایک عجیب سی خواہش کا اظہار کر دیا۔

منی میں آپ سے کچھ مانگوں تو مجھے دیں گی؟ اس نے ماں کے ہاتھ تھامتے ہوئے سوال کیا۔

بولو میرے بچے۔ انہوں نے محبت سے کہا۔ غازی بھی تجسس سے آگے ہوا کہ دیکھیں بڑا بھائی کیا مانگتا ہے۔

میں چاہتا ہوں آپ یہ سب چھوڑ دیں۔ یہ انصاف، قانون، عدالت سب چھوڑ دیں۔ اس نے بہت بڑی قربانی مانگ لی تھی۔ عائلہ نے ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑوانے۔ ان کے چہرے سے جیسے کسی نے ساری رونق نچوڑ لی۔ غازی کو بھی سکتہ ہوا تھا۔

تم وہ مانگ رہے ہو جو میں نہیں دے سکتی۔ وہ شکستہ دلی سے کہتی ہوئیں دو قدم پیچھے ہٹیں۔

کیوں نہیں دے سکتیں؟ وہ برہمی سے کہتا ہوا آگے بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

مئی آپ کے لئے اپنی اولاد کے بہتر مستقبل کی کوئی اہمیت نہیں۔ آپ چھوڑ دیں یہ سب کچھ۔ ہم ایک پرسکون زندگی گزاریں گے۔

مجھ سے یہ نہیں ہوگا۔ میں ایسا نہیں کر سکتی۔ وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے سونے پہ جا کے بیٹھ گئیں۔

اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں غازی کو اشارہ کیا۔ وہ سمجھ کر آگے بڑھا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

مئی بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ آپ صرف ہمارے ساتھ رہیں۔ چھوڑ دیں یہ سب قانون وغیرہ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انہوں نے ناراضگی سے اس کو دیکھا۔

تم بھی یہی چاہتے ہو کہ میں شہاب کا خون رائیگاں جانے دوں؟ وہ انصاف کی راہ میں شہید ہوئے ہیں۔ میں اپنے شوہر کا خون اتنی آسانی سے معاف نہیں کر سکتی۔ میں انہی کے مشن کو لے کر آگے بڑھنا چاہتی ہوں تو تم دونوں پیچھے ہٹ رہے ہو۔ اپنے باپ کی تربیت اور نصیحت کو بھول گئے ہو تم دونوں۔

انہوں نے شاکی نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے گلہ کیا اور سر ہاتھوں میں گرالیا۔

Posted On Kitab Nagri

امی آپ میری کیفیت کو بھی تو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ہر لمحے مجھے ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں وہ لوگ آپ کو بھی نقصان نہ پہنچادیں۔ ڈیڈ کی طرح کہیں ہم آپکو بھی نہ کھودیں۔ جب جب آپ انصاف کے اس کانٹوں بھرے راستے پر اپنے پاؤں زخمی کرتی ہیں تو چوٹ میرے دل پر لگتی ہے۔

وہ آرزو کی کہتے ہوئے ان کے قدموں میں بیٹھ گیا اور ان کے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ لئے۔

ممی پلیز میرے لیے۔ غازی کے لیے۔ لوٹ آئیں۔ چھوڑ دے یہ انصاف کے چکر۔ کچھ حاصل نہیں ہونے والا۔ آپ کو ڈیڈ کے قاتلوں کو سزا دینی ہے نہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں میں ایک ایک سے بدلہ لے کر رہوں گا۔ قانون کے منافی جا کر؟ انہوں نے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔ پھر ذرا درشتی سے کہنے لگیں۔

تمہارے باپ نے ساری زندگی قانون کی حفاظت کی اور اسی قانون کی خاطر وہ مر گیا۔ اور تم اپنے باپ کی روایات کو توڑنا چاہتے ہو۔ کبھی سوچا ہے کہ جب نام پکارے جائیں گے تب تم کیا کرو گے؟ ایک بات یاد رکھنا۔ اگر تم نے کچھ غلط کیا تو میں تمہیں ساری زندگی معاف نہیں کروں گی۔

امی نے انگلی اٹھاتے ہوئے سے تنبیہ کی۔

ٹھیک ہے آپ جیسا کہیں گے میں ویسا ہی کروں گا مگر آپ بھی تو ہماری بات مانیں۔ اس نے شرط رکھی۔

Posted On Kitab Nagri

ممی پلیز۔ غازی نے بھی التجا کرتے ہوئے ان کے کندھے سے سرٹکا کر ان کو ایمو شنل بلیک میل کرنے کی کوشش کی۔

تم دونوں نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے۔ وہ ہار مانتے ہوئے بولیں۔ آخر ماں تھیں کیسے اپنے بیٹوں سے بڑھ کر اور کچھ انہیں عزیز ہو سکتا تھا۔ گہری سانس لیتے ہوئے انہوں نے کہا۔

ٹھیک ہے جیسا تم دونوں چاہتے ہو ویسا ہی ہو گا لیکن میری ایک شرط ہے۔

وہ کیا؟ دونوں بیک وقت بولے۔

ایک ہفتے بعد میری پریس کانفرنس ہے۔ مجھے وہ کانفرنس اٹینڈ کرنی ہوگی۔ یوں سمجھو کہ وہ آخری کام ہوگا۔ اس کے بعد میں کچھ نہیں کروں گی۔

www.kitabnagri.com

وہ کانفرنس عائکہ کے لیے بہت ہی ضروری تھی۔ انہوں نے تمام ثبوت میڈیا میں دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اسی ضمن میں وہ کانفرنس رکھی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہمیں منظور ہے۔ وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولا۔ اس خیال نے کہ اب اس کی ماں ان سب جھمیلوں سے نکل آئے گی اور ان کے ساتھ ایک پرسکون زندگی گزارے گی اس کے روئے روئے میں خوشی کی لہر دوڑادی تھی۔

غازی نے بھی طمانیت بھری سانس لی۔ اگرچہ وہ بھی عائکہ کا ہم خیال تھا کہ ڈیڈ کے قاتلوں کو سزا ملنی چاہیے مگر یہ بھی تھا کہ مُمی کو وہ اس طرح نہیں دیکھ سکتا تھا۔

منہاس بے طرح خوش تھا مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ آخری خوشی ہے جو وہ دیکھ رہا ہے۔



اگلا پورا ہفتہ وہ اپنی کانفرنس کے تیاریوں میں لگی رہیں۔ اور منہاس سرشاری کے عالم میں منصوبے بناتا رہا کہ وہ مُمی اور غازی یہاں سے دور چلے جائیں گے۔ اور ایک پرسکون زندگی گزاریں گے۔

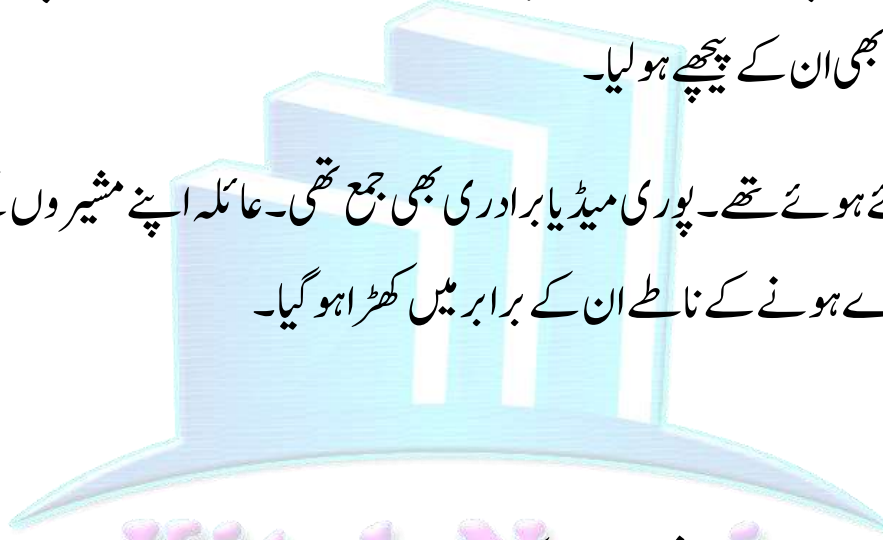
کانفرنس کا مقررہ دن آپہنچا۔ عائکہ نے سفید لباس پہنا تھا۔ سلیقے سے سر پہ دوپٹہ جما کر چادر ایک طرف ڈالی۔ خلاف معمول وہ آج چپ چپ سے تھیں۔ کوئی انہونی ہونے کا خدشہ انہیں چین نہیں لینے دے رہا تھا۔ دل بری طرح سے گھبرا رہا تھا۔ منہاس ان کو دیکھتے ہوئے چونکا۔

Posted On Kitab Nagri

مئی آپ ٹھیک نہیں لگ رہیں؟

نہیں میں ٹھیک ہوں۔ چلو چلتے ہیں۔ دیر ہو رہی ہے۔ انہوں نے خود کو سنبھالتے ہوئے چادر ٹھیک کی اور باہر کی طرف قدم بڑھایا۔ وہ بھی ان کے پیچھے ہو لیا۔

کافی سارے لوگ آئے ہوئے تھے۔ پوری میڈیا برادری بھی جمع تھی۔ عائکہ اپنے مشیروں کے ہمراہ کرسی پر بیٹھ گئیں۔ اور وہ ان کا پی اے ہونے کے ناطے ان کے برابر میں کھڑا ہو گیا۔



چندر سہی باتوں کے بعد عائکہ نے کانفرنس شروع کی۔

www.kitabnagri.com

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں میرا نام عائکہ شہاب عالم ہے۔ میں جسٹس شہاب کی بیوہ ہوں۔ وہ جسٹس شہاب جس نے انصاف کی خاطر اپنی جان گنوا دی۔ اپنے بچوں کو یتیم کر دیا۔ آج اسی جسٹس شہاب کی روح انصاف کے لیے در بدر پھر رہی ہے۔ گزشتہ مہینوں میں، میں نے بہت خاک چھانی ہے۔ عدالتوں کے در کھٹکھٹائے ہیں۔ لیکن

Posted On Kitab Nagri

آج میں نے ایک اہم فیصلہ کیا ہے۔ میں وہ تمام ثبوت جو میں نے اپنے شوہر کو انصاف دلانے کی خاطر اکٹھے کر رکھے ہیں، میڈیا میں دیتی ہوں۔

اتنا کہنے سے ہر طرف کھلبلی سی مچ گئی۔ چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں۔ وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنساے سامنے رکھے مائیک کو گھورتی رہیں۔ دو منٹ بعد سکوت ہوا تو عائکہ نے بات جاری کی۔

نامی گرامی مجرم معراج پاشا کو کون نہیں جانتا۔ اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ اسی نے میرے شوہر کا قتل کیا۔ اور آج اس بات کو ثابت کرنے کے لئے میں تمام ثبوت آپ سب کی نظر کرتی ہوں۔ ایل کے مشیر نے ان ثبوتوں کی کاپیاں اخباری نمائندوں میں بانٹ دیں۔

Kitab Nagri

"میں نہیں جانتی میرے اس فعل سے کیا ہونے والا ہے۔ مگر میں اتنا جانتی ہوں کہ روز آخرت میرا سر نہیں جھکے گا۔ جب نام پکارے جائیں گے تو میرا نام ہر گزان لوگوں میں نہیں ہوگا جنہوں نے اپنی دنیا سنوارنے کی خاطر اپنی عاقبت خراب کر دی ہوگی۔ میں آپ سب کو یہ بتا دینا چاہتی ہوں۔ یہ میری آخری پریس کانفرنس ہے۔ آج کے بعد میں آپ کو اس موضوع پر بات کرتی نظر نہیں آؤں گی۔ میرے لیے اتنا کافی ہے کہ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ جس حد تک میں کر سکتی تھی اس حد تک میں نے کیا۔ اب یہ قانون نافذ کرنے والے ادارے جانیں کہ وہ ان ثبوتوں کا کیا کریں گے؟ مجھے بس اتنا ہی کہنا تھا خدا حافظ۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔ منہاس نے آگے بڑھ کے ان کے ہاتھ تھامے اور ان کو اسٹیج سے نیچے اترنے میں مدد دی۔ اس وقت عائکہ کی آنکھوں میں نمی صاف دکھ رہی تھی۔ وہ آج انصاف کے اس راستے سے واپس پلٹ رہی تھیں جس پہ ان کے شوہر گامزن تھے۔ دل چیر دینے والا احساس لیے وہ گاڑی میں آ بیٹھیں۔

ممی آپ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اس نے عائکہ کے برابر میں بیٹھتے ہوئے ان کے ہاتھ دبائے۔

ہمم۔ میں جانتی ہوں۔ انہوں نے ہنکارا بھرتے ہوئے جواب دیا۔ اس وقت ان کا زیادہ بات کرنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ وہ سمجھ کر خاموش ہو گیا۔

صرف کچھ دن کی بات ہے۔ ممی آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائیں گی۔ منہاس نے اپنے آپ کو تسلی دیتے ہوئے پرسکون کیا۔

آنے والے چند دنوں میں واقعی سب ٹھیک ہو گیا تھا۔ لیکن یہ اس کی غلط فہمی تھی۔ ایک بہت بڑا طوفان ان کے آشیانے کو تباہ کرنے کے لئے تیار تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عائلہ کی پریس کانفرنس نے تہلکہ مچا دیا تھا۔ پورے ملک کامیڈیا اس سلسلے میں سرگرم ہو چکا تھا کہ مجرموں کو جلد از جلد سزا دی جائے۔ وہ خوش تھیں کہ ان کی محنت کام آئی۔ یہ پریس کانفرنس کے تین دن بعد کی بات تھی۔
عائلہ کو کسی کام سے باہر جانا تھا۔ وہ بھی ان کے ساتھ ہو لیا۔ گاڑی عائلہ ڈرائیو کر رہی تھیں۔ وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر عائلہ سے غازی کے داخلے کی بات کرنے لگا۔

مئی غازی کے بارے میں کیا سوچا ہے آپ نے؟ اس نے سائیڈ پہ لگے آئینے میں اپنے بال سنوارتے ہوئے پوچھا۔
وہ اس کی اس حرکت پہ مسکرا دیں۔ عادتیں نہیں بدلتیں۔ وہ جب بھی باہر نکلتا تھا تو اچھا لباس پہن کر نکلتا تھا۔ بار بار آئینے میں اپنے بال سیٹ کرتا تھا۔ اس وقت بھی وہ یہی کر رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"غازی کے بارے میں مجھے سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا اس نے خود ہی سوچ لیا اپنے بارے میں کہ اس نے کیا کرنا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے شانے اچکاتے ہوئے کہا اور نظر باہر ڈالی باہر موسم کافی اچھا تھا۔ ہوائیں چل رہی تھیں۔ آج عرصے بعد وہ خوش ہوئی تھیں۔ انہوں نے دل سے موسم کی خوبصورتی کا لطف لینے کی غرض سے کھڑکی کا شیشہ تھوڑا سا نیچے کر دیا۔

غازی نے ایسا کیا سوچ لیا اپنے بارے میں؟ اس نے حیرانی سے پوچھتے ہوئے ڈیش بورڈ میں سے کنگھانکا لالا اور بالوں میں پھیرنے لگا۔

"وہ کہہ رہا تھا کہ پولیس فورس جوائن کرے گا۔" عائکہ نے گاڑی کی رفتار بڑھاتے ہوئے کہا۔ بالوں میں کنگی کرتے اس کے ہاتھ رکے۔ گردن موڑ کر مٹی کو دیکھا اور پھر زوردار قہقہہ لگایا۔

"سیریلی می! غازی یہ خواب دیکھ رہا ہے۔ اس کو لگتا ہے کہ وہ پولیس فورس جوائن کر کے ڈیڈ کے قاتلوں کو سزا دے دے گا۔ واؤ ویری فنی۔" اس نے ہنسی روکتے ہوئے واضح انداز میں مذاق اڑایا۔

"کم از کم بہت تمہاری طرح قانون توڑنے کی کوشش تو نہیں کرتانا۔" عائکہ کو برا لگا تھا اسی لیے ناراضی سے اس کو ڈپٹتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

کم آن می۔ اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔ اس نے کوئی اثر لیے بغیر اپنا مشغلہ پھر سے جاری کیا۔

دیکھو۔ اچھے بچوں والی باتیں کیا کرو۔ کبھی کبھی تم مجھے بہت ڈرا دیتے ہو۔ انہوں نے رفتار کم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اسے کہا۔

اچھا وہ کیسے؟ اس نے کنگھاؤش بورڈ میں واپس رکھتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا۔ وہ اپنا سٹائل بنا چکا تھا اس لیے اب ساری توجہ می کی جانب کی۔

مجھے تمہاری باتوں سے خوف محسوس ہوتا ہے۔ انہوں نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔ اور تبھی گاڑی لہرا کر ایک دم بے قابو ہوئی۔

یہ کیا ہوا ہے؟ وہ پریشان ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

پتا نہیں۔ گاڑی کے بریک کام نہیں کر رہے۔ انہوں نے بریک پر پاؤں رکھتے ہوئے رفتار کم کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ابھی کل ہی تو گاڑی ورکشاپ سے آئی ہے۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے گاڑی کی رفتار کم کرنے کی لگاتار کوشش کر رہی تھیں مگر رفتار بجائے کم ہونے کے بڑھتی جا رہی تھی۔

عائلسنے پریشانی سے گاڑی کا رخ قریبی گاؤں کی پکی سڑک کی طرف موڑ لیا۔ اسٹیئرنگ پہ ان کا کنٹرول کھو رہا تھا۔ باوجود کوشش کے گاڑی قابو سے باہر ہوتی جا رہی تھی۔

Kitab Nagri

"کچھ نہیں ہو سکتا اب۔ منہاس کو دجاؤ"۔ انہوں نے چلاتے ہوئے کہا۔

نہیں میں نہیں کو دوں گا آپ کو دجائیں میں گاڑی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ وہ اپنے حواس قابو میں کرتا ہوا بولا۔ یہ صورت حال بہت پریشان کن تھی۔ اگرچہ اس سڑک پہ بہت رش نہیں تھا مگر پھر بھی حادثہ ہونے کا امکان تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"منہاس میں نے کہا کود جاؤ"۔ اس کی طرف کا دروازہ کھول کر انہوں نے اچانک اس کو باہر کی طرف دھکا دیا۔ وہ لڑھکتا ہوا نیچے کی طرف پھسلا۔ تیز رفتار گاڑی سے گرنے کی وجہ سے اس کا سر زمین سے ٹکرایا تھا اور خون نکلنے لگا تھا۔ وہ ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اٹھا۔ ایل کی گاڑی کافی دور جا چکی تھی اور سامنے سے اب ایک کنٹینر خطرناک رفتار کے ساتھ بگولے اڑاتا ہوا آ رہا تھا۔

"ممی"۔ وہ حلق پھاڑ کر چلایا۔ مگر تب تک دیر ہو چکی تھی۔ عائلہ کی گاڑی کے قریب آتے ہی ڈرائیور نے بوکھلا کر ڈرائیونگ سیٹ چھوڑ کر باہر چھلانگ لگادی۔ ٹرک اور کار کا زوردار تصادم ہوا۔ ایک دھماکا ہوا اور سب برباد ہو گیا۔

ممی۔۔۔ وہ وہیں گھٹنوں کے بل بیٹھ کر چلانے لگا۔ آس پاس اب لوگ اکٹھے ہونے لگے تھے۔ کوئی ایسبولینس کو فون کر رہا تھا تو کوئی اس کا شانہ ہلا کر اسے پانی پلانے کی کوشش کرنے لگا۔ کچھ لوگ دوڑتے ہوئے جائے حادثہ پر پہنچے۔ اسے ارد گرد کی کوئی خبر نہیں تھی وہ بس ساکت نظریں لیے سامنے دیکھ رہا تھا جہاں صرف ایک لمحہ لگا تھا اور اس کی زندگی اس کی نظروں کے سامنے دم توڑ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لمحوں کا کھیل تھا اور یتیم بچوں کی دنیا ہی اجڑ گئی۔ عائِلہ اس خطرناک حادثے کی وجہ سے جانبر نہ ہو سکی تھیں۔ پولیس نے تفسیش شروع کر دی۔ میڈیا کا خیال تھا کہ یہ سازش ہوئی ہے۔ ہر کوئی اپنی اپنی زبان بول رہا تھا۔ شہاب عالم کے گھر کے بڑے سے لان میں جنازے میں شریک ہونے والے لوگ اس حادثاتی موت پر اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔

وہ چپ چاپ ایک جانب بیٹھا عائِلہ کے جنازے کو گھورے جا رہا تھا۔ خوشیوں کی عمر کتنی تھوڑی ہوتی ہے۔ انسان صحیح سے محسوس بھی نہیں کر پاتا اور یہ روٹھ جاتی ہیں۔ جنازہ میں کن بڑی شخصیات نے شرکت کی۔ کون آیا کون گیا اسے کچھ خبر ہی نہیں تھی۔ پھر کسی نے اس کا شانہ ہلا کر اس کو غازی کی طرف متوجہ کیا تو وہ چونکا۔ غازی اونچی آواز سے رو رہا تھا۔ وہ اس کے قریب آ کر گلے لگا۔ غازی کے گلے لگتے ہی اس کا دل بھر آیا اور وہ بھی دھاڑیں مار کر رونے لگا۔ زندگی نے بہت ستم ظریفی کی تھی۔ پہلے باپ کا سایہ چھینا اور اب ماں کی چھاؤں بھی لے لی۔ ان دونوں بھائیوں کو لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کسی بیابان و صحرا میں آگئے ہیں جس کی تیز دھوپ اور تپش جسم کے اندر تک گھس کے ان کی روح کو جھلسا رہی ہے۔

بھائی ممی بھی چلی گئیں۔ ہم اکیلے رہ گئے۔ ہم ممی کے بغیر کیسے رہیں گے؟

Posted On Kitab Nagri

غازی نے اس کو بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کا دل کٹ کر رہ گیا۔ آنسوؤں میں روانی آگئی۔ وہ چودہ سال کا تھا جب باپ کا جنازہ اٹھا تھا۔ پھر تین سال کی جدائی کے بعد جب انہیں ماں ملی تو ایک سال بھی ان کی قربت نصیب نہیں ہوئی تھی۔ اس کی خود کی حالت ٹھیک نہیں تھی مگر وہ پھر بھی غازی کو حوصلہ دینے لگا۔ اب باقی کی ساری عمر اسے ہی غازی کا سہارا بننا تھا۔



اشک آنکھوں میں پروتا ہوں، بہت روتا ہوں

جب اکیلا کہیں ہوتا ہوں، بہت روتا ہوں

غور سے دیکھا نہیں تم نے کبھی میری طرف
www.kitabnagri.com

جب میں ہنستا ہوا ہوتا ہوں، بہت روتا ہوں

جب ترے لمس کی آغوش بھی چھن جاتی ہے

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

رنج سے آنکھیں بھگوتا ہوں، بہت روتا ہوں

رات بس درد شناسی میں گزر جاتی ہے

صبح ہوتی ہے تو سوتا ہوں، بہت روتا ہوں

جب میں ہنستا ہوں، تو ہنستا ہوں، فقط ہنستا ہوں

جب میں روتا ہوں، تو روتا ہوں، بہت روتا ہوں



ماں کے بغیر بھی زندگی بھلا زندگی ہوتی ہے۔ ان دونوں بھائیوں کی زندگی بھی رونے میں گزر رہی تھی۔ بھلے آنسو خشک ہو جاتے مگر دل کو قرار اب تا عمر نہیں آتا تھا۔

عائلہ کے سوئم والے دن وہ غازی کے کمرے میں اس کے پاس لیٹا ہوا تھا جب ملازم نے کسی مہمان کے آنے کی اطلاع دی۔ وہ اور غازی ڈرائنگ روم میں آگئے۔ عائلہ کے قانونی مشیر حمدانی صاحب کے ساتھ ایک سوٹڈ

Posted On Kitab Nagri

بوٹڈ اور نفیس شخصیت کا حامل شخص بیٹھا ہوا تھا۔ بچپن سے ساٹھ کے لگ بھگ عمر اور ذہانت سے بھرپور چمکتی آنکھیں، ہلکی ہلکی داڑھی مونچھ کے ساتھ لبوں پہ خیر سگالی مسکراہٹ لیے وہ پہلی نظر میں ہی اس کو اچھے لگے۔

عائلہ کی رسوم میں بہت کم رشتے داروں نے شرکت کی تھی۔ سب کو اپنی جانوں کا خوف تھا۔ پہلے شہاب اور اب عائلہ کی خوفناک موت ان کے دشمنوں کے باعث ہونے کا واضح ثبوت دیتی تھی۔ چاچو اور ماموں کھڑے کھڑے ہی آئے اور جنازے میں شرکت کر کے چلے گئے تھے۔ کوئی نہیں چاہتا تھا کہ وہ عائلہ کے رشتے دار کی حثیت سے منظر عام پہ آکر ان کے دشمنوں کی نظروں میں آئیں۔ اسی لیے وہ دونوں بھائی اس وقت اکیلے ہی گھر پہ تھے۔

السلام علیکم۔۔ وہ اور غازی سلام کرتے ہوئے صوفے پہ جا کر بیٹھ گئے۔

وعلیکم السلام۔ منہاس بیٹے یہ زمان حیدر ہیں۔ تمہارے بابا کے بہت اچھے دوست ہیں۔ حمدانی صاحب نے تعارف کروایا۔

اچھا تو آپ ہیں زمان انکل۔ مئی نے آپ کے بارے میں بتایا تھا۔ غازی اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی بول اٹھا۔ وہ غازی کی بے اختیاری پہ سوگواری سے مسکرائے۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے عائکہ کی موت کا بہت دکھ ہے۔ میں یہاں نہیں تھا اسی لیے اس کا پیغام وقت پہ نہیں مل سکا۔ انہوں نے افسوس کیا۔

کیسا پیغام؟ وہ چونکا۔

عائکہ نے دو مہینے پہلے پیغام بھجوایا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ تم دونوں میرے پاس گوجرانوالہ شفٹ ہو جاؤ۔ اسی لیے اس نے اپنی کچھ پراپرٹی بھی منتقل کروادی تھی۔۔ زمان انکل نے تفصیلات سے آگاہ کیا۔ حمدانی صاحب نے تائید میں سرہلاتے ہوئے ایک فائل منہاس کی طرف بڑھائی۔

Kitab Nagri

عائکہ صاحبہ نے تھوڑے دنوں پہلے اپنی جائیداد کا بڑا حصہ آپ دونوں بھائیوں کے نام کر دیا تھا اور باقی ٹرسٹ کو عطیہ کر دیا۔ آپ یہ فائل دیکھ لو بیٹا۔

حمدانی صاحب نے فائل اسکی طرف بڑھائی۔ اس نے لینے کے لیے ہاتھ نہیں بڑھایا۔

جب ممی ہی نہیں رہیں تو یہ دولت جائیداد ہمارے کس کام کی۔ اس نے تلخی سے سر جھکاتے ہوئے اپنے اندر نمی اتارتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ یہ بھی کسی ٹرسٹ کو ہی دے دیجیے گا۔

ہمدانی صاحب نے زمان انکل کی طرف دیکھا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر منہاس کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔

دیکھو بیٹا میں جانتا ہوں کہ تم اس وقت بہت گہرے صدمے میں ہو۔ اس لیے ابھی جذباتی ہو کر کوئی فیصلہ مت کرو۔ تم دونوں کے سامنے ابھی پوری زندگی پڑی ہے۔ ابھی تم دونوں کو اپنا کیریئر بنانا ہے۔ اس لئے میں چاہوں گا کہ تم ابھی صرف اور صرف اپنی اور اپنے بھائی کی پڑھائی پر توجہ دو۔

قدر توقف کے بعد پھر انہوں نے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں میرے ساتھ چلو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انکل ہم کوئی چھوٹے بچے نہیں ہیں۔ اپنا خیال رکھ سکتے ہیں۔ آپ اتنی دور ہمارے لیے آئے بہت شکریہ۔

اس میں صاف لفظوں میں انکار کیا تھا۔ غازی کا منہ بنا۔ وہ یہاں سے فرار چاہتا تھا۔ یہاں اس گھر میں ممی کی تکلیف دہ یادوں کے سہارے جینا بہت مشکل تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی آپ ایک دفعہ سوچ لیں۔ اس نے ممنناہٹ کی۔ وہ سمجھ گیا کہ غازی یہاں سے جانا چاہتا ہے۔

میں ابھی یہاں ہی ہوں۔ تم دونوں سوچ کر مجھے جواب دے دینا۔ اگر میرے ساتھ چلو گے تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔

زمان انکل کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ دونوں کے سر پہ پیار دیا اور ہمدانی صاحب کے ہمراہ خدا حافظ کہتے ہوئے چلے گئے۔

بھائی آپ نے منع کیوں کیا۔ ان کے جاتے ہی غازی نے سوال کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ میں نے تمہیں نہیں روکا۔ وہ لاؤنچ سے باہر نکلتے ہوئے بولا۔

مگر میں آپ کے بغیر نہیں جاؤں گا۔ غازی پیچھے سے چلایا۔ وہ نظر انداز کرتا ہوا گھر سے باہر آ گیا۔ وہ کیسے یہاں سے کہیں اور جاسکتا تھا۔ ابھی تو اس کے باپ کے قاتلوں کو سزا نہیں ملی تھی کہ ماں بھی چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

میں چھوڑا گا نہیں۔ کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔ ایک ایک کو جان سے ماروں گا۔ میں بدلہ لے کر رہوں گا۔

وہ ایک سنسان سے گوشے میں جا کر زور زور سے چلایا۔ اندر کی بھڑاس اور غبار باہر نکلنے لگا۔

میں منہاس عالم یہ وعدہ کرتا ہوں۔ اپنے دشمنوں کو چھوڑوں گا نہیں۔ انہیں عبرت ناک انجام سے دوچار کروں گا پھر چاہے مجھے اس سوکالڈ قانون کے خلاف ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ میں جاؤں گا۔ ہر حد تک جاؤں گا۔ مجھے اب کوئی روک نہیں سکتا۔ قانون، انصاف اور عدالت مجھے کیا دے گی۔ میں اب اپنی عدالت خود بناؤں گا۔ اپنے مجرموں کو خود سزا دوں گا۔ یہ قانون یاد کرے گا کہ کسی منہاس عالم سے پالا پڑا ہے۔

اس نے آنکھوں سے نمی صاف کرتے ہوئے عہد کیا کہ اب وہ نہیں روئے گا بلکہ دشمنوں کو رلائے گا۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس نے غازی کو زمان انکل کے ساتھ گوجرانوالہ بھیج دیا تھا۔ وہ جانا تو نہیں چاہ رہا تھا مگر منہاس نے بعد میں آنے کا یقین دلاتے ہوئے اسے جانے پہ راضی کر لیا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ غازی یہاں رہ کر اپنی نفسیات خراب کرے۔ پولیس نے بھی تو آئی کہ موت کو حادثہ قرار دے دیا تھا۔

اس سلسلے وہ کئی بار تھانے کا چکر لگا چکا تھا مگر ہر کوشش بے سود گئی تھی۔ دشمن اپنا کام کر چکے تھے۔ اب اسے اپنا کام کرنا تھا۔ غازی کے جانے کے کچھ دنوں بعد اس نے اپنے منصوبے پہ عمل شروع کر دیا تھا۔

اس نے مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث لوگوں سے روابط بڑھانے شروع کر دیے۔ جن لوگوں سے اس کا تعلق تھا وہ معمولی جرائم پیشہ افراد تھے۔ وہ انہی نچلے درجے کے لوگوں کے ذریعے اوپر جانا چاہتا تھا۔

ان پانچ افراد کے گروہ میں سے اسکی دوستی سب سے زیادہ راجا سے ہوئی تھی۔ اس کا اصل نام تو کچھ اور ہی تھا مگر وہ خود کو راجا کہلانا پسند کرتا تھا۔ اس نے بہر حال اپنا اصل نام ہی سب کو بتایا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو ایسا کر اپنا کوئی نام وام رکھ لے۔ جرم اور قانون کی دنیا میں سب تجھے اسی نام سے پکاریں گے۔ یہاں کوئی اپنا اصل نام اور شناخت نہیں بتاتا۔

راجا نے پہلے دن نصیحت کرتے ہوئے اس کو سرتاپیر ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا اور افسوس سے سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ حلیہ یہاں نہیں چلے گا کے۔ اس طرح تو کوئی بھی یہاں نہیں رہتا۔

اس نے برانڈڈ چیز شرٹ اور جیکٹ میں ملبوس منہاس کو دیکھتے ہوئے تبصرہ کیا اور پان لگانے لگا۔ وہ جواب دینے کی بجائے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ پھر بیٹھنے کی کوئی اور جگہ نہ ملنے پہ مجبوراً اسے راجا کی سامنے موجود چار پائی پہ ہی بیٹھنا پڑا تھا۔ ہاں بیٹھنے سے پہلے وہ جیب سے ٹشو نکال کر چار پائی کی پاننتی پہ موجود گرد کو صاف کرنا نہیں بھولا تھا۔ اس کی کاروائی کو سب نے مضحکہ خیز انداز میں دیکھا تھا۔ منہاس نے گلہ کھنکھار کر بات کا آغاز کیا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ میں اپنا نام تبدیل نہیں کروں گا۔ جب کوئی اچھا کام کرتے ہوئے اپنا نام نہیں بدلتا کہ پوری دنیا جان لے اس نے کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے تو برائی کی دلدل میں قدم رکھتے ہوئے لوگ اپنا نام اور پہچان کیوں بدل لیتے ہیں۔ آپ چاہے اچھے کام کریں یا برے جب نام پکارے جائیں گے تو نام بدل نہیں جائیں گے۔ اس لیے میں چاہوں گا کہ سب مجھے میرے اصل نام سے جانیں۔ میں اپنے اصل نام کو ہی سب کے لیے دہشت کی علامت بنا دوں گا۔ میں جب اچھا تھا تب بھی منہاس عالم تھا اور اب جب برا ہوں تب بھی یہی رہوں گا۔ دنیا والوں کے لیے منہاس عالم اپنا نام نہیں بدلے گا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے حتمی لہجے میں کہتے ہوئے فیصلہ سنایا اور سب کی بولتی بند ہو گئی۔ پھر قدرے توقف سے اپنے لباس کی طرف اشارہ کیا۔

اور رہی حلیے کی بات۔۔۔ تو ایم سوری۔۔۔ وہ بھی نہیں بدلے گا۔

تو ماڑا لوگ تم کو مجرم کیسے سمجھے گا۔ اس طرح تو سب تم کو شہزادہ سمجھے گا چور ڈاکو نہیں۔ خان نے دھویں کے مرغولے بنا کر ہوا میں چھوڑتے ہوئے اس کی عقل پہ ماتم کیا۔

منہاس نے اس انداز میں سب کو دیکھا جیسے وہ سب نالائق شاگرد ہوں اور انہیں استاد کی سمجھ نہ آرہی ہو۔ اس نے بھی خود کو قابو میں لیتے ہوئے اپنے آپ کو گرو مانا اور نہایت تحمل سے سب کو سمجھانے لگا۔

www.kitabnagri.com

میری بات سنو سب۔ اور دھیان سے سن کر اپنے دماغوں میں بٹھالو۔ لباس، نام، مرتبہ، شخصیت اور عہدہ وغیرہ فیصلہ نہیں کرتے کہ کون نیک ہے اور کون بد۔ انسان کے اعمال اور ضمیر فیصلہ کرتا ہے کہ وہ فرشتہ بنے گا یا ابلیس۔ میں نے کالے کوٹ میں ملبوس انصاف کی مسند پہ براجمان کالے دل کے لوگوں کو بھی برتا ہے اور پھٹے پرانے چتھڑے پہنے فقیروں کے حال بھی دیکھے ہیں۔ میں نے وردی میں ملبوس حیوان اور عام آدمی میں اچھے

Posted On Kitab Nagri

انسان دیکھے ہیں۔ اکثر آفس میں کام کرنے والے پڑھے لکھے لوگوں سے اچھا رویہ وہاں کے چپڑاسی کا دیکھا ہے حالانکہ اسکا لباس اونچے لوگوں کے مقابلے میں ذرا بھی وقعت نہیں رکھتا۔ اور ان سب مشاہدات کے بعد میں اس نتیجے پہ پہنچا ہوں کہ اچھے اور برے لوگ ہر جگہ شعبے میں ہیں چاہے وہ قانون کی دنیا ہو یا جرم کی۔ اور یہ کہ اچھائی یا برائی نہیں دیکھتی کون کتنا قیمتی یا گھٹیا لباس پہنے ہوئے ہے۔ جس کے اندر برائی ہوگی چاہے وہ سفید لباس میں ہی ملبوس کیوں نہ ہو اس کا اندر سیاہ ہی رہے گا۔ اس لیے یہ سمجھنا چھوڑ دو کہ اچھا لباس پہننے والا برا نہیں ہو سکتا۔

راجا کا ہاتھ منہ تک پان لے جانا بھول چکا تھا۔ خان کا سگریٹ اسکے ہاتھوں سے چھوٹ کر نیچے گر گیا تھا اور اسے خبر تک نہیں تھی۔ بابو بھی آنکھیں پھاڑے اسکے عظیم فرمودات سن رہا تھا۔ سب کے لیے یہ باتیں بہت نئی تھیں اور عجیب بھی۔ ان گلی محلوں میں پروان چڑھتے لاوارثوں کو بھلا کب کبھی ایسا لیکچر

www.kitabnagri.com

سننے کو ملا تھا۔

یار ویسے بھی مجرم ہونے کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ بندہ صاف ستھرا رہنا چھوڑ دے۔ آخر صفائی نصف ایمان ہے۔ اس نے سب کی ہونق شکلوں کو دیکھتے ہوئے بشت دکھائی۔

Posted On Kitab Nagri

چھوڑو یا یہ ایمان کی باتیں ہم جیسے گناہ گاروں کا بھی بھلا کوئی ایمان ہوتا ہے۔ راجا نے سر جھٹکتے ہوئے تاسف سے کہا۔

ایمان تو ہر شخص کے اندر ہوتا ہے۔ منہاس نے سادگی سے کہا۔

چھوڑو کا یہ سب باتیں ہمیں سمجھ نہیں آتیں۔ تو بس ہمارے ساتھ کام کرنے کے لیے تیار ہے یہی کافی ہے۔ شاہد نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے تعلق استوار کیا۔

تو بس پھر ٹھیک ہے۔ تم لوگ میری بات مانو گے کیوں کہ ذہانت سے انسان بہت آگے تک جاسکتا ہے۔ اس نے مستقبل کی پلاننگ کی۔

www.kitabnagri.com

چل ٹھیک ہے جیسا میرا یاد رکھے۔ راجا نے رضا مندی ظاہر کر دی تو وہ مسکراتے ہوئے جانے کے لیے پلٹا۔

Posted On Kitab Nagri

یاریہ لڑکا بڑا کمال ہے۔ لاش پیش اور خوبصورت سا۔ جانے اس دھندے میں کیسے آگیا۔۔

اس کے جانے کے بعد بابو نے تبصرہ کیا تھا۔ سب کو ہی اس خوبصورت جوان کو یوں تباہ ہوتے دیکھنا برا لگ رہا ہے۔ وہ جانتے تھے اس دلدل میں اگر ایک بار کوئی اتر جائے تو واپسی کی راہ نہیں ملتی۔ اب منہاس عالم کی قسمت کا فیصلہ آنے والے دنوں میں ہی پتا چل سکتا تھا۔

وہ اس وقت ڈیرے نما اس مکان کے صحن میں موجود تھا۔ جس میں فرنیچر کے نام پہ سوائے دو چار چار پائیوں کے اور کچھ نہیں تھا۔ ایک چار پائی پہ راجا نیم دراز پان لگانے اور کھانے میں مگن تھا۔ بابو صحن کے بیچ بیچا کچھ کوٹ رہا تھا۔ منہاس کے خیال میں وہ پوست تھی۔ ایک طرف خان سیڑھیوں پہ بیٹھا سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔ باقی دو کونے میں بیٹھے وہ لوٹا ہوا مال گن رہے تھے جو آج منہاس کی وجہ سے کی گناز یادہ لگ رہا تھا۔

کیا چیز ہو تم منہاس بھائی۔ اتنا مال تو ہم نے ساری زندگی میں نہیں کمایا۔ شاہد نے اٹھتے ہوئے فرط جذبات میں آکر منہاس کے ہاتھ چومے۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو جج کے گھر ڈاکہ ڈالا ہے اتنا مال تو ہاتھ لگنا ہی تھا۔ منہاس کے بے نیازی سے کہنے پر راجا اچھلا۔ بے یقینی سے اسکو دیکھا۔

کیا کہا؟ جج کے گھر؟ خان بھی بوکھلا گیا۔

کل رات جس کے گھر سے یہ مال اڑایا تھا وہ جج کا گھر تھا؟ راجا نے تھوک نگلتے ہوئے اپنی بات کی تصدیق چاہی۔ انہیں کچھ پتا نہیں تھا بس وہ منہاس کے کہنے پہ اس گھر میں گئے تھے جو خالی تھا اور وہ گھر جج کا تھا یہ انہیں اس وقت معلوم ہو رہا تھا۔



ہاں وہ ایک جج کا گھر تھا۔ اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں جبکہ باقی سب کے چہروں پہ ہوائیاں اڑیں۔

اوئے مروادیا تم نے۔ اب تک تو پولیس ہمارے پیچھے لگ گئی ہوگی۔ اوئے بھاگو جلدی مال سمیٹو نکلتے ہیں یہاں سے۔۔۔ راجا سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اندر کو بھاگا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

باقی سب بھی شاکی نظروں سے اس کو دیکھنے لگے۔۔۔

تم نے پھنسا دیا۔۔ اب ہم پولیس سے نہیں بچیں گے۔ بابو اور شاہد جلدی جلدی مال تھیلے میں ڈالتے ہوئے بڑبڑانے لگے۔



تبھی سائرن کی آواز گونجی۔۔۔

پولیس آگئی۔۔ منہاس نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر اعلان کیا۔ وہ پانچوں جہاں کھڑے تھے وہیں کھڑے رہ گئے۔۔ ہونق شکلیں لیے۔۔

منہاس کا قہقہہ اس خاموش فضا میں بلند ہوا اور پیٹ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بری طرح سے ہنسنے لگا۔

ابے باؤلا ہو گیا ہے کیا؟ پولیس سر پہ ہے اور اسے ہنسی کے دورے پڑ رہے ہیں۔ راجا نے گھبراہٹ سے چکر کاٹتے ہوئے فرار کی ترکیب سوچنا چاہی۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ رہی پولیس۔۔ منہاس نے اپنا موبائل سامنے کیا جس پہ رنگ ٹون لگی ہوئی تھی۔

وہ بدستور ہنس رہا تھا یہاں تک کہ اسکی آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔ بہت سالوں بعد وہ کھل کر ہنسا تھا شاید یہ اندر کی افیت کو باہر نکالنے کا ایک طریقہ تھا۔

کچھ دیر ہنسنے کے بعد اس نے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے جھک کر گہرے سانس لیے۔

اچھا یار وڈرو نہیں۔ کچھ نہیں ہوگا۔ تم سب بیٹھو میں بتاتا ہوں۔

آخر اس کو ترس آ ہی گیا اور وہ بتانے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں یہ سچ ہے کہ وہ گھرا ایک جج کا تھا۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ پولیس کبھی ہم لوگوں تک نہیں پہنچ سکتی۔

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟ راجا نے اپنی سانسوں کو قابو میں کرتے ہوئے اسے شکی نظروں سے گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں کہ میں سارا انتظام کر چکا تھا۔ گھر خالی تھا۔ آس پاس اور گھر کے سارے کیمرے خراب تھے۔ دستانے پہنے ہونے کی وجہ سے انگلیوں کے نشان بھی نہیں پکڑے جائیں گے۔ یوں پولیس اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتی رہ جائے گی لیکن قیامت تک معلوم نہیں کر سکے گی کہ یہ کام کس کا ہے۔

منہاس نے ہاتھ گردن کے پیچھے کر کے انگڑائی لیتے ہوئے بتایا تو سب کی جانوں کو سکون آیا۔

لیکن تم نے یہ سب کیسے کیا؟ جج کے گھر ڈاکہ ڈالنا آسان نہیں ہوتا۔۔ نہ وہاں کوئی گارڈ نہ چوکیدار اور نہ کوئی ملازم؟ یہ کیسے؟ راجا نے عقل لڑا کر سمجھداری کا سوال کیا۔

منہاس کے چہرے پہ ناگواری پھیلی جیسے اسکو یہ سوال پسند نہ آیا ہو۔ لیکن خود پہ قابو پاتے ہوئے ہموار لہجے میں کہا۔

کیوں کہ وہ گھر اس جج کی دوسری بیوی کا تھا۔ اس نے اپنا سارا حرام کامال ٹیکس اور خاندان سے چھپانے کے لیے اپنی خفیہ بیوی کے گھر چھپا رکھا تھا۔ میں نے بس اسی چیز کا فائدہ اٹھایا۔

www.kitabnagri.com

ارے واہ بھی۔ ہم نے تو کبھی ایسا سوچا ہی نہیں کہ واردات ایسے بھی کی جاسکتی ہے۔ خان نے تعریفی انداز میں اسکی پیٹھ سہلائی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں صحیح کہہ رہے ہو۔ لیکن ہم نے آج سے پہلے کبھی اتنی بڑی واردات بھی تو نہیں کی۔ بابو نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

آج کے بعد کیا کرو گے۔ منہاس نے گھمبیر آواز میں سب کو چونکایا۔

کیا مطلب؟ راجا بدکا۔

نہیں یار بہت رسک ہے۔ آج تو بیچ گئے۔ ضروری نہیں ہر بار بچیں۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔



رسک تو پھر ہر کام میں ہوتا ہے۔ رسک کے بغیر بھی بھلا کوئی زندگی ہے اور ایسی دو وارداتیں اور کرو گے تو اتنا حاصل کر لو کہ گے کہ ساری زندگی بیٹھ کر کھاؤ گے۔ منہاس نے دانہ پھینکا۔

کہہ تو صحیح رہا ہے۔ آخر کب تک چھوٹے موٹے کام کرتے رہیں گے۔ کچھ دیر بعد گامو کی آواز آئی۔ وہ اب تک خاموش بیٹھا تھا مگر اب اسے لگ رہا تھا کہ اس کا بولنا گریز ہو چکا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

لمبا ہاتھ ماریں گے تو کچھ عرصہ سکون سے گزاریں گے۔ کا کا ٹھیک کہہ رہا ہے۔ وہ منہاس سے عمر میں کافی بڑا تھا اسی لیے اسے کا کا کہا کرتا تھا۔

ٹھیک ہے مجھے اپنے یار پہ بھروسہ ہے۔ راجا نے اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلانے پھر شاہد کو آواز لگائی۔

چلو بھائی میرے یار کا حصہ لاؤ سب سے پہلے۔ اس کا اشارہ لوٹے ہوئے مال کی طرف تھا۔

نہیں چاہیے۔۔ تم لوگ آپس میں بانٹ لو۔ اس نے پچھلی بار کی طرح اس بار بھی انکار کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یار تم اپنا حصہ کیوں نہیں لیتے۔ محنت بھی ساری تم ہی کرتے ہو اور اپنا حصہ بھی نہیں لیتے ہو۔ آخر وجہ کیا ہے؟ راجا نے الجھن سے استفسار کیا۔ منہاس کے چہرے پہ ایک سایہ سا آکر لہرا گیا۔

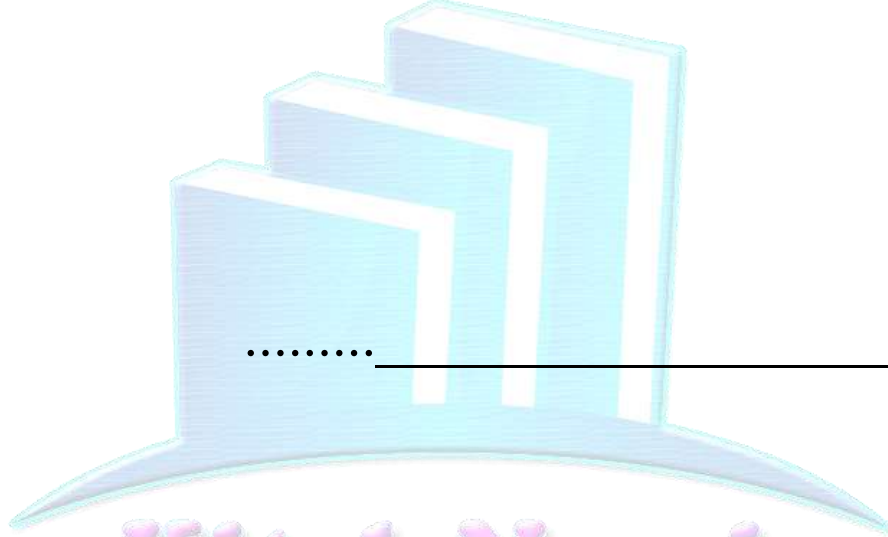
ویسے ہی مجھے ضرورت نہیں۔ وہ شانے اچکاتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا میں چلتا ہوں اگلی واردات ڈپٹی کمشنر کے گھر۔۔

اس نے اطلاع دیتے ہوئے گھر کی دہلیز پار کی۔۔

اس ڈپٹی کمشنر کے گھر جس نے میری ممی کے قتل کو حادثہ قرار دیا۔۔ باہر نکلتے ہوئے اس نے بڑبڑاہٹ کی تھی۔۔۔۔



اس بڑے سے گھر میں خاموشی راج کر رہی تھی۔ مکینوں کے رخصت ہوتے ہی اس کے در و دیوار سے جیسے وحشت ٹپکنے لگی تھی۔ وہ سارا دن باہر گزار کر رات کو گھر آتا تھا۔ سونے کے لیے نہیں۔۔۔ اپنے آپ کو یاد دلانے کے لیے کہ وہ اکیلا ہے۔ وہ پورے گھر میں بھٹکتی ہوئی روح کی طرح چکراتا اور خود کو باور کراتا کہ وہ کیا ہے۔ اسے اس گھر کی رونقیں چھیننے والوں کو عبرت کا نشان بنانا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ ابھی ابھی اسے ڈیڈ اور ممی کی خوشبو محسوس ہوتی تھی۔ ان کی نصیحتیں ابھی بھی اسکے کانوں میں گونجتی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

راجالوگوں کے پاس سے نکلنے کے بعد وہ مٹر گشتی کرتا رہا۔ رات نے بارہ بجے کا ہندسہ بجایا تو قدم خود بخود گھر کی طرف بڑھ گئے۔

ممی اور ڈیڈ کے کمرے کا چکر لگا کر وہ آکر اپنے کمرے میں بیٹھ گیا۔ دماغ کو تھوڑا سا آزاد چھوڑا تو راجا کا چھبتا ہوا سوال اس کے کانوں میں پڑا۔

یار تم اپنا حصہ کیوں نہیں لیتے۔ محنت بھی ساری تم ہی کرتے ہو اور اپنا حصہ بھی نہیں لیتے ہو۔ آخر وجہ کیا ہے؟

کیوں کہ یہ حرام کا پیسہ ہے۔ اس نے سر نیچے کیے خود کلامی کی۔

اچھا تو ڈاکہ ڈالنا حرام نہیں۔۔ کوئی اس کے اندر استہزائیہ انداز میں ہنسا تھا۔

www.kitabnagri.com

تم اس پیسے کو خرچ نہیں کرتے اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم اچھے ہو کیوں کہ کسی کے گھر ڈاکہ ڈالنا تو بہر حال جرم اور برا کام ہی ہے۔۔ اس کے اندر سے آواز آئی جسے اس نے ڈپٹ کر چپ کر وادیا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ حج کونسانیک آدمی تھا۔ اس نے بھی حرام لوٹ کر ہی وہ مال بنایا تھا۔

تو تمہیں کس نے حق دیا کہ تم اسکے حرام مال کو دوسروں کے لیے حلال کرو۔ وہ لا جواب ہوا۔

میں نے اس سے انتقام لیا ہے۔ جس طرح اس نے میرے باپ کے کیس سے ہاتھ اٹھا کر ہمیں بے یار و مددگار کیا اسی طرح میں نے بھی اسکی عمر بھر کی جمع پونجی چھین کر اسے محتاج بنا دیا ہے۔۔۔ وہ تلخی سے اپنے ضمیر کو کہہ رہا تھا جو ابھی تک اسکے اندر زندہ تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم جانتے ہو تمہیں یہ سب زیب نہیں دیتا۔

تم چپ ہو جاؤ۔ مجھے تمہاری بکو اس نہیں سننی۔ اس نے چیختے ہوئے کہا مگر اب اس کا ہیولا اسی کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

میں ابھی زندہ ہوں اسی لیے اچھائی اور برائی کا فرق تمہیں بتا رہا ہوں۔ جس دن میں مر گیا اس دن تمہیں انسان سے حیوان بننے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔ ابھی بھی وقت ہے آ جاؤ واپس۔

اسکے ضمیر نے گھٹنوں کے بل جھکتے ہوئے التجا کی مگر اس نے رد کر دی۔

صرف میرے اندر ہی کیوں جاگے ہو۔ کبھی انکے اندر بھی جاگتے جنہوں نے مجھے اس حال تک پہنچایا ہے تو نوبت یہاں تک نہ آتی۔ اس نے تلخی سے ہنستے ہوئے کہا۔

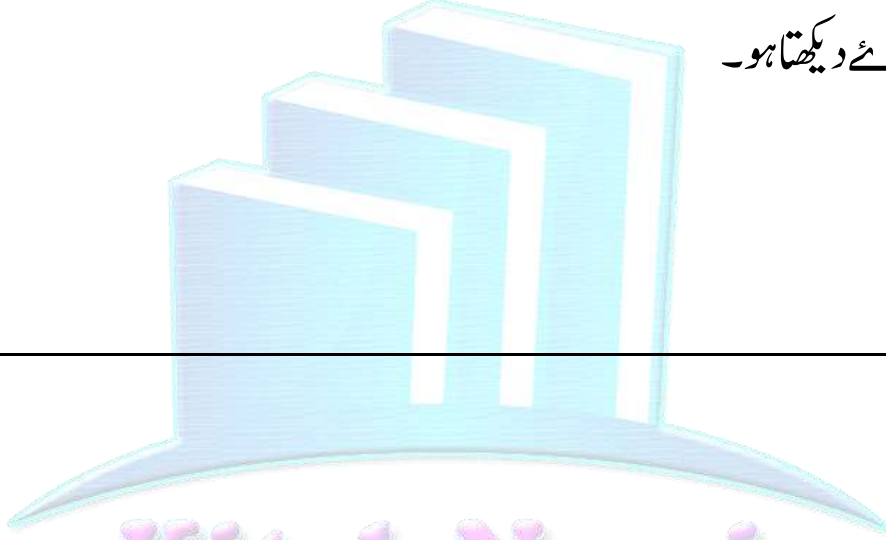


میری بات سنو۔۔۔

مجھے تمہاری بکو اس نہیں سننی۔۔ دفع ہو جاؤ۔ اس نے کانوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

روز بھی ہوتا تھا۔ روز اسکے اندر اچھائی اور برائی کی جنگ ہوتی۔ اور وہ ایمان کی چکی کے ان دو پاٹوں کے بیچ پستا
افیت کی حدوں تک پہنچ جاتا۔ اسکی تربیت اس کو برائی کی طرف راغب نہیں ہونے دیتی تھی تو انتقام اسکے
قدموں کو اچھائی کی طرف بڑھنے نہیں دیتا تھا۔ وہ ان دونوں کے بیچ لڑتا لڑتا نڈھال ہو جاتا اور صبح کو بغیر کسی کے
حق میں فیصلہ کیے وہ روشنی اور اندھیرے کو اپنے اندر جذب کیے وہ ایسا انسان بن جاتا جو بظاہر بہت مغرور اور بے
حس ہوتا مگر درحقیقت اندر سے وہ شکست کھائے اس شخص کی طرح ہوتا جو اپنی مٹھی سے ایمان کو ریت کی طرح
آہستہ آہستہ پھسلتے ہوئے دیکھتا ہو۔



تم دوبارہ یہاں آئے ہو وجہ پوچھ سکتا ہوں؟ جسٹس معین کے حصرے پہ چھائے ناگواری کے بادل صاف دکھ
رہے تھے۔ وہ پہلے ہی کل رات کی ڈکیٹی کی وجہ سے اس وقت سخت صدمے میں تھے۔ دل کا دورہ پڑتے پڑتے
بچا تھا۔ پولیس میں ایف آئی آر بھی درج نہیں کروا سکتے تھے۔ تفسیش ہوتی تو اور بہت سی باتیں کھل جاتیں اسی
لیے صبر کا کڑوا گھونٹ پینے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

وجہ بھی بتادوں گا پہلے کوئی چائے پانی تو پلوادیں۔ بہت دور سے چل کر آیا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس نے صوفی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے انہیں آگ لگائی۔ وہ طیش سے اٹھے۔

دیکھو تم شہاب کے بیٹے ہو صرف اسی لیے تمہارا لحاظ کر رہا ہوں۔ صاف صاف کہو جو کہنے آئے ہو۔ ویسے بھی میں اس وقت بہت پریشان ہوں۔

انہوں نے منہاس نامی بلا کو جلد از جلد مٹالنا چاہا مگر وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا۔

میں بھی اب سے پہلے صرف اس لیے لحاظ کر رہا تھا کیوں کہ آپ شہاب عالم کے دوست تھے۔ وہ بولتے بولتے اٹھا۔ کچھ لمحے توقف کیا پھر ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر تلخ انداز میں بولا۔

مگر وہ کیا ہے نہ کل رات میں نے سارے لحاظ بھلا دیے۔ مجھے یقین تھا کہ آپ پریشان ہو رہے ہوں گے تو میں تسلی دینے چلا آیا۔ آخر کو آپ کا سارا حرام کا پیسا جو نہیں رہا۔

اس نے مصنوعی تاسف سے سر کو دائیں بائیں ہلاتے ہوئے جسٹس معین کے گرد چکر کاٹتے ہوئے کہا تھا۔

کیا مطلب ہے تمہارا؟ وہ متوحش ہو کر پوچھنے لگے۔ کچھ کچھ سمجھ میں آ رہا تھا مگر یقین کرنا مشکل تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مطلب تو صاف ہے انکل۔۔ کل رات جو بھی ہوا وہ میں نے کیا۔ اس نے بے خوف انداز میں شانے اچکائے۔

تم؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟ جسٹس معین نے بے قابو ہو کر اس کا گریبان پکڑا۔ منہاس نے ایک نظر اپنے گریبان پہ موجود ان کے ہاتھوں پہ ڈالی پھر جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑایا۔

جس طرح آپ کی ہمت ہوئی اپنے ضمیر کو فروخت کرنے کی اسی طرح میری بھی ہمت ہوگی کہ میں اپنے ضمیر کو سلا دوں۔ جب آپ غلط کاموں میں ملوث ہونے کی ہمت کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور یہ آنٹی نظر نہیں آرہیں کہاں ہیں؟ مجھے ان سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ اس نے متلاشی نظروں سے ڈرائینگ روم سے باہر جھانکا۔

کیا بات کرنی ہے تمہیں؟ بہتری اسی میں ہے چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

چسٹس معین نے خطرے کی بو محسوس کی۔ اگر منہاس انکی دوسری شادی کی خبر ان کی بیوی کو دے دیتا تو وہ کہیں نہ رہتے۔ ان کے سرسپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج تھے وہ تو ان کا جینا محال کر دیتے۔

میں نے ان کو بتانا ہے کہ ان کے شوہر دوسری عورتوں سے تعلقات رکھتے ہیں۔ اور یہی نہیں چھپ کر ایک شادی بھی کی ہوئی ہے۔

منہاس نے مزے سے بتا کر ان کے تاثرات سے لطف لیا۔ وہ اس وقت اس ہارے ہوئے جواری کی طرح تھے جس کے پاس اب بس ایک ہی مہرہ بچا ہو اور وہ اسے کسی قیمت پہ کھونا نہ چاہتا ہو۔



تم چاہتے کیا ہو؟ ڈھے جانے والے انداز میں پوچھا گیا۔

www.kitabnagri.com

اس راز کی قیمت۔ فاتحانہ انداز سے جواب دیا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ کیا ہوگی؟ جسٹس معین کے پاس اس وقت بات ماننے کے سوا اور کوئی حل نہیں تھا۔ وہ اٹھارہ سالہ لڑکا اپنی عمر سے بڑے اقدام اٹھا رہا تھا اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مجبور تھے۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ شرط سن کر بد کے تھے۔



ٹھیک ہے پھر میں آنٹی کو بلا لیتا ہوں۔۔۔۔۔ آنٹی جی۔۔۔۔۔

اس نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے ذرا بلند آواز لگائی۔ جسٹس معین نے گھبرا کر باہر دیکھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر صوفے پر بٹھایا۔

سوچنے دو مجھے۔۔۔ انہوں نے سر تھامتے ہوئے کہا۔ وہ لڑکا انہیں بری طرح پھنسا چکا تھا۔ آگے کھائی اور پیچھے کنواں تھا۔ جو شرط اس نے رکھی تھی وہ بہت مشکل تھی مگر اپنی جان بچانے کے لیے بہر حال یہ کام تو کرنا پڑنا تھا۔

* * * * *

Posted On Kitab Nagri

اگلی صبح بہت روشن نمودار ہوئی تھی۔ سورج نے ہر سوروشنی بکھیرنی شروع کر دی تھی۔ وہ خلاف معمول آج بہت جلدی ڈیرے پہ آگیا تھا۔ اس نے دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔ سارے بے سدھ سوئے ہوئے تھے۔ نونج رہے تھے۔ اس نے راجا کو کندھے سے ہلا کر جگایا۔ وہ حیرت سے آنکھیں ملتے ہوئے اٹھا۔

یار تو اتنی صبح؟ سب خیریت تو ہے نہ۔

ہاں سب خیر ہے۔ میں تم لوگوں کو لینے آیا تھا۔ باہر ناشتہ کرنے جاتے ہیں۔۔

راجا نے اسکی طرف پریشان ہو کر دیکھا۔ وہ بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔ اتنے عرصے میں پہلی بار راجا نے اس کو خوش دیکھا تھا۔ باقی سب بھی اٹھ گئے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ناشتہ؟ کہاں کرنا ہے؟ بابو نے جمائی روکتے ہوئے آنکھیں جھپک کر نیند کو بھگانے کی ناکام کوشش کی۔

دس منٹ میں جلدی سے باہر آؤ سب۔ ناشتہ آج فائیسٹار ہوٹل میں کریں گے۔ وہ تحکم سے کہتا ہوا باہر چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کا کے کو کیا ہو گیا؟ اتنا باؤلا کس خوشی میں ہو رہا ہے۔ گامونے کمر پرے پھینکتے ہوئے پوچھا۔ راجا نے لاعلمی سے شانے جھٹک دیے۔

دس منٹ میں وہ سب صاف ستھرے کپڑے پہن کر باہر آئے۔ یہ بھی منہاس کی وجہ سے ہی تھا کہ انہوں نے اپنے حلیوں پہ توجہ دینی شروع کی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ سب ایک فائیسٹار ہوٹل میں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔

اب بتا تو سہی کا کے یہ کس خوشی میں کیا جا رہا ہے؟ شاہد نے ناشتے سے بھرپور انصاف کرتے ہوئے پوچھا۔

www.kitabnagri.com

بس ایسے ہی میرا دل چاہ رہا تھا۔ اس نے مبہم سے انداز میں کہتے ہوئے جیب سے موبائل نکالا۔ جسٹس صاحب کو گڈ مارنگ کا میسج بھیجا جو یقیناً ان کی مارنگ خراب کرنے کو کافی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا تم اگلی واردات کا کہہ رہے تھے کیا سوچا ہے پھر اس بارے میں؟ راجا نے ارد گرد دیکھتے ہوئے احتیاط سے دھیمی سی آواز میں پوچھا۔

ہاں ایک دو دن انتظار کرنا پڑے گا۔ ڈپٹی کمشنر آج کل میں سسپینڈ ہو جائے گا پھر اس کا شکار کرنا آسان ہو جائے گا۔ اس نے جو س کے گھونٹ بھرتے ہوئے بتایا جبکہ اس کی بات سن باقی سب کے حلق میں جیسے کانٹے پھنسے تھے۔



کیا کہا؟ راجا نے تصدیق چاہی۔

میں نے کہا کہ ڈپٹی کمشنر سسپینڈ ہو جائے گا تو ہمارا کام آسان ہو جائے گا۔ لیکن اس سلسلے میں تم لوگوں کی مدد درکار ہوگی۔

منہاس نے اپنی بات دہراتے ہوئے کہا۔ راجا نے اپنے حواس پر بمشکل قابو پایا۔ یہ لڑکاپل پل اسے حیران ہونے پر مجبور کر دیتا تھا۔ اس کے فیصلے اچانک اور چونکا نے والے ہوتے تھے۔

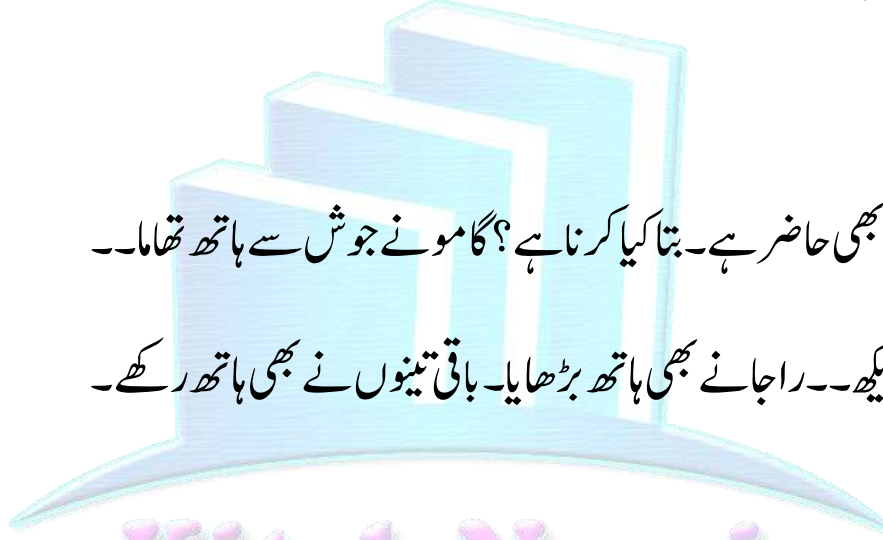
Posted On Kitab Nagri

کیسی مدد؟ بابو نے استفہامیہ انداز میں پوچھا۔

پہلے یہ بتاؤ مجھ پہ اعتماد ہے؟ اس نے ہاتھ پھیلاتے ہوئے امتحان مانگا۔

یار تو جان مانگ لے وہ بھی حاضر ہے۔ بتا کیا کرنا ہے؟ گامو نے جوش سے ہاتھ تھاما۔

ہاں تو ایک بار کہہ کر دیکھ۔۔۔ راجا نے بھی ہاتھ بڑھایا۔ باقی تینوں نے بھی ہاتھ رکھے۔



منہاس کے دل کو کچھ ہوا۔ قانون کی دنیا کے لوگ تو ایسے نہیں تھے کہ اس کا ساتھ دیتے۔ اب جب جرم کی دنیا کے لوگ اسکی مدد کو ہاتھ بڑھا رہے تھے تو اسکے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ یہ مدد قبول کر لیتا۔

ٹھیک ہے تو پھر میرا پلان سنو۔ اس نے شرگوشی میں بتانا شروع کر دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایک اور انتقام اپنے انجام کو پہنچنے والا تھا۔ اصل دشمنوں تک رسائی کے لیے بہت ضروری تھا کہ وہ ابھی صبر سے انتظار کرے۔ اس لیے وہ اپنا یہ وقت کچھ لوگوں کو سبق سکھانے کے لیے مختص کرنا چاہتا تھا۔

ناشتے سے فراغت پانے کے بعد وہ ٹہلتا ہوا سڑک کنارے چلنے گیا۔ کچھ سوچتے ہوئے اس نے غازی کو ویڈیو کال ملائی۔

السلام علیکم۔۔ بھائی۔ کیسے ہیں آپ؟ آئے کیوں نہیں؟ میں اتنے دنوں سے انتظار کر رہا تھا۔

غازی نے چھوٹے ہی شکوؤں کی پٹاری کھولی تھی۔ وہ بس گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

وعلیکم السلام۔۔ میری چھوڑو یا اپنی سناؤ۔ کیسی گزر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے موبائل خود سے تھوڑا دور کرتے ہوئے پوچھا۔ اس طرح سے اس کے پیچھے کے مناظر غازی کو صاف نظر آرہے تھے۔

میری تو بالکل فٹ گزر رہی ہے۔ زمانہ انکل نے ابھی سے میری اور ایان کی ٹریننگ شروع کروادی ہے۔ ایان کو بھی میری طرح پولیس میں جانے کا شوق ہے نہ۔

اچھا۔ پڑھائی بھی ساتھ ساتھ ہو رہی ہے یا بس ٹریننگ پہ ہی دھیان دے رہے ہو؟ منہاس کو فکر ہوئی۔ اگرچہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ غازی پولیس میں جائے مگر اس نے اس کو منع بھی نہیں کیا تھا۔ چلتے چلتے تھک کر وہ ایک جگہ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بالکل بھائی۔ آئی سی ایس میں ایڈمیشن بھیج دیا ہے۔ اور ہاں یاد آیا۔ غازی نے تسلی کرواتے کرواتے کچھ یاد آنے پہ توقف کیا۔

انکل بتا رہے تھے کہ انہوں نے آپکا بھی داخلہ بھیج دیا ہے۔ بی ایس سی میں۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں ہاں ٹھیک ہے۔ جب پیپر دینے ہوئے بتا دینا۔ اس نے بے فکری سے کہتے ہوئے پھر سے چلنا شروع کر دیا تھا۔

واہ بھائی۔ کاش میں بھی آپ کی طرح لائق فائق ہوتا۔ پیپر ز سے ایک مہینہ پہلے پڑھتا اور اچھے گریڈ سے پاس بھی ہو جاتا۔

غازی نے رشک سے کہا۔ پہلے تو وہ بہت محنت کرتا تھا اور ٹاپ بھی کرتا تھا۔ مگر میٹرک اور انٹر کے پیپر ز اس نے اسی طرح دیے تھے۔ پیپر ز سے ایک دو مہینے پہلے پڑھائی شروع کر کے اچھے گریڈ لے کر پاس ہو جاتا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب ایسا بھی نہیں ہے۔ تم نے ہمیشہ مجھ سے اچھی پرفیمنس لی ہے۔ اس نے غازی کو تسلی دی مگر وہ اس کے پیچھے دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی۔ یہ آپکے پیچھے فیضی ہے نہ؟ چند ثانیے بعد اس کی آواز آئی۔ منہاس نے چونک کر اپنے پیچھے دیکھا۔ اسکے عین پیچھے فیضی موبائل پہ کسی سے فٹ پاتھ کے نیچے وینچ مصروف گفتگو تھا۔

اس کو دیکھتے ہی منہاس کے ذہن میں ماضی تازہ ہو گیا۔ اسے یاد آنے لگا کہ کیسے فیضی نے اسے اور غازی کو بیچنے کی منصوبہ بندی کی تھی۔ طیش کی ایک لہر اس کی رگوں میں سرایت کرنے لگی۔

بھائی۔۔۔ سنو۔۔۔ غازی کے کچھ کہنے سے قبل ہی وہ موبائل جیب میں رکھتے ہوئے پیچھے گیا اور بغیر کچھ کہے ایک گھونسہ فیضی کے منہ پہ جڑا۔

فیضی کا توازن بگڑا اور وہ ایک طرف کو جھکا۔ اس کے ہاتھ سے موبائل نیچے گرا اور منہ سے خون نکلنے لگا تھا۔ اس نے فوراً اسیدھا ہوتے ہوئے جوابی وار کرنے کو ہاتھ بڑھایا لیکن منہاس کو دیکھتے ہی وہ تھم سا گیا۔ ایک سال سے زائد عرصہ گزر چکا تھا۔ اس دن منہاس اور غازی کے غائب ہونے سے وہ سمجھ چکا تھا کہ منہاس اسکے ارادے جان چکا ہو گا اسی لیے دوبارہ ہاتھ نہیں لگا لیکن اب اس کو اس طرح سامنے دیکھ کر اسے جھٹکا لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس۔۔۔ کیسے ہو؟ بڑے عرصے بعد شکل دکھائی ہے تم نے؟ اس نے آستین سے ہونٹوں کے کنارے سے خون صاف کیا۔

کمال ہے تمہیں یاد ہوں میں؟ ویسے بھولا تو میں بھی نہیں ہوں۔ منہاس نے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے تنفر سے کہا۔

فیضی کے چہرے پہ ایک شرمندہ سی مسکراہٹ پھیلی۔ اس نے منہاس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

چھوڑ یا ساری پرانی باتیں۔ اتنے سالوں کا ساتھ ہے ہمارا۔ اب۔ میرے ساتھ ایسا کرے گا تو۔

اس نے دھکادیتے ہوئے فیضی کو دور کیا۔ فیضی نے جھک کر اپنا موبائل اٹھایا اور قمیض سے صاف کر کے جیب میں ڈالا۔

کر تو میں بہت کچھ سکتا ہوں فیضی۔ لیکن مجھے اب تمہارے منہ نہیں لگنا۔ ہٹو پرے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ کوفت سے کہتے ہوئے اس کے پاس سے گزرنے لگا۔ فیضی نے اس کا بازو پکڑ کر روکا۔

چل بھائی معاف کر دے اب۔ پرانی باتیں بھول جا۔

مجھے نہیں کرنی تم سے کوئی بات۔۔ تم ایک دھوکے باز انسان ہو۔

اپنے فائدے کے لیے دوسروں کو بیچنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

منہاس نے درشتی سے کہتے ہوئے کہنی اسکے پیٹ میں ماری۔ فیضی نے بمشکل اس کی یہ حرکت بھی ضبط کی۔



اچھا نہ اب بس چھوڑ دے۔ کتنا مارے گا۔ پہلے ہی منہ سجادیا ہے میرا۔ اس نے جبراً سہلاتے ہوئے اس کی ناراضی کو ختم کرنے کی غرض سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس نے منہ بناتے ہوئے اس کی طرف رخ کیا۔ سڑکوں پہ رش بڑھ چکا تھا۔ معمولاتِ زندگی شروع ہو چکے تھے۔ وہ دونوں فٹ پاتھ کے درمیان کھڑے آنے جانے والوں کے لیے رکاوٹ کا باعث بن رہے تھے اسی لیے فیضی اسے لیے ایک جانب آگیا۔

اور سناؤ منہاس بابو۔۔ کہاں رہے اتنا عرصہ؟ اور غازی کہاں ہے؟ فیضی کے چہرے پہ ندامت نام کو بھی نہیں تھی۔ وہ ایسے پوچھ رہا تھا جسے بہت اچھا دوست رہ چکا ہو ان کا۔

ہم نے کہاں رہنا ہے۔ یہیں ہوتے ہیں۔ اسی شہر میں۔ اس نے گول مول انداز میں جواب دیا۔ فیضی سمجھ گیا کہ وہ بتانا نہیں چاہ رہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم اپنا سناؤ جتنے تمہارے پر نکل چکے تھے اب تک تو تم ایک نامی گرامی غنڈے بن چکے ہو گے۔۔۔ نہیں؟

منہاس نے طنزیہ انداز میں اس کو گھورا۔ سچ تو یہ تھا کہ اگر وہ اتنی دیر تک فیضی کے پاس رکنے پہ آمادہ ہوا تھا تو صرف اس لیے شاید وہ اس کے کسی کام آ سکے۔

Posted On Kitab Nagri

فیضی کھسیا ہٹ سے اور شر مندگی سے ہنس دیا۔ جیب سے اپنا کارڈ نکالا۔

اب سب کچھ تو تمہیں راستے میں نہیں بتا سکتا نہ۔ یہ میرا کارڈ رکھ لو۔ جب کبھی دل کیا تو رابطہ کر لینا۔ پرانے یار مل بیٹھیں گے تو اچھا لگے گا۔

پرانے یار مائی فٹ۔۔ منہاس نے کلفت سے دل میں سوچتے ہوئے کارڈ رکھ لیا اور فیضی کے حلیے کو ذرا غور سے دیکھا۔

وہ سرخ اور سفید دھاریوں والی شرٹ اور سرخ جینز میں ملبوس تھا۔ پیروں میں مہنگے بوٹ اور کلائی پہ برانڈ ڈگھڑی۔ اس کے تورنگ ڈھنگ ہی بدلے ہوئے تھے۔ یقیناً وہ لمبے ہاتھ مارتا تھا۔

دوسری جانب فیضی بھی اسکے کپڑوں کی قیمت کا اندازہ لگانے میں مگن تھا۔ جینز شرٹ اور جیکٹ میں ملبوس وہ کہیں سے بھی ایک سال پہلے والا منہاس نہیں لگ رہا تھا۔ صحت بھی اچھی ہو گئی تھی اور رنگت بھی پہلے سے کھل

Posted On Kitab Nagri

گی تھی۔ بھورے بال، بھوری آنکھیں اور شاندار پرسنالٹی۔۔۔۔ دیکھنے والا ٹھٹھک کر اور مڑ کر اسے ضرور دیکھنے پہ مجبور ہوتا تھا۔

چلو ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔ موڈ ہوا تو تم سے رابطہ کر لوں گا۔ منہاس نے واپسی کے قدم بڑھائے۔

اس لڑکے سے دوستی مجھے بہت فائدہ دے سکتی ہے۔ فیضی نے اس کی پشت کو گھورتے ہوئے سوچا تھا۔

کون جانے کہ یہ ملاقات محض اتفاق نہیں تھی۔ فیضی کی رچائی ایک سازش تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فیضی کے کام تو پہلے ہی اوباشوں والے تھے۔ یتیم خانے سے فراغت پانے کے بعد تو اسے کھلی چھٹی مل گئی۔ اس نے دوچار اور اپنے جیسوں کے ساتھ مل کر چھوٹی موٹی وارداتیں کرنا شروع کر دیں تھیں۔ جس روز وہ منہاس اور غازی کو اپنے فلیٹ پہ لایا تھا اس کا یہی ارادہ تھا کہ ان کو آگے بچھ کر پیسے کمائے لیکن منہاس نے اسکی باتیں سن

Posted On Kitab Nagri

لی تھیں اور وہ غازی کو لے کر وہاں سے نکل گیا تھا یوں اس کی پلاننگ فیل ہو گئی تھی۔ کافی عرصہ گزر گیا۔ وہ منہاس کو تقریباً بھول چکا تھا۔ ایک ہفتہ قبل وہ اسے ایک مارکیٹ میں نظر آیا۔ وہ حیرانی سے آگے بڑھا۔ یتیم اور لاوارث منہاس اس وقت اس مہنگی مارکیٹ میں کیا کر رہا تھا یہ تجسس اس کو اسکے پیچھے لے گیا۔ وہ دانتوں میں انگلیاں دبائے حیرانی سے اسے قیمتی اور برانڈڈ کپڑوں جو توتوں اور گھڑیوں کی خریداری کرتے دیکھتا رہا۔۔۔

وہاں سے اس نے منہاس کا پیچھا کیا اور جا پہنچا راجالوگوں کے ٹھکانے تک۔ دو اور دو چار کر کے وہ سمجھ چکا تھا کہ منہاس کس راہ پر چل چکا ہے۔ وہ دو تین دن دیکھتا رہا کہ منہاس کا تعلق کن لوگوں کے ساتھ ہے۔ اگر فیضی بھی اس کے ساتھ مل جاتا تو یقیناً اس کے بھی وارے نیارے ہو جاتے۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ اب اسے منہاس کے سامنے آنا ہی ہو گا۔ پھر وہی ہوا جس کی اسے توقع تھی۔ منہاس نے تھوڑی مار کٹائی اور طعنوں کے بعد بلاخر اس کا کارڈ رکھ لیا تھا۔ اب چاہے وہ نہ بھی رابطہ کرتا فیضی اس کی جان چھوڑنے والا نہیں تھا۔

www.kitabnagri.com

.....

مال و متاع کوچہ و بازار بک گئے

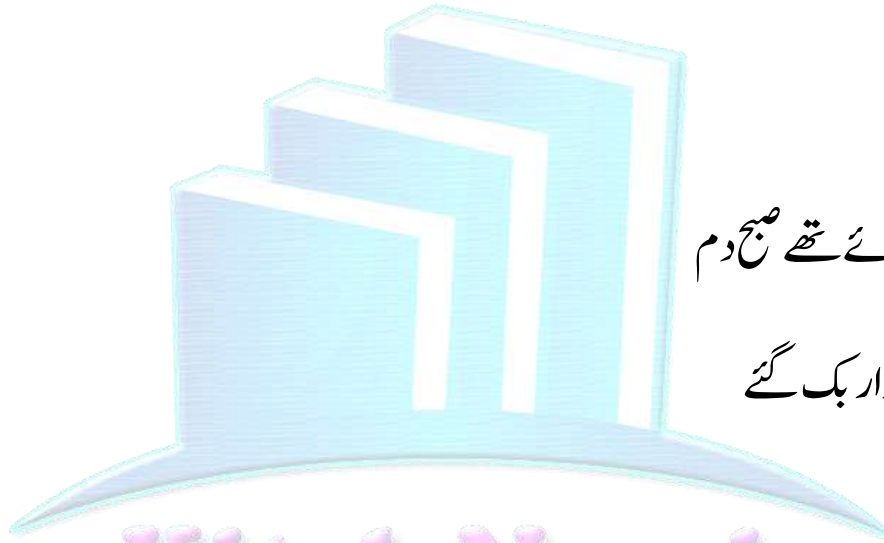
جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

عہد ہوس میں سب درو دیوار بک گئے

قصر شہر میں جبہ و دستار بک گئے

نیلام گھر میں قافلہ سالار بک گئے



جنس وفا کے چاؤ میں آئے تھے صبح دم

بولی لگی تو خود بھی خریدار بک گئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شب بھر رہی فضا میں وفاداریوں کی گونج

سورج چڑھا تو سارے وفادار بک گئے

وہ زور تھا گرانی جنس ہنر کا آج

Posted On Kitab Nagri

میں خود بھی بک گیا مرے افکار بک گئے

ہوش و حواس قلب و نظر سجدہ و قیام

اے عشق تیرے سارے ہی غم خوار بک گئے

سرفراز سید

جسٹس معین۔۔۔۔۔ کالے کوٹ پہ ایک کالا دھبہ۔۔۔ منصف کے نام پر ڈکیٹ۔۔۔۔۔ جو لوگوں کا انصاف لوٹ لیا کرتے تھے۔ وہ شہر اس لیے آئے کہ اپنے آپ کو وکیل کے طور پر منوا سکیں۔ کورٹ میں ہی ان کی ملاقات جج کی بیٹی صفورا سے ہوئی۔ جیسے ہی روابط بڑھے جج نے انہیں اپنی فرزندگی میں لے لیا اور یوں نہ اپنے سر کی بدولت کچھ ہی عرصے میں جج کی مسند پہ براجمان ہو گئے۔ اپنے شروع کے دور میں تو ایمانداری کا جوش چڑھا اور خوب انصاف بانٹا مگر پھر آہستہ آہستہ زیادہ کی لالچ نے انہیں ایمان گروی رکھنے پہ مجبور کر دیا۔ جسٹس شہاب کو جب پتا چلا تو انہیں روکنے کی بہت کوشش کی مگر تب تک طمع اس حد تک رگوں میں پنچے گاڑھ چکی تھی کہ خود کو آزاد کروانا انہیں ناممکنات میں سے لگا۔ پھر شہاب کے پاس سراج پاشا کا کیس آگیا۔ وہ ہر صورت اور ہر قیمت پہ

Posted On Kitab Nagri

انصاف کرنا چاہتے تھے اور اسی لیے جان کی بازی ہار گئے۔ پھر یہ کیس ان کے ذمے آگیا اور وہی ہوا جو سراج پاشا نے چاہا۔ جسٹس معین نے باعزت بری کر دیا۔ سراج پاشا ملک چھوڑ کر چلا گیا۔ یوں اک باب بند ہو گیا۔ پھر منہاس عالم ساکت پانی میں ہلچل مچانے آگیا۔ اس کو نہ جانے کہاں سے بھنک پڑی کہ انہوں نے چھپ کر شادی کی ہوئی ہے۔ ساری عمر صفورا سے دب کر گزاری تھی اسی لیے انہوں نے غیر عورتوں سے مراسم بڑھانے شروع کر دیے تھے۔ پھر کچھ عرصے بعد انہوں نے شادی بھی کر لی اور دوسری شادی کو خفیہ رکھا۔۔۔ اس بات کا علم صرف منہاس کے باپ کو تھا۔ جب اس نے سرزنش کی تو اس وقت انہیں اسلام یاد آگیا جو چار شادیوں کی اجازت دیتا تھا۔۔۔۔۔

اب بس یہی ڈر تھا کہ وہ ان کا پول نہ کھول دے۔ بہر حال جب سے وہ اپنی شرط بتا کر گیا تھا وہ مسلسل بے چین تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عدالت میں ان دنوں ایک کیس چل رہا تھا۔ ایک لڑکے کے باپ کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا تھا۔ جن پہ قتل کا الزام تھا وہ خاصا اثر رسوخ رکھتے تھے۔ جدی پشتی رئیس تھے۔ جبکہ دوسری طرف مدعی کمزور تھے۔ فیصلہ کل انہوں نے کرنا تھا۔ ابھی آدھی رات باقی تھی اور ان کا ذہن اس تانے بانے میں الجھا تھا کہ کل کا فیصلہ کیا ہونا چاہیے۔۔۔ کیس کا فیصلہ مجرموں کے حق میں کرنے سے بھی ان کا نقصان تھا اور خلاف کرنے میں بھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمام رات اسی ٹینشن میں گزری۔ صبح فجر کے قریب آنکھ لگی۔ عدالتیں دیر سے ہی کھلتی ہیں اس لیے آرام سکون سے اٹھ کر تیار ہو کر عدالت پہنچے۔ پہلا چہرہ جو انہیں نظر آیا وہ منہاس کا تھا۔ ان کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ اس کو غصے سے گزرتے ہوئے وہ اپنے چیمبر میں چلے گئے۔ کیس کی سماعت کا وقت ہوا تو وہ آکر جج کی کرسی پر بیٹھ گئے۔

وہ پہلی قطار میں بیٹھا ہوا تھا۔ اپنی بھوری آنکھیں ان پہ ٹکائے اندر تک گھسے جا رہا تھا۔ آنکھوں میں مچلتی شرط بھی صاف واضح تھی۔ کیس کی سماعت شروع ہوئی۔ وکیل استغاثہ نے بھرپور دلائل دیے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ ایم این اے قومی اسمبلی کے رکن کے سالے عارف بھٹی نے زمین کے تنازعے پر برکت نیاز کی جان لے لی۔ دوسری جانب وکیل صفائی نے اپنے موقف کو بچانے کے لیے چند بندے سے دلائل دیے کیوں کہ اسے یقین تھا کہ جج چکا ہے اور فیصلہ تو انہی کے حق میں ہوگا۔ بائیں جانب کی قطار میں مرحوم کا بیٹا جو منہاس سے دو تین برس چھوٹا تھا، کھڑا سانس تھا مے فیصلے کے انتظار میں سولی لٹکا ہوا تھا۔

آخر جسٹس معین نے کھنکار کر فیصلہ سنانا شروع کیا۔

Posted On Kitab Nagri

تماثوتوں اور گواہوں کے پیش نظر عدالت اس نتیجے پہ پہنچی ہے کہ مجرم عارف بھٹی نے ہی برکت نیاز کی جان لی۔ اسی جرم کی پاداش میں عدالت مجرم عارف بھٹی کو عمر قید اور پچاس لاکھ جرمانے کی سزا سناتی ہے۔

اس لڑکے اور اس کے ورثا کی آنکھوں میں بے یقینی جبکہ وہاں موجود مجرم اور اس کے خاندان کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔

جسٹس معین تھکے قدموں سے اٹھے اور اپنے چیمبر میں چلے گئے۔

منہاس نے پوری کاروائی ملاحظہ کی اور اطمینان سے سر ہلاتا ہوا اٹھا۔

چلو شکر ہے کسی کو تو انصاف ملا۔

www.kitabnagri.com

جسٹس معین نے اپنے چیمبر میں آتے ہی منہاس کو کال ملائی تھی۔

وہ کمرہ عدالت سے باہر نکلنے لگا تھا جب جسٹس معین کی کال آئی۔۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

لو تمہاری شرط پوری کر دی میں نے۔۔۔

انہوں نے چھوٹے ہی کہا۔۔

تو ٹھیک ہے مجھے کس لیے کال کی ہے کیا شکریہ ادا کرنے کے لیے؟ وہ گستاخانہ انداز میں کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آیا اور کال کاٹ دی۔۔

جسٹس معین کے کمرے کا منظر۔۔۔ جب منہاس نے ان کے سامنے اپنی شرط رکھی تھی۔

میں चाहتا ہوں کہ برکت نیاز کیس کا فیصلہ انصاف پہ ہو۔ انصاف سمجھتے ہیں نہ آپ؟

www.kitabnagri.com

شرط پوچھنے پہ گھمبیر لہجے میں اس نے جسٹس معین کے کانوں میں دھماکہ کیا۔ حسبِ معمول وہ اچھل پڑے۔ چہرے کے تاثرات بگڑے۔

یہ کیا کہہ رہے ہو اور اس کیس سے تمہارا کیا تعلق ہے؟ انہیں وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ یہ شرط رکھے گا۔

Posted On Kitab Nagri

میرا اس کیس سے کیا تعلق ہے اس بات سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے۔ اس نے کھر دے لہجے میں ان کی بات کاٹی۔

اور میں خوب سمجھ رہا ہوں کہ آپ کو کیا تکلیف ہو رہی ہے اس کیس کا فیصلہ کرنے میں۔ آپ نے چار کڑور لیے ہیں جو فیصلہ خلاف کرنے کی صورت میں آپ کو واپس کرنے پڑیں گی۔۔۔ اور وہ ہو چکے ہیں چوری۔۔۔ تو آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ ان کے حق میں فیصلہ کر دیں گے تاکہ خسارہ تھوڑا کم ہو جائے۔

وہ توقف سے رک کا پھر ان کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیا۔ جسٹس معین کا اس وقت ضبط کے مارے برا حال ہو رہا تھا۔

اور میں آپ کا خسارہ کم نہیں ہونے دوں گا۔ اس لیے میری یہ شرط یہی ہے کہ اس کیس کا فیصلہ آپ عارف بھٹی کے خلاف کریں گے۔

Posted On Kitab Nagri

تم شرط بدل لو پلیز۔۔ پہلے ہی واردات کر کے مجھے کھنگال کر چکے ہو۔۔ اب مزید نہیں سہا جائے گا۔ انہوں نے درخواست کی۔ بس رونے کی کسر رہ گئی تھی۔ انہوں نے اپنے بینک اکاؤنٹ میں سے ٹیکس سے بچنے کے لیے بہت سی رقم بھی نکالوا لی تھی۔

ابھی تو آپ کے اکاؤنٹ میں بہت کچھ ہے جسٹس جی۔۔۔ آپ کا بڑھا پامعاشی میں گزرے گا۔ ٹینشن کیوں لے رہے ہیں۔

اس نے جسٹس معین کے سامنے کوئی چوائس نہیں چھوڑی تھی کہ اپنی مرضی چلا سکتے۔ وہ اس خیال سے باہر آیا تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس کو خوشی ہوئی۔

Kitab Nagri

وہ لڑکا اور اس کے گھر والے گلے ملتے ہوئے ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔ ان کے خوشی سے متمتاتے چہرے دیکھنے کے قابل تھے۔

مجرم عارف بھٹی کو جب ہتھکڑیوں میں جکڑ کر لے جایا گیا تو وہ لڑکا دلیری سے اس کے سامنے آیا اور اس کے منہ پہ تھوک دیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے ساتھ ساتھ چلتے ایک کارندے نے اس لڑکے پہ جوابی ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو وہ دیوار بن کر سامنے آ گیا۔

تمہارا گرو جیل جا رہا ہے۔ پیچھے پیچھے جانے کا ارادہ نہیں رکھتے تو اپنے ہاتھ قابو میں رکھو۔ ورنہ ایک اور عدالت یہاں لگتے دیر نہیں لگے گی۔

پولیس کھینچتے ہوئے مجرم کو وہاں سے لے گی۔ وہ لڑکا منہاس کے سامنے آیا۔

تھینک یو۔۔ بھائی۔

اٹس اوکے۔۔ وہ اس کا کندھا تھپکتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ احاطہ عدالت سے باہر نکلا تو راجا دکھائی دیا۔

www.kitabnagri.com

راجا نے اس کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے قدم بڑھائے۔

یار منہاس تجھے کیا ملایہ سب کر کے۔ راجا کو سارے معاملے کا علم تھا، نہیں معلوم تھا تو یہ کہ اس نے یہ سب کسی انجان کے لیے کیوں کیا۔

Posted On Kitab Nagri

سکون ملا۔ اس نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ برف کی سی ٹھنڈک تھی اس کے تاثرات اور انداز میں۔

میں نے ایک اور منہاس عالم بننے سے اس لڑکے کو بچا لیا۔ وہ سیدھا چلتے ہوئے نظریں زمین پہ جمائے کہنے لگا۔

میں نے اس لڑکے کی آنکھوں میں وہی آگ دیکھی تھی جو میرے اندر جل رہی ہے۔ اگر اسے انصاف نہ ملتا تو بدلے کی آگ اسے خاکستر کر دیتی۔ وہ اپنی ماں سے کہہ رہا تھا کہ اگر عدالت نے اس کے حق میں فیصلہ نہ دیا تو وہ اپنے باپ کے قاتل کو اپنے ہاتھوں سے گولی مارے گا۔ وہ اپنی زندگی برباد کر دیتا۔ انتقام کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ میں نے یہ سب شروع ہونے سے پہلے ہی روک دیا۔ وہ اب انصاف ملنے پہ خوش ہے اس لیے آگے بڑھنے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہوگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

راجا کے دل میں ہوک سی اٹھی۔ وہ منہاس کے بارے میں بس یہی جانتا تھا کہ اس کے باپ کو بھی قتل کر دیا گیا تھا اور وہ بدلے کے لیے اس طرف آیا ہے۔

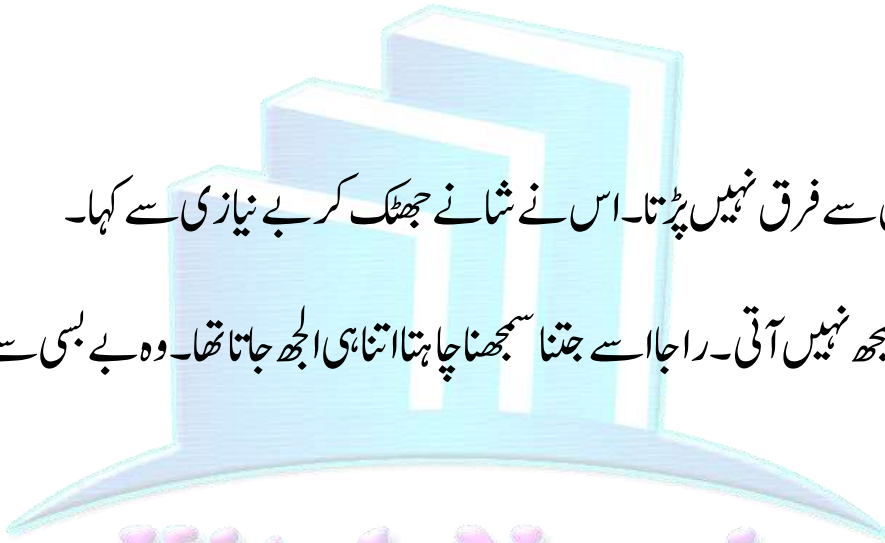
Posted On Kitab Nagri

دوپہر کی براہ راست کرنیں اس کے چہرے پہ رقم ازیت کو واضح کرنے لگیں تو اس نے ہاتھ کاچھبسا بنا کر دھوپ کو آنکھوں میں پڑنے سے روک دیا۔ وہ دونوں عدالت سے باہر آگئے۔ راجا کی ابھی بھی تسلی نہیں ہوئی تھی۔

مگر یار تم نے اس لڑکے کو بتایا بھی نہیں کہ اس کو ملنے والے انصاف کے پیچھے تم ہو۔ بتانا تو چاہیے نہ۔۔

بتا کر کیا مل جاتا۔۔ اس سے فرق نہیں پڑتا۔ اس نے شانے جھٹک کر بے نیازی سے کہا۔

منہاس مجھے تمہاری سمجھ نہیں آتی۔ راجا سے جتنا سمجھنا چاہتا تھا اتنا ہی الجھ جاتا تھا۔ وہ بے بسی سے مسکرا دیا۔



وہ کیا کہتا وہ تو خود ابھی تک اپنے آپ کو سمجھ نہیں پایا تھا۔ کبھی اسے لگتا کہ وہ ان کاموں کے لیے نہیں بنا۔ بدلہ، انتقام، انصاف۔۔ اس سب سے اسے دور چلے جانا چاہیے مگر پھر باپ اور ماں کے جنازے یاد آ جاتے اور اس کا دل چاہتا کہ دنیا کو اپنے پیروں تلے کچل کر رکھ دے۔۔

تم کچھ اور بھی سوچ رہے تھے اس لڑکے کے حوالے سے۔۔ راجا نے پوچھا تو اسے یاد آیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تم اپنی طرف سے ان کو کہہ دینا کہ وہ اس شہر سے کسی دور کسی اور جگہ شفٹ ہونا چاہیں تو ہم کروادیں گے۔ ویسے بھی اب ان کا اس شہر میں ہونا خطرے سے خالی نہیں۔

اس نے فکر مندی سے بتایا۔ راجاف کر کے رہ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اب منہاس اس لڑکے اور اس کے خاندان کی حفاظت کو یقینی بنا کر رہے گا۔

.....

جسٹس معین شام کو گھر آئے تو خلاف معمول سناٹے نے استقبال کیا۔ البتہ ڈرائنگ روم سے آوازیں آرہیں تھیں۔ وہ اس طرف بڑھ گئے۔ اندر کا منظر دیکھ کر اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا۔ کمرے میں ان کا سارا خاندان جمع تھا۔ بیٹے سیٹیاں۔۔۔ ان کے ماں باپ۔۔۔ ان کی ساس سسر۔۔۔ اور۔۔۔۔۔

دوسرے کونے میں کھڑی دوسری بیوی اور بچے۔۔۔ سب سے آخر میں ان کی نظر اس پہ پڑی۔۔۔ دائیں طرف دروازے کے قریب کھڑے۔۔ منہاس پہ۔

وہ سب کچھ بمع ثبوتوں کے ان کے خاندان کے سامنے کھول چکا تھا۔ انہوں نے کرب سے آنکھیں میچیں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لڑکا انہیں پورے خاندان کے سامنے ذلیل کرنے کا انتظام کر چکا تھا۔

تم نے دھوکہ دیا ہے میری بیٹی کو۔۔۔۔ سسران کو دیکھتے ہی طیش سے اٹھے۔ ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری۔۔

ڈیڈ آپ کے بازاری عورتوں کے ساتھ تعلقات ہیں۔۔ مجھے تو گھن آرہی ہے آپ کو ڈیڈ کہتے۔

بڑی بیٹی نے روتے ہوئے کہا۔ بیٹے نے نفرت سے منہ پھیر لیا۔

یہ سب جھوٹ ہے۔۔ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بدقت کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نکاح نامے کو جھوٹ کہہ رہے ہو۔ سسر صاحب نے میز پر پڑے کاغذ اٹھا کر ان کے منہ پہ مارے۔

وہ شرم اور اہانت سے سرخ پڑ گئے۔ بیوی الگ آنسو بہا رہی تھی۔ وہ ویسے ہی اپنے سسر سے بہت ڈرتے تھے

اور اب تو قصور بھی ان کا ہی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم میری بیٹی کے قابل تھے ہی نہیں۔۔ غلطی کی میں نے۔۔ تمہیں جج بنایا اور تم میری ہی بیٹی کو تکلیف دینے میں اس حد تک آگے بڑھ گئے کہ کہ دوسری شادی کر لی چھپ کر۔۔ لعنت ہو تم پر۔

سسر صاحب کی دھاڑ پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔ وہ ان کا گریبان پکڑے بے نقط سنار ہے تھے۔

شرم نہیں آئی تمہیں ہمیں اس عمر میں ذلیل کرواتے۔۔ جسٹس معین کے والد نے بھی اس کار خیر میں اپنا حصہ ڈالا۔



سب جی بھر کر کوسنے کے بعد ایک ایک کر کے وہاں سے چلے گئے۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے دھوکہ دیا ہے مجھے۔۔ سب کے جانے کے بعد جسٹس معین بلند آواز میں چلائے۔ وہ جوتب سے ایک کونے میں کھڑا اس تماشے سے لطف اندوز ہو رہا تھا چونک کر ان کی طرف پلٹا اور اپنی طرف اشارہ کر کے پوچھا کیا میں؟

اس وقت اس کی معصومیت کے صدقے جانا چاہیے تھا۔

تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم میرے گھر والوں کو کچھ نہیں بتاؤ گے اسی لیے میں نے تمہاری شرط بھی پوری کی لیکن تم جھوٹے نکلے۔

ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ منہاس کو شوٹ کر دیں جبکہ دوسری طرف عالم صاحب کے سکون میں رتی برابر فرق نہیں پڑا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اوہ۔۔ کیا میں نے ایسا وعدہ کیا تھا؟ اس نے مصنوعی حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے ہونٹ گول کیے اور پلکیں جھپکائیں۔۔

کیا ہوگا۔۔۔ سوری۔۔ مجھے یاد نہیں رہا۔ اپنے اصل میں واپس آتے ہوئے وہ سرد مہری سے بولا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

تم شہاب کے بیٹے نہیں ہو سکتے۔۔ وہ ایک سچا اور کھڑا انسان تھا۔

انہوں نے اس پہ ہاتھ اٹھایا جو اس نے تھام کر جھٹک دیا۔



تھوڑا مومن تھوڑا منافق ہوں

میں بھی ماحول کے مطابق ہوں

جسٹس صاحب شہاب سچا اور کھڑا تھا تبھی مارا گیا منہ اس عالم ایسا نہیں ہے۔ اور رہی وعدوں کی بات تو ایمان فروشوں کے منہ سے ایفائے عہد کی باتیں زیب نہیں دیتیں۔

www.kitabnagri.com

وہ جاتے جاتے پلٹا اور موبائل کی سکرین سامنے کی۔

اپنا استغفی لکھ لیجیے ورنہ یہ سسر اور داماد کی پرائیویٹ باتیں کہیں پبلک نہ ہو جائیں۔ اس ملک کو آپ جیسے کرپٹ جج کی ضرورت نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے میرے ساتھ ضرورت سے زیادہ برا کیا ہے۔ میں نے صرف شہاب کے قاتلوں کو رہا کیا تھا اور کچھ نہیں۔

وہ بلند آواز سے چلاتے ہوئے گھٹنوں کے بل جھکے۔۔۔ سب کچھ برباد ہو گیا تھا۔ ان کے پاس کچھ نہیں رہا تھا۔۔

اسی لیے آپکو زندہ چھوڑ دیا ہے ڈیر انکل۔۔ وہ مڑ کر ان کے پاس پنچوں کے بل جھکا۔

سوچیں آپ کے ساتھ ایسا کیا ہے تو ڈیڈ کے قاتلوں کے ساتھ میں کیسے پیش آؤں گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ پھنکارتے ہوئے جھٹکے سے اٹھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا اور جسٹس معین نے اپنی جان بچ جانے پہ شکر ادا کیا تھا۔۔۔ مگر استغفی۔۔۔ وہ تو منہاس نہ بھی کہتا تب بھی ان کے سر نے ان سے لے کر رہنا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

.....

ڈپٹی کمشنر کا معاملہ اس نے تھوڑے دنوں کے لیے ملتوی کر دیا تھا۔ وہ بھرپور پلاننگ کے ساتھ ہی کام کرنا چاہتا تھا۔ فیضی سے اس نے رابطہ نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود ہی اس کے پاس آ گیا تھا۔

یوں فیضی سے بھی میل ملاقات بڑھنے لگے۔ تبھی غازی بھی آ گیا کچھ دن اس کے پاس چھٹیاں منانے۔

اگرچہ اس نے غازی کی موجودگی میں کبھی فیضی سے ملاقات نہیں کی تھی مگر اسے نہ جانے کیسے پتا چل گیا اور اس نے زمان انکل کو شکایت لگا دی۔۔



www.kitabnagri.com

وہ بھی کسی کام سے لاہور آئے ہوئے تھے۔ فوراً چلے آئے۔

تمہارا اس فیضی کے ساتھ کیا تعلق ہے منہاس؟ یہ جاننے کے باوجود وہ اچھا لڑکا نہیں تم اس سے ریلیشن شپ میں

ہو۔

Posted On Kitab Nagri

زمان انکل نے سختی سے کہتے ہوئے اسے گھورا۔ منہاس نے کان کجھاتے ہوئے انہیں دیکھا۔

انکل وہ میری گرل فرینڈ تو نہیں ہے جس کے ساتھ ریلیشن شپ میں ہونے سے آپ کو اعتراض ہو۔

ویری فنی۔۔ انہوں نے اس کی شوئے انداز کا برا منایا پھر لہجے میں تھوڑی نرمی لائی کیونکہ وہ جان گئے تھے وہ ایسے قابو میں نہیں آنے والا۔۔

جینٹلمین سامان باندھو تم ابھی میرے ساتھ چل رہے ہو۔ انہوں نے اس کے کندھے کو تھپکتے ہوئے کہا۔۔ اس کے سارے پلان فیل ہو کر آنکھوں کے سامنے ناچنے لگے۔۔ انکل اگر اس کو ساتھ لے جاتے تو بدلے کے سارے راستے بند ہو جاتے۔۔ اور ابھی تو ڈپٹی کمشنر کا حساب بھی کرنا تھا۔

انکل آپ کو اگر یہ اعتراض ہے کہ میں فیضی سے دوستی ختم کر دوں تو میں ایسا ہی کروں گا مگر سوری میں ابھی ساتھ نہیں جاسکوں گا۔ ہاں کچھ عرصے بعد۔۔ ضرور آ جاؤں گا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے غازی کو گھورتے ہوئے کہا جو خوش ہو رہا تھا کہ منہاس اب تو لازمی آئے گا ان کے ساتھ۔

ٹھیک ہے۔۔ مگر دوبارہ ایسے لڑکوں کے ساتھ مجھے نظر مت آنا۔

وہ تنبیہ کر کے غازی کے ساتھ واپس چلے گئے۔

اب اسے اگلا قدم اٹھانا تھا۔ وہ شکار کے لیے تیار تھا۔



ڈپٹی کمشنر کی سوچ میں بھی نہیں تھا کہ وہ کس مصیبت میں پھنسنے والا ہے۔۔

*****.....*****

Posted On Kitab Nagri



جسٹس معین کا پتہ صاف ہو چکا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اب وہ کچھ سکون محسوس کرے گا۔ لیکن الٹا خشار اور بے چینی میں اضافہ ہی ہوا تھا۔ جسٹس معین کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجتے تھے کہ وہ اپنے باپ شہاب عالم جیسا سچا انسان نہیں۔

ہاں نہیں ہوں میں سچا۔ کیا کروں۔۔۔۔۔ مر جاؤں؟

اس نے غصے سے اپنے بالوں کو جکڑتے ہوئے بر بڑا ہٹ کی۔۔

راجا اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہوا۔ فوراً اس کے لیے پانی لایا۔

منہاس یار تو ٹھیک ہے؟ کیا ہو رہا ہے تجھے؟

Posted On Kitab Nagri

راجا نے پریشانی سے پوچھا۔ منہاس نے بالوں سے ہاتھ نکالے خود کو پرسکون کیا۔ سوچوں کو ذہن سے جھٹکا اور مصنوعی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجالی۔

ہاں ٹھیک ہوں میں۔ بس ذرا سرد رہ کر رہا تھا۔ اس نے پانی کا گلاس پکڑتے ہوئے کہا۔ راجا نے مشکوک نظروں سے دیکھا مگر کچھ کہا نہیں۔ وہ جانتا تھا وہ کبھی اپنا کرب اپنی تکلیف ظاہر نہیں کرے گا۔



ضلع کا حاکم اعلیٰ۔ مخفف ڈی سی۔ پاکستان میں اس عہدے کی متعدد حیثیتیں ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کمشنر کا ماتحت اور اس کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔ اس کے ماتحت اسسٹنٹ کمشنر، [افسر مال]، تحصیلدار، مجسٹریٹ وغیرہ ہوتے ہیں۔ افسران ضلع کی ترقی و تنزلی کے بارے میں رپورٹ کرنے کا حق بھی اسے اختیار ہوتا ہے۔ عام طور پر اے ایس پی اس عہدے پر لگائے جاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

مشرف حکومت کے بلدیاتی نظام کے بعد اس کا نام ڈی سی اور کھ دیا گیا ہے۔ اور اس کے اختیارات میں بھی نمایاں کم کی گئی ہے۔

اختیارات۔۔۔

ڈپٹی کمشنر ایک پاور فل آفسر ہے ضلع کا بڑا ہوتا ہے اس کے ماتحت ضلع کے تمام محکمے ہوتے ہیں مثلاً محکمہ صحت، محکمہ پولیس، محکمہ زراعت، محکمہ اراضی، محکمہ ایجوکیشن، محکمہ صفائی (میونسپل کمیٹی)، محکمہ موسمیات، محکمہ عدالت، محکمہ رابطہ، محکمہ صنعت، اور ڈپٹی کمشنر خود کمشنر ڈویژن کے ماتحت ہوتا ہے۔ (یہ تعارف ویکیپیڈیا سے لیا گیا ہے)

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ڈپٹی کمشنر باسط باجوہ کو حال ہی میں تعینات کیا گیا تھا۔ آنلہ کے کیس کو پولیس نے دو چار دونوں بعد ہی خارج کر دیا تھا۔ پھر اس نے ڈپٹی کمشنر باسط باجوہ کو درخواست لکھی تھی۔۔ مگر اس نے بھی وہی کیا جو پہلے پولیس کر چکی تھی۔۔ اس نے بھی آنلہ شہاب کے قتل کو حادثہ قرار دے کر کیس خارج کر دیا تھا تب سے منہاس کے دل میں آگ لگی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

راجا لوگ نہیں جانتے تھے کہ ڈپٹی کمشنر کیا ہوتا ہے انہیں بس یہی اطمینان تھا کہ جب اس نے ایک جج کو نہیں بخشا تھا تو پھر وہ کسی کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا۔ لیکن وہ ڈپٹی کمشنر کے اختیارات اور اس کی پہنچ سے بخوبی واقف تھا اس لیے اس نے نہایت سوچ سمجھ کر ایک منصوبہ تیار کیا تھا۔

وہ ابھی تک ڈپٹی کمشنر کے سامنے نہیں گیا تھا اس لیے وہ منہاس سے واقف نہیں تھا۔ اس کے متعلق معلومات حاصل کر کے اسے پتا چلا کہ اس کو اپنے بچوں کے لیے ہوم ٹیوٹر کی ضرورت تھی۔۔۔ یہ اس کے لیے بہت اچھا موقع تھا۔ وہ اس کے گھر میں گھس سکتا تھا۔ یہاں بھی زمان انکل کام آئے۔ انہوں نے سفارش کر کے اسے وہ نوکری دلوا دی۔ ایک مہینہ ہو گیا تھا اسے اس کے گھر جا کر بچوں کو پڑھاتے۔ بچے اس سے بہت مانوس ہو گئے تھے۔ اب وقت آ گیا تھا کہ وہ اصل منصوبے پہ کام شروع کرتا۔

اس لیے وہ ڈپٹی کمشنر کے آفس میں تھا۔ باسط باجوہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

منہاس تم یہاں؟ خیریت تو ہے؟ کوئی مسئلہ تھا؟

Posted On Kitab Nagri

اس نے استفہامیہ انداز میں پوچھا۔ منہاس نے اس کے دفتر پہ اک طائرانہ نظر ڈالی۔ خدا جانے ایسے لوگوں کو اختیار کیوں دے دیتا ہے جو اس کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔

سر میں ایک اہم بات کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ اس نے گلہ کھنکھار کر بات کا آغاز کیا۔
اصل میں مجھے کچھ بتانا تھا۔۔ یہ بات میں تھانے جا کر پولیس سے بھی کہہ سکتا تھا مگر۔۔۔

اس نے ہاتھ مڑورتے ہوئے بات روکی۔ چہرے پہ تذبذب کے آثار نظر آرہے تھے جیسے وہ فیصلہ نہ کر پارہا ہو کہ بات بتانی بھی چاہیے یا نہیں؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مگر کیا؟ جو بھی بات ہے تم کہہ سکتے ہو؟ باسط باجوہ نے نرمی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

سر ہمارے محلے میں کچھ غلط قسم کے لوگ آکر رہنے لگے ہیں۔ وہ شراب اور کوکین کی خرید و فروخت میں ملوث ہیں۔ روزانہ چوری چھپے بہت سے لوگ آکر ان سے ملتے ہیں اور خرید کر لے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اسلحہ بھی بیچتے ہیں۔

ہمم۔۔۔ تو یہ بات ہے۔ اس نے ہنکارا بھرا۔ چلو کرتے ہیں کچھ۔

سراگر آپ کو میری بات پہ یقین نہیں ہے تو آپ ان کے خریدار کی حثیت سے وہاں جا کر خود دیکھ سکتے ہیں۔

ہاں پہلے مجھے خود چیک کرنا پڑے گا پھر ہی میں کچھ آرڈرز دے سکوں گا۔ ڈی سی نے سوچتے ہوئے کہا اور منہاس رخصت لے کر آگیا۔

www.kitabnagri.com

باہر نکلتے ہی اس نے راجا کو کال ملائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بولو یار۔۔۔ کام ہوا؟

ہاں ہو گیا ہے۔ وہ آج کل میں چیک کرنے آئے گا۔ تم لوگ تیار رہنا۔

یہ تو ٹھیک ہو گیا۔ تم دوسرے پلان کا بتاؤ؟ کام شروع کیا اس پہ؟ راجا نے بے چینی سے پوچھا۔ اسے یہ سارا معاملہ بہت دلچسپ اور پراسرار لگ رہا تھا۔

نہیں ابھی نہیں۔ سخت پہرہ ہے گارڈز کا۔ اور وہ چیکنگ کیے بغیر کسی کو گھر کے اندر داخل نہیں ہونے دیتے۔ مجھے کوئی متبادل راستہ تلاش کرنا پڑے گا۔

اس نے سوچتے ہوئے کہا۔ ذہن میں ایک مبہم سا منصوبہ بننے لگا تھا۔ اس کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے وہ اس کے تمام پہلوؤں پہ غور کر لینا چاہتا تھا اس لیے راجا سے خدا حافظ کہہ کر اس نے بات ختم کی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

یہ دودن بعد کی بات تھی۔ ڈی سی باسط باجوہ نے رضامندی ظاہر کر دی تھی کہ منہاس کے ساتھ جائے گا اور خود ان لوگوں کو چیک کرے گا۔ رات نو بجے وقت مقرر ہوا اور منزل تک پہنچتے پہنچتے دس بج گئے۔

پلان کے مطابق جب ڈی سی راجا اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات کر رہا تھا اور ایک خریدار کی حثیت سے بھاؤتاؤ کر رہا تھا اس کے اس ایک ایک پل کی ویڈیو بنائی جا رہی تھی۔

کو کین کو پکڑتے اور سونگھتے ہوئے، پستول کو الٹتے اور پلٹتے ہوئے اس کے ایک ایک لمحے کو ریکارڈ کیا گیا۔
ڈی سی اسی وقت چھاپہ مار کر ان سب کو گرفتار کرنا چاہتا تھا۔ مگر راجا سے یہ سن کر کہ دودن بعد اسلحے اور کو کین کی بڑی کھیپ آئے گی اس نے اپنا ارادہ دودن بعد کے لیے ملتوی کر دیا۔
خالی مجرموں کو پکڑنے سے کیا فائدہ ہوتا اگر وہ ان کو ساز و سامان کے ساتھ گرفتار کرتا تو اس کی واہ واہ بھی ہوتی۔

www.kitabnagri.com

اگلاروز کافی ہنگامہ خیز تھا۔ منہاس نے دس بجتے ہی زمان انکل کو کال ملائی۔

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم انکل۔۔۔ سوری ٹوڈ سٹرب یو۔۔۔ مگر مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔ کچھ بہت غلط ہونے جا رہا ہے۔

اس نے پراسراریت سے کہتے ہوئے انہیں تجسس میں مبتلا کیا۔ دوسری جانب وہ اس وقت اسکے اچانک فون کرنے اور اس طرح کی بات کہنے کی وجہ سے شدید الجھن میں مبتلا ہوئے۔

انکل ہمارے ڈی سی یعنی ڈپٹی کمشنر باسط باجوہ کے بارے میں خبر ہے۔۔۔ وہ انہیں آہستہ آہستہ ساری بات بتاتا گیا۔



کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟ انہوں نے ایک بار پھر یقین دہانی چاہی۔

بالکل سچ کہہ رہا ہوں اگر میری بات پہ یقین نہیں تو ثبوت دیکھ لیں۔ اس نے وہ ویڈیو انہیں بھیجتے ہوئے کہا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منہاس اس ویڈیو سے تم کچھ ثابت نہیں کر سکتے۔۔ وہ خود بھی پولیس میں رہ چکے تھے اس لیے جانتے تھے کہ یہ ناکافی ہے۔

آپ اس کے گھر پہ چھاپہ پڑوائیں۔ میں خود گواہ ہوں کہ۔۔۔۔

اچھا میں کرتا ہوں کچھ۔۔۔ انہوں نے سوچتے ہوئے کہہ کر کال بند کر دی۔

منہاس نے انہیں الجھن اور پریشانی میں مبتلا کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر سارے معاملے پہ غور و فکر کرنے کے بعد انہوں نے ڈی آئی جی کو کال ملائی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس روز منہاس معمول سے تھوڑا پہلے ڈی سی صاحب کے گھر پہنچا۔ گیٹ پہ سیکورٹی گارڈ نے تلاشی لے کر اسے اندر جانے دیا۔

Posted On Kitab Nagri

خیریت ہے منہاس؟ بچے تو ابھی سکول سے نہیں آئے۔۔ ملازم کے ذریعے اطلاع ملنے پر بیگم باسط نے آکر حیرانی سے پوچھا۔

جی میم سب خیریت ہے۔ اصل میں مجھے کہیں جانا تھا اس لیے میں پہلے ہی آگیا کہ بچوں کے سکول سے آتے ہی ان کو ٹیسٹ وغیرہ دے کر چلا جاؤں گا۔

اس نے کھڑے ہوتے ہوئے ادب سے بتایا۔ وہ ٹھیک ہے کہہ کر سر ہلاتی ہوئیں چلی گئیں۔

کچھ دیر بعد بچے بھی سکول سے آگئے۔ منہاس تب ڈرائنگ روم کے دروازے پہ کھڑا تھا۔

السلام۔ علیکم سر۔ بچے اسے دیکھ کر رکے۔ وہ خوشدلی سے مسکرایا۔

www.kitabnagri.com

وعلیکم السلام۔ بچو آپ اپنا بیگ یہیں مجھے دے دیں۔ جب تک آپ فریش ہو کر کھانا کھاؤ گے میں تب تک آپکا ٹیسٹ ریڈی کر دوں۔۔ کیونکہ آج مجھے جلدی نکلنا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے بچوں کو چمکارتے ہوئے کہا۔ ڈی کے دو بچے تھے۔ لڑکا تیسری کلاس میں پڑھتا تھا اور لڑکی پانچویں کلاس کی طالب علم تھی۔ دونوں نے سمجھداری سے سر ہلایا اور بیگ منہاس کے حوالے کر کے چلے گئے۔

ان کے جاتے ہی منہاس پھرتی سے اندر کو گیا اور ایک کونے میں جا کر بیگ کھولے۔ دونوں بچوں کے بیگوں سے مطلوبہ چیزیں مل گئیں تھیں۔ اب اگلا مرحلہ اسے ڈی سی کے کمرے میں رکھنے کا تھا۔

دس منٹ بعد وہ اندازے سے اوپر سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔ بچے یونیفارم بدل کر اب اپنی ماں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ کچن سے آوازیں آرہی تھیں۔ یہ موقع اچھا تھا۔ وہ دبے قدموں اوپر بڑھا۔

Kitab Nagri

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے کمرے کا دروازہ کھولا۔ جلدی سے الماری کھول کر وہاں سب کچھ چھپا دیا اور باہر نکل آیا۔

اس کا کام ہو چکا تھا۔ اب ٹھہرنے کا جواز نہیں تھا۔ بچوں کو گڈ بائے کہتا اور حیران پریشان چھوڑتا وہ باہر نکل آیا۔

Posted On Kitab Nagri

اب آئے گامزہ۔۔ اس نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے ناک سکیر کر ڈی سی کے گھر کو ایک نظر دیکھا۔۔ اس نے بہت بڑے بندے سے پنگالے لیا تھا۔

وہ کامیاب ہوتا یا نہ ہوتا مگر اک بات طے تھی منہاس عالم کا نام وہ بھولنے والے نہیں تھے۔۔

وہ وہیں گھر سے تھوڑی دیر ایک درخت کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔۔ دو گھنٹے بعد پولیس کی گاڑیاں سائرن بجاتی ہوئیں اس کے سامنے سے گزریں۔



ڈی آئی جی اپنے اسٹاف کے ہمراہ گاڑی سے اترے تھے۔ پیچھے ایک گاڑی سے حواس باختہ ڈی سی باسٹ باجوه بھی نکلا۔۔ سب گھر کے اندر داخل ہو گئے۔۔
www.kitabnagri.com

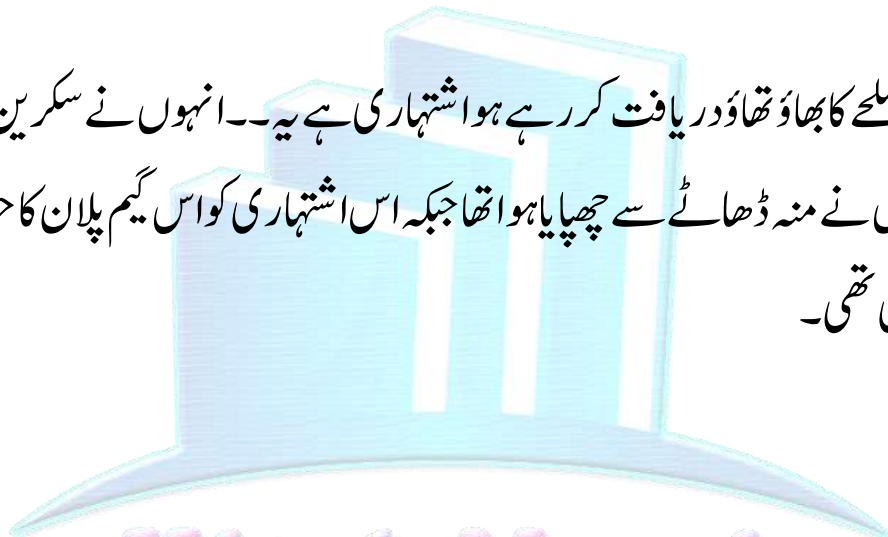
ڈی آئی جی اور ڈی سی میں گرما گرم بحث ہو رہی تھی۔ ڈی سی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس رات کی اس کی ویڈیو بنادی جائے گی۔۔ اور تو اور اسے کہا جا رہا تھا کہ اسکے گھر کی تلاشی لی جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

سر آپ کیسے کر سکتے ہیں؟ میں کیا اپنے گھر میں اس طرح کا مواد رکھوں گا؟ اسے سن کر شدید غصہ آیا تھا۔

دیکھو اس آدمی کو۔۔ ڈی آئی جی نے موبائل کی سکرین ڈی سی کے سامنے کی۔

یہ جس آدمی سے تم اسلحے کا بھاؤ تھا و دریافت کر رہے ہو اشتہاری ہے یہ۔۔ انہوں نے سکرین پہ نظر آتے شخص کو دیکھ کر کہا۔ راجا لوگوں نے منہ ڈھائے سے چھپایا ہوا تھا جبکہ اس اشتہاری کو اس گیم پلان کا حصہ بنانے کے لیے کافی رقم خرچ کرنا پڑی تھی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ بہت طرح چونک گیا۔ دماغ گھوم کر رہ گیا۔

یہ تو۔۔ ایسا کچھ نہیں جیسا نظر آرہا ہے۔ میرا یقین کریں۔ میں ساری بات بتاتا ہوں۔۔۔

اس نے جلدی جلدی ساری بات بتائی۔

Posted On Kitab Nagri

تم اس لڑکے کو ابھی بلاؤ۔ اگر اس نے گواہی دی تو پھر دیکھیں گے۔ انہوں نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

لیکن ہمیں تمہارے گھر کی تلاشی تو لینی پڑے گی۔

اس نے بمشکل سر ہلایا۔ اس کے سامنے ڈرائنگ روم کی تلاشی لی گئی۔ پھر نیچے والے پورشن کی اچھے سے تلاشی لی گئی۔ کچھ بھی نہیں تھا۔ اب سب کارخ اوپر والے پورشن کی جانب تھا۔ وہاں اس کا کمر اور لائبریری والا کمرہ ہی زیر استعمال تھا۔ باقی کمرے بند تھے۔



ڈپٹی کمشنر کی آنکھیں اس وقت پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جب اس کی نظروں کے سامنے لائبریری سے کوکین اور بیڈ روم کی الماری سے پستول نکلے۔

اس کا دل چاہا کہ زمین پھٹے اور سما جائے۔ اتنی شرمندگی اور ذلت کا سامنا پہلے کبھی نہیں کرنا پڑا تھا۔ اب اس ساری صورت حال سے بچ نکلنے کی ایک ہی صورت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس کا اس کے حق میں گواہی دینا۔

اس نے بے چینی سے منہاس کا نمبر ملا یا۔ دوسری جانب وہ اپنے موبائل کی سکرین پہ اس کا نمبر دیکھ کر پورے دل سے مسکرایا۔

اس نے کال نہیں اٹھائی۔ دو، تین، چار۔۔۔۔ پانچویں بیل پہ اس نے احسان کرتے ہوئے کال اٹھائی۔

منہاس۔۔۔ ابھی میرے گھر آؤ۔ مجھے بہت ضروری کام ہے۔ ڈی سی کی گھبرائی ہوئی آواز سن کر اس نے لطف لیا۔۔

کیوں خیریت؟ اس نے سپاٹ انداز میں پوچھا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منہاس اس دن۔ جس شخص کے پاس ہم لوگ گئے تھے اس نے ہماری ویڈیو بنالی تھی اور۔۔۔۔

ہماری نہیں صرف آپ کی ویڈیو بنائی گئی ہے ڈی سی صاحب۔ منہاس نے اس کی بات کاٹتے ہوئے سکون سے کہا۔ باسط باجوہ اپنی جگہ پہ اچھل کر رہ گیا۔



کیا مطلب؟ کیا اس سب کے پیچھے تم ہو؟

بڑی دیر کی مہرباں سوچتے سوچتے۔۔۔ اس نے مصرعے کی تان بگاڑتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں۔۔ اس سب کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف میں ہی میں ہوں۔۔ ویڈیو سے لے کر کوکین اور پستل پلانٹ کرنے تک میرا ہی ہاتھ ہے۔ اس نے بے خوف لہجے میں کہا۔ اس وقت اسے کوئی فکر نہیں تھی کہ اس سب کا نتیجہ کیا نکلے گا۔

Posted On Kitab Nagri

وجہ پوچھ سکتا ہوں میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟ ڈی سی نے اپنے آپ پہ افسوس کرتے ہوئے پوچھا۔ اسے خود پہ غصہ آ رہا تھا کہ کیسے اس سے آدمی عمر کے بچے نے اسے استعمال کیا تھا۔

آنکھ شہاب کا کیس تو یاد ہو گا۔ یہی دو ماہ پرانی بات ہے۔ اس نے چھتے ہوئے لہجے میں اسے یاد کروایا۔ ڈی سی باسط باجوہ کے چھکے چھڑے۔



ہاں یاد ہے۔

بس اسی عورت کا میں بیٹا ہوں جس کے قتل کو آپ نے حادثہ قرار دیا تھا۔
تم ایک انتہائی بد تمیز اور گھٹیا انسان ہو منہاس عالم۔ ڈی سی باسط باجوہ نے طیش کے عالم میں چلا کر کہا۔

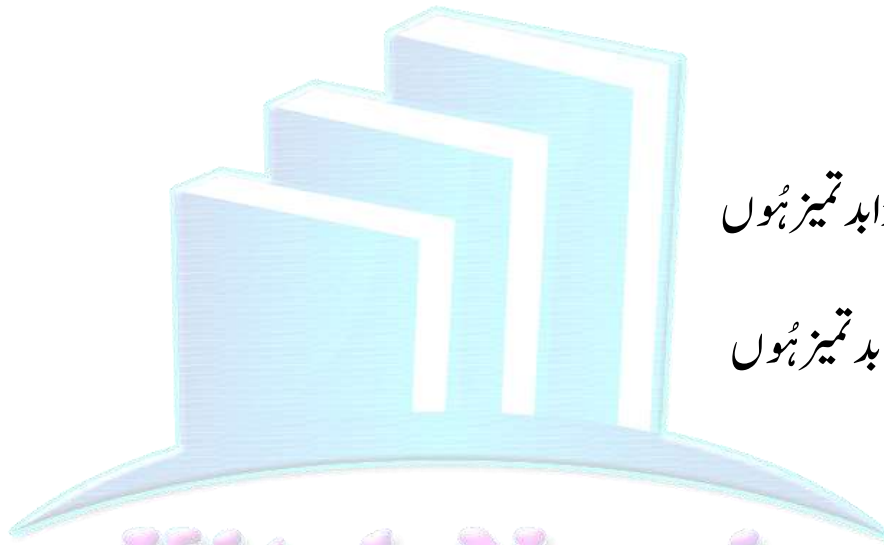
وہ تو میں ہوں۔ اب کیا کروں بڑا بد تمیز ہوں۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اس نے کہہ کر فون بند کر دیا اور سم توڑ کر پھینک دی۔

اس کی بلا سے اب جو مرضی ہوتا رہے۔ اس نے انتقام کے راستے پر ایک اور قدم آگے بڑھالیا تھا۔ گنگناتے ہوئے وہ واپسی کے قدم بڑھانے لگا۔



ہر راز کھولتا ہوں،،، بڑا بد تمیز ہوں

میں سچ جو بولتا ہوں بڑا بد تمیز ہوں

اچھے بھلے شریفوں کے ظاہر کو چھوڑ کر

اندر کو پھولتا ہوں،،،،، بڑا بد تمیز ہوں

اخلاقیات کا میں جنازہ نکال کر

لہجے ٹٹولتا ہوں بڑا بد تمیز ہوں

Posted On Kitab Nagri

کس کی مجال ہے کہ کہے مجھ کو بد تمیز

میں خود ہی بولتا ہوں بڑا بد تمیز ہوں

کر کے غم حیات کی تنخی کا میں نشہ

دن رات ڈولتا ہوں بڑا بد تمیز ہوں

ہر ایک شعر میں حق سچ کی شکل میں

میں زہر گھولتا ہوں،، بڑا بد تمیز ہوں



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595



www.kitabnagri.com

وہاں سے سیدھا وہ اپنے ٹھکانے پر پہنچا تھا۔ سب نے گرمجوشی سے اس کا خیر مقدم کیا تھا۔

اس کے چہرے کے تاثرات صاف بتا رہے تھے کہ وہ اپنا کام کر چکا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اک بات بتاؤ تم نے اس کے گھر کو کین اور پستول کیسے پہنچائے؟
خان کو پوری بات کا علم نہیں تھا یا اسے شاید پلان کی سمجھ نہیں آئی تھی۔

بچوں کے سکول بیگ میں چھٹی کے وقت ڈرائیور نے رکھے تھے۔

جواب راجا نے دیا تھا۔ وہی تو گیا تھا اس ڈرائیور کو خریدنے۔۔

ویسے یار سچ کہوں تو مجھے نہیں یقین کہ ڈی سی کو سسپینڈ کریں گے یا اسے کوئی سزا دی جائے گی۔

راجا نے کچھ توقف کے بعد خیال ظاہر کیا۔ منہاس کے چہرے پہ زخمی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یقین تو مجھے بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ اس نے تائید کی۔

تو پھر اس سارے ڈرامے کا مقصد۔ شاہد نے الجھن سے استفسار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو۔۔ یہ سارے پیٹی بند بھائی ہیں۔ اس لیے میں جانتا ہوں کہ بہت کم امید ہے کچھ ہو۔ اگر نہ بھی ہو تو بھی وہ منہاس عالم کو یاد رکھے گا۔ میں نے قانون کے پنوں میں نام بنانے کو پہلا قدم اٹھایا ہے۔

مطلب؟ سب نے ایک ساتھ استفسار کیا۔

مطلب یہ کہ میں چاہتا ہوں کہ قانون یاد کرے کہ کسی منہاس عالم سے پالا پڑا تھا۔ یہ لوگ مجھے پکڑنا چاہیں مگر کبھی پکڑ نہ پائیں۔ میں اپنے ہر فعل کا ان کے سامنے اقرار کروں مگر یہ کبھی ثبوت تک نہ پہنچ پائیں۔ میں ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ان کے سامنے موجود رہوں مگر یہ کبھی مجھے ڈھونڈ نہ پائیں۔ اور میں اس سب کا آغاز کر چکا ہوں۔ میں نے جسٹس معین اور ڈپٹی کمشنر باسط باجوہ کے سامنے اعتراف کیا کہ ان کو پھنسانے کے پیچھے میں ہوں۔ میں نے کیا جو بھی کیا۔ مگر اس کے باوجود وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں ایک چھلا وہ ہوں ان کے ہاتھ کبھی نہیں آؤں گا۔

اس نے تفصیل سے ان کو ساری بات سمجھائی۔

Posted On Kitab Nagri

سمجھ گئے۔ تم وہ فلموں والے ڈان بننا چاہتے ہو جو گیارہ ملکوں کی پولیس کو اپنے پیچھے لگائے رکھتا ہے۔ دیکھو یار جب تم مشہور ڈان بن گئے تو ہمیں بھولنا مت۔

گامونے بڑی آس سے کہا تھا۔ وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ اسے یہ سارے سادہ دل لوگ بہت پسند آئے تھے۔ اب وقت آگیا تھا کہ وہ ان کے کچھ اچھا کرے۔ اس نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے سب کو مخاطب کیا۔

اچھا اب میں تم لوگوں سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔



میں جانتا ہوں تم سب لوگ معاشی مجبوریوں سے تنگ آکر اس دھندے میں ملوث ہوئے ہو لیکن کیا کبھی اس سب کو چھوڑنے کا خیال نہیں آیا؟

اب ان باتوں کا کیا فائدہ؟ راجا نے دلگرفتگی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا تم لوگ واپسی چاہتے ہو؟ اس نے سیدھا مدعے کی بات پہ آتے ہوئے کہا۔ سب کے چہروں پہ حیرانی چھلکی۔

اگر میں تم لوگوں کو اتنی رقم دے دوں کہ کوئی کاروبار وغیرہ کر سکو تو کیا تم لوگ چاہو گے کہ اس سب کو چھوڑ کر نارمل زندگی کی طرف پلٹا جائے؟

اور تمہارا کیا؟ راجا نے ہوش میں آتے ہوئے پوچھا۔ جبکہ باقی سب ابھی بھی سمجھ نہیں پارہے تھے کہ اس نے کہا کیا ہے۔



ہم سب کے لیے چاہتے ہو کہ اس گناہوں کی زندگی سے ہم نکل جائیں اور خود کے لیے کیا سوچا ہے تم نے؟

میں اپنا بتا چکا ہوں۔ میں مجبوری سے نہیں اپنی مرضی سے اس گناہوں کی دلدل میں گھسا ہوں۔ اس لیے مجھے بہت آگے جانا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے نگاہیں زمین کی طرف جھکاتے ہوئے بتایا۔ وہ اب کیا کہتا کہ وہ چاہتے ہوئے بھی اس سب سے تب تک باہر نہیں نکل سکتا جب تک سارے حساب بے باک نہ کر لیتا۔

.....

ان پانچوں کو مشترکہ کاروبار شروع کرنے کے لیے ایک خطیر رقم دے کر وہ کچھ عرصے کے لیے گوجرانوالہ آگیا تھا۔ ڈپٹی کمشنر کی طرف سے انتقامی کارروائی کی توقع تھی اس لیے وہ انڈر گراؤنڈ ہونے کے لیے یہاں آگیا تھا۔

زمان انکل کو خوشی ہوئی تھی کہ وہ یہاں آگیا۔ کچھ عرصہ ان کے گھر اس نے شریفوں کی طرح گزارا۔ پیپرز دیے۔ کتابیں پڑھیں۔ راجا کو کاروبار کے لیے مفید مشورے دیے۔ فیضی سے رابطہ بند رکھا۔ انہی دنوں اس کی جان پہچان کشف سے ہوئی۔ وہ زمان انکل کی بھتیجی تھی۔ اس کی امی راحیلہ کی بابت یہ معلوم ہوا کہ ایک زمانے میں وہ آنکھ کی کلدس فیلورہ چکی ہیں۔ یوں ان کے خاندان کے ساتھ بھی اس کے تعلقات بن گئے جبکہ غازی کی تو پہلے ہی کشف کے بھائی رضی کے ساتھ دوستی ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تین مہینے ان کے گھر گزار کر اس نے دوبارہ لاہور کے لیے رخت سفر باندھا۔ وہاں پہنچتے ہی اس نے فیضی سے دوبارہ رابطہ کیا۔

فیضی ان دنوں ایک گینگ میں شمولیت اختیار کر چکا تھا۔ اس کے لیے یہ خوش آئندہ بات تھی۔ فیضی کے پاس کا بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا تھا۔ وہ اس دھندے کے سارے لوگوں سے بخوبی واقف تھا۔ اسے سراج پاشا کا سراغ صرف اک ہی شخص سے ملتا تھا اور اس کا نام تھا جہانگیر رندھاوا۔ وہ بظاہر سیاست کا ایک جانا پہچانا نام تھا مگر درپردہ اس کے بدنام زمانہ لوگوں سے بڑے اچھے لین دین والے تعلقات تھے۔ اپنے کسی حریف کو سبق سکھانا ہونا یا راستے سے ہٹانا ہوتا تو وہ اکثر سراج پاشا کی خدمات حاصل کرتا تھا۔ صرف وہی تھا جو سراج پاشا کو اس کے بل سے باہر نکال سکتا تھا۔ اس نے اب جہانگیر رندھاوا کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنی شروع کر دیں۔

اس کے آنے جانے کے اوقات، اس کے گارڈز کی تعداد، اس کے گھر کی لوکیشن، اسے بس اب موقعے کا انتظار تھا۔

لیکن ایک دم اطلاع ملی کہ وہ ملک سے باہر جا رہا ہے۔ کتنے عرصے کے لیے یہ ابھی طے نہیں تھا یعنی غیر معینہ مدت کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لیے فیضی نے جب اسے اپنے گینگ میں شمولیت کی دعوت دی تو اس نے قبول کر لی۔

ایک دن فیضی نے رات کے بارہ بجے ایک سنسان سڑک پہ بلایا۔ اس کے مطابق اس سنسان سڑک پہ شاز و نازر ہی گاڑیاں آتی تھیں۔

وہ دونوں ایک جگہ گھات لگا کر بیٹھ گئے۔ تھوڑے انتظار کے بعد دور سے ایک گاڑی آتی دکھائی دی۔ وہ دونوں الرٹ ہو گئے۔ فیضی نے منہ پہ ماسک لگا لیا۔ اسے بھی مشورہ دیا جو اس نے یہ کہہ کر رد کر دیا کہ "منہاس عالم کسی سے ڈرتا نہیں جو منہ چھپائے"۔ گاڑی کی ہیڈ لائٹس روشن تھیں اور وہ آہستہ آہستہ ان کے قریب آرہی تھی۔

www.kitabnagri.com

پلان کے مطابق فیضی نے اشارے سے رکنے کا کہا۔ گاڑی رک گئی۔ دوسری طرف سے منہاس نے بھی پسٹل نکال کر گاڑی کا بونٹ بجایا۔

Posted On Kitab Nagri

فیضی نے پستول دکھاتے ہوئے باہر آنے کو کہا۔ گاڑی سے جو شخصیت باہر نکلی اسے دیکھ کر منہاس سن ہو گیا۔ اس کے ہاتھ سے پستول نیچے جا گری تھی۔ دوسری جانب زمان انکل کو بھی دھچکا لگا تھا۔ حیرت سے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

بڈھے دیکھ کیا رہا ہے مال نکال گاڑی سے۔ فیضی نے پستول کی نال زمان انکل کی طرف کرتے ہوئے کہا پھر منہاس کو پکارا۔

اور تم کیا ادھر بت بنے کھڑے ہو؟ پستول کیوں نیچے پھینک دی؟ فیضی نے چلا کر پوچھا۔ وہ سر جھکائے کھڑا تھا۔ دل چاہ رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔ اس پل زمان انکل کے سامنے اسے بے انتہا اثر مندگی ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو اب تم ڈاکو بن کر لوگوں کو لوٹنا شروع ہو گئے ہو۔ زمان انکل نے دو قدم اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کاٹ دار لہجے میں کہا۔ منہاس نے تڑپ کر ان کو دیکھا۔ آج وہ پہلی بار فیضی کے ساتھ شامل ہوا تھا وہ بھی اس کے بے حد اصرار پہ اور اسے کیا معلوم تھا کہ جس گاڑی کو لوٹنا تھا وہ زمان انکل کی ہو گی۔

Posted On Kitab Nagri

ایسی بات نہیں ہے انکل۔ اس نے ہونٹ کاٹے۔ فیضی بری طرح چونکا۔

یہ سب کیا ہے؟ تمہارے انکل ہیں کیا یہ؟ فیضی کا پستول والا ہاتھ پہلو میں گرا۔

ہاں اور تم جاؤ یہاں سے۔ میں انکل سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے فیضی کو جانے کا اشارہ کیا۔

نہیں تم لوگ جس مقصد کے لیے آئے تھے وہ پورا کرو۔ لوٹنا ہے مجھے تو لوٹو۔ منع کون کر رہا ہے۔ اگر میں منع کروں تو چلا دینا گولی اور لے لینا میری جان۔

انکل نے طنز کی انتہا کر دی۔ اس نے فیضی کو سختی سے اشارہ کیا تو وہ بڑبڑاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

www.kitabnagri.com

ایم سوری انکل۔۔ اس نے نادم لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

واٹ سوری۔۔ تم اپنے ماں باپ کی تربیت کو سرعام رسوا کر رہے ہو۔ چھوٹے نہیں ہو تم جسے اچھے اور برے میں تمیز کا معلوم نہ ہو۔

وہ غصے سے کہتے اپنی گاڑی کی جانب بڑھے جب انہیں اپنے پیچھے سے اس کی آواز سنائی دی۔

جب ماں باپ ہی نہ ہوں تو ان کی تربیت بھی نہیں رہتی انکل۔ مجھے آپ کے قانون اور معاشرے نے برا بننے پر مجبور کیا ہے۔

وہ رکے۔ پیچھے مڑے۔ اس کو دیکھا۔ وہ نظریں جھکائے کھڑا تھا۔ یعنی اسے اپنے کیے کا احساس تھا۔

www.kitabnagri.com

بیٹھو گاڑی میں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چپ چاپ آکر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ فلحال وہ کوئی وضاحت دینے کے قابل تھا اور نہ ہی زمان انکل نے سارے راستے اس سے بات کی۔ لاہور سے واپس گوجرانوالہ تک کے سفر میں وہ بس افسوس کرتے رہے کہ ان کے دوست کی اولاد کس ڈگر پہ نکل چکی ہے۔

گھر پہنچ کر وہ بغیر ان کی طرف دیکھے سیدھا گاڑی کے کمرے میں گیا۔ وہ کتابیں بیڈ پہ پھیلانے پڑھ رہا تھا۔ اسے غیر متوقع طور پر دیکھ کر شکاٹ ہو گیا۔

بھائی۔۔۔۔ وہ چیخ مارتا ہوا اٹھا اور اچھل کر اس کے گلے لگا۔

Kitab Nagri

آپ اچانک یہاں کیسے؟ کب آئے اور کیسے؟ www.kitabnagri.com

زمان انکل کے ساتھ آیا ہوں۔ اس نے بتاتے ہوئے بیڈ پہ بیٹھ کر بوٹوں کے تسمے کھولے۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں آج وہ اک کام سے لاہور گئے تھے۔ مگر اتنی جلدی ابھی گئے حیرت ہے۔

غازی نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ وہ بس ہم کر کے رہ گیا۔ اب اسے کیا بتانا اس کی وجہ سے ان کا کام بھی رہ گیا تھا اور انہیں واپس آنا پڑا تھا۔

رات کھانے کے لیے بھی وہ باہر نہیں گیا بلکہ سونے کا بہانہ بنا کر لیٹ گیا۔ اس کو بالکل بھی فکر نہ ہوتی کہ زمانہ انکل اس کے بارے میں کیا سوچیں گے اگر غازی ان کے گھر نہ رہ رہا ہوتا۔ وہ ان کا احسان مند تھا کہ وہ غازی کے سر پرست بن گئے تھے اس لیے اب ان کے متوقع رد عمل کا اندازہ کر کے اسے کچھ اچھی امید نہیں تھی۔

اگلی رات بارہ بجے اسے ایان نے انکل کا پیغام دیا کہ وہ اسے سٹی روم میں بلارہے ہیں۔ وہ گہری سانس لیتے اٹھ کھڑا ہوا۔ پیشی کا وقت ہو چاہتا تھا۔ اس نے خیالوں ہی خیالوں میں بہت سے بہانے تراشنے شروع کر دیے۔ لیکن سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے سب کے سب بہانے اڑنچھو ہو گئے۔ وہ خالی ذہن لیے دستک دے کر کمرے میں داخل ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

آؤ منہاس بیٹھو۔ تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا میں۔ خلاف معمول انہوں نے نرم لہجے میں کہا۔ وہ ان کے سامنے کرسی پہ ٹک گیا۔ دل دھک دھک کر رہا تھا۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔

اس کی آنکھیں جھک گئیں۔ انہوں نے اس کی طرف سے توجہ ہٹائی۔ اپنے سامنے رکھی کتاب بند کر کے ایک جانب رکھی۔

جانتے ہوا بھی تمہارے آنے سے پہلے میں نے کیا پڑھا ہے۔ ہر انسان کے اندر دو بھیڑیے ہوتے ہیں۔ ایک اچھائی کا دوسرا برائی کا۔۔۔ غالب وہی رہتا ہے، جسے ہم کھلاتے پلاتے ہیں۔ میں تم سے بالکل نہیں پوچھوں گا کہ تمہارے قدم اس راہ کی طرف کیوں جانکے نہ ہی میں تمہیں کوئی لمبا چوڑا بھاشن دوں گا۔ تم اب اس عمر میں ہو کہ سب سمجھ سکو۔ میں بس تمہیں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے اندر کے برائی کے بھیڑیے کو اپنے اوپر غالب مت آنے دینا۔ ورنہ تم واقعی میں بھیڑیے بن جاؤ گے۔

وہ کہتے ہوئے اٹھے۔ کتاب پکڑی اور اسے ریک میں واپس رکھنے پلٹے۔

Posted On Kitab Nagri

جانتے ہو دنیا میں جرائم کی سب سے بڑی وجہ کیا ہے؟ کسی اور اچھی کتاب کو نکالنے کے لیے ریک میں پڑی کتابوں کے عنوان پہ انگلی پھیرتے ہوئے پوچھا۔ پھر جواب کا انتظار کیے بغیر خود ہی کہنے لگے۔

بھوک۔۔۔ دنیا میں جرم اور غربت کا سب سے بڑا سبب ہے بھوک۔ لوگ بھوک کے ہاتھوں بعض اوقات ایمان تک پیچ دیتے ہیں۔ پیٹ پالنے کی خاطر کچھ بھی کر گزرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ بدلے اور انتقام وغیرہ کے لیے کسی کا مجرم بن جانا ایسا سب فلموں اور ڈراموں میں ہوتا ہے۔

وہ رکے۔ اپنی مطلوبہ کتاب اٹھائی اور دوبارہ آکر اس کے سامنے براجمان ہو گئے۔ منہاس ابھی تک سر نہیں اٹھایا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لوگ بدلے کے لیے اپنی زندگیاں برباد نہیں کرتے۔ زندگی بہت انمول چیز ہے۔ اسے بدلے جیسے بے مصرف کام کے لیے ضائع کرنا اس نعمت کی ناقدری ہے۔ تم بدلہ لے کر بھی سکون سے نہیں رہ پاؤ گے۔ اس لیے اپنی زندگی کو کسی مقصد کے لیے جیو۔ کسی ایسے کام میں زندگی گزارو جس میں تمہارے ضمیر پہ پچھتاوے کا بوجھ نہ ہو۔ گزارنی تو ہے تو پھر ایسے کیوں نہیں کہ غلط کام کی بجائے صحیح راستے سے اپنے مقاصد کو حاصل کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے دو ٹوک کہتے ہوئے اسے سمجھوتے کی راہ دکھائی۔

میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔ اس نے الجھن سے پوچھا۔ وہ مبہم سا مسکرائے۔

تمہارا کیا خیال ہے میں واقف نہیں کہ کس طرح تم نے جسٹس معین اور ڈی سی باسط باجوہ کو ناکوں چنے چبوائے۔



وہ گنگ ہو کر رہ گیا۔ کیا مطلب آپ کو سب پتا ہے؟

خہاں میں سب جانتا ہوں۔ انہوں نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔

کس طرح تم نے ان دونوں کو ٹریپ کیا وہ مجھ سمیت اور بھی کافی لوگوں کو حیران کرنے کے لیے کافی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کے علاوہ اور کون؟ اس نے جھینپتے ہوئے پوچھا۔

ہیں کچھ لوگ اور بھی ملو اوں گا کبھی تمہیں ان سے۔ فلحال مدعے پہ آتے ہیں۔ میں تم سے جو پوچھوں گا اس کا سچ
سچ جواب دینا ہو سکتا ہے میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں۔

انہوں نے ایسے طریقے سے بات کی کہ اس کے پاس اور کوئی چارہ نہ رہا کہ سر اثبات میں ہلا دے۔



تم چاہتے کیا ہو؟ پہلا سوال کافی آسان تھا۔

اپنے موم ڈیڈ کے قاتلوں کا عبرتناک انجام۔ اس نے سپاٹ انداز میں جواب دیا۔

جسٹس معین اور ڈی سی کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ دوسرا سوال بھی توقع کے عین مطابق تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسی لائق تھے۔ جسٹس ایک بے ایمان اور ڈس سی اپنے فرائض سے ایک لاپرواہ انسان ہے اس لیے ان کو سزا دینا ضروری تھی۔

اس نے ان کے سامنے رکھی کتاب کے سرورق پہ نظریں جماتے ہوئے کہا۔

لیکن ڈی سی تمہارے کہنے پہ ان مجرموں کو پکڑنے گیا تھا پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ اس نے اپنے فرض سے غفلت برتی۔

اب کی بار سوال کے ساتھ ساتھ پوچھنے والے کا انداز بھی تیکھا تھا۔

Kitab Nagri

لیکن میری ماں کے کیس کے معاملے میں تو ایسا ہی کیا اس نے۔ بغیر تفسیش کے حادثہ قرار دے دیا۔ لیکن میں نے بھی کچھ بہت غلط نہیں کیا اس کے ساتھ۔۔۔ اگر کیا ہوتا تو آج وہ اپنے عہدے پہ بحال نہ ہوتا۔

اس نے جتا دیا کہ وہ بھی اتنا بے خبر نہیں۔ اسے ڈی سی کی پوری پوری خبر تھی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ہاں وہ اپنے عہدے پہ ہے لیکن بہر حال اسے اچھی خاصی انکوائری کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور یہ بات بھی مجھے چند دنوں پہلے ہی پتا چلی۔ انہوں نے بتایا۔

کیسے؟ اس نے تجسس سے سوال پوچھا۔

ابھی میرے سوالات ختم نہیں ہوئے۔ انہوں نے ابرو اچکائے پھر اگلا سوال داغا۔

جن لوگوں نے تمہارا ساتھ دیا وہ اب کہاں ہیں؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اب یہ راستہ چھوڑ کر اک نئی زندگی شروع کر چکے ہیں اس لیے ان کا پتا نہیں بتا سکتا۔ اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے معصومیت سے کہا۔

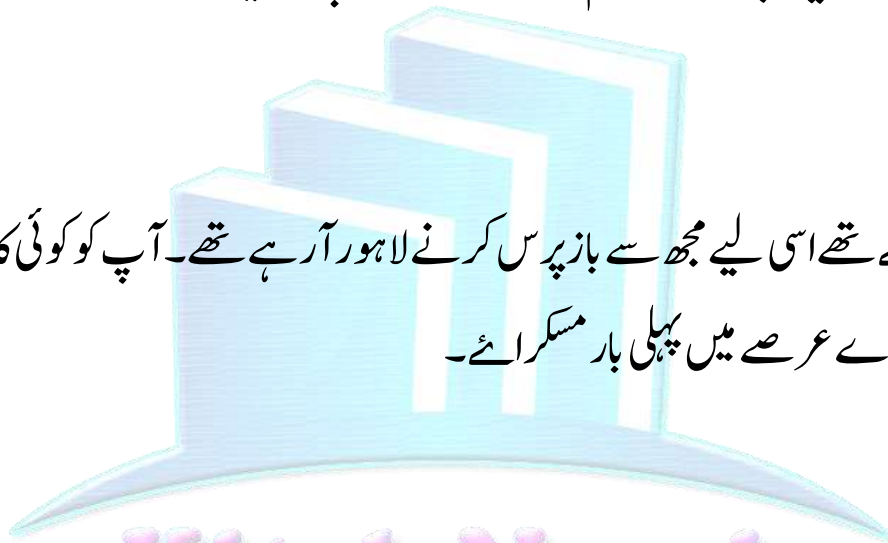
اچھا کیا واقعی؟ انکل نے شک سے دیکھا۔ منہاس نے شانے اچکا دیے۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے۔ سر ہلایا گیا۔ اگلے سوال نے منہاس کو چند لمحوں کے لیے خاموش کر دیا۔

منہاس جہانگیر رندھاوا کو کیسے جانتے ہو؟۔ تم کی بار اس کے آس پاس دیکھے گئے ہو۔

آپ سب جان گئے تھے اسی لیے مجھ سے باز پرس کرنے لاہور آرہے تھے۔ آپ کو کوئی کام نہیں تھا۔ اس نے کڑی ملائی۔ وہ اس سارے عرصے میں پہلی بار مسکرائے۔



تم کہہ سکتے ہو لیکن یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر میں اس سوال کا جواب نہ دینا چاہوں؟

تمہارے پاس آپشن نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا کیوں؟

کیا تم نہیں چاہو گے کہ اس سارے معاملے میں تمہاری مدد کی جائے۔

وہ بے چینی سے رخ موڑ کر رہ گیا۔ اس نے آہستہ آہستہ سب بتا دیا کہ وہ اب تک کیا کرتا آیا ہے۔ سب کچھ بتانے کے بعد اس نے انکل سے پوچھا۔



اب تو بتادیں کہ آپ کو کیسے یہ سب پتا چلا؟

www.kitabnagri.com

وقت آنے پہ بتادوں گا۔ ابھی کے لیے اتنا یاد رکھو کہ تمہیں اب کسی غلط راستے کی ضرورت نہیں۔ تم جیسا چاہو گے ویسا ہی ہو گا۔ لیکن تم وہی کرو گے جو تمہیں کہا جائے گا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

میں سمجھا نہیں۔ کیا آپکے اور میرے دشمن ایک ہیں؟ اسے یہی سمجھ آیا تھا۔

کہانہ۔ وقت آنے پہ سب علم ہو جائے گا۔ تم جاؤ اور یاد رکھنا اب سے تم میری کڑی نگرانی میں ہو۔ انکل نے اسے وارن کیا۔

مجھے تو لگتا ہے میں شروع دن سے ہی آپ کی نگرانی میں تھا۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے اٹھ گیا۔ زمان انکل زیر لب مسکرا دیے۔



انہی دنوں زمان انکل کی فیملی کی عمرے کی کلٹس کنفرم ہو گئیں۔ وہ کافی سالوں سے کوشش کر رہے تھے مگر ہر بار کوئی نہ کوئی رکاوٹ آن کھڑی ہوتی۔ اب حاضری کا بلا وہ آیا تو ان کی خوشی دیدنی تھی۔

راحلیہ آنٹی اپنے بچوں کے ہمراہ اپنے بھائی کو مبارکباد دینے آئیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

راحیلہ بس منہاس اور غازی کی فکر ہے۔ یہ اکیلے یہاں کیسے رہیں گے۔ غازی کے آنے سے پہلے ہی میں نے درخواستیں جمع کروا رکھیں تھیں ورنہ اس کا بھی ساتھ ہی میں ویزہ لگ جاتا اور یہ ساتھ چلا جاتا۔ منہاس تو اکیلا رہ ہی لیتا۔ لیکن اب یہ دونوں یہاں اکیلے رہیں گے تو مجھے ٹینشن ہوتی رہے گی۔ ویسے بھی منہاس تو ٹکنا ہی نہیں گھر۔ غازی نے پڑھنا ہوتا ہے



انکل نے فکر مندی سے کہا۔ ان کی بیگم اور ایاں بھی ساتھ ہی جا رہے تھے اس لیے انہیں ان دونوں بھائیوں کی فکر ہو رہی تھی۔

ماموں ہماری انیکسی خالی ہی ہے۔ یہ ہمارے گھر شفٹ ہو جائیں۔ کشف نے مسئلے کا حل پیش کیا۔ راحیلہ نے بھی تائید کی۔

ہاں یہ تو سوچا ہی نہیں۔ گھر والی بات ہی ہے۔

ہاں ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں پھر۔ انہوں نے حامی بھری۔۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس پہلے تو نہیں مانا پھر کرایہ بھرنے کی شرط پہ وہ دونوں انکل کی واپسی تک راحیلہ آنٹی کے گھر انیکسی میں شفٹ ہو گئے۔

اگے دن کی بات تھی۔ وہ غازی کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے گھر کے اندر آیا۔ وہاں بھی وہ نہیں تھا۔ ڈرائینگ روم سے باتوں کی آواز آرہی تھی۔ وہ اس طرف بڑھ گیا۔ دروازہ ذرا سا کھلا ہوا تھا۔ وہاں اس نے پہلی بار منت کو دیکھا تھا۔



وہ کشف سے غازی کے بارے میں پوچھتا اندر آیا تھا مگر سامنے ایک لڑکی قالین پہ اوندھی ہوئی کشف سے باتیں کر رہی تھی۔ اسے دیکھ کر شرمندہ ہوتے ہوئے جلدی سے سیدھی ہوئی تھی۔ بعد میں پتا چلا اس مخلوق کا نام منت ہے۔ وہ ہر وہ کام کرنے کو تیار رہتی تھی جس کے بدلے اسے پڑھنا نہ پڑتا۔ کشف بیچاری اسے ترلے کر کر کے پڑھنے پہ مجبور کرتی مگر اس کا دھیان پھر بھی باتوں میں ہی لگا رہتا۔ اس کی باتیں بہت مزے کی ہوتی تھیں۔ وہ

Posted On Kitab Nagri

کوشش کرتا تھا کہ جس وقت وہ کشف سے ٹیوشن پڑھنے آئے وہ گھر پہ ہی رہے۔ ابھی تک اس کی منت سے اتنی بات چیت نہیں ہوئی تھی۔ انہی دنوں امتحانات کا اعلان کر دیا گیا۔ کشف کو اپنی تیاری بھی کرنی تھی اسی لیے وہ اس کے پاس آئی تھی۔

منہاس تم عموماً اس وقت فارغ ہی ہوتے ہو تو منت کو ٹیوشن ہی دے دیا کرو۔ میں نے اپنے پیپرز کی تیاری بھی کرنی ہے۔ اس لیے میں اسے مزید نہیں پڑھا سکتی۔

اس نے بغیر سوچے سمجھے فوراً ہاں کی تھی۔

Kitab Nagri

ہاں ٹھیک ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تمہاری شاگردہ کو اعتراض نہ ہو۔

اس نے منت کے رد عمل کی طرف اشارہ کیا۔

کشف ہنس دی۔ وہ بیچاری بہت ڈرتی ہے تم سے۔ مشکل سے ہی مانے گی۔

Posted On Kitab Nagri

منت کو اس نے پڑھنا شروع کر دیا اور اسے محسوس ہونے لگا کہ شاید وہ کسی آن پڑھ کو پڑھنا لکھنا سکھا دے مگر منت کو پیپر ز کی تیاری کروانا ناممکنات میں سے تھا۔ وہ پڑھائی سے زیادہ ادھر ادھر کی باتوں پہ دھیان دیتی تھی۔ کبھی شاعری کرتی ہوئی پائی جاتی تو کبھی کتابوں کے اندر سے رسالے نکلتے جنہیں وہ کتابوں کی آڑ میں پڑھتی تھی۔

پیپر ز تو وہ پہلے ہی دے چکا تھا لیکن یہاں سب کو اس نے یہی بتایا تھا کہ وہ اس سال بی ایس سی انجینئرنگ کے پارٹ ون اور ٹو کے کمبائن پیپر ز دے گا۔ منت تو یہ سن کر اس کی مرید ہی ہو گئی تھی۔۔

واہ سر آپ تو بڑی پہنچی ہوئی چیز ہیں۔ وہ اکثر انہی الفاظ میں اس کی تعریف کرتی تھی۔ اسے بس یہی کام آتے تھے۔ کبھی وہ منہاس کا پین چھپا دیتی کبھی اپنی کتابیں گھر بھول آتی کبھی اس کا ٹیسٹ دینے کو دل نہیں چاہتا تھا اور کبھی وہ ٹیسٹ والے دن چھٹی کر لیتی تھی۔ آخر ایک دن زچ ہو کر اس نے منت سے پوچھ ہی لیا۔

www.kitabnagri.com

منت جب تمہیں پتا تھا کہ تم ایف ایس سی کرنے کے قابل نہیں ہو تو تمہیں کس بیوقوف نے مشورہ دیا تھا کہ یہی پڑھو۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خاصا تپا ہوا تھا۔ منت کے حال پاس ہونے والے تھے ہی نہیں۔ اس کی بات سن کر اس نے دانت نکالے۔
سر ایسا ہے کہ وہ بیوقوف اور گدھا انسان میرا دل ہے۔ اس کبخت نے مجھے کہا تھا کہ منت تم ایف ایس سی کرو گی تو
پورے خاندان میں واہ واہ ہو گی۔

منت اب دل انسان کیسے ہو گیا؟ اس نے ضبط کرتے ہوئے اس کی غلطی پکڑی۔

ہوتا تو انسان کے اندر ہی ہے نہ۔ اس نے بات چٹکیوں میں اڑائی تھی۔ وہ اف کر کے اپنا سر تھام کر رہ گیا۔ اکثر ایسا
ہی ہوتا تھا اسے ہی اس کی الٹی سیدھی باتوں کے جواب میں چپ ہونا پڑتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انہی دنوں اسے فیضی کی جانب سے اطلاع ملی کہ جہانگیر رندھاوا کچھ دنوں تک آرہا ہے۔ اب اسے انکل زمان کا
بے چینی سے انتظار تھا۔ وہ ایک ہفتے بعد آنے والے تھے۔ اگر منت کا مسئلہ نہ ہوتا تو وہ فوراً اسے پہلے لاہور پہنچ چکا
ہوتا۔ خود سے کچھ کرنا بھی چاہتا تو وہ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اب وہ اسی راستے پہ چلنا چاہتا تھا جس پہ زمان انکل اسے
چلانا چاہتے۔

Posted On Kitab Nagri

زمان انکل کے آنے کی اطلاع ملی تو وہ ان سے ملنے چلا گیا۔ ان کے گھر رشتہ داروں کا ہجوم لگا ہوا تھا وہ سب مبارکباد دینے آئے ہوئے تھے۔ اس لیے اس کی بات نہ ہو سکی۔ کچھ دنوں بعد وہ دوبارہ گیا تھا۔

انکل اسے لے کر اپنی لائبریری میں آگئے تھے تاکہ وہ دونوں یہاں آرام سے بات کر سکیں۔ سلام دعا کے بعد وہ مدعے کی بات پہ آیا تھا

انکل جہانگیر رندھاوا واپس آچکا ہے۔ مجھے اب لاہور جانا ہوگا۔ صرف وہی جانتا ہے کہ سراج پاشا کب اور کس وقت کہاں ملے گا۔



انکل اس کی بات سن کر کچھ دیر چپ ہو رہے تھے۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے انہوں نے پوچھا تھا۔

کیا تم جانتے ہو کہ سی ٹی ڈی کیا ہے؟ زمان انکل کے کہنے پر اس نے حیرانی اور الجھن کے ملے جلے تاثر کے ساتھ ان کو گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

اب انکل کو نسی نئی کہانی سنانے لگے ہیں۔ وہ دل ہی دل میں کوفت کا شکار ہوا مگر پھر کچھ پل سوچنے کے بعد کہا۔

خفیہ پولیس ہے شاید۔ ایک بار ڈیڈ نے تفصیل بتائی تھی اب یاد نہیں۔

ہاں ہے تو خفیہ پولیس۔ انکل نے اثبات میں سر ہلایا۔

لیکن اس کے بارے میں صرف یہی جان لینا کافی نہیں ہے۔

ابتدا میں کاؤنٹر ٹیررزم ڈیپارٹمنٹ یا سی ٹی ڈی پولیس کا کرمنل انویسٹیگیشن ڈیپارٹمنٹ تھا۔ سنہ 2007 کے بعد پاکستان میں دہشت گردی کی لہر سے داخلی سلامتی کے خطرے سے نمٹنے کے لیے ایک غیر فوجی ادارے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

www.kitabnagri.com

پنجاب کو پاکستان کی تاریخ کی پہلی کاؤنٹر ٹیررزم فورس بنانے کا اعزاز حاصل ہے۔ وطن عزیز کو درپیش دہشت گردی کے خطرے سے موثر طریقے سے نبرد آزما ہونے کے لئے ایک ایسی فورس کا قیام انتہائی اہمیت کا حامل

Posted On Kitab Nagri

تھاجوائٹیلی جنس معلومات کے حصول، خصوصی آپریشنز اور انویسٹی گیشن کے ذریعے ملک سے دہشت گردی کا قلع قمع کر سکے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف نے کرائم انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ (سی آئی ڈی) کی تنظیم نو کے بعد ایک اہم ادارے کے طور پر کاؤنٹر ٹیرر ازم ڈیپارٹمنٹ کا قیام عمل میں لایا۔ یہ ادارہ دہشت گردی کی تمام اقسام بشمول فرقہ واریت اور شدت پسندی کے خاتمے کے لئے کام کر رہا ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے اس ادارے کو ہر طرح کے وسائل فراہم کیے اور قومی ضرورت کے اس منصوبے کو سابق وزیر اعظم محمد نواز شریف کی ہدایات کے مطابق ذاتی دلچسپی لے کر پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

یہ سی آئی ڈی C.I.D سے کچھ نہ کچھ لنک رکھتا ہے نہ شاید؟ اس نے یاد کرتے ہوئے کہا۔

www.kitabnagri.com

انسداد دہشت گردی ڈیپارٹمنٹ پنجاب میں 1995 سے موجود ہے۔ پہلے اس کا نام سی آئی ڈی تھا یعنی اسے کرائم انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ کہا جاتا تھا، اس وقت اس کی کارکردگی بہتر نہ ہونے اور آئے روز مختلف واقعات سامنے آنے کی وجہ سے الزامات کی زد میں تھا جبکہ یہ ادارہ 1936 کے سی آئی ڈی مینول کے تحت قائم کیا گیا تھا۔ 21 جولائی 2010 کو سابق وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے اس کا نام تبدیل کر کے سی ٹی ڈی یعنی انسداد

Posted On Kitab Nagri

دہشت گردی ڈیپارٹمنٹ رکھنے کی منظوری دیدی۔ 2015 میں اس ادارے کو انٹیلی جنس کا اضافی اختیار بھی دے دیا گیا۔ اب یہ ادارہ اپنے سپیشل پولیس سٹیشنز میں دہشت گردی کے مقدمات درج کر سکتا ہے اور تحقیقات کر سکتا ہے۔

انٹر سٹنگ۔۔۔ وہ۔ متاثر ہوا تھا۔ کچھ توقف کے بعد اس نے اگلا سوال داغا۔

انکل سی ٹی ڈی کام کیسے کرتا ہے؟

سی ٹی ڈی کے پاس انٹیلی جنس اکٹھی کرنے اور اس کا تجزیہ کرنے کا نظام موجود ہے۔ اس کی روشنی میں ادارہ اپنی کارروائیاں ترتیب دیتا ہے۔ اس کے دفاتر صوبوں کے مراکز کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی قائم ہیں۔

چند برس قبل کاؤنٹر ٹیرازم ڈیپارٹمنٹ میں ایک ہزا سے زائد کارپورلز بھرتی کر کے کاؤنٹر ٹیرازم فورس قائم کی گئی، ان کارپورلز کو دہشت گردی کے خاتمے کے حوالے سے خصوصی تربیت فراہم کی گئی۔ برادر ملک ترکی

Posted On Kitab Nagri

نے ان کارپورلز کی انٹیلی جنس، آپریشنز اور انویسٹی گیشن کے حوالے سے خصوصی تربیت کے لئے بھرپور تعاون کیا اور ترک نیشنل پولیس کے 45 افسران بھجوائے۔

تربیت کے بعد انھیں پنجاب بھر میں تعینات کیا گیا، جہاں وہ اپنے مقررہ کام سرانجام دیتے ہیں۔

مطلب انہیں حق ہوتا ہے کہ یہ بغیر حکومت سے پوچھے کسی کا بھی ان کاؤنٹر کر دیں؟ اس نے دلچسپی سے پوچھا۔
انگل نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

سی ٹی ڈی کے آپریشنز کی منصوبہ بندی میں 'پورا تھنک ٹینک' شامل ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ ایک افسر نے فورس اکٹھی کی اور آپریشن کرنے چل پڑے۔ اس میں دیگر اداروں کی رائے بھی شامل ہوتی ہے۔'

www.kitabnagri.com

اچھا یہ بتائیں کہ انٹیلی جنس کیسے اکٹھی کی جاتی ہے؟ اس نے مزید جاننا چاہا۔

Posted On Kitab Nagri

سی ٹی ڈی کے زمانے سے ہی ادارے کے پاس انٹیلی جنس اکٹھی کرنے کا موثر نظام موجود ہے۔ سی ٹی ڈی معلومات اکٹھی کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ سی ٹی ڈی کے پاس انٹیلی جنس اکٹھی کرنے اور اس کا تجزیہ کرنے کا نظام موجود ہے۔

سچی بات ہے لیکن آج تک کبھی اخبار میں ان کے بارے میں نہیں پڑھا یا کسی سے ان کے آپریشنز کا نہیں سنا۔ یہ ہوتے کہاں ہیں؟

اس نے الجھن سے میز کی سطح کو کھرچتے ہوئے پوچھا۔

سی ٹی ڈی کے کارہائے نمایاں کی فہرست بہت طویل ہے، سی ٹی ڈی نے بہادری کی مثالیں قائم کرتے ہوئے متعدد ہشتگردوں کو موت کے گھاٹ اتار کر قوم کو تباہی سے بچایا ہے جبکہ کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سی ٹی ڈی کے سپوتوں کو بہترین کارکردگی پر تمغوں سے نوازا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ وزیراعظم تک ان کے کارناموں کے قائل ہیں۔ سی ٹی ڈی کے بہادر جوان چونکہ خفیہ کارروائی کرتے ہیں اس لئے ان کی بہادری کی داستانیں عام رپورٹ نہیں ہو پاتیں، بس واقعے کے بعد ایک سطری خبر دیکھنے کو ملتی ہے کہ فلاں علاقے میں اتنے اور اتنے دہشتگرد مار دیے گئے۔

Posted On Kitab Nagri

انگل نے یاسیت سے بتایا۔ اس نے سمجھ کر سر ہلایا لیکن ایک بات اسے ابھی تک سمجھ نہیں آرہی تھی۔

انگل آپ نے مجھے یہ سب کچھ کیوں بتایا ہے؟ کہیں آپ یہ تو نہیں سوچ رہے کہ مجھے سی ٹی ڈی میں بھرتی کروا دیں گے۔ میں کبھی نہیں جاؤں گا قانون کے کسی بھی ادارے میں۔

اس نے مشکوک انداز میں پوچھتے ہوئے صاف انکار کیا۔

نہیں فلحال ایسا نہیں ہے کہ میں تمہیں اس فورس میں بھرتی ہونے کا کہوں۔ بات یہ ہے کہ سی ٹی ڈی کو تم سے کام ہے۔

انہوں نے اطمینان سے کہا۔ وہ اپنی جگہ پہ اچھل کر رہ گیا۔

مجھ سے کام وہ بھی خفیہ پولیس کو؟ اس نے بے یقینی سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں اصل میں ان کا ٹارگٹ اب سراج پاشا اور جہانگیر رندھاوا ہیں۔ انکل نے اصل بات بتانی شروع کی۔

اس مقصد کے لیے انہوں نے جہانگیر رندھاوا کے گارڈز میں اپنا ایک آدمی بھی پلانٹ کیا ہے۔ اسی خاص آدمی سے تمہارے بارے میں انہیں پتا چلا کہ ایک منہاس نام کا لڑکا آج کل جہانگیر کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہا ہے۔ پھر انہوں نے تمہاری ساری معلومات نکلوائیں۔ وہیں سے انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ اب یہ مشن تمہیں سونپ دیا جائے۔ وہ تم سے خاصا متاثر ہوئے ہیں۔

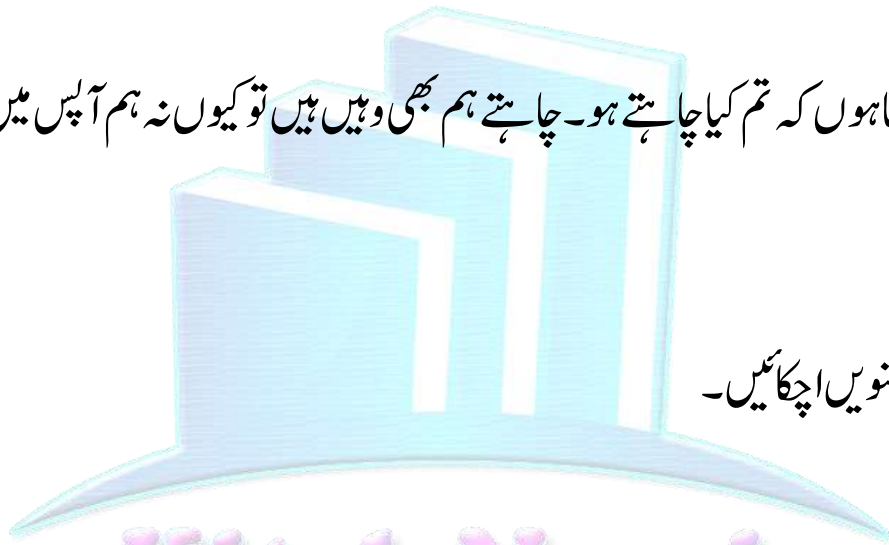
انکل مجھے ابھی بھی لگ رہا ہے کہ آپ نے مجھے بہت تھوڑا بتایا ہے۔ بات اس سے کہیں آگے کی ہے۔ منہاس نے آنکھیں ان کے چہرے پہ مرکوز کرتے ہوئے اندھیرے میں تیر چلایا جو نشانے پہ بیٹھا۔

تم ٹھیک سمجھ رہے ہو۔ لیکن ابھی کے لیے تمہیں اتنا ہی جاننا کافی ہے۔ باقی کام ہونے کے بعد سمجھاؤں گا۔ انکل نے اس کے اندازے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کا مطلب ہے اب میں اپنے لیے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے لیے کام کروں؟ اس نے ناراضی سے پوچھا۔
تم جو کرو گے اس کا فائدہ دونوں طرف ہوگا۔ بس یہ ہے کہ اب تمہیں ہمارے احکامات ماننے ہوں گے۔
وہ ہمارے کی اصطلاح پہ چونکا تھا۔ اس کا خیال درست تھا انکل بھی اس ٹیم میں شامل تھے۔

دیکھو منہاس میں جانتا ہوں کہ تم کیا چاہتے ہو۔ چاہتے ہم بھی وہیں ہیں تو کیوں نہ ہم آپس میں ڈیل کر لیں۔
کیسی ڈیل؟ اس نے بھنویں اچکائیں۔



ہم تمہیں سپورٹ کریں گے اور بدلے میں تم ہمیں۔ انکل نے خالص کاروباری انداز اپنایا۔
www.kitabnagri.com

اس سب میں مجھے کیا فائدہ ہوگا۔ میں تو پہلے بھی یہ سب کرنے والا تھا تو اب کی ٹیم کے ساتھ جڑنے سے کیا ملے گا؟

ضمیر کی خلش سے نجات۔۔۔۔۔ سکون۔۔۔۔۔ احساس جرم سے آزادی۔

Posted On Kitab Nagri

انگل نے ایک ہی سانس میں معنی خیزی سے کہتے ہوئے اس کی سب سے بڑی کمزوری سے فائدہ اٹھایا۔

وہ جانتے تھے منہاس غلط راستوں پہ کیوں جانکلا۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ وہ غلط کام کر کے سکون سے نہیں رہ سکتا۔ اس کا ضمیر زندہ ہے جو اسے صحیح اور غلط میں فرق بتا کر اسے عذاب میں رکھتا ہے۔ اگر وہ بے ضمیر ہوتا تو راجا کے گروہ کو اس راستے سے پیچھے ہٹنے میں مدد نہ دیتا۔ اس لیے انہوں نے اپنی اور اس کی مدد کا فیصلہ کیا۔ انہیں اچھی طرح سے معلوم تھا کہ سیدھے طریقے سے کہنے پر وہ کبھی راضی نہیں ہوگا۔ اگر اس کو یہ اطمینان ہو جاتا کہ وہ کچھ غلط نہیں کر رہا تو وہ ان کے بہت کام آ سکتا تھا۔

منہاس نے اپنے اندر بے چینی محسوس کی لیکن اس کے پاس انگل کی بات ماننے کے سوا کوئی اور حل نہیں تھا۔ کوئی اور حل ہوتا بھی تو اس کا ضمیر اسے وہ اختیار نہ کرنے دیتا۔ بہتر یہی تھا کہ وہ ان کے کہے پہ ہی چلتا۔

www.kitabnagri.com

مجھے کیا کرنا ہوگا؟ چند ثانیے بعد اس نے بے تاثر انداز میں پوچھا۔ انگل کے چہرے پہ فاتحانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

تمہیں جہاں گنیر رندھاوا کے گینگ میں گھسنا ہوگا لیکن تمہیں اس کے لیے بہت احتیاط سے کام لینا ہوگا۔۔ میں
تمہیں سارا پلان سمجھا دیتا ہوں۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ اس کو سارا پلان سمجھانے لگے۔۔۔۔

اب اس کو بس منت کے پیپر کا انتظار تھا۔ جس دن منت کا پہلا پیپر تھا اس سے ایک دن پہلے اس نے لاہور کے
لیے سامان باندھا۔

وہ پاگل لڑکی اپنے پیپر کی تیاری کرنے کی بجائے اسے رخصت کرنے آئی تھی۔ ایک لمحے کو منت کی آنکھوں میں
آنسو دیکھ کر اسے کچھ ہوا لیکن پھر اسے اپنے آپ کو پتھر کرنا پڑا۔ وہ سب کو یہی کہہ کر لاہور آ گیا کہ شاید وہ کبھی
واپس نہ آئے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ جھوٹی امیدیں دلا کر جائے۔ وہ دو ماہ منت کو پڑھاتا رہا تھا اور اسے خاص انسیت
سی ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لاہور آکر بھی اسے کچھ دن منت کی یاد تگ کرتی رہی اور وہ ہر بار اس کے پیپر ز اچھے ہونے کی دعا کرتا۔ خود اپنے لیے تو کچھ مانگنا وہ جیسے بھول ہی چکا تھا۔

فیضی سے اور اس کے باس سے وہ ملاقات کر چکا تھا۔ اس کا باس لطیف چاہتا تھا کہ وہ فیضی کی طرح مستقل ان کا ساتھی بن جائے۔ اس نے فلحال اسے ٹال دیا تھا۔

جہانگیر رندھاوا کی کل ایک اہم میٹینگ تھی۔ منہاس نے فیضی کی مدد سے ایک پستول حاصل کیا اور جہاں سے جہانگیر رندھاوا نے گزر کر عمارت کے اندر جانا تھا وہاں وہ کھڑا ہو گیا۔ اس نے ہیٹ سے آدھے چہرے کو ڈھانپ لیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب گاڑیوں کا قافلہ اس عمارت کے سامنے آکر رکا۔ اس کی سیکورٹی کا بہت دھیان رکھا گیا تھا۔ پچاس کے قریب گاڑیاں تھیں میں رائفل تھامے اس کے آگے پیچھے تھے۔ پولیس کی بھاری نفری بھی تعینات تھی۔ اگر اس کا منصوبہ الٹا پڑ جاتا تو یقینی بات تھی کہ وہ اندھی گولیوں کا نشانہ بن جاتا۔

Posted On Kitab Nagri

جہانگیر رندھاوا چالیس سال کی عمر کا ایک بار عب شخصیت کا حامل شخص تھا۔ جیسے ہی وہ اس کے پاس سے گزرا۔ اچانک منہاس نے ہوا میں قلابازی کھائی اور عین اس کے سامنے پستول تان کر کھڑا ہو گیا۔ چند سیکنڈز کا کھیل تھا یہ۔ گارڈز نے فوراً اپنی گنز کا رخ اس کی طرف کیا اس سے پہلے کوئی گولی اس کی طرف آتی اس نے جہانگیر رندھاوا کی طرف سے ایک دم گھوم کر اسکو بازو سے پکڑ کر آگے کیا۔ اب سب گارڈز کے کی بندوقیں منہاس کی طرف اٹھی ہوئی تھیں اور منہاس نے ان کے مالک کو اپنی ڈھال بنایا ہوا تھا اس لیے وہ گولی چلانے سے قاصر تھے۔



لڑکے کون ہو تم اور اپنی موت کو کیوں دعوت دے رہے ہو؟ جہانگیر رندھاوا نے سخت لہجے میں پیچھے مڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا مگر منہاس نے یہ کوشش ناکام بنا دی۔

سیدھے رہو ورنہ گولی سیدھا تمہارے بھیجے میں اترے گی۔ اس نے کسی منجھے ہوئے بد معاش کی طرح اکھڑ لہجے میں کہا۔

کیا چاہتے ہو تم؟ اس نے بے بسی سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے منہاس کچھ کہتا دائیں جانب سے ایک پولیس اہلکار نے گولی چلائی۔ وہ جہانگیر رندھاوا کو ایک جانب دھکادے کر اپنے آپ کو بچاتے ہوئے نیچے کو گرا۔ نیچے گرتے ہوئے اس کے ہاتھ سے گولی چلی جو جہانگیر رندھاوا کے بازو کو چھوتی ہوئی چلی گئی۔

اسکے گارڈز نے فوراً ہی اسے گھیرے میں لے لیا۔ جبکہ پولیس نے آگے بڑھ کر اسے گرفتار کر لیا۔ شٹ۔ اس نے زمین پر مکہ مارا جیسے اس کا پلان فیل ہو گیا ہو۔ وہاں سے روانہ ہوتے ہوئے جہانگیر نے گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا پھر اس کے گارڈز اسے وہاں سے لے کر چلے گئے۔

Kitab Nagri

اسے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اقدام قتل کی ایف آئی آر کاٹی گئی۔ پولیس بہت پھرتی دکھا رہی تھی۔ معاملہ بڑے آدمی کا تھا اس لیے ایک ہفتے بعد ہی اسے عدالت میں پیش کر دیا گیا تھا۔

زمان انکل کے وکیل اور تعلقات کی وجہ سے اسے پانچ مہینے کی سزا ہوئی تھی ورنہ مخالف وکیل تو اسے لمبے عرصے کے لیے جیل بھیجنا چاہ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے عدالتی نظام کے اس دو غلے پن پر ہنسی آئی۔ آدمی غریب ہو تو کیس میں سالوں لگ جاتے ہیں اور اگر کیس کرنے والا بااثر اور امیر ہو تو فیصلہ دنوں میں ہو جاتا ہے۔

واہری عدالت صدقے تیرے انصاف کے۔ وہ اپنا فیصلہ سن کر عجیب سے انداز میں ہنسا تھا۔

منہاس تم فکر نہ کرنا۔ اگر جیل میں اپنا چال چلن اچھا رکھو گے تو تین مہینے میں ہی پیروں پہ رہا ہو جاؤ گے۔

عدالت سے باہر نکلتے ہوئے زمان انکل نے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اسے تسلی دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں ملنے آتا رہا کروں گا۔ فکر نہ کرنا بالکل۔ اسے گاڑی میں بٹھاتے ہوئے اسے ایک بار پھر حوصلہ دیا۔ وہ خاموش رہا۔ جو بھی تھا لیکن جیل جانے کے خیال نے جیسے اس کے چہرے کے سارے رنگ نچوڑ لیے تھے۔ کہنا آسان ہوتا ہے مگر عملی طور پر ہر وہ کام کرنا جو پہلے کبھی نہ کیا ہو بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی بیس سالہ زندگی میں اس نے بڑے لوگوں کو جیل جاتے ہوئے دیکھا تھا مگر آج جب کہ وہ خود جیل کی سلاخوں کے پیچھے جا رہا تھا تو عجیب سی کیفیات کا شکار ہو رہا تھا۔

گاڑی جیل کے آگے آکر رکی۔ اس نے خیالوں کو جھٹک کر ذہن سے نکالا اور نیچے اتر آیا۔ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں اسی طرح اسے جیل کے اندر لایا گیا۔

وہاں اس کا لباس تبدیل کروایا گیا۔ جیل کے کپڑوں میں خود کو دیکھ کر ایک تلخ مسکراہٹ لبوں پہ مچلی۔ جیل کا نیا وارڈن بھی اتنے کم عمر قیدی کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔

Kitab Nagri

اس بیس سالہ لڑکے کو جب اقدام قتل کے جرم میں اس جیل میں شفٹ کیا گیا تھا تو ہر قیدی حیران تھا۔ وہ سب قیدیوں سے کم عمر لگ رہا تھا۔ جیلر فیاض نے غور سے اسے دیکھا تھا۔ وہ ڈرا ہوا سا لگ رہا تھا۔

"لڑکے اتنا بڑا جرم کرتے تمہیں ڈر نہیں لگا جو تم اس وقت ڈر رہے ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

اسکی ٹھوری ہاتھوں میں دبوچے جیلر نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"نہیں میں ڈرا ہوا نہیں۔۔"

چہرے کے تاثرات کے برعکس اسکا انداز کافی نڈر تھا۔ اس جیلر نے نئی نئی ڈیوٹی جوائن کی تھی۔ اس منہاس کا انداز اسے کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔

"لڑکے تمہیں ابھی پانچ ماہ تک یہیں رہنا ہے۔ بہتر ہے یہ زبان میرے سامنے بند رہے ورنہ تمہارا حال وہی ہوگا جو جنگلی جانوروں کے درمیان پھنسے اک مصوم سے آدم زاد کا ہوتا ہے۔"

جیلر نے اپنے تئیں اسے خبردار کرنا چاہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"آپ بھی ایک بات ذہن میں بٹھالیں سر۔۔"

منہاس نے اپنی آنکھیں جیلر کی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے اسی بے خوفی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"سب سے بڑا جنگلی جانور آدم زاد ہی ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی معصومیت اور انسانیت کھودیتا ہے تو اس سے بڑا درندہ کوئی نہیں ہوتا۔"

جیلر اسکی بات سن کر چونکا تھا۔ وہ لڑکا اپنی عمر سے بڑی باتیں کر رہا تھا۔ جیلر نے بات بدلی۔

"تمہیں معلوم ہے تم نے کس پہ حملہ کیا ہے۔ وہ بہت بڑا آدمی ہے تمہیں چھوڑے گا نہیں۔ کیوں کیا تھا اس پہ حملہ؟"

"میرا حملہ کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ بائی چانس ہی پسٹل چل گئی تھی۔ میں نے تو اسے صرف خوف زدہ کرنے کی کوشش کی تھی تاکہ تھوڑی رقم حاصل کر سکوں۔"

اس کے بے پرواہ انداز سے صاف پتا چل رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں چاہیے تھی وہ رقم؟"

جیلر نے مشکوک سے انداز میں پوچھا۔

"کیوں چاہیے ہوتی ہے رقم؟" اس نے جوابی سوال کیا تھا۔ پھر خود ہی وضاحت کرتے ہوئے بتانے لگا۔

"مجھے بھوک لگی تھی اور پیسے نہیں تھے میرے پاس اس لیے۔۔۔"

تم جھوٹ بول رہے ہو۔ مجھے تمہاری بات پہ یقین نہیں آرہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جیلر فیاض نے اسے غور سے دیکھا۔ اسکے انداز و اطوار سے اور گفتگو سے لگ نہیں رہا تھا کہ محض اس نے بھوک مٹانے کے لیے یہ قدم اٹھایا ہو۔

آپ کے اس کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں ہے۔ یقین تو آپ کو کرنا پڑے گا۔ اس نے محفوظ ہوتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

لڑکے تم وہ نہیں ہو جو دکھ رہے ہو۔ اتنا اندازہ تو ہو گیا ہے مجھے۔

جیلر نے پر سوچ انداز میں اس کا سر سے پاؤں تک جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ منہاس بے اختیار ہنس دیا۔

یہ بھی آپ نے خوب کہی۔ سر ہم میں سے ہر شخص وہی نظر آنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے جو وہ نہیں ہوتا۔ کوئی بھی نہیں چاہتا کہ اس کا اصل دوسروں پہ آشکار ہو۔ ہم دوسروں کو بس اتنا ہی جان پاتے ہیں جتنا وہ چاہتے ہیں۔ اس لیے اپنے بارے میں آپ کو یہی کہوں گا کہ آپ میرے بارے میں محتاط رہیے گا۔ میں واقعی وہ نہیں ہوں جو نظر آتا ہوں۔



اس نے مسکراتے ہوئے ایک آنکھ میچ کر کہا۔ جیلر فیاض کے لیے اس کا رویہ بہت حیران کن تھا۔ جتنے بھی قیدی پہلے دن جیل آتے ہیں۔ وہ ڈرے ہوئے ہوتے ہیں۔ سہمے ہوتے ہیں۔ اپنی آنے والی زندگی کو لے کر پریشان ہوتے ہیں۔ یہ واحد تھا جو اس طرح کھڑا فلسفہ جھاڑ رہا تھا۔

تمہیں جیل اور قید سے کوئی ڈر محسوس نہیں ہو رہا؟ انہوں نے چھتے ہوئے انداز میں پوچھا۔ وہ سر جھٹک کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ سب عارضی ہے۔ کچھ مہینوں بعد ہی سہی لیکن میں یہاں سے باہر ہوں گا تو میں اپنا یہ وقت یہ سوچنے میں برباد کیوں کروں کہ کیا ہوگا؟ بھی جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

اس نے شانے اچکاتے ہوئے بے نیازی سے کہا۔ جیلر فیاض کی بس ہو گئی۔ وہ اس سے زیادہ اس کو برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ منہ اس کی باتوں نے اس کا دماغ گھما کر رکھ دیا تھا۔ اس نے آواز دے کر کمرے سے باہر موجود اہلکار کو بلایا۔

"اسے سیل میں لے جا کہ بند کر دو۔ اور ہاں اسے کچھ کھانے کو بھی دے دینا۔"

Kitab Nagri

"سر بھوک تب لگی تھی ابھی نہیں لگی۔" جاتے جاتے اس نے پلٹ کر کہا تھا۔

چلو کچھ نہیں ہوتا کھالینا۔ جیلر نے جان چھڑائی۔

نہیں سر۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

میں ہر کام اپنے وقت پہ کرنے کا عادی ہوں۔ آپ کے کہنے سے میں اب خود کو زبردستی بھوک تو نہیں لگوا سکتا۔

اف۔۔ اوئے لے جا سے۔ خدا کے واسطے لے جا۔ دماغ کی دہی کر دی ہے اس چھٹانک بھر کے لڑکے نے۔

اس نے اہلکار کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔ منہاس ہنستا ہوا کمرے سے باہر نکلا۔

جیلر کی نظروں نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے منہاس کی چوڑی پشت کا تعاقب کیا تھا۔۔

یہ لڑکا عام نہیں ہے۔ کچھ تو خاص ہے اس میں۔ تبھی تو کافی فون آرہے ہیں کہ اس کا خیال رکھا جائے۔

www.kitabnagri.com

جیلر فیاض بڑبڑاتے ہوئے سیٹ پہ بیٹھ کر منہاس کے بارے میں سوچنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کو جس سیل میں رکھا گیا تھا وہاں پہلے ہی دو قیدی رہ رہے تھے اور انہیں ایک اور کی مداخلت بری طرح سے کھلی تھی۔

جیل ویسی ہی تھی جیسی ہوتی ہے۔ اس کو وہاں کے ماحول سے مانوس ہونے میں ہفتہ لگا تھا۔ پہلے دن جیل کے باتھ روم سے وہ ابکائیاں کرتا ہوا باہر آیا تھا۔

کیا ہے یہ سب؟ باتھ روم کی صفائی نہیں ہوتی کیا یہاں؟ اس نے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے پوچھا۔ باتھ روم کا نام لینے پر ایک بار پھر سے دل خراب ہوا تھا۔

شہزادے تو امریکہ یا برطانیہ کی جیل میں نہیں پاکستان کی جیل میں ہے۔ یہاں تو ایسے ہی چلتا ہے۔ اس کے ساتھی نے کندھے پہ تھکی دیتے ہوئے اسے سمجھایا تھا۔

www.kitabnagri.com

جیل کے پختہ فرش پہ لیٹنے سے اس کی کمر اکڑا گئی تھی۔ پینے کو صاف پانی اور کھانے کو صحت افزا خوراک منیجر نہیں تھی۔ سب سے زیادہ سامنا اس کو جس چیز کا کرنا پڑا وہ تھی bullying.... حراسمنٹ۔۔ ہر ادارے کی طرح جیل میں بھی نئے آنے والے قیدی کو پرانے قیدی جان بوجھ کر تنگ اور زچ کرتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس کے ساتھ بھی ایسا ہی کرنے کی کوشش کی گئی۔ کوشش اس لیے کیونکہ اس نے ان لوگوں کے سارے منصوبوں کو خاک میں ملادیا تھا۔ بالکل اسی طرح جس طرح منصوبے کے خالق بد معاشوں کو دھول چٹائی تھی۔

قیدیوں کا ایک ٹولا یہاں بہت مشہور تھا۔ ان کے بارے میں مشہور تھا کہ جیلر بھی ان سے خار کھا کر اپنا تبادلہ کروا لیتے ہیں۔ وہ سب عمر قید کی سزا والے تھے۔

اسمگلنگ منشیات فروشی اغوا اور نہ جانے اور کتنے ہی مقدموں کا شکار ہو کر وہ یہاں قید ہونے آئے تھے۔ پوری جیل کے قیدیوں پہ ان کا راج چلتا تھا۔ آخر منہاس بھی ایک دن اس ٹولے کی نظروں میں آگیا۔ اس کا جیل میں چوتھا دن تھا۔ اس دن سب قیدی باہر گراؤنڈ میں جمع تھے۔ وہ بھی اپنی بیرک کے ساتھیوں سمیت گپ شپ میں مشغول تھا۔ جب وہ چار لوگوں کا ٹولہ ان کے پاس آکر رکا۔

www.kitabnagri.com

سنو لڑکے۔ سب سے چھٹے بد معاش نے کرخت لہجے میں منہاس کو پکارا۔ وہ ان سنی کر کے اپنے ساتھیوں سے باتوں میں لگا رہ جن کے چہروں پہ اب خوف کے سائے منڈلانے لگے تھے۔

لڑکے تمہیں بلارہے ہیں بہرے ہو کیا؟ ایک نے منہاس کو پیچھے سے پکرتے ہوئے ایک جانب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

سب لوگ اپنی اپنی جگہ پہ کھڑے تماشے کے لیے تیار ہوگئے جواب لگنے والا تھا۔

اس ٹولے کے سرغنہ کا نام وقار تھا جسے سب راڈو کہتے تھے۔ وہ سب نئے آنے والوں کو گراؤنڈ میں سب کے سامنے پیٹا کرتا تھا۔ منہاس نے ایک جھٹکے سے خود کو چھڑایا۔

کیا مسئلہ ہے؟ اس نے ان سے بغیر ڈرے پھاڑ کھانے والے انداز میں پوچھا۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اچانک اسکی قیمض پھاڑ دی۔

قہقہوں کا طوفان پورے گراؤنڈ میں پھیل گیا۔ دوسرا آگے بڑھا۔ اس نے منہاس کے ٹراؤزر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس نے گھما کر اسے لات رسید کی۔ وہ شخص الٹ کر پیچھے کو جاگرا۔

www.kitabnagri.com

ایک دم مجمع پہ سناٹا چھایا۔۔۔۔۔ موت کا سناٹا۔۔۔۔۔ آج سے پہلے کب کسی نے اتنی ہمت کی تھی کہ راڈو کے بندے پہ ہاتھ اٹھائے۔

Posted On Kitab Nagri

وقار عرف راڈو کے چہرے پہ پہلے غصہ پھر اشتعال پھیلا اس سے پہلے وہ کچھ کرتا اس کے دوسرے اور تیسرے ساتھی نے آگے بڑھ کر منہاس کو چھونے کی کوشش کی مگر وہ آگے کو بھاگا۔ وہ دونوں اس کے پیچھے بھاگے۔ منہاس تیز رفتاری سے بھاگتے ہوئے سامنے والی دیوار کے اوپر دو تین قدم چڑھا پھر الٹا ہوتے ہوئے اپنے پیچھے آتے ان دونوں کے سینوں پہ ٹانگیں رسید کیں۔ وہ اس اچانک حملے کی توقع نہیں رکھتے تھے اسی لیے زمین بوس ہوئے۔ اس سے پہلے معاملہ زیادہ بگڑتا تبھی وہاں پولیس کی نفری آگئی۔ جو سب لوگوں کو واپس ان کے ٹھکانوں کی طرف دھکیلنے لگی۔

راڈو اس کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے اپنے ساتھوں سمیت پلٹا تو منہاس نے اونچی آواز سے پکارا۔



منہاس عالم۔۔ قیدی نمبر سات سو بارہ۔۔ سیل نمبر پچیس۔۔

www.kitabnagri.com

وہ اپنے منہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے چلا گیا تو وہ بھی پولیس والوں کے ہمراہ ایک کمرے میں آگیا جہاں اسے دوبارہ فی شرٹ ڈی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد جب وہ اپنے سیل میں داخل ہوا تو دونوں ساتھی نواز اور شاہ نور نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگایا۔

واہ شہزادے کیا خوب کارنامہ سرانجام دیا ہے آج تو نے۔ پورے دو سالوں بعد آج تھوڑی سی خوشی ہوئی ہے۔

ان دونوں کو دو سال پہلے ڈکیٹی کے جرم میں پانچ پانچ سال کی سزا ہوئی تھی۔ ایک سنار کی دوکان کو لوٹتے ہوئے وہ دونوں دوست عین موقع پہ پکڑے گئے تھے۔ دونوں ہی منہاس سے عمر میں دس بارہ سال بڑے تھے۔

تم لوگ مجھے شہزادہ کیوں کہتے ہو میرا نام لیا کرو۔ اس نے کہتے ہوئے وہیں زمین پہ پاؤں پھیلانے۔

یار بڑا عجیب اور اوکھا سا نام ہے تیرا۔ یاد ہی نہیں ہوتا۔ چل تو بتا میں یاد کرتا ہوں تو نام بتا۔۔ کونسا عالم ہے تو؟

www.kitabnagri.com

شاہ نور کو بس اس کے نام کا عالم یاد رہا تھا۔

منہاس عالم۔۔ اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بتایا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

عمر کیا ہے تمہاری؟ اب کی بار نواز نے دلچسپی سے پوچھا۔

بیس سال۔

باپ کا نام کیا ہے؟ شاہ نور نے انٹرویو آگے بڑھایا۔



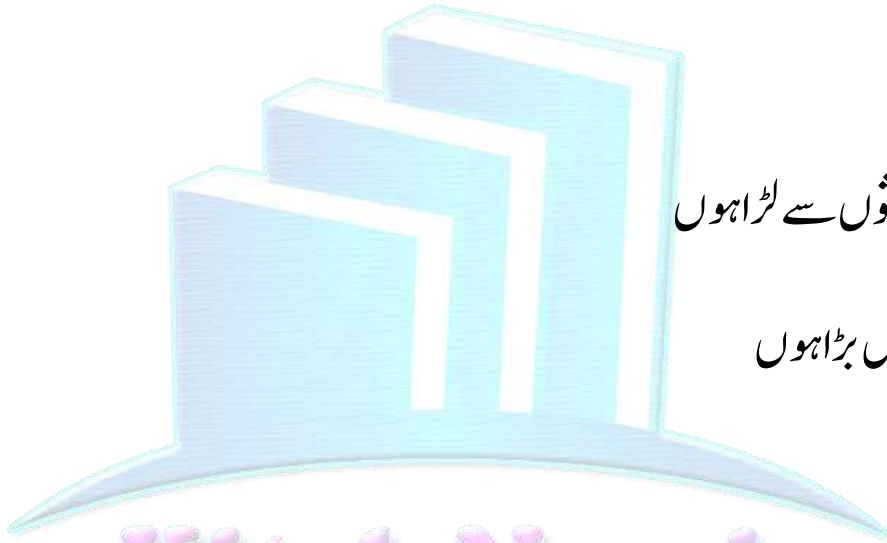
مجھ کو تجربوں نے ہی باپ بن کہہ پالا ہے
سوچتا ہوں کیا لکھوں ولدیت کے خانے میں

اس نے جیل کی سلاخوں سے ٹیک لگاتے ہوئے ہاتھ گردن کے پیچھے رکھے بے نیازی سے شعر پڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

بیس سال کی عمر میں کونسے ایسے تجربے حاصل کر لیے تم نے لڑکے؟ شاہ نور نے آگے کو ہو کر دلچسپی سے پوچھا۔ منہاس اس کے سوال پہ یوں مسکرایا جیسے کہہ رہا ہو کیا بچوں والا سوال ہے؟

میں صرف دکھتا بیس کا ہوں ذہنی طور پہ میں اپنی عمر سے کی سال بڑا ہوں۔ وہ کیا کہتے ہیں۔۔



وقت سے پہلے کی حادثوں سے لڑا ہوں

میں اپنی عمر سے کی سال بڑا ہوں

آج اس کو شعر پہ شعر سو جھ رہے تھے۔ جانے کیوں آج اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ہر بات کا جواب وہ اشعار میں ہی دے۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اپنے بستر پہ آیا۔ بستر بھی کیا تھا۔ جیل کے پختہ فرش پہ ایک میلی سی چادر بچھائی گئی تھی۔ منہاس عالم کو لیٹتے ہوئے اپنے عیاشی کے دن یاد آئے۔

ہم نہیں جانتے یہ نہیں جانتے

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ہے خبر در خبر بے خبر زندگی

ہے کہیں سینکڑوں ایکڑوں کا محل

اور کہیں ایک کمرے کا گھر زندگی



خط کے چھوٹے سے تراشے میں نہیں آئیں گے

غم زیادہ ہیں لفافے میں نہیں آئیں گے

Posted On Kitab Nagri

ہم نہ مجنوں ہیں، نہ فرہاد کے کچھ لگتے ہیں

ہم کسی دشت تماشے میں نہیں آئیں گے

مختصر وقت میں یہ بات نہیں ہو سکتی

درد اتنے ہیں خلاصے میں نہیں آئیں گے

اگلے کی دن اس کے کافی مشکل گزرے تھے۔ وقار عرف راڈو سے اس کی کی جھڑپیں ہوئیں تھیں۔ منہاس کے آنے سے اس کے بنائی ہوئی خوف کی دیو ایں ٹوٹ رہی تھیں۔ قیدی اب اس کی بجائے منہاس کی طرف ہونے لگے تھے۔ مجبوراً اسے منہاس سے مفاہمت کرنی پڑی تھی۔

www.kitabnagri.com

سنو لڑکے ایک اور ایک گیارہ ہوتے ہیں تم میں آگ اور پانی کا طوفان ایک ساتھ ہے۔ تم میرے ساتھی بن جاؤ ہم دونوں فائدے میں رہیں گے۔ اس نے ایک دن منہاس سے کہہ ہی دیا اور اس نے بھی کچھ سوچتے ہوئے اس کے ساتھ کی حامی بھر لی۔

Posted On Kitab Nagri

انکل اسے ملنے آئے تو کافی ناراض لگ رہے تھے۔

منہاس تمہیں پانچ ماہ کی قید ملی ہے۔ اگر اپنا رویہ جیل میں اچھا نہیں رکھو گے تو وقت سے پہلے پیرول پہ رہا نہیں ہو سکو گے۔

انکل نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ اس نے بے زاری سے نظریں پھیریں۔

جانے دیں انکل۔ کون رکھتا ہے جیل میں اچھا رویہ؟ یہاں تو ایک سے بڑھ کر ایک بد معاش ہے۔ ان سے بچ کہ شریفوں کی طرح رہنا یہاں ممکن نہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم لوگوں کو طاقت کی بجائے اپنے دماغ سے کنٹرول کرنا کیوں نہیں سیکھ لیتے منہاس؟ مجھے یقین ہے یہ چیز تمہیں بہت فائدہ دے گی۔

Posted On Kitab Nagri

انگل نے کلتے ہوئے اس کو مخلصانہ مشورہ دیا۔ اس پہ اب بھی ان کی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا وہ ہنوز منہ پھیرے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ انگل کی بات اس نے غیر دلچسپی سے سنی تھی۔

یہاں طاقت ہی سب کچھ ہے انگل۔ جیل میں دماغ چلانے والا ماحول منیسر نہیں ہے۔ اب میں ان لوگوں کے خلاف پلاننگ کرتا پھروں جن کو میں دو تیج مار کر سیدھا کر سکتا ہوں؟
اس نے برامانتے ہوئے کہا تھا۔ انگل کی تجویز اسے پسند نہیں آئی تھی۔

پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ تم۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انگل آپ شاید کوئی ضروری بات کرنے آئے ہیں وہ کریں۔ اس نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ لب بھیج کر رہ گئے۔ وہ بہت ضدی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں کرنے تو میں ضروری بات ہی آیا ہوں۔ تم یہ بتاؤ کہ جیل کے کیا حالات ہیں۔ انکل نے اسے جیل میں اسی لیے بھجوا یا تھا کہ وہ یہاں کے حالات پہ نظر رکھ کر انہیں رپورٹ دے جو ان کو آگے پہنچانی تھی۔

حالات تو یہاں ٹھیک ہی چل رہے ہیں۔ کوئی خطرے والی بات نہیں ہے۔ اسے لگا کہ وہ کوئی دہشت گردی یا اسی قسم کے کسی اور تحفظ کا شکار ہیں۔



نہیں یہاں حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ تمہیں نظر رکھنی ہوگی۔

کیا مطلب نظر رکھنی ہوگی؟ وہ چونکا۔ کس چیز کا خطرہ ہے یہاں؟

www.kitabnagri.com

سمگلنگ کا۔ انہوں نے سنسنی خیز لہجے میں کہا۔

یہاں جیل میں کچھ ایسے افراد ہیں جو جیل میں منشیات پہنچا رہے ہیں۔ ان کا باہر کی دنیا سے رابطہ ہے تمہیں ان لوگوں کو تلاش کرنا ہے وہ بھی چھوٹے سے پہلے پہلے۔۔ کیونکہ معاملہ منشیات سے کہیں آگے کا ہے۔ جو لوگ

Posted On Kitab Nagri

یہاں سے رہا ہوتے ہیں وہ بعد میں باہر جا کر ایک مخصوص گینگ میں شامل ہو جاتے ہیں جہاں انہیں منشیات فروشی کے دھندے پہ لگا دیا جاتا ہے۔

منہاس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔ وہ ان کے ایک ایک لفظ کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

میں کچھ سمجھا نہیں یہ سب آپ کو کس نے کہا؟ اور مجھے اس سب میں انوالو کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ وہ دھیرے سے غرایا۔



ضرورت تھی منہاس۔ انکل نے اسے پچکارنے والے انداز میں کہا۔
یہ کام تم سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا۔ ایف آئی اے کی تحقیقات کے اعداد و شمار کے نتیجے میں یہ سب تمہیں بتا رہا ہوں۔ خود سے نہیں کہہ رہا۔

Posted On Kitab Nagri

انگل نے اسے پہلے یہ سب نہیں بتایا تھا۔ یہ سب اسے اب بتایا جا رہا تھا۔ اسے غصہ آنے لگا۔ اگر انگل اس کو ان جیل والے چکروں میں نہ ڈالتے تو اب تک وہ جہانگیر رندھاوا سے سراج پاشا کے بارے میں معلومات نکلوا چکا ہوتا۔

انگل آپ نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔ آپ ایسا کر سکتے ہیں میرے ساتھ؟ اس نے غم و غصے سے جیل کی سلاخوں کو ہلاتے ہوئے چلا کر کہا۔

منہاس تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو سب کچھ تمہیں بتایا تو تھا۔
وہ شکڈ ہوگئے تھے اس کی بات سن کر۔

Kitab Nagri

لیکن یہ نہیں بتایا کہ آپ کا قانون مجھے استعمال کر رہا ہے۔ اس نے درشتی سے کہا۔

تم قانون کی مدد کر رہے ہو۔ استعمال نہیں ہو رہے۔ انگل نے اسے تحمل سے سمجھانے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

واٹ ایور۔ اس نے بگڑے تیور لیے ہاتھ جھلائے۔

مجھے آپ نے یہ کہا تھا کہ سی ٹی ڈی کو کچھ رپورٹ دینی ہے۔ اب آپ اور نہ جانے کس ایجنسی کے چکروں میں مجھے پھنسا رہے ہیں۔ مجھے نہیں کرنا کچھ بھی۔ جیل میں تو آ گیا ہوں۔ اب اور پتا نہیں آپ کا یہ قانون کیا چاہتا ہے مجھ سے۔ خود کے کرنے والے کام مجھ سے کروا رہا ہے۔

وہ جیل کے ماحول سے سخت تنگ آچکا تھا۔ انکل سے بھی بدگمان ہو رہا تھا۔ اس وقت اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ان سب نام نہاد قانونی اداروں کو بھاڑ میں بھیج کر صرف وہی کرے جو اس کا دل چاہتا ہے۔

Kitab Nagri

دیکھو منہاس میں جو بھی کر رہا ہوں اس میں ہمارا بھی بھلا ہے اور تمہارا بھی۔ ایک بار اگر تم یہاں منشیات فروشوں کا سراغ لگاؤ تو بہت چانسز ہیں کہ تمہیں ایف آئی اے میں بھرتی کر لیا جائے۔

انکل نے اپنے تئیں اسے ترغیب دی تھی یا لالچ وہ سمجھ نہیں سکا۔ استہزائیہ انداز میں سر جھٹکتے ہوئے وہ ہنسا۔

Posted On Kitab Nagri

اور آپ سے کس نے کہا کہ مجھے ایف آئی اے میں بھرتی ہو کر ملک و قوم کا نام روشن کرنا ہے۔

تو کیا ساری زندگی ایسے ہی رہو گے؟ کبھی سوچا ہے کہ آج سے کچھ سالوں بعد تم کس مقام پہ کھڑے ہو گے۔ بدلہ بدلہ بس اسی کے گرد تمہاری ذات گھوم رہی ہے۔ مجھے بتاؤ کیا کر لو گے بدلہ لے کر۔ سکون چین تو پا نہیں سکو گے تو پھر اختتام پہ تمہارے ہاتھ کیا بچے گا۔

انگل نے بھی اشتعال میں آتے ہوئے اس پہ ساری حقیقت واضح کی۔ وہ دانت پہ دانت جمائے سلاخوں پہ ہاتھوں کی گرفت سخت کرتے ہوئے چند لمحے انہیں دیکھتا رہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ بھی نہ بچے میرے پاس۔ میں سڑک پہ آ جاؤں یا بھیک مانگنے کی نوبت آ جائے یا چاہے اس سے بھی برا کچھ ہو جائے میں آپ کے سو کالڈ قانون کے پاس مدد لینے کبھی نہیں آؤں گا جو اپنے فائدے کے لیے کسی سولین کو بھی استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تنفر سے کہتے ہوئے پیچھے ہٹا۔ آج تک انکل نے اس سے یا اس نے انکل سے اس طرح بات نہیں کی تھی۔ ہمیشہ پرسکون اور اچھے انداز میں بات ہوئی تھی مگر آج سب کچھ الٹ ہو گیا تھا۔

سولین؟ سولین کہہ رہے ہو تم اپنے آپ کو؟ تمہارا کیا خیال ہے جو کارنامے تم انجام دینے کا سوچ رہے ہو اس کے بعد تم ایک شہری رہو گے؟ تم مجرم بن جاؤ گے اور پھر آخر میں تمہارا انجام یہی ہوتا جیل۔۔۔۔۔ قید۔۔۔۔۔ وہ بھی لمبے عرصے کے لیے۔ اسی لیے تمہیں یہاں بھیجا کہ یہاں کی زندگی کو دیکھ کر تم سبق سیکھ سکو۔ قید آسان نہیں ہوتی منہاس عالم۔ اس پانچ ماہ کی قید کے پیچھے یہی مقصد تھا کہ تم ایک لمبی قید سے بچ سکو۔ حال دیکھو تم اپنا۔ ابھی ایک ڈیڑھ مہینے میں تم اکتاگئے ہو تو سوچو جن راستوں پہ چلنے کا تم سوچ رہے تھے اس کے نتیجے میں یہ جیل تمہارا مقدر بنتی وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

Kitab Nagri

وہ کہہ کر رکے نہیں تھے۔ لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے چلے گئے۔ اسے معلوم تھا اس نے انکل کو ناراض کر دیا ہے۔

.....

Posted On Kitab Nagri

وفاقی تحقیقاتی ادارہ (مخفف ایف آئی اے) سیکریٹری داخلہ پاکستان کے زیر کنٹرول ایک بارڈر کنٹرول، جوابی استخبار اور سیکورٹی ایجنسی ہے، جو کثیر جہتی، سنجیدہ اور منظم جرائم مثلاً میگریشن، غیر قانونی انسانی اسمگلنگ، انسداد رشوت ستانی، تحفظ حقوق دانش، سائبر کرائم، منی لانڈرنگ وغیرہ سے متعلق امور کو دیکھتا ہے۔

ایف آئی اے کب قائم ہوا؟

وفاقی انتظام کے تحت پولیس کا ایک ادارہ سب سے پہلے 1942ء میں جنگ عظیم دوم میں شروع ہوا تا کہ اس وقت کی حکومت ہندوستان کے محکمہ سپلائی اور خریداری میں ہونے والی خوفناک کرپشن کی تحقیقات کی جائیں۔ اس کا نام اسپیشل پولیس اسٹیبلشمنٹ رکھا گیا۔ پاکستان کے 1947ء میں قیام کے بعد اس کا نام پاکستان اسپیشل پولیس اسٹیبلشمنٹ رکھا گیا۔ جرائم کی تحقیقات کے لئے وفاقی حکومت کے تقاضے بڑھتے جا رہے تھے، اور جناب جی احمد نے "پولیس ریفارمز" پر اپنی رپورٹ 07-04-1972 کو کابینہ میں پیش کی جس میں اسمگلنگ، منشیات، کرنسی، جرائم غیر ملکیوں سے متعلق قوانین کے نفاذ اور بین الصوبائی اثرات والے معاملوں سے عہدہ براہونے کے لئے ایک وفاقی پولیس کی تنظیم بنانے کی سفارش کی گئی جس کے نتیجے میں ایف آئی اے ایکٹ 1974 (ایکٹ 1975 VIII) کا اجراء 1975 کو ہوا، جس سے وفاقی ادارہ تحقیقات (فیڈرل انویسٹیگیشن ایجنسی) قائم ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

ایف آئی اے کا صدر دفتر اسلام آباد میں ہے اور وہ ایک علیحدہ ٹریننگ ایف آئی اے اکیڈمی بھی رکھتا ہے، جو اسلام آباد میں بھی 1976 میں کھولی گئی تھی۔ 2002 میں، ایف آئی اے نے انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹکنالوجی (آئی سی ٹی) سے متعلقہ جرائم کی تحقیقات کے لیے ایک ماہر ونگ تشکیل دیا۔ اس ونگ کو عام طور پر سائبر کرائمز کے لیے نیشنل رسپانس سینٹر (NR3C) کے نام سے جانا جاتا ہے اور اسے 12 ہیکرز کو گرفتار کرنے کا سہرا حاصل ہے، جس سے سرکاری خزانے میں لاکھوں ڈالر کی بچت ہوئی ہے۔ ایف آئی اے کے اس ونگ میں جدید ترین ڈیجیٹل فرانزک لیبارٹریز ہیں۔ جن کا انتظام اعلیٰ تعلیم یافتہ فرانزک ماہرین کرتے ہیں۔ اور یہ کمپیوٹر اور سیل فون فرانزک، سائبر/الیکٹرانک جرائم کی تحقیقات، انفارمیشن سسٹم آڈٹ اور ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ میں مہارت حاصل ہے۔ این آر سی کے افسران پاکستان میں پولیس اور قانون نافذ کرنے والے دیگر اداروں کے افسران کے لیے تربیت دیتے ہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مشن اور مقاصد۔۔۔

ایف آئی اے کا بنیادی مقصد اور ترجیح ملک کے مفادات کا تحفظ اور پاکستان کا دفاع، فوجداری قانون اور ملک میں قانون نافذ کرنا ہے۔ اس کا موجودہ مشن درج ذیل ہے:

Posted On Kitab Nagri

میرٹ کی ثقافت کو فروغ دینے، مستقل پیشہ ورانہ تربیت فراہم کرنے، موثر اندرونی احتساب کو یقینی بنانا، ٹکنالوجی کے استعمال کی حوصلہ افزائی اور معنی خیز رائے کا طریقہ کار رکھتے ہوئے ایف آئی اے میں فوقیت حاصل کرنا۔

سربراہ:

ایف آئی اے کا سربراہ ڈائریکٹر جنرل گریڈ اکیس 21/بائیس 22 کا بڑا پولیس آفیسر ہوتا ہے۔ جس کے صدر دفاتر اسلام آباد میں ہیں۔ ایف آئی اے کے موجودہ ڈائریکٹر جنرل جناب محمد اکبر خان ہوتی، PSP ہیں۔

www.kitabnagri.com

ایف آئی اے کی سربراہی مقررہ ڈائریکٹر جنرل کرتے ہیں جو وزیراعظم کے ذریعہ مقرر ہوتا ہے۔ ڈائریکٹر ایف آئی اے کے لیے تقرری یا تو پولیس کے اعلیٰ عہدے دار یا سول بیورو کریسی سے ہوتی ہے۔ ایف آئی اے کے ڈائریکٹر جنرل کو پورے ملک میں پھیلائی جانے والی کارروائیوں کی موثر نگرانی اور آسانی سے چلانے کے لیے تین ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرلوں اور دس ڈائریکٹرز کی مدد حاصل ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ایف آئی اے کی نگرانی کون کرتا ہے؟

وزارتِ داخلہ، حکومت پاکستان، ایف آئی اے کی نگرانی کرتی ہے۔

وفاقی ادارہ تحقیقات (ایف آئی اے) کیا کرتی ہے؟

ایف آئی اے کا بنیادی کام اسمگلنگ، مشنات، کرنسی جرائم، غیر ملکیوں، امیگریشن و پاسپورٹ اور بین الصوبائی مضمرات والے معاملات سے متعلق قوانین کا نفاذ ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں اسمگلنگ، رشوت خوری، جرائم اور سائبر/الیکٹرونک جرائم کی شکایت کیسے درج کروا سکتا ہوں؟

Posted On Kitab Nagri

ایف آئی اے کی ویب سائٹ پر شکایات مرکز والے لنک پر کلک کریں اور شکایات فارم میں اپنی شکایت کی تفصیلات ڈالیں۔ شکایت پر فوری عمل شروع ہو جائے گا اور اس کی کیفیت کے متعلق شکایت کنندہ کو مطلع کر دیا جائے گا۔

ایف آئی اے کا انسانی اسمگلنگ روکنے میں کیا کردار ہے؟

انسانی اسمگلنگ قومی و بین الاقوامی سطح پر ایک سلگتا ہوا مسئلہ ہے۔ اس لیے حکومت اس پر بھرپور توجہ دے رہی ہے۔ انسانی اسمگلنگ کے خلاف کی جانے والی کوششوں کا جائزہ لینے اور نگرانی کے لئے وزارت داخلہ میں ایک اسٹیرنگ کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جو انٹ سیکریٹری (سیکیورٹی) وزارت داخلہ رابطہ اور معلومات کے لئے اس کے فوکل پوائنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔ بڑی ایجنسی ہونے کے ناطے سے ایف آئی اے صدر دفاتر میں اینٹی ٹریفیکنگ یونٹ کے نام سے ایک شعبہ بنایا گیا ہے۔ جو انسانی اسمگلنگ سے متعلق تمام معاملات پر موثر کارروائی کرے گا۔

.Major 10 units

Posted On Kitab Nagri

Counterterrorism Wing (CTW)

Crime wing (CW)

(انٹرپول) National Central Bureau (NCB)

Immigration Wing (IW)

Technical Wing (TW)

Legal Branch (LB)

Anti-human Trafficking Wing (AHTW)

Administration Wing (AW)

Economic Crime Wing (ECW)

Complaint Center (CC)



Posted On Kitab Nagri

.....

زمان انکل ایماندار اور محب وطن ہونے کے ناطے اپنے ڈپارٹمنٹ میں کافی مقبول تھے۔ اپنی اس عادت کی وجہ سے بہت سے تبادلے بھی ہوئے۔ راہ میں کافی مشکلات بھی آئیں لیکن انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ باعزت طور پر ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ سے پہلے ہی ان کو ایک ٹیم میں شمولیت کی دعوت دے دی گئی تھی۔ یہ ٹیم مختلف ایجنسیوں کے کچھ افراد پہ مشتمل تھی۔ ان کا کام تھا ایک ساتھ مشن کر کے ملک میں امن و سلامتی قائم رکھی جائے۔

انہوں نے بلا کسی تامل کے وہ دعوت قبول کر لی۔ یوں وہ ابھی تک اسی کارِ خیر سے جڑے ہوئے تھے جس کی ابتدا ان کے آباؤ اجداد کر گئے تھے۔ اس ٹیم کی یہ خصوصیت تھی کہ ایک دفعہ جب یہ کسی کے پیچھے پڑ جاتے تھے تو مجرم کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیتے تھے۔ بہت سے اشتہاری اور خطرناک مجرم جو عدالت سے رہائی پا چکے تھے اس ٹیم کی عدالت میں سزا پا چکے تھے۔ اس ٹیم کو خفیہ رکھا گیا تھا۔ صرف قابل اعتبار اور بھروسے کے لوگ شامل کیے جاتے تھے۔ اس ٹیم کے ممبران کو believers (یقین رکھنے والے) کہا جاتا تھا۔ اس ٹیم کی سربراہی ایف آئی اے کے ایک ڈائریکٹر کرتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جن دنوں منہاس اپنے ماں باپ کے قاتل ڈھونڈنے کی کوشش میں تھا۔ ٹیم کے ارکان سرانج پاشا کے پیچھے تھے۔ اسی مقصد کے لیے انہوں نے جہانگیر رندھاوا کے گینگ میں اپنے ایک آدمی کو گارڈ بنا کر شامل کر دیا تھا۔ منہاس کا نہ تو اس ٹیم میں شامل ہونا بنتا تھا اور نہ ہی اس کو کوئی مشن وغیرہ سونپا گیا تھا۔ یہ زمانہ انکل تھے جو منہاس کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ انہوں نے ہی اسے جان بوجھ کر جیل بچھوایا تاکہ وہ سبق حاصل کر سکے اور اچھے کاموں کی طرف راغب ہو۔ اس مقصد کے لیے ان کی اپنے ہیڈ سے پہلے ہی ساری بات ہو چکی تھی۔ آج کل میں ویسے بھی جیل میں ان کو کوئی بندہ چاہیے تھا جو معلومات ان تک پہنچا سکتا۔ زمانہ انکل نے اپنی ذمہ داری پہ منہاس کو بلا واسطہ اس سبب میں شامل کیا۔ وہ صرف اتنا چاہتے تھے کہ اس کا دھیان کسی اور طرف ہو جائے اور وہ ان انتقام وغیرہ کے چکروں سے نکل آئے۔

ان کا آدھا پلان تو کامیاب ہو گیا۔ منہاس جیل کے حالات دیکھ کر خاصا اوب چکا تھا۔ ان کے خیال میں وہ اچھے سے سبق سیکھ چکا تھا۔ اب جیسے ہی وہ ان کو معلومات وغیرہ دے دیتا وہ اس کو چھڑوا لیتے۔ بعد کے لیے ان کا یہی خیال تھا کہ کسی بھی طریقے سے منہاس کو اپنی ٹیم میں شامل کر لیں۔

Posted On Kitab Nagri

جیلر فیاض اسے کافی اچھے طریقے سے رکھے ہوئے تھے۔ بہت دفعہ اپنے آفس میں بلا کر اس کو چائے بھی پلواتے رہتے تھے۔ انہیں منہاس کے طور اطور بہت اچھے لگتے تھے۔ سب سے بڑی بات اس نے آتے ہی راڈو جیسے وحشی کو نکیل ڈال دی تھی جس کی وجہ سے اب ان کی جیل کا ماحول اچھا ہو گیا تھا ورنہ وہ یہاں نہ ہونے کی وجہ سے بہت مشکلات کا شکار ہو رہے تھے۔

اس روز بھی حسب معمول وہ ان کے دفتر میں بیٹھا چائے پی رہا تھا۔ ساتھ ساتھ جیل کے حالات پہ بھی بات چیت ہو رہی تھی۔

ویسے سر میں نے سنا ہے کہ جیل میں باہر سے منشیات آرہی ہے۔ کیا سچ ہے یہ سب؟

اس نے بظاہر سر سرری سا پوچھا تھا مگر چائے پیتے جیلر فیاض کے ہاتھوں میں کپ لڑا تھا۔ منہاس نے بغور ان کے چہرے کے اڑتے رنگ دیکھے۔

نن۔ نہیں۔ ایسا۔ تو کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

تمہیں ضرور غلط فہمی ہوئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ارے جانے دیں سر۔ کیسی غلط فہمی۔ میں خود اندر کے لوگوں کے ساتھ دو چار شفٹیں لگا چکا ہوں کو کین کی۔ اس نے آنکھ دباتے ہوئے ذرا آگے کو ہوتے ہوئے آہستگی سے کہتے ہوئے اندھیرے میں تیر چلایا۔

آپ کہیں تو میں نام بتا دوں کہ کن لوگوں کے ساتھ؟ اس کی آواز ابھی بھی دھیمی تھی مگر جیلر فیاض کو لگا کہ اس کی آواز کی گونج پوری جیل میں گونج رہی ہے۔

انہوں نے کپ میز پر رکھتے ہوئے اسے دیکھا جواب مزے سے چائے کے گھونٹ بھر رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں کچھ سمجھ نہیں پا رہا۔

منہاس نے آرام سے چائے ختم کر کے کپ میز پر رکھا۔ ان کے پاس پڑے ٹشو باکس سے چند ٹشو نکال کر منہ صاف کیا۔ ایک لمبی انگڑائی لی۔ وہ اصل میں ان کے صبر کا امتحان لے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا سر میں چلتا ہوں۔ چائے کے لیے شکریہ۔ اس نے ہاتھ ماتھے پہ لے جا کر سلام کیا۔

بیٹھو ادھر۔ تم کہیں نہیں جا رہے۔ مجھے بتاؤ کس نے بتایا تمہیں یہ سب؟ اور کیا کیا جانتے ہو تم؟

انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بٹھاتے ہوئے کہا۔ وہ تابعداری سے بیٹھ گیا۔

کیا جانتے ہو تم؟ انہوں نے شکستگی سے سوال دہرایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سب کچھ۔ منہاس نے لطف لیتے ہوئے بتایا۔

سب کچھ مطلب؟

Posted On Kitab Nagri

سب کچھ مطلب سب کچھ۔ مثلاً اس جیل میں ڈر گز کہاں سے آرہی ہیں۔ کس کی مدد سے آرہی ہیں۔ کیوں آرہی ہیں۔ کون کون اس سب میں ملوث ہے میں سب جانتا ہوں۔

اب کی بار اس نے میز پہ ہاتھ رکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ جیلر فیاض کے ہوش اڑے۔ انہوں نے تھوک نگلتے ہوئے حواس باختگی سے پوچھا۔



کون؟ کون ملوث ہے اس سب میں؟

آپ۔۔۔۔۔ منہاس نے سکون سے دھماکہ کیا۔

میرا مطلب ہے آپ بھی ملوث ہیں۔ باقی جیل کے اندر کے لوگوں سے تو میں باخوبی واقف ہوں۔ راڈو گینگ کے علاوہ دو ٹولے اور ہیں جو جیل میں لوگوں کو ڈر گز کا عادی بنا رہے ہیں۔ باہر سے یہ ساری منشیات آپ کی مدد سے اندر آرہی ہے۔ میں آپ کو کوئی درس وغیرہ نہیں دوں گا کہ یہ سب غلط کر رہے ہیں آپ یا آپ کیوں ایسا کر رہے ہیں؟ میں وجہ نہیں پوچھوں گا صرف اتنا پوچھوں گا کیا اس سب سے نکلنے میں، آپ میری مدد چاہیں گے؟

Posted On Kitab Nagri

اس نے سپاٹ انداز میں ان کے چہرے کے اتاؤ چڑھاؤ کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا۔

جیلر فیاض کا وہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں خون نہیں۔ وہ لڑکا تناسب کچھ جانتا ہو گا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

منہاس نے اٹھنا چاہا مگر ایک بار پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر جانے سے روک دیا گیا۔

میری بیٹی۔۔ میری معصوم بیٹی۔۔ وہ صرف دس سال کی ہے۔ انہوں نے اسے جنسی درندگی کا نشانہ بنایا۔ اس کی ویڈیو بھی بنائی۔۔ مم۔۔ مجھ سے کہا کہ اگر میں نے ان کی مدد نہ کی تو وہ اس کی ویڈیو۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جیلر فیاض نے کپکپاتے ہوئے بتانا شروع کیا تھا۔ ایک باپ کے لیے اپنی بیٹی کا اس انداز میں ذکر کتنی تکلیف کا باعث ہے وہ ان کے آنسو دیکھ کر سمجھ سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ میری بیٹی کو بدنام کر دیں گے۔ میں مجبور ہو گیا۔ اپنی بیٹی کی عزت کی خاطر میں بزدلوں کی طرح چپ ہو گیا۔
کچھ نہ کر سکا۔ ان۔ کو کچھ نہ کہہ سکا۔۔۔

جیلر فیاض نے روتے ہوئے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ اس وقت وہ ایک باپ تھے صرف باپ۔ وہ انہیں قانون، ایمانداری، دوسروں کی زندگی اور اس قسم کی باتیں نہیں سنا سکتا تھا۔

آپ نے اعلیٰ افسران یا کسی ایجنسی سے رابطہ کیوں نہیں کیا؟ اس نے ان کو پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے پوچھا۔

کوئی فائدہ نہیں تھا۔ میں بہت ڈر گیا تھا۔ اگر ان کو ذرا بھی بھنک پڑ جاتی تو میری بیٹی کی بدنامی ہو جاتی۔ اور ویسے بھی اعلیٰ افسران میں سے بہت سارے اس سب میں شامل ہیں۔ میں کس سے شکایت کرتا۔

انہوں نے تلخی سے کہا۔ وہ تاسف سے افسوس کر کے رہ گیا۔ قانون کی اس بھیانک تاریک پہلو سے تو کسی کو بھی انکار نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ مجھے ان کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں آپ کو ان سب سے نکال بھی لوں گا اور کسی بھی حوالے سے آپ کا نام بھی نہیں آئے گا۔ آپ نہیں جانتے مگر ایف آئی ان منشیات فروشوں کے پیچھے پڑ چکی ہے۔ آج نہیں تو کل وہ سب جان لیں گے اس لیے بہتر یہی ہے کہ آپ مجھ پہ اعتبار کریں۔

اس نے ان کو تسلی دیتے ہوئے اپنے ساتھ کی بھرپور یقین دہانی کروائی۔ جیلر فیاض کو بھی اب سمجھ میں آرہا تھا کہ وہ اتنا سب کچھ کیوں جانتا تھا مگر کیسے جانتا تھا وہ یہ سمجھ نہیں سکے۔ اپنے تئیں وہ بہت محتاط تھے مگر اگر پھر بھی اگر منہا۔ سب کچھ جان گیا تھا تو ان کو واقعی اس سب سے نکلنے کی شدید ضرورت تھی۔

اپنا فون دیں۔ سب کچھ سننے کے بعد اس نے کہا۔ انہوں نے بلا تامل فون نکالا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ نہیں۔ وہ والا فون دیں جس سے وہ لوگ آپ سے رابطہ کرتے ہیں۔ اس کال کے لیے بھی آفیشل سم استعمال نہیں کر سکتے۔

اچھا۔۔ انہوں نے نچلی دراز سے ایک اور موبائل نکال کر اس کے حوالے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے لطیف بھائی کو کال کی۔۔

منہاس بول رہا ہوں بھائی۔ اس نے رابطہ ہوتے ہی کہا۔ دوسری جانب سے بھرپور حیرت کا اظہار کیا گیا۔

منہاس۔۔ تم تو جیل میں تھے نہ۔۔ رہا ہو گئے؟

ابھی بھی جیل میں ہی ہوں۔ آپ سے اک ضروری کام ہے۔ اس نے کوفت سے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

واہ جیل میں ہوا اور مجھے فون کر رہے ہو۔ کمال آدمی ہو یا تم۔

بھائی وقت نہیں ہے میرے پاس۔ کام کی بات کریں۔ اس نے ٹوکتے ہوئے کہا تو لطیف نے ہر بڑا کر معذرت کی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا سوری۔۔ تم بات کرو۔

بھائی مجھے لادی گینگ کی معلومات چاہیں۔ ان کے دو چار لوگوں کے نام آپ کو بتاتا ہوں ان کے بارے میں بھی مکمل معلومات مجھے کل تک چاہیں بشمول ان کے ٹھکانوں تک۔

اس نے چار لوگوں کے نام بتا کر کال بند کر دی۔ وہ زمان انکل سے یہ سب نہیں کروا سکتا تھا۔ وہ کبھی بھی وضاحت مانگے بغیر کچھ نہ کرتے اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ جیلر فیاض کا نام آگے آئے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے فون واپس کرتے ہوئے ان کو آگے کی حکمت عملی سمجھائی۔

بات کرتے کرتے اس نے رک کر سوال کیا۔

کیا آپ کو مجھ پہ اعتبار ہے؟

Posted On Kitab Nagri

اگلے دن اس نے دوبارہ فون کر کے لطیف بھائی سے ساری معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اب اسے اگلے مرحلے کا انتظار تھا۔

کچھ دنوں بعد رات کے بارہ بجے جیسے ہی منشیات اگلی کھیپ آئی جیلر فیاض نے پلان کے مطابق واپس بھیج دی یہ کہہ کر کہ ابھی حالات ٹھیک نہیں ہیں۔

منہاس کے لیے انہوں نے کپڑوں کا انتظام کر دیا تھا۔ اسے جیل سے چوری چھپے باہر نکالنے کے بعد انہوں نے اس کے ہاتھ پکڑ کر التجا کی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منہاس مجھے یقین ہے تم مجھے دھوکہ نہیں دو گے۔

آپ فکر نہ کریں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اس نے منہ پہ مفلر باندھتے ہوئے سر پہ ٹوپی پہنی۔

Posted On Kitab Nagri

جیل سے کچھ فاصلے پر لطیف بھائی کے بھیجے ہوئے آدمی کھڑے تھے۔ اس کے آتے ہی سب گاڑی میں بیٹھ گئے اور اس گاڑی کا پیچھا شروع کر دیا گیا۔

اگر تو یہ وہیں گئے جس ٹھکانے کی اطلاع لطیف بھائی نے دی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اگر یہ کسی اور جگہ گئے تو آدھے لوگ اس گاڑی کے پیچھے جائیں گے اور آدھے میرے ساتھ ان کے ٹھکانے پر۔

اس نے گاڑی کو اپنی نظروں میں رکھتے ہوئے پلان سمجھایا۔ سب نے ہاں میں سر ہلا کر اس کو منظوری دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گاڑی اسی راستے کی طرف جارہی تھی جس طرف ان کے ٹھکانے تھے۔

منہاس سمیت وہ کل چھ افراد تھے۔ گاڑی ایک گودام کے اندر چلی گئی تھی۔

منہاس نے اپنی گاڑی کچھ دور رکوائی تھی۔ اس نے ایک نمبر پہ کال ملائی۔

Posted On Kitab Nagri

ایڈریس بھیج رہا ہوں۔۔ ساری کھیپ اس ایڈریس پہ پہنچ چکی ہے۔ جن چار لوگوں کی تصویر بھیج رہا ہوں وہ لوگ بچے نہیں چاہیں باقی جس کے ساتھ چاہے جو سلوک کرنا۔

اس نے سفاکی سے کہتے ہوئے فون بند کیا۔

آدھے گھنٹے بعد اس سنسان علاقے میں ایک ٹرک کی آمد ہوئی جس سے مسلح افراد اتر کر اس گودام کے اندر چلے گئے۔ یہ گودام آبادی سے کچھ فاصلے پہ تھا۔ اس لیے پولیس کو اطلاع ملنے تک ساری کاروائی ہو چکی ہوتی۔

کچھ لمحوں بعد گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے فضا گونج اٹھی تھی۔ دس منٹ کے تصادم کے بعد دھماکوں اور گولیوں کی گونج تھمی۔

www.kitabnagri.com

اس کے موبائل پہ رنگ ہوئی۔ یس کا بٹن دبایا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بولو۔۔

ہمارا کام ہو گیا ہے۔۔ گراؤنڈ فلور پہ تمہارے مطلوبہ چاروں آدمی مرے پڑے ہیں۔ اٹھالینا۔

دوسری جانب سے کہہ کر کال کاٹ دی گئی۔ اگلے پانچ منٹوں میں اس کے آدمیوں نے گودام کے اندر جا کر مطلوبہ چاروں آدمیوں کو لا کر گاڑی کے اندر لا دیا۔ منہاس کے ساتھ صرف ایک آدمی رہا باقی وہیں سے چلے گئے۔

پولیس کے سائرن بجتے سنائی دے رہے تھے۔ منہاس نے جلدی سے گاڑی کا رخ موڑا اور پولیس کے آنے سے قبل وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ ان چاروں کو ایک مکان میں لے آیا تھا۔ رات کے اس پہر اس کاروائی کی کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی تھی۔ کچھ دیر تک جیلر فیاض بھی وہیں آگئے۔

منہاس کام ہو گیا؟ انہوں نے آتے ہی سوال کیا۔

جی ہو گیا۔ وہ ان کو لے کر ایک کمرے میں آگیا۔

وہاں بیڈ اور دو کرسیوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ یہ فیضی کا ٹھکانہ تھا۔ اس نے وہیں ان چاروں کو لانا مناسب سمجھا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم نے یہ سب کیسے کیا؟ وہ جتنا حیران ہوتے اتنا کم تھا۔ چھ ماہ سے وہ جن لوگوں کے ہاتھوں کٹہ پتلی بنے ہوئے تھے وہ کچھ گھنٹوں میں ہی ان کو زیر کر آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شروع سے بتاتا ہوں۔ ان کو بیڈ پہ بیٹھنے کا کہہ کر وہ سامنے کرسی پہ ٹک گیا۔

میں نے لطیف بھائی سے لادی گینگ کی معلومات اکٹھی کرنے کا کہا تھا۔ یہ گینگ کافی خطرناک ہے۔ منشیات کے دھندے میں اسے نمبر ون سمجھا جاتا ہے۔ یہ اپنے مقابل کسی کو نہیں آنے دیتا۔ حد تو یہ ہے کہ اس کے بارے میں سوائے جرم کی دنیا کے کسی کو نہیں پتا۔ قانون اس گینگ تک ابھی تک رسائی حاصل نہیں کر سکا۔

لطیف بھائی کی کافی پہنچ ہے اس نے جلد ہی میرا رابطہ اس گینگ کے لوگوں سے کروادیا۔ میں نے بس ان سے اتنا کہا کہ لادی گینگ کا نام لے کر کچھ لوگ جیل میں منشیات کا کاروبار کر رہے ہیں۔ مزید ان چاروں سمیت ان کی مکمل معلومات بھی دی۔ ابھی میں نے لادی گینگ کو فون کر کے ان کے ٹھکانے تک بلوایا۔ ان کو منشیات سے غرض تھی اور مجھے ان چاروں سے۔

www.kitabnagri.com

وہ ساری کہانی سن کر اس کو داد دیے بغیر نہ رہ سکے۔ خود سامنے آئے اور معاملے میں بغیر اس نے یہ معاملہ نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا تھا۔

لیکن اس گینگ نے تمہاری بات کیوں مانی؟

Posted On Kitab Nagri

آپ تو جانتے ہیں نار کو ٹکس کی آج کل کتنی مانگ ہے۔ جس کے پاس یہ زیادہ ہوگی وہی مارکیٹ میں بے تاج بادشاہ ہوگا پھر لادی گینگ اس سنہری موقعے کو کس طرح ہاتھ سے جانے دیتا۔ انہوں نے اپنا فائدہ سوچا اور وہ ساری ڈر گزراپنے قبضے میں کر لیں۔

ان چاروں کے موبائل سے میں ساری ویڈیوز ڈیلیٹ کر چکا ہوں۔ یہ چاروں آپ کے مجرم تھے۔ ایک باپ کے مجرم تھے۔ آپ کی بیٹی سمیت یہ نہ جانے اور کتنی بیٹیوں کے ساتھ ایسا کر چکے تھے۔ ایسے درندوں کو زندہ رہنے کا حق نہیں تھا۔ ان کی لاشیں یہاں اس لیے لایا ہوں کہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اپنے اندر کے باپ کو تسلی دے دیں۔

وہ انہیں لے کر دوسرے کمرے میں آیا جہاں چار لاشیں رکھی ہوئیں تھیں۔

www.kitabnagri.com

ان کو نہ آپ نے مارا ہے۔ نہ میں نے۔ دو گینگز کے آپس میں تصادم میں ان کی جانیں گئیں ہیں۔

منہاس نے ان کے عقب سے آکر کہا۔ وہ یک ٹک ان چاروں آدمیوں کو دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کسی انسان کی جان لے نہیں سکتے تھے۔ میری تربیت مجھے اجازت نہیں دیتی تھی اسی لیے ہم دونوں کے ہاتھ لگائے بغیر یہ مجرم اپنے انجام کو پہنچ گئے۔

وہ ان کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا۔ اس کا بس چلتا تو ایسے وحشی درندوں کو اپنے ہاتھوں سے گولیاں مارتا لیکن وہ جانتا تھا وہ ایسا نہیں کر سکتا اسی لیے ایک بہترین پلاننگ کے ساتھ مجرم اپنے منطقی انجام کو پہنچے تھے اور انکل کہہ رہے تھے کہ وہ دماغ کا استعمال نہیں کرتا۔

جیلر فیاض کے چہرے کے کی رنگ بدلے۔ ان کا تنفس تیز ہونے لگا۔ آنکھوں میں اپنی بیٹی کی شبیہ لہرائی۔۔۔ آگے بڑھ کر انہوں نے ان مردہ جسموں کو ٹھوکریں مارنا شروع کر دیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منہاس نے ان کو کندھوں سے تھاما۔ وہ پلٹ کر اس کے گلے لگ کر زار و قطار رونے لگے۔ وہ نہیں جانتے تھے یہ آنسو کیوں آرہے ہیں۔ لیکن شاید آج موقع ملا تھا ان کو باہر نکلنے کا۔

منہاس ان کی پشت تھپکتے ہوئے ان کو باہر لے آیا۔

Posted On Kitab Nagri

دوسرے کمرے میں ان کو بٹھا کر اس نے دوبارہ سے کال کر کے کچھ آدمیوں کو بلایا۔ یہ ساری لطیف بھائی کی مہربانی تھی اور وہ جانتا تھا کہ بدلے میں کیا چاہے گا؟ منہاس کی اپنے گینگ میں شمولیت۔ اور اسے طوعاً کرہاً مستقبل میں لطیف بھائی کے زیر ہونا ہی تھا۔ مگر خیر وہ اس سے بھی بچنے کا راستہ نکال لے گا۔ اس نے سوچتے ہوئے خود کو تسلی دی۔

کچھ دیر بعد لطیف بھائی کے آدمی آکر چاروں لاشیں لے گئے تھے۔

ان کو کسی سنسان سی جگہ دیکھ کر دفنا دینا اگرچہ یہ زندہ جلائے جانے کے حقدار تھے۔ اس نے نفرت سے کہا۔ اسے ایسے لوگوں۔ سے شدید نفرت تھی جو معصوم کلیوں کو روند کر انسانیت کے رجوں کو پامال کرتے ہوں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فجر کی اذانوں سے کچھ دیر پہلے وہ دونوں واپس جیل میں آگئے تھے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

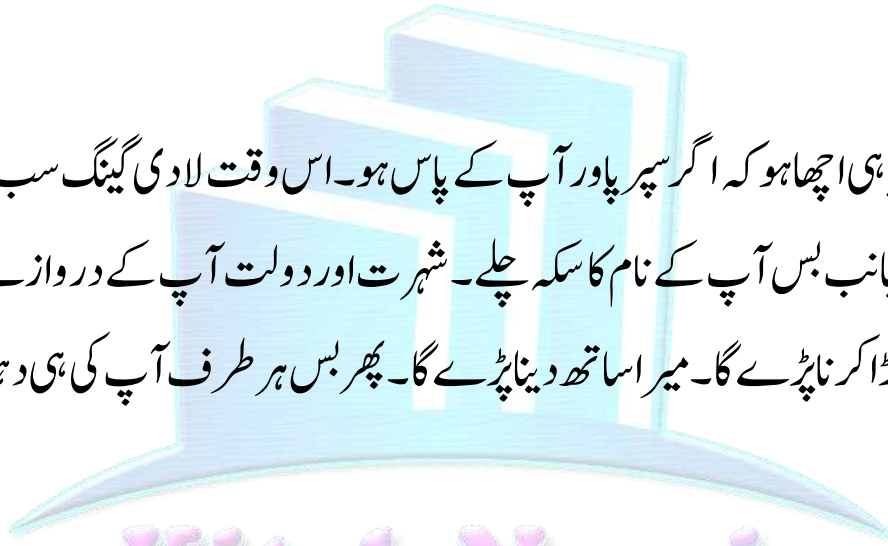
whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

جیلر فیاض کا معاملہ تو اس نے سیٹ کر دیا تھا مگر اب سوچنے والی بات یہ تھی کہ وہ زمان انکل کو کیا رپورٹ دے گا۔ اگر وہ رپورٹ نہ دیتا تو وہ کسی اور کو جیل میں بھجوا کر سارے معاملے کی تہہ تک پہنچ جاتے۔ اسے جلد از جلد کچھ اور سوچنا تھا۔

فون پہ ہی اس نے آہستہ آہستہ لطیف بھائی کی برین واشنگ شروع کر دی۔

لطیف بھائی سوچیں کیا ہی اچھا ہو کہ اگر سپر پاور آپ کے پاس ہو۔ اس وقت لادی گینگ سب سے اوپر جا رہا ہے۔ کیا ہی اچھا ہی کہ ہر جانب بس آپ کے نام کا سکھ چلے۔ شہرت اور دولت آپ کے دروازے پہ دستک دے رہی ہے بس تھوڑا سا جگر بڑا کر ناپڑے گا۔ میرا ساتھ دینا پڑے گا۔ پھر بس ہر طرف آپ کی ہی دہشت ہوگی۔



ایک دن لوہا گرم دیکھ کر اس نے چوٹ لگائی تو وہ بھی رضامند ہو گیا۔

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے جو کرنا ہے اس گینگ کے ساتھ کر لو۔ میں۔ تمہارا ساتھ

دینے کو تیار ہوں۔

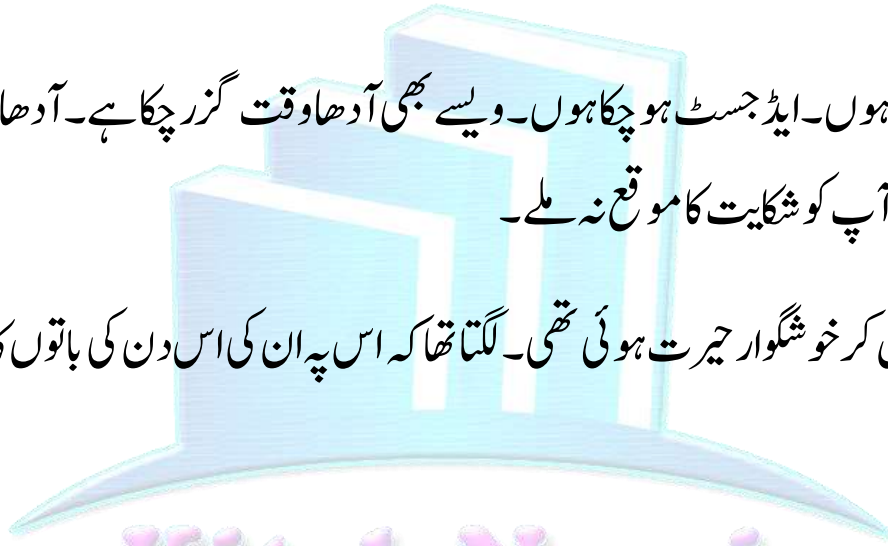
Posted On Kitab Nagri

اس نے انکل کو ملنے کے لیے پیغام بھجوایا۔ وہ سوچ چکا تھا کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔

کیسے ہو تم؟ انکل نے نرمی سے پوچھا تھا۔ وہ اچھے موڈ میں لگ رہے تھے۔ اس نے سوچتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

میں ٹھیک ہوں۔ بہتر ہوں۔ ایڈ جسٹ ہو چکا ہوں۔ ویسے بھی آدھا وقت گزر چکا ہے۔ آدھا وقت رہ گیا ہے۔
کوشش کروں گا کہ آپ کو شکایت کا موقع نہ ملے۔

انکل کو اس کی بات سن کر خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔ لگتا تھا کہ اس پہ ان کی اس دن کی باتوں کا اثر ہو گیا تھا۔



تم سیرس ہو؟ انہوں نے اپنے اندازے کی تصدیق کرنے کو پوچھا۔
www.kitabnagri.com

جی بالکل۔ میں نے بہت سوچا پھر میں اس نتیجے پہ پہنچا کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ مجھے آپ لوگوں کا ساتھ دینا
چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سر جھکائے رک رک کے کہہ رہا تھا۔ زبان تو وہ کہہ رہی تھی جو انکل سن رہے تھے مگدل جو کہہ رہا تھا وہ انکل سننے سے قاصر تھے۔ اگر سن لیتے تو شاید ان کے لیے یقین کرنا مشکل ہو جاتا۔

اب آپ دیکھیں گے انکل منہاس عالم کیسے اپنے دماغ سے دوسروں کو کنٹرول کرتا ہے۔ میں وہی کروں گا جو آپ کہیں گے مگر میں وہ ضرور کروں گا جس سے آپ مجھے روکیں گے۔ میں ہر بات آپ کی سنوں گا ضرور مگر کروں گا وہی جو میرا دل چاہے گا۔



انکل کو اس نے لا دی گینگ کی ساری اطلاعات دے دیں اور یہی بتایا کہ جیل میں ایک خفیہ راستے سے منشیات یہی گینگ بھیج رہا ہے۔ وہ خفیہ راستہ بھی اس نے خود ہی بنایا تھا تاکہ اس کی بات پہ یقین کی مہر ثبت ہو سکے۔ اس کی دی

Posted On Kitab Nagri

گی معلومات پہ جب ایف آئی اے نے چھاپے مارے۔ لادی گینگ سے لاکھوں روپے مالیت کی ہیر و نمین اور کوکین برآمد کی گئی تھی۔ انکل نے اسے شاباشی دی تھی۔

وہ اکثر سوچتا تھا کہ اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے۔ اس جیل میں میرے علاوہ بھی کسی کو بھیجا جاسکتا تھا لیکن میرے ذریعے شاید جیلر فیاض کی مدد مقصود تھی۔

اگرچہ منہاس نے بہت رازداری سے جیلر فیاض کو بچا کر ان لوگوں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچایا تھا مگر پھر بھی اسے دھڑکا لگا رہتا تھا کہ انکل اس معاملے کی تہہ تک نہ پہنچ جائیں۔

لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔ باقی کے شب و روز اس نے سکون سے گزارے۔ اس دوران جیلر فیاض سے اس کی وابستگی کافی مضبوط ہو چکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آخر وہ دن بھی آگیا جب اسے آزادی کا پروانہ ملا۔

جیل سے باہر آکر اس نے بازو پھیلا کر آسمان کی وسعتوں کو دیکھا۔ وہ اپنے آپ کو پنجرے سے آزاد ہوئے اس پنچھی کی طرح محسوس کر رہا تھا جسے آزادی کی قدر و قیمت اب معلوم ہوئی ہو۔ لمبے گہرے سانس لے کر اس نے

Posted On Kitab Nagri

بارش کے پہلے قطرے کو اپنے چہرے پہ گرنے دیا۔ موسم ایک دم بدلنے لگا۔ کچھ دیر پہلے چلنے والی ہواؤوں نے اب کالی گھٹاؤوں کا رخ اپنالیا تھا۔ بارش کی چند اور بوندیں ٹپ ٹپ کرتے ہوئے اس پہ پڑیں۔

ایسا سب جیل میں کہاں ہوتا تھا کہ موسم کا لطف لیا جائے۔ آندھی کے آثار نظر آتے ہی سب قیدیوں کو ان کے سیل میں بند کر دیا جاتا تھا۔ اس نے کسی کو اپنے چھوٹنے کی اطلاع نہیں دی تھی۔ انکل اور لطیف بھائی کو اس نے یہی بتایا تھا کہ وہ دو دن بعد رہا ہو رہا ہے۔ وہ آج کا دن اپنی آزادی منانا چاہتا تھا۔ اکیلے زندگی کے مزے لوٹنا چاہتا تھا۔ وہ سب کرنا چاہتا تھا جو شاید پھر کرنے کا زندگی موقع نہ دیتی۔

بارش میں بھگتے ہوئے وہ مزے سے سڑک پہ اچھلتا ہوا جا رہا تھا جب اچانک اسے منت کا خیال آیا۔ اسے بارش بہت پسند تھی۔ اکثر وہ اسے اپنے اوٹ پٹانگ شعر بھی سناتی تھی جو اس نے بارش پہ لکھے ہوتے تھے۔

www.kitabnagri.com

منت کا سوچ کر اس کے ہونٹ اپنے آپ ہی مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔ اس کا دل چاہا ابھی کے ابھی ٹکٹ کٹائے اور فوراً اسے پیشتر جا کر منت سے ملے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں نہیں۔ یہ میں کیا سوچ رہا ہوں؟ اس نے خود ہی اپنے آپ کو ڈپٹا۔ یہ منت کہاں سے بیچ میں آگئی میں کچھ اور سوچنا چاہ رہا تھا۔

کیا وہ بھی اس وقت بارش میں بھیگ رہی ہوگی؟ کیا گوجرانوالہ میں اس وقت بارش ہو رہی ہوگی؟ نہ چاہتے ہوئے وہ ایک بار پھر اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

یو نہی چلتے چلتے وہ کافی آگے نکل آیا۔ بارش اب ہلکی ہونے لگی تھی۔ بارش کی وجہ سے گرمی کا زور ٹوٹا تھا اور نہ ان دنوں لاہور میں بہت گرمی تھی۔

بارش تھمی تو وہ ایک ڈھابے میں چلا آیا۔ یہ چھوٹا سا خوبصورت میز اور کرسیوں سے سجا ہوا ایسی طرز کا ڈھابہ تھا۔ وہ بیٹھنے کی بجائے کاؤنٹر کی جانب چلا آیا۔

www.kitabnagri.com

کاؤنٹر پہ موجود شخص اسے دیکھ کر بھونچکا رہ گیا۔ پھر وہ زوردار طریقے سے اس کے گلے لگا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

شہزادے میرے یار تو ادھر؟ کہاں تھا اتنا عرصہ؟ کوئی خیر خبر بھی نہیں تھی۔ راجا نے اس خود میں بھینچتے ہوئے کہا۔

ارے راجا چھوڑ ہمیں بھی ملنے دے۔۔ باقی سب بھی اسے دیکھ کر کاؤنٹر پہ ہی جمع ہو گئے تھے۔



راجا مل کے ہٹا تو پھر وہ باری باری باقی سب کے گلے لگا۔

دیکھو تو کتنا کمزور ہو گیا ہے یہ۔ جاؤ اس کے لیے کچھ کھانے کو لاؤ پہلے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

راجا نے اسے کرسی پہ بٹھاتے ہوئے کام کرنے والے لڑکے کو کہا۔

آرام سے آرام سے۔ حوصلہ کرو۔ کیا ہو گیا ہے۔ فکر نہ کرو کھانا کھائے بغیر نہیں جاؤں گا۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس نے ہنستے ہوئے اس کے شانے پہ ہاتھ مار کر کہا۔

ویسے کاروبار کیسا جارہا ہے تم لوگوں کا؟ کسی مدد کی ضرورت ہوئی تو بتانا۔ اس نے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

اللہ کا شکر ہے کام بہت اچھا جارہا ہے۔ پہلے تو ہم پانچوں ہی کام سنبھال لیتے تھے اب ماشاء اللہ سے دو اور لڑکے بھی رکھ لیے ہیں۔

خان نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔ ان کے حلیوں میں تو تبھی تبدیلی آگئی تھی جب منہاس ان کے ساتھ تھا اب رویوں اور بول چال میں بھی اچھا خاصہ بدلاؤ آگیا تھا۔ بد معاشوں سے شریفوں تک کا سفر منہاس کے بغیر ناممکن ہوتا اسی لیے وہ منہاس کے احسان مند تھے۔

پورا دن ان کے پاس گزار کر رات کو وہ اپنے گھر آگیا۔ اب کی بار رات پہلے کی نسبت آسانی سے کٹی تھی۔ شاید اس لیے کہ اب اس نے اپنے راستے کا تعین ٹھیک طریقے سے کر لیا تھا۔ مقصد وہی تھا انداز بدل گیا تھا۔ اسی لیے وہ پر سکون تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے دن وہ مختلف تاریخی عمارات کی سیر کرتا رہا۔ پورا دن اس نے خود کے لیے وقف کیا۔ شام ڈھلے اس نے اپنا موبائل آن کیا۔ انکل کی کافی ساری مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں۔

اوہ نو۔ انکل کو لازمی طور پہ پتا چل چکا ہو گا کہ میں رہا ہو چکا ہوں۔ اس نے منہ بناتے ہوئے سوچا۔ اس کا ارادہ بعد میں ڈانٹ کھانے کا تھا اس لیے موبائل دوبارہ جیب میں ڈال کر وہ لطیف بھائی کی طرف آگیا۔ وہاں سب اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔

اس کا ارادہ تھا کہ لطیف بھائی کے ذریعے جہانگیر رندھاوا کے گینگ میں شامل ہو لیکن بعد میں اسے اپنا ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔ انکل کی ٹیم کا ایک بندہ پہلے ہی وہاں تھا۔ اگر اسے بھی پلانٹ کرنا ہوتا تو انکل کبھی بھی اس سے جہانگیر رندھاوا پر نقلی حملہ کرنے کا نہ بولتے۔ اب اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا سوائے اس کے خود ہی کوئی ترکیب لگا کر پتا چلانے کی کوشش کرے۔

وعدے کے مطابق بظاہر اب وہ لطیف بھائی کے گینگ کا حصہ تھا۔ اگلے دن وہ گوجرانوالہ آگیا تھا۔ زمان انکل کے گھر۔ گوجرانوالہ کی حدود میں داخل ہوتے ہی اس کا بری طرح دل چاہا کہ منت کو دیکھے۔ اسے اپنے آپ پہ حیرت تھی صرف دو ماہ اس نے منت کو ٹیوشن دی تھی اور اب کیسے اس کا خیال اس کے حواسوں پہ چھا جاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک مہینہ سائے کی طرح زمان انکل کے ساتھ رہا۔ باقاعدگی سے ان کے ساتھ ان کے آفس جاتا رہا۔ ان کے ساتھ یہ ٹینگز میں شریک ہوتا رہا۔ اس نے انکل کو یہ مکمل اعتماد دلادیا کہ وہ مستقبل میں ایف آئی اے جوائن کرے گا۔ اس ایک مہینے کی ریاضت کا پھل اس کو سراج پاشا کی معلومات کے نتیجے میں ملا تھا۔ اگرچہ انکل نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی کہ وہ اس خبر کو منہاس تک نہ جانے دیں۔

انکل کا گھر ایک سیف ہاؤس کی مانند تھا ان کے سارے پارسل اور ڈاک وغیرہ ان کے گھر کے پتے پہ ہی آتی تھی۔ اس دن انکل گھر پہ نہیں تھے۔ ایک کوریئر والا ان کے لیے ایک لفافہ دے کر چلا گیا تھا۔ منہاس کو وہ کوریئر والا نہیں لگا کیونکہ وہ بہت جلدی میں تھا اور اس نے دستخط بھی نہیں کروائے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایان نے چپ چاپ جا کر وہ لفافہ انکل کی سٹڈی میں رکھ دیا تھا۔ وہ دوسے تین بار چکر لگا چکا تھا مگر ہر بار یہ سوچ کر رک جاتا کہ یہ غیر اخلاقی فعل ہوگا اگر وہ انکل کی غیر موجودگی میں اسے کھولے گا۔ اب اسے انکل کا انتظار تھا۔ رات کو انکل نے اسے کال کی۔

Posted On Kitab Nagri

جی انکل سب خیریت ہے؟ آپ گھر نہیں آئے؟ اس نے سلام دعا کے بعد حیرت سے پوچھا۔

ہاں بس اک ضروری کام پڑ گیا تھا۔ تم یہ بتاؤ میرا پارسل پہنچ گیا گھر؟ انہوں نے اسے ٹالتے ہوئے پوچھا۔

جی۔ اس نے مختصر آکھا۔

اچھا ایسا کرو اس میں جو ڈاکو منٹس ہیں ان کی تصویریں کھینچ کر مجھے بھیجو۔

وہ چونکا۔ کیا آپ شہر میں نہیں ہیں؟ انکل کے اس طرح کہنے کا مطلب اس نے یہی لیا کہ وہ شہر میں نہیں ہوں گے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں میں یہاں لاہور میں ہوں تم ذرا جلدی کرو جو تمہیں کہا ہے۔ وقت نہیں ہے۔

وہ جلدی جلدی کہتے فون بند کر گئے۔ منہاس الجھتا ہوا ان کے سٹڈی روم میں آیا۔ کچھ دیر وہ اس خاکی لفافے کو گھورتا رہا پھر اس نے لفافہ چاک کر کے کاغذات نکالے اور ان کی تصویریں کھینچنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کسی شخص کے بارے میں معلومات تھیں۔ اس پہ اسمگلنگ اور کافی سارے الزامات تھے جن کے ثبوت بھی ساتھ منسلک کیے گئے تھے۔ اچانک ایک کاغذ سامنے آنے پر وہ بری طرح سے اچھلا۔ وہ معراج پاشا کی معلومات تھیں۔۔ کچھ دنوں تک وہ لاہور آ رہا تھا۔ اس نے بغور ان سب معلومات کو پڑھنا شروع کیا۔ اسے جس موقع کا انتظار تھا وہ جلد ہی آنے والا تھا۔ شکار خود چل کر لاہور آ رہا تھا۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے انکل کو سب تصویریں بھیج دیں۔۔

اپنے کمرے میں آکر وہ ایک بار پھر اسی بارے میں سوچنے لگا۔



انکل تین چار دنوں بعد آئے تھے۔ وہ کہاں گئے تھے کیوں گئے تھے؟ انہیں وہ کاغذات کس نے بھیجے اور کیوں؟ اس قسم کی کوئی بات ان دونوں کے درمیان نہیں ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

اس دن انکل فون پہ راحیلہ آنٹی سے بات کر رہے تھے۔۔ پھر وہ کشف سے بات کرنے لگے۔۔ کشف کا نام سن کر اسے منت یاد آئی۔ اس سے پہلے کہ وہ سر جھٹک کر باہر نکلتا انکل نے آواز دے کر روک لیا۔

سنو منہاس کیا تم فارغ ہو؟ راحیلہ کے گھر جانا ہے۔ اس نے کچھ چیزیں منگوائی ہیں وہ دے دینا۔ میں لاتا ہوں۔
انکل کہتے ہوئے اٹھے اور جواب سنے بغیر اندر کمرے میں چلے گئے۔

چند منٹوں بعد واپسی ہوئی۔ ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ اس کی طرف بڑھا دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ کچھ کپڑے ہیں۔ تمہاری آنٹی لائی تھیں اسلام آباد سے راحیلہ اور کشف کے لیے۔ بھی ان عورتوں کی مجھے سمجھ نہیں آتی پتا نہیں اتنے کپڑوں کا کرتی کیا ہیں۔

انہوں نے مصنوعی جنجھلاہٹ سے کہا۔ پیچھے کھڑی آنٹی کو تپ چڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

کپڑے پہننے کے لیے ہی ہوتے ہیں نہ زمان صاحب۔ اب کیا ہر دفعہ آپ کو بتا کر نئے کپڑے پہنے جائیں۔

آنٹی نے طنزیہ انداز اختیار کیا۔ انکل بھی موڈ میں تھے۔ ٹھنڈی آہ بھر کر بولے۔

بھی ہمیں کیا پتا ہم نے تو آپ کو ایک جیسے کپڑوں اور رنگوں میں ہی دیکھا ہے۔ اب یہ جو سوٹ آپ نے پہنا ہے پچھلے ہفتے سے یہی دیکھ رہا ہوں میں۔

انکل نے دروغ گوئی کی انتہا کر دی۔ آنٹی چیخ پڑیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حد کرتے ہیں زمان صاحب۔۔ ابھی صبح یہ نیا جوڑا پہنا ہے میں نے۔

وہ لاؤنج کے وسط میں کھڑا فیصلہ نہیں کر پار ہا تھا کہ جائے یا یہاں کھڑا رہ کر مزید کارروائی ملاحظہ کرے۔ آخر انکل کا دھیان اس پہ پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

تم گم نہیں اب تک؟ جاؤ بھی دیر ہو رہی ہے۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا کہا۔

جی بالکل۔۔ وہ جھینپ کر مسکراتا ہوا باہر آیا۔ ایان کی بایک باہر ہی کھڑی تھی۔ ایان اور غازی اس وقت گھر پہ نہیں تھے ورنہ انکل اسے کبھی کام سے نہ بھیجتے۔

کیا ابھی بھی وہ وہاں پڑھ رہی ہو گی؟ بایک سٹارٹ کرتے کرتے اس کے دل کی دھڑکن بھی سٹارٹ ہو گی۔

بمشکل اپنے آپ کو سمجھاتے اور بے چینی کو خود سے دور بھگاتے اس نے راستہ طے کیا۔

www.kitabnagri.com

گیٹ پہ ہی اسے رضی مل گیا۔ وہ اسے دیکھ کر خوشی سے چلایا تھا۔ پھر اندر سے راحیلہ آنٹی بھی آ گئیں۔ انہیں شاید توقع نہیں تھی کہ منہاس آئے گا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ان سے باتیں کرتے ہوئے اس کا دھیان مسلسل ڈرائینگ روم کی طرف تھا۔

کیا وہ آج پڑھنے نہیں آئی؟ اس نے مایوس ہو کر سوچا۔ تبھی وہ کشف کے ساتھ باہر بھاگتی ہوئی آئی۔ اس کو دیکھ کر منت کی آنکھوں میں دیپ جلے تھے۔ کشف اس کو ڈرائینگ روم میں بٹھا کر جھٹ سے کافی بنانے چل دی۔ منت اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی اور کہیں اندر سے وہ بھی بہت خوش ہوا تھا۔

پھر یہ ملاقات یہیں پہ موقف نہیں رہی۔ وہ ہر دو تین دن بعد اس کو دیکھنے اور گھڑی بھر بات کرنے کے بہانے راحیلہ آنٹی کے گھر پہنچا ہوتا۔



دو ایک بار وہ لاہور بھی چکر لگا چکا تھا۔ اسے اب انتظار تھا کہ کب سراج پاشالا ہو رہا ہے۔

آخر ایک دن انتظار ختم ہوا تھا۔ لطیف بھائی نے ہی اس کو سراج پاشا کی واپسی کا بتایا تھا۔ اسے حیرت ہو رہی تھی کہ کیا انکل یا ان کی ٹیم کو اس بارے میں کچھ علم نہیں۔ جو بھی تھا اب اسے اپنے پلان کا انتظار تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے ایک نمبر ڈائل کرنا شروع کیا

Posted On Kitab Nagri

اگلادن ہنگامہ آمیز خبریں لیے طلوع ہوا تھا۔ انکل ناشتے سے فارغ ہو کر لاؤنج میں ٹی وی لگا کر بیٹھ گئے تھے جب ٹی وی سے نشر ہونے والی بریکنگ نیوز نے ان کے ہوش اڑا دیے۔

ناظرین ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ مشہور بدنام زمانہ سراج پاشا کی گاڑی پہ نامعلوم حملہ آوروں کی فائرنگ ہوئی ہے جس کی وجہ سے۔۔۔۔۔



انکل نے بے اختیار شٹ کہہ کر ماتھا پکڑ لیا۔ آج صبح سے انہوں نے موبائل نہیں پکڑا تھا۔ بھاگ کر دور پڑے صوفے پر سے موبائل اٹھا کر آن کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اب سے آدھے گھنٹے قبل ان کو اس حملے کی اطلاع دے دی گئی تھی۔ لیکن ایک اور میسج بھی تھا جسے پڑھ کر ان کے ماتھے کی سلوٹوں میں اضافہ ہوا۔

غصے سے وہ منہاس کے کمرے میں چلے آئے۔ وہ لیپ ٹاپ پہ مصروف تھا۔ ان کو اندر آتے دیکھ کر سوالیہ انداز میں ابرو اچکائے جیسے ان کے آنے کا مقصد پوچھ رہا ہو۔ انکل کی نظریں اس کے لیپ ٹاپ کی سکرین پہ جمی تھیں جہاں سراج پاشا کے متعلق خبریں چل رہی تھیں۔ منہاس نے ان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

اوہ یہ۔۔۔ چہ بچا را۔۔۔ بہت برا ہوا اس کے ساتھ۔۔۔

Kitab Nagri

اس نے دائیں بائیں سر ہلاتے ہوئے مصنوعی تاسف دکھایا۔
www.kitabnagri.com

منہاس کیا کیا تم نے معراج پاشا کے ساتھ؟

انکل نے بے حد سرد مہری کے ساتھ اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے؟ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ آئی سوئیر۔ وہ انجان بنا۔ انکل نے آگے بڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور سخت لہجے میں پوچھا۔

منہاس تم مجھے سچ بتاؤ گے جو کچھ بھی ہو اس کے پیچھے کون ہے؟

معراج پاشا کے دشمن۔ اس نے فوراً سے پہلے جواب دیا۔

انکل آپ نہیں جانتے کیا اس کے کتنے دشمن ہیں ہو سکتا ہے یہ انہی میں سے کسی کا کام ہو۔ کیا آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ یہ میں نے کیا ہے؟

اس نے الٹا انہی سے سوال کر کے انہیں پھنسا دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب تم مجھ سے ثبوتوں کی بات کرو گے۔ انکل کا پارہ چڑھا۔

منہاس ان کے غصے کو دیکھتا ہوا دائیں سے بائیں ہو کر ان کے عین سامنے رکا۔

Posted On Kitab Nagri

سنیں انکل آپ تو کیا آپ کی پوری ٹیم بھی مل کر یہ ثابت نہیں کر سکتی کہ میں نے کچھ کیا ہے۔ کیونکہ میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔ میرا اس معاملے میں کوئی ہاتھ نہیں۔
بات کے آخر میں اس نے باقاعدہ ہاتھ کھڑے کیے۔

ہاں جیسے میں جانتا نہیں کہ تم سارے کام دوسروں کے ہاتھوں سے کرواتے ہو تا کہ وقت آنے پہ اپنے ہاتھ صاف رکھنے کا دعوا کر سکو۔

انکل نے اس کی دلیل کو چٹکیوں میں اڑایا تھا۔ وہ اگر سیر تھا تو انکل سوا سیر تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرا اس معاملے سے کوئی سروکار نہیں ہے انکل۔ میرا یقین کریں۔ اس نے ان کو رام کرنے کی کوشش کی۔

منہاس وہ خط کہاں ہے؟

Posted On Kitab Nagri

کونسا خط؟ وہ بدکا۔

وہی جو اس دن پارسل میں تھا۔ اس کی تصویر نہیں بھیجی تم نے؟ ان کو ابھی پتا چلا تھا کہ اس دن پارسل کے ساتھ ایک خط بھی آیا تھا۔

انکل کا انداز دیکھ کر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔ وہ سب جان چکے تھے۔ اب چھپانے سے کچھ حاصل نہ ہوتا۔ وہ چپ چاپ بیڈ کی طرف آیا۔ کونے سے گدا اٹھا کر ایک کاغذ اٹھایا اور لا کر انکل کو پکڑا دیا۔

اس خط میں یہ بتایا گیا تھا کہ کن کن لوگوں کے ساتھ آج کل سراج پاشا کی دشمنی ہے اور کن لوگوں کے ساتھ دوستی۔ نیز اس کے واپس آنے کا صحیح وقت بھی بتایا گیا تھا۔

منہاس نے وہ خط چھپا کر باقی سارے کاغذات کی تصویریں انکل کو بھیجی تھیں۔ وہ خط اس نے اپنے لیے سنبھال لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

انکل کچھ دیر خط کے متن کو پڑھتے رہے۔ پھر ایک جھٹکے سے خط کو پھاڑ کر پھینکا۔

اب کیا فائدہ؟ کیا حاصل ہو گا اب مجھے اس خط سے؟ سارا کھیل تو تم کھیل چکے ہو۔

انکل آپ کیا کر لیتے؟ آپ کی ٹیم اسے پکڑ کر ثبوتوں کے ساتھ عدالت کے حوالے کر دیتی جہاں وہ پھر سے با عزت بری ہو جاتا۔ پہلے بھی ایسا ہو چکا ہے۔ اب بھی ایسا ہی ہوتا۔ اول تو نج اسے چھوڑ دیتا اور اگر وہ نہ چھوڑتا تو اسے بھی اسی طرح مار دیا جاتا جس طرح میرے باپ کو مارا گیا تھا۔ اس لیے جو ہوا وہی ہونا چاہیے تھا۔ ایسے لوگوں کا دنیا سے چلے جانا معاشرے سے گند صاف ہونے کے برابر ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے بے حد تلخی سے کہتے ہوئے سکرین کی طرف اشارہ کیا۔

اس کے کارنامے دیکھ لیں۔ میڈیا سمیت ہر کوئی واقف ہے لیکن آج تک اسے سزا نہ ہو سکی۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے تو دے دی نہ سزا سے۔ بن گئے قاتل۔ انکل نے اس کی بات کاٹ کر کاٹ دار لہجے میں کہا۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔ میں نے بس اس کے دشمنوں کو اس کے آنے کی اطلاع دی تھی۔ باقی کا سارا کام انہوں نے خود کیا تھا۔

اس نے لا پرواہی سے بتایا۔ انکل اسے دیکھ کر رہ گئے۔

اور اب انہی دشمنوں کا پتا ہمیں بتاؤ گے تاکہ ان کو گرفتار کر لیا جائے یوں دونوں طرف سے معاملہ بالکل صاف ہو جائے گا۔ ہے نہ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انکل کو اب اس کے انداز کی سمجھ آنے لگی تھی۔ وہ خود بیچ میں نہیں کودتا تھا۔ شکار کو اسی کے دشمنوں کے ہاتھوں ختم کروا کر بعد میں ان کو بھی کسی اور کے ذریعے ٹھکانے لگوا دیا کرتا۔

منہاس نے آنکھیں پٹیٹائیں۔ آپ صحیح سمجھے۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے یہ بتاؤ کہ یہ اس طرح کی اندر کی خبریں تمہیں کہاں سے ملتی ہیں؟

انگل نے کچھ مشکوک انداز میں اسے دیکھا۔ اگرچہ انہیں منہاس کے اس فعل کی وجہ سے اب اپنی ٹیم کے ممبران کو قائل کرنے میں کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑنا تھا لیکن وہ اس کی تمام باتوں سے اختلاف بھی نہیں کرتے تھے۔ وہ سچ کہہ رہا تھا۔ بعد میں بھی وہی ہوتا جو پہلے ہوا تھا۔ وہ چھوٹ جاتا۔ ایک لحاظ سے منہاس نے اچھا کام ہی کیا تھا لیکن وہ یہ سب اس کے منہ پر کہہ کر اسے شیر نہیں کر سکتے تھے۔ ابھی وہ ان کے ڈر سے بہت آگے نہیں جا رہا تھا اگر اسے ایک بار انگل کی ذرا سی شہ مل جاتی تو اب تک وہ تہلکہ مچا چکا ہوتا۔

جہاں اتنا کچھ آپ کو پتا چل جاتا ہے وہاں یہ بھی معلوم کروالیں۔ اس نے بتانے کا ارادہ منسوخ کرتے ہوئے شرارت سے کہا۔

www.kitabnagri.com

میں تمہیں دیکھ لوں گا منہاس۔ بہت پر نکلتے جا رہے ہیں تمہارے۔

انگل نے مصنوعی غصے سے اسے دیکھا اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی دیکھ لیں۔۔ آپ سے تو بیمار ہی ہوں۔ اس نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔

انکل کے جانے کے بعد وہ پھر کے لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اسے بس خبر کی تصدیق چاہیے تھی۔ دس منٹ بعد خبریں چلنے لگیں۔

ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کہ قاتلانہ حملے کے نتیجے میں معراج پاشا کی حالت بہت تشویشناک تھی جس کی وجہ سے اسے جناح اسپتال میں لے جایا گیا تھا تاہم ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ خون بہت زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے معراج پاشا کی موت واقع ہو گئی ہے۔۔۔

نیوز کاسٹر آگے بھی کچھ کہہ رہی تھی مگر اس نے بس اتنا ہی جاننا تھا۔ لیپ ٹاپ بند کر کے اس نے ایک طرف رکھا اور ہاتھ جھاڑتے ہوئے بڑبڑایا۔

www.kitabnagri.com

خس کم جہاں پاک۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

انگل نے اپنی ٹیم کو کیسے مطمئن کیا کیسے نہیں اس نے دوبارہ ان سے نہیں پوچھا۔ اکثر ہی اسے لطیف بھائی کے کسی نہ کسی کام سے لاہور جانا پڑتا تھا۔ لطیف بھائی کے گینگ کی انگل زمان کو خبر نہیں تھی نہ ہی وہ ہونے دینا چاہتا تھا اسی لیے بہت احتیاط سے وہ لاہور جاتا تھا۔ لطیف بھائی انتہائی کام کا بندہ تھا۔ انڈر ورلڈ کی ساری خبریں اس کے پاس ہوتی تھیں۔ ابھی وہ اپنا گینگ بنانے اور وسیع کرنے کی کوششوں میں تھا اس لیے منہاس کو فلاح اس کی طرف سے کسی قسم کی تشویش نہیں تھی۔ اگر مستقبل میں مسئلہ بنتا بھی تو وہ بخوبی حل کر سکتا تھا۔

اس بار لاہور سے واپسی پہ وہ پورا ہفتہ منت کو ملنے نہیں جاسکا تھا۔ فرصت میسر آتے ہی وہ راحیلہ آنٹی کے گھر پہ تھا۔ منت کشف سے اپنی سالگرہ کے لیے تحفہ مانگ رہی تھی۔ اسے امید نہیں تھی کہ منہاس اس کی سالگرہ پہ پہنچ جائے گا۔ وہ اس کے پسندیدہ چاکلیٹ لے کر گیا تھا۔ یہ الگ بات کہ معیز نے کی بار اس سے شکایت کی کہ منت وہ سارے چاکلیٹ اکیلی ہی ہڑپ کر گئی ہے۔ منت سے پوچھنے پر وہ لا جواب ہوا تھا۔

آپ وہ میرے لیے لائے تھے نہ۔ اس پہ میرا حق تھا نہ تو پھر میں کیوں دیتی وہ چاکلیٹ کسی اور کو؟

Posted On Kitab Nagri

اس نے تڑخ کر کہا تھا۔

لیکن تمہیں جو گھڑی عزہ نے تحفے میں دی تھی وہ تو میں نے جنٹ کو پہنے ہوئے دیکھا تھا ایک دن۔ وہ بھی تو تمہارا تحفہ تھا نہ وہ کیوں دیا پھر؟

وہ نہ جانے اس کے منہ سے کیا سننا چاہتا تھا۔

وہ آپ کا تحفہ تھوڑی نہ تھا۔ عزہ کا تھا۔ میں آپ کا تحفہ کسی کو بھی نہ دوں۔ آپ کی دی ہوئی کوئی بھی چیز میرے لیے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

منت نے عجیب تاثرات سے کہا تھا۔ پھر وہ اٹھ کر چلی گئی۔ وہ وہیں ساکت بیٹھا اس کی باتوں پہ غور کرتا رہا۔

www.kitabnagri.com

اس دفعہ بھی کشف نے اپنے پیپر ز کی وجہ سے معذرت کر لی تھی۔ اس نے منت کو اس کے گھر جا کر پڑھانا شروع کر دیا تھا۔ اس کے گھر والوں سے بھی اس کی بہت دوستی ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے سپرز سے پہلے اس نے پھر سے لاہور کے لیے رختِ سفر باندھا۔ لطیف بھائی کے کچھ کام اٹکے ہوئے تھے انہیں نپٹانا بھی ضروری تھا۔ بغیر کسی امید کا سرِ امت کو دیے وہ لاہور چلا آیا۔ انکل کی طرف سے بھی کچھ ٹاسک ملے تھے انہیں بھی کرنا تھا۔

وہیں رہتے ہوئے کچھ ہفتوں بعد غازی سے ایک دن بات چیت کے دوران اس کی کشف سے بات ہوئی۔ اسی سے پتا چلا کہ منت بی ایس سی کے بجائے بی اے کرنا چاہتی ہے۔ اس کو قلق ہوا کہ وہاں ہوتا تو اسے پڑھا ہی دیتا تو وہ بی ایس سی کر لیتی۔ لیکن پورا سال وہ لاہور میں ہی رہا حالات ایسے بن گئے کہ اس کا گوجرانوالہ جاننا نہ ہوا۔ منت کی یاد ایک خلش بن کر دل کے کونے میں دب گئی۔

اس دوران اس نے بہت سارے اہم کارنامے سرانجام دیے۔ کام اگرچہ اپنی مرضی کے مطابق ہی کرتا تھا مگر پھر بھی سی ٹی ڈی اور ایف آئی اے والے اس سے بہت خوش تھے۔

Kitab Nagri

منہاس تم باقاعدہ طور پر ٹیم کے ممبر کیوں نہیں بن جاتے۔ ایک دن انکل نے اسے کہا تھا۔

آپ کا مطلب ہے آفشیلی سیکرٹ ایجنٹ بن جاؤں؟ منہاس نے استہزائیہ انداز میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

تو اس میں ہرج کیا ہے؟ کام تو تم اب بھی ہمارے لیے کر ہی رہے ہو۔ ادارے سے منسلک ہو جاؤ گے تو ایک پہچان مل جائے گی تمہیں۔ انکل اسے منانے کی بھرپور کوشش میں تھے۔

انکل سیدھی سی بات ہے میں آپ کے کام کے علاوہ اپنے اور دوسرے کے بھی بہت سے کام کر رہا ہوں جو یقینی طور پہ آپ کے محکمے والوں کی قانونی شقوں پہ پورا نہیں اترتے۔ میں کوئی بہت زیادہ محب وطن قسم کا انسان نہیں ہوں۔ آپ کی ٹیم کی مدد بھی آپ کی وجہ سے کر رہا ہوں دس میں کوئی میرا ملک سے محبت والا جذبہ کارفرما نہیں ہے۔

اس نے واضح انداز میں بات کرتے کرتے نظریں چرائیں تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایسا نہیں ہے۔ تم اس حقیقت سے سامنا کیوں نہیں کر لیتے کہ تم اپنے ملک سے بہت محبت کرتے ہو وہی محبت جو تمہارے باپ کی رگوں میں دوڑتی تھی۔ تم کیوں نہیں مان لیتے کہ ایک اچھا انسان بننے کی خاطر ہی ان خطرناک کاموں میں کودے ہو۔

انکل نے اسے آئینہ دکھایا۔ وہ چپ چاپ دیوار پہ نظریں جمائے سنتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا میں واقعی اچھا انسان ہوں؟ جانے اب تک کتنے انسانوں کے قتل کا الزام کندھوں پہ لے کر بیٹھا ہوں۔ کیا میری بخشش ہو جائے گی؟

اس نے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے پوچھا۔ جانے ان لکیروں میں کیا لکھا تھا۔

تم ایک اچھے انسان ہو اس میں کوئی شک نہیں۔ اور تم نے کسی کو قتل نہیں کیا۔ انہوں نے اٹھتے ہوئے اس کے شانے کو تھپکا۔

جانتے ہو جب کینسر کسی ایک حصے میں ہو جائے تو باقی جسم کو بچانے کی خاطر اس ایک حصے کو کاٹنا پڑتا ہے۔ اسی طرح یہ مجرم معاشرے کا ناسور اور کینسر ہیں عام انسانوں کی بھلائی کے لیے ان کو کاٹ کر پھینک دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔ میں نے خود اپنی سروس میں بہت سے جعلی پولیس مقابلوں میں مجرموں کو ان کے انجام تک پہنچایا ہے تو کیا میں قاتل بن گیا ہوں؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ ہم صرف معاشرے سے گند ختم کر رہے ہیں پھر وہ چاہے جس ذریعے سے بھی ہو اور تم تو کچھ بھی اپنے ہاتھوں سے نہیں کرتے۔ تمہارے ہاتھ تو ہمیشہ سے صاف ہی رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے ماحول پہ چھائی تلخی زائل کرنے کے لیے ہلکے پھلکے انداز میں بات کا اختتام کیا۔ وہ ان کے آخری جملے پہ مسکرایا۔

شکریہ انکل۔۔ آپ ساتھ نہ دیتے تو شاید میں بھی ایک ناسور ہی بن جاتا۔ آپ نے مجھے کینسر بننے سے بچا کر مجھ پہ بہت احسان کیا ہے۔ وہ ممنونیت سے ان کے ہاتھ تھام کر گھٹنوں کے بل جھکا۔

انکل نے اسے کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کیا اور گلے سے لگایا۔ انہیں وہ بہت عزیز تھا اور وہ بھی انہیں باپ کی مانند سمجھتا تھا اگر انکل اسے مجبور کرتے تو وہ مان جاتا لیکن کچھ معاملات میں وہ اس پہ اپنی مرضی نہیں چلانا چاہتے تھے۔ وہ جیسا بھی تھا ان کو ویسے ہی پیارا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دن یونہی گزرتے رہتے اگر وہ ایک دن منت کی وہ ویڈیو نہ دیکھ لیتا جس میں لاہور آکر ہنگامہ کر رہی تھی۔ لاہور کے اس نجی ٹی وی چینل کی خبریں وہ لازمی دیکھا کرتا تھا۔ منت کو لاہور میں اس طرح دیکھ کر اسے جھٹکا لگا تھا۔ اس لیے اگلے کچھ دنوں میں وہ گوجرانوالہ موجود تھا۔ اس کا ارادہ خود منت کے گھر جانے کا تھا مگر وہ بے صبری پہلے ہی نہ صرف عذہ کے ساتھ دوڑی چلی آئی بلکہ اسے شادی کے لیے پرپوز بھی کر گی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ واقعی بہت عجیب تھی۔ اس وقت منہاس کا دل چاہا تھا کہ اس کے ہاتھ تھام کر کہیں دور چلا جائے۔ اصولی طور پر اسے منت سے شادی اظہار محبت کرنا چاہیے تھا مگر وہ شاید کبھی بھی ایسا نہیں کرتا۔ وہ اس کی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا۔ دوسری طرف کشف کی ہر وقت پیغام دیتی نگاہوں سے بھی اسے الجھن ہوتی تھی۔ وہ اگرچہ کہتی نہیں تھی مگر اس کے ہر انداز سے منہاس کے لیے پسندیدگی جھلکتی تھی۔ وہ اسے نظر انداز کرتا تھا اور منت کے لیے ہر وقت حاضر رہتا تھا۔ یہ بات کشف سے زیادہ دیر چھپی نہ رہ سکی۔ وہ سمجھنے لگ گئی تھی کہ وہ منت میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اس دن وہ کشف سے بات کرنے کی نیت سے ان کے گھر آیا تھا جب اس نے منت کو روتے ہوئے وہاں سے جاتے دیکھا۔

منت کیا ہوا؟ وہ اس کے پیچھے بھاگا مگر وہ اسے نظر انداز کرتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ وہ کشف کے پاس آیا۔

Kitab Nagri

منت کو کیا ہوا ہے؟ وہ کیوں روتی ہوئی یہاں سے گئی ہے؟ اس نے بے حد ٹھنڈے لہجے میں کشف سے سوال کیا تھا جو خود سراپا سوال بنی ہوئی تھی۔

تمہیں برا لگا؟ کیوں برا لگا تمہیں کہ وہ روتی ہوئی یہاں سے گئی ہے؟

Posted On Kitab Nagri

ہاں مجھے برا لگا کیونکہ میں اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے جب اسے تکلیف ہو۔

اس نے بلند آواز سے اعتراف کیا۔ کشف جہاں کی تہاں کھڑی رہ گئی۔

اس کی آنکھوں میں تمہیں آنسو نظر آگئے مگر میری آنکھوں میں چھپی محبت تم سے مخفی ہی رہی کیوں؟ کشف نے جنونی ہوتے ہوئے اس کا گریبان پکڑا۔ اس نے آہستہ سے اس کے ہاتھ خود پر سے ہٹائے۔

کیونکہ میری آنکھیں بس اسی کو دیکھنا چاہتی ہیں۔ میری سماعت بس اسی کی منتظر رہتی ہے۔ میرے الفاظ میرے منہ ہی کہیں دم توڑ جاتے ہیں جب وہ بولنا شروع کرتی ہے۔ دل چاہتا ہے اپنے ہونٹوں پہ تالے لگا کر بس اسی کی باتیں سنتا رہوں۔ میں اس کی خوشی میں خوش ہوتا ہوں اور اس کے غم میں دکھی۔ یہاں سے دور جا کر بھی اسے کے خیال آتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ سب کیا ہے مگر میں اس کے لیے یہی محسوس کرتا ہوں۔

کچھ لمحے وہ رکا۔ مگر تمہارے لیے محسوس نہیں کرتا۔

کشف کی سماعتوں میں جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنی محبت کرتے ہو تم اس سے؟ اس نے حسد سے پوچھا۔ اس کے آنسو خشک ہو چکے تھے۔ جب ان آنسوؤں کی کوئی قیمت ہی نہ تھی تو انہیں بہانے سے کیا فائدہ۔

نہیں یہ محبت نہیں ہے۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔ کشف ایک پل کو خوش ہوئی۔

یہ محبت سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کشف کا رنگ پھیکا پڑا۔ دو قدم پیچھے ہٹی۔ شاداب چہرے پہ اس وقت مردنی چھا گئی تھی۔

تم اس کو کال کر کے اپنے رویے کی معذرت کر لینا پلیز۔۔۔ وہ کہہ کر رکا نہیں اور چلا گیا۔

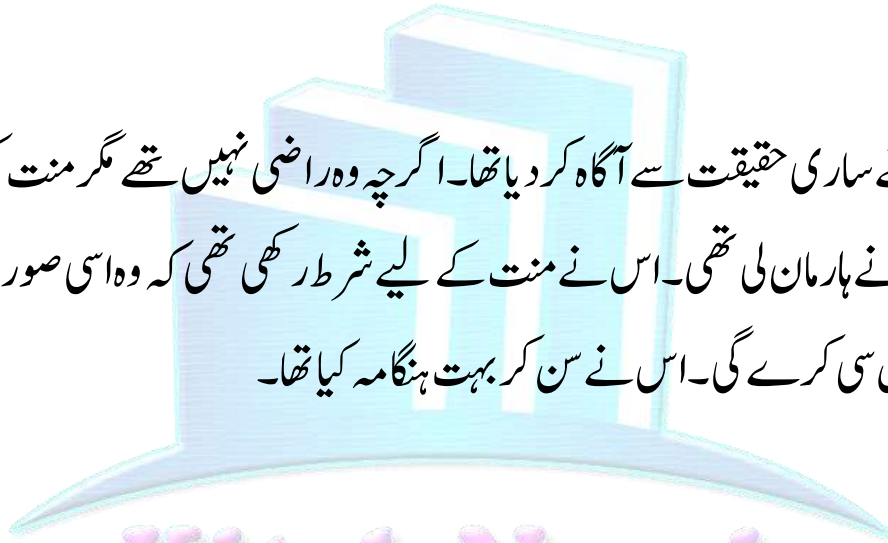
گھر جاتے ہی اس نے زمانہ انکل سے اپنے اور منت کے رشتے کی بات کی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کشف مزید خواب سجائے۔

Posted On Kitab Nagri

انکل اور آنٹی بھی دل سے چاہتے تھے کہ وہ کشف کے لیے ہاں کر دیتا مگر پھر اس کی خوشی کی خاطر انہوں نے منت کے لیے ہاں کر دی۔

اس نے زمان انکل سے کہہ دیا تھا کہ منت کے ابو کو اس کے بارے میں ساری حقیقت سے آگاہ کر دیں۔ اگر وہ راضی ہوئے تو ٹھیک ورنہ وہ یہاں سے چلا جائے گا۔

منت کے ابا کو انکل نے ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا۔ اگرچہ وہ راضی نہیں تھے مگر منت کی خوشی اور اس کی ضد کے آگے انہوں نے ہار مان لی تھی۔ اس نے منت کے لیے شرط رکھی تھی کہ وہ اسی صورت اس سے شادی کرے گا اگر وہ ایم ایس سی کرے گی۔ اس نے سن کر بہت ہنگامہ کیا تھا۔



یہ بات غلط ہے۔ جائیں مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔ اس نے منہ بسورا۔

بات نہیں کرنی مگر شادی کرنی ہے۔ ہے نا۔ اس نے مصنوعی غصہ دکھایا مگر مجال ہے جو منت پہ رتی بھر بھی اثر ہوا ہو۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ہاں شادی تو کرنی ہے مگر آگے نہیں پڑھنا۔ اچھا پھر سادہ ایم اے کر لیتی ہوں۔ ٹھیک ہے؟
اس نے بحالت مجبوری رضامندی ظاہر کی۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتا وہ بات کا رخ موڑ گی۔

اچھا سنیں مجھے نکاح کے لیے سفید رنگ کی فراک چاہیے۔

اچھا اور۔۔ اس نے دلچسپی سے پوچھا۔

اور شہر کے سب سے مہنگے بیوٹی پارلر سے میں نے تیار ہونا ہے۔ اس نے ایک اور شرط رکھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور کچھ؟

اور کیک بھی کاٹنا ہے نکاح پہ۔۔۔ بڑے والا کیک۔۔ اس نے ندیدے پن سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

اور؟ وہ تھکا نہیں تھا اس کی فرمائشیں سن کر۔

اور بہت سارے پھول اور چاکلیٹ بھی چاہیں۔ سوچتے ہوئے اضافہ کیا گیا۔

بس اور کچھ نہیں چاہیے؟ وہ اس انداز سے بولا جیسے مایوس ہوا ہو کہ اس نے اتنی کم چیزیں مانگی ہیں۔

ارے یہ سب کچھ دلائیں گے نہ اسی میں آپ کے بڑے پیسے خرچ ہو جانے ہیں۔ اس لیے بس بڑا ہے اتنا کچھ۔
منت نے بے نیازی سے کہا۔

www.kitabnagri.com

تم پیسوں کی فکر مت کرو منو۔۔ میرے لیے تم سے زیادہ اہم کچھ نہیں۔ وہ کہنا چاہتا تھا مگر کہہ نہیں پایا تھا۔ جذبات کے اظہار میں وہ گونگا تھا۔ جبکہ منت کے جودل میں ہوتا تھا وہ بول دیتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان کے نکاح کا دن بھی آپہنچا۔ غازی اور ایمان ان دنوں ٹریننگ پہ تھے اس لیے ان کو چھٹی نہیں مل سکی۔ غازی نے بڑا ہنگامہ کیا تھا کہ وہ شادی کچھ عرصہ بعد کرے تاکہ وہ بھی شامل ہو سکے۔

یارا بھی تو بس نکاح ہے۔ رخصتی اور شادی میں اپنے بھائی کے بغیر نہیں کروں گا۔ اس نے اسے تسلی دی تھی۔

نکاح کے بعد منت کو جیسے ہی کمرے سے باہر لایا گیا وہ مہبوت ہو گیا۔ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ جب اس کے پاس آکر وہ پیٹھ کی تو سرگوشی میں بولی۔



www.kitabnagri.com

تم بھی۔ اس نے بھی جوابی سرگوشی کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو اتنا مہنگا میک اپ کروایا ہے اب بھی پیاری نہ لگتی تو میں نے اس پارلروالی کا منہ توڑ دینا تھا۔ اس نے بغیر کسی لحاظ کے منہ بگاڑ کر کہا تھا۔ دلہنوں والی روایتی شرم اس میں مفقود تھی۔

وقفے وقفے سے وہ ستائشی نظروں سے اس کی جانب دیکھ لیتی اور ابرو اچکا کر واہ کہہ دیتی۔

ویسے پہلی بار آپ کو شلوار قمیض میں دیکھا ہے۔ انسانوں والی فیلینگ آرہی ہے۔ نکاح کے بعد منت نے اکیلے میں ایک بار پھر اس کے کپڑوں پہ تبصرہ کیا۔



www.kitabnagri.com

ہائے میں صدقے جاؤں۔ کتنے کیوٹ لگ رہے ہیں آپ منہ پھلا کر ناراض ہوتے ہوئے۔ منت نے آگے آکر اس کے گالوں پہ چٹکی بھرتے ہوئے بالکل بچوں کی طرح اسے پچکارا۔ وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

وہ نہیں بدل سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نکاح کے بعد اس کی فرمائش تھی کہ وہ آئیس کریم کھانے اس کے ساتھ باہر جائے گی۔

اماں نے سنا تو سر پیٹ لیا۔ شرم کر منت سارے مہمان ابھی گھر میں ہی ہیں اور تجھے باہر جانے کی آگ لگ گئی ہے۔

کیوں کروں شرم اپنے میاں کے ساتھ جارہی ہوں کسی غیر کے ساتھ نہیں۔ اس نے تڑخ کر جواب دیا۔ اماں نے مددگار نظروں سے منہاس کی طرف دیکھا۔

منہاس بیٹے تم ہی سمجھاؤ اسے۔ لوگ کیا کہیں گے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ فکر نہ کریں میں اسے سمجھاتا ہوں۔ اس نے منت کو بے چارگی سے دیکھتے ہوئے اماں سے کہا۔ وہ سر ہلا کر باہر چلی گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

آپ مجھے نہیں سمجھا سکتے۔ مجھے آئیس کریم کھانی ہے تو کھانی ہے بس۔ منت نے ہٹ دھرمی سے کہتے ہوئے ضد دکھائی۔

تمہیں آئس کریم کھانی ہے تو ٹھیک ہے میں آڈر کر دیتا ہوں۔ اس نے مسئلے کا حل نکالا۔

مجھے آپ کے ساتھ کھانی ہے۔ منت نے دلار سے کہا۔

ٹھیک ہے میں بھی کھا لوں گا۔ تم اپنا موڈ ٹھیک کرو۔ منہاس نے اسے رام کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی آئینہ آنے والی زندگی کی ساری فلم اسی منظر میں دیکھ لی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نکاح کے بعد وہی روزانہ اسے کال کرتی تھی۔ رخصتی میں دو مہینے تھے اور منت بی بی سے یہ وقت بھی کاٹا نہیں جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پھولوں اور چاکلیٹ میں تو اس کی جان تھی۔ اکثر وہ اسے بکھواتا رہتا تھا۔ کبھی کبھار تو اسے تاسف ہوتا اسے حق مہر میں بھی پھول اور چاکلیٹ ہی دینے چاہیے تھے اور اسے یقین تھا منت خوشی خوشی قبول کرتی۔

یہ دو ماہ اس نے صرف منت کے نام کیے تھے۔ اس کی چھوٹی چھوٹی خواہشیں پوری کرتے ہوئے۔ اس کی بیوقوفانہ باتیں سنتے ہوئے اس کی کالز کا انتظار کرتے اور اس کے بھیجے گئے مسیجز سینکڑوں بار پڑھتے ہوئے۔ زندگی تو یہ تھی۔ بے حد حسین منت کے ساتھ۔۔ اسے لگا وہ دوبارہ سے جی اٹھا ہے۔

وہ سوچ چکا تھا کہ اب بس بہت ہو گیا۔ وہ ان سب کاموں سے دور ہو جائے گا۔ کوئی جاب کرے گا یا بزنس۔ منت کے ساتھ اچھی زندگی گزارے گا۔ اسی لیے اس نے سب سے ہر قسم کا رابطہ منقطع کر دیا۔ وہ اب زندگی کو اک نئے سرے سے جینا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

غازی اور ایان بھی آچکے تھے۔ غازی اور ایان اسے روزانہ کہتے کہ وہ انہیں ان کی بھابھی سے ملوائے مگر وہ یہی کہتا کہ رخصتی پہ دیکھ لینا۔

مہندی کی رات وہ گھر والوں سے چھپتا چھپاتا اس کے لیے گول گپے اور بریانی آڈر کر رہا تھا۔ معیز لینے آیا تو اس کی حالت پہ ہنس دیا۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس بھائی آپ نے منت باجی سے شادی کر کے خود اپنی کم بختی کو دعوت دی ہے۔ اب آپ کی باقی کی زندگی بھی ایسے ہی گزرے گی منت باجی کے لیے کھانے آڈر کرتے ہوئے۔

رخصتی والے دن بھی منت اسے مسیج کر کے یاد دلارہی تھی کہ وہ بھول نہ جائے۔ سب گھر والے بارات لے کر پہنچ چکے تھے۔ اس نے منت کے لیے راستے سے تازہ پھول اور چاکلیٹ لینے تھے اس لیے وہ مارکیٹ آگیا۔

منت کے دھڑادھڑ مسیجسز آرہے تھے۔ وہ مسکراتے ہوئے جواب دینے کے ساتھ ساتھ پھول والے کو ہدایات بھی دے رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے ایک گھنٹے تک آنے کا کہہ کر وہ پھولوں کا گلہ ستہ لیے اب چاکلیٹ خرید رہا تھا جب اچانک اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ وہ چونک کر پلٹا مگر پیچھے کوئی نہیں تھا۔ وہ گاڑی تک آیا۔ پچھلا دروازہ کھول کر اس نے چیزیں اندر رکھیں۔ اس سے پہلے وہ سیدھا ہوتا کسی نے اس کے سر کے پچھلے حصے میں کسی بھاری چیز سے زوردار

Posted On Kitab Nagri

وار کیا۔ خون کا فوراً آن کی آن میں اس کے سر سے پھوٹا۔ آخری خیال جو اس کے ذہن میں آیا وہ یہ تھا کہ منت اس کا انتظار کر رہی ہے اور پھر وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا۔۔۔۔۔

بیٹی کی بارات آجائے اور دولہانہ آئے تو باپ کا سر زمانے کے سامنے ایسا جھکتا ہے کہ پھر کبھی اٹھ نہیں پاتا۔ وحید کا بھی شرمندگی کے مارے برا حال ہو رہا تھا۔ سیٹج پہ بیٹھی منت کے کردار اور دلے کی گمشدگی پہ لوگوں کے طنز ان کو نیزے کی طرح چھب رہے تھے۔

منہاس کدھر ہے ابھی تک آیا نہیں؟ انہوں نے زمان انکل کو ایک طرف لے جاتے ہوئے غصے سے پوچھا۔ منت اب اٹھ کر کمرے میں چلی گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

مجھے خود نہیں پتا۔ کچھ دیر پہلے بات ہوئی تھی۔ وہ کہہ رہا تھا منت کے لیے پھول اور چاکلیٹ لے کر آئے گا پھر پتا نہیں اب تک آیا کیوں نہیں۔

زمان انکل نے پیشانی مسلتے ہوئے بتایا۔ انہیں خود بہت فکر ہو رہی تھی۔ اس کا فون مسلسل بند جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آہستہ آہستہ رشتے دار بھی چلے گئے۔ وحید اور رضیہ ایک طرف لوگوں سے آنکھیں تک نہیں ملا رہے تھے تو دوسری طرف منت کا بھی خیال تھا کہ اب پتا نہیں اسے کچھ ہونہ جائے۔

انکل، غازی اور ایان پتا کرنے کی کوشش میں تھے کہ وہ کہاں ہے۔ آخر چند گھنٹوں کی کوشش کے بعد سڑک کنارے لگے ایک سی سی ٹی وی کی مدد سے پتا چلا کہ اسے اغوا کر لیا گیا ہے۔

زمان انکل نے صرف وحید کو بتایا تھا۔ ساتھ ہی انہیں بھرپور تسلی دی۔

آپ فکر نہ کریں ہم اسے بہت جلد چھڑوالیں گے۔ وہ جلد واپس آجائے گا۔ اور یہ بات صرف ہم دونوں کے درمیان رہے تو اچھا ہے۔ منت کو بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وحید سادہ مزاج انسان تھے۔ انہیں کیا پتا تھا کہ منہاس کے ساتھ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اگرچہ زمان انکل نے انہیں اس کے بارے میں اس کے کاموں کے بارے میں بتایا تھا مگر منت کی وجہ سے وہ مجبور ہو گئے تھے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

زمان انکل نے غازی اور ایان کو بھی نہیں بتایا۔ اگر بتاتے تو لازمی طور پر ان کے کچھ سوال ہوتے جن کا جواب وہ فحال نہیں دے سکتے تھے۔

ان دونوں کو سمجھا بجھا کرواپس ٹریننگ پہ بھیجا۔ اور خود اپنی ٹیم کے ساتھ وہ منہاس کو بازیاب کروانے کی کوششوں میں مصروف ہو گئے۔

ان کو زیادہ فکر یہ کھائے جارہی تھی کہ اس کو ٹارچر نہ کیا جا رہا ہو۔

آخر پورے ایک ہفتے بعد انہیں منہاس کی لوکیشن مل گئی۔



www.kitabnagri.com

منزلیں لاکھ کٹھن آئیں گزر جاؤں گا

حوصلہ ہار کے بیٹھوں گا تو مر جاؤں گا

چل رہے تھے جو میرے ساتھ کہاں ہیں وہ لوگ

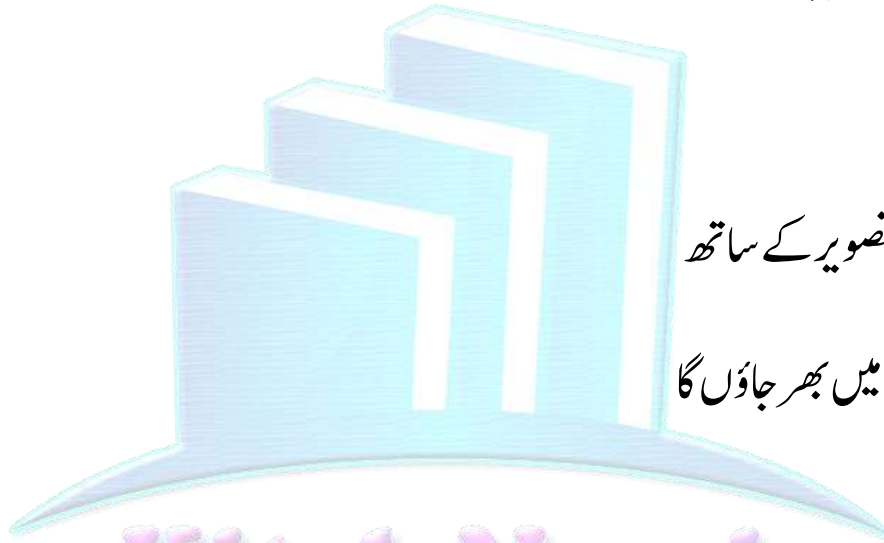
جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

جو یہ کہتے تھے کہ رستے میں بکھر جاؤں گا

در بدر ہونے سے پہلے کبھی سوچا بھی نہ تھا

گھر مجھے راس نہ آیا تو کدھر جاؤں گا



یاد رکھے مجھے دنیا تری تصویر کے ساتھ

رنگ ایسے تری تصویر میں بھر جاؤں گا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لاکھ روکیں یہ اندھیرے مرا رستہ لیکن

میں جدھر روشنی جائے گی ادھر جاؤں گا

راس آئی نہ محبت مجھے ورنہ ساقی

Posted On Kitab Nagri

میں نے سوچا تھا کہ ہر دل میں اتر جاؤں گا

(ساقی امر و ہوی)

وہ ہوش میں آیا تو اس نے خود کو ایک اندھیرے کمرے میں پایا۔ کچھ پل تو سمجھ ہی نہ آیا کہ کہاں ہے۔ حواس ٹھکانے پہ آئے تو محسوس ہوا وہ رسیوں میں جکڑا ہوا ہے۔ اسے یاد آنے لگا کہ وہ منت کے لیے پھول اور چاکلیٹ خرید رہا تھا جب کسی نے اس کے سر کی پشت پہ وار کیا تھا یوں وہ اپنی شادی والے دن اغوا ہو گیا۔

منت پہ کیا گزری ہوگی یہ سوچ کر اس کا دل کانپ سا گیا۔ وہ کتنی خوش تھی اور اب جب کہ وہ پہنچا نہیں ہو گا تو اس نے لوگوں کے سوالوں کا کیا جواب دیا ہو گا؟ کیسے سب کا سامنا کیا ہو گا؟ یہ سوال اس کا چین اڑانے کے لیے کافی تھے۔ اس پل اس نے خود کو بہت بے بس محسوس کیا۔ چاہنے کے باوجود وہ منت کو خوشی نہیں دے پایا تھا۔

لا دی گینگ کے کچھ بچے کچھ آدمیوں نے اسے اغوا کیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ شاید وہ سپیشل فورس کا بندہ ہے جس کے بدلے میں وہ اپنے ساتھیوں کی رہائی کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے منہاس کو ٹارچر بھی نہیں کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے جب یہ بات پتا چلی تو وہ دل کھول کر ہنسا تھا۔

ہم تم سے کچھ غرض نہیں ہے۔ ہم تمہاری رہائی کے بدلے ہم اپنے ساتھیوں کی رہائی چاہتے ہیں۔

تم ہنس کیوں رہے ہو؟ لمبے بالوں والے ایک آدمی نے کڑک دار آواز میں پوچھا۔ وہی شاید ان سب کو لیڈ کر رہا تھا۔

تمہارے بال بہت لمبے ہیں۔ کونسا شیپو استعمال کرتے ہو؟ منہاس نے اشتیاق سے اس کے بالوں پہ تبصرہ کیا جبکہ دماغ ساری صورت حال کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔

وہ آدمی بھڑک اٹھا۔ تمہارا دماغ ٹھیک ہے میں تم سے کچھ کہہ رہا ہوں اور تم کچھ کہہ رہے ہو۔ کبھی ہنس رہے ہو پاگل تو نہیں ہو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یار میں تو تمہارے بالوں کی تعریف کر رہا تھا۔ تم تو برا ہی مناگئے۔

اس نے منہ بناتے ہوئے اس انداز سے کہا گویا وہ بہت پرانا دوست ہو۔

Posted On Kitab Nagri

تم سب چھوڑو۔ اپنے افسروں کو کال کرو اور ہماری بات کرواؤ ان سے۔ وہ آدمی مدعے پہ آتے ہوئے بولا جبکہ دوسرا آدمی اس کو بازو سے کھینچ کر ایک جانب لے گیا اور دھیمی آواز میں اسے سمجھانے لگا۔

کیا کر رہے ہو؟ اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے؟ کچھ دن یہ غائب رہے گا تو ان کی پریشانی میں اضافہ ہو گا اور پھر وہ ہماری بات زیادہ اچھے طریقے سے سنیں گے۔

ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔ دوسرے آدمی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔



منہاس نے آس پاس کے ماحول کا گہرائی سے جائزہ لینا شروع کیا۔ اس کے خیال میں اسے کسی بحری جہاز یا کشتی کے تہ خانے میں قید کیا گیا تھا۔ تہ خانے میں زیادہ تر کاٹھ کباڑ ہی تھا۔ ایک طرف کونے میں فیول کے بڑے بڑے ڈرم پڑے ہوئے تھے جو غالباً خالی تھے۔۔

اسے یہاں سے جلد از جلد نکلنے کا منصوبہ بنانا تھا بس اک دفعہ اسے یہ معلوم ہو جاتا کہ یہاں کل کتنے افراد ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

شام تک اس نے دو اور آدمی دیکھے تھے جو فیول کے خالی ڈرم لے گئے تھے اور پھر اس کے لیے کھانا لائے تھے۔ کھانے کے دوران منہاس کے ہاتھ کھول دیے گئے تھے لیکن دونوں آدمیوں نے اپنی پستولوں کی نال ایک لمحے کے لیے بھی اس کی طرف سے ہٹائیں نہیں تھیں۔ تہہ خانے کی سیڑھیاں کافی زیادہ تھیں اس لیے اوپر کا تختہ وہ نہیں دیکھ سکا تھا۔

رات کا اندازہ اسے تب ہوا جب صبح والا آدمی آیا اور ایک لالٹین جلا کر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد اوپر سے آوازیں آنا بند ہو گئیں۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ سب سو چکے ہوں گے تو اس نے اپنے آپ کو رسیوں کی قید سے آزاد کیا۔ پچھلے دو گھنٹوں سے وہ کوشش کر کے رسیاں پہلے ہی ڈھیلی کر چکا تھا۔ آہستہ سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ اوپر آیا۔ سب سے اوپر والی سیڑھی کے اوپر ایک لکڑی کا دروازہ تھا جسے باہر سے بند کیا گیا تھا۔ دروازہ کمزور تھا اور باہر سے بند کیا گیا تھا۔ اس نے پیچھے کو ہو کر دھکا لگایا تو وہ کھل گیا۔ وہ باہر عرشے پہ آگیا۔ اس کا اندازہ ٹھیک تھا۔ یہ ایک درمیانے سائز کی کشتی تھی۔ اوپر دو کیبین بنے ہوئے تھے۔ کھلے سمندر میں رات کے اس پہر کشتی کو لنگر انداز کر کے وہ سب سوئے ہوئے تھے۔ اس نے اطمینان سے ساری کشتی کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

صبح ہوئی تو ان چاروں آدمیوں نے ایک عجیب منظر دیکھا۔ وہ سب منہاس کی جگہ بندھے ہوئے تھے اور وہ خود بڑے مزے سے ان کے سامنے بیٹھناشتے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

اٹھ گئے تم لوگ۔ اس نے ماں کی طرح مہربان لہجے میں پوچھا۔ جیسے بڑی فکر ہو ان کی۔

ناشتہ کرو گے؟ ایک اور سوال اسی فکر سے پوچھا گیا۔

یہ سب کیا ہے؟ یہ یہاں کیسے؟ گدھوں تم سب کہاں سوئے مرے تھے؟ چیخنے والا شاید ان سب سے عہدے میں بڑا تھا اور یہی وہ آدمی تھا جو خود گھوڑے گدھے بیچ کر سویا پڑا تھا۔

www.kitabnagri.com

باس ہمیں نہیں پتا یہ کیسے کھل گیا اور ہم کیسے یہاں آگئے۔ ہم تو سوئے ہوئے تھے۔ لمبے بالوں والے نے منمنہاٹ کی اور ساتھ ہی خود کو آزاد کرانے کی کوشش بھی کی مگر باندھا بہت مضبوطی سے گیا تھا سو وہ ناکام رہا۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے ہم سب کو بے ہوش کیا تھا؟ اک اور نے قدرے سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔

ارے واہ تم ہونا عقل مند آدمی۔ ان جاہلوں میں کیسے پھنس گئے۔

منہاس نے داد دیتے ہوئے باقیوں کی طرف طنز سے دیکھا۔

سیدھی طرح بتاؤ تم نے ہمیں بے ہوش کیسے کیا؟ وہ آدمی اب بھی اپنے آپ کو باس ہی سمجھ رہا تھا۔ منہاس نے آگے بڑھ کر ایک طمانچہ اس کے منہ پہ رسید کیا۔

تم باس تھے اب سے تم لوگوں کا باس میں ہوں۔ یہ بات یاد رکھنا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چاروں کی آنکھیں اس کی بات سن کر حیرت سے پھیلی تھیں۔

کیا مطلب ہے اس سب کا تم پہلیوں میں بات کیوں کر رہے ہو صاف صاف بات کرو۔ عقل مند آدمی نے پھر سے فصاحت جھاڑی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا تو صاف بات سنو۔ وہ آگے کو جھکتا ہوا بولا۔

کل رات یہاں اسی جگہ میرا بڑا دل گھبرا یا تو میں کھلی ہوا کھانے باہر آ گیا پھر میں نے سوچا کہ دیکھتے ہیں کیا خزانہ چھپا ہے یہاں اور واقعی اک بڑا خزانہ میرے ہاتھ لگا۔ جانتے ہو کیا؟

کو کین۔۔۔۔۔ اس نے دھماکہ کیا۔ کل رات تلاشی کے دوران اسے پتا چلا کہ جن ڈرمز کو وہ خالی سمجھ رہے تھے وہ کو کین سے بھرے ہوئے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب ہونا تو یہ چاہیے کہ بقول تمہارے میں کوئی سیکرٹ آفسر ہوں تو مجھے اپنے ساتھیوں کو اطلاع دینی چاہیے نہیں؟

اس نے سوالیہ انداز میں چاروں کے چہروں پہ اڑتی ہوائیاں دیکھیں۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن میں ایسا کروں گا نہیں پوچھو کیوں؟ ایک بار پھر اس نے سوال کیا لیکن جواب میں ابھی بھی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہ کوئی جواب دینے کی حالت میں ہی نہیں تھے۔ بس سوکھے لب ہونٹوں پہ پھیرتے ہوئے نظریں منہاس پہ لٹائی ہوئی تھیں۔

کیونکہ گدھوں میں کوئی خفیہ پولیس والا نہیں ہوں۔ میرے بارے میں معلومات تو کروا لیتے ہیں کون ہوں بس اندھوں کی طرح مجھے اٹھا کر بہادر بن لیے۔ اب دیکھو اپنا انجام۔ چاہوں تو ابھی کے ابھی تم چاروں کو گولی مار دوں۔ ویسے مار ہی دینی چاہیے اس طرح سے یہ ساری کوکین میری ملکیت بن جائے گی۔

وہ فیصلہ کن انداز میں کہتے ہوئے یوں اٹھا جیسے ابھی ان کو گولی مارنے لگا ہو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم سچ کہہ رہے ہو؟ کیا تم واقعی پولیس والے نہیں ہو؟ عقل مند ثابت کرنے پہ تلا ہوا تھا کہ منہاس کا دیا خطاب غلط نہیں۔

پہلی بات تو یہ مجھے تم لوگوں کو یقین دلانے کی ضرورت نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کہتے ہوئے اٹھا اور ایک جانب رکھی ہوئی پستول اٹھائی جو انہی کی تلاشی کے دوران اس نے ضبط کی تھی۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر تم لوگ مجھے اپنا باس مان لو اور اس کو کین کے منافع میں شراکت دار بنالو تو میں یقین دلا بھی سکتا ہوں۔

اس نے خالص کاروباری انداز اپنایا۔ پرانے باس نے چپ چاپ پن مئے باس کی حاکمیت قبول کرتے ہوئے سر تسلیم خم کر دیا۔ اس کے سوا ان کے پاس بس یہی چارہ تھا کہ وہ اس کے ہاتھوں عبرت ناک انجام کو پہنچتے اسی لیے سب نے مشترکہ طور پر منہاس کو اپنا نیا باس مان لیا۔



وہ چاروں لادی گینگ کے وہ آدمی تھے جو کبھی منظر عام پہ نہیں آئے تھے اسی لیے پولیس کی حراست سے بھی بچ گئے۔ ان کو جب یہ اطلاع ملی کہ منہاس نامی بندے کی وجہ سے ان کے گینگ کے باقی لوگ پکڑے گئے ہیں تو یہی بات سمجھ آئی کہ شاید وہ کوئی خفیہ پولیس والا تھا۔ منہاس ان دنوں اپنی شادی کی تیاریوں کی وجہ سے اس معاملے پہ اتنا دھیان نہ دے پایا تبھی ان لوگوں نے موقع پا کر اس کو اغوا کر لیا۔ دو دن پہلے جس تنظیم سے کوکین کی بھاری کھیپ آئی تھی وہ بھی آگئی تھی۔ یہ کھیپ ان کو سمندر کے راستے آگے پہنچانی تھی۔ اکثر کو سٹ گارڈز وغیرہ سے جھڑپیں ہو جاتی تھیں اسی لیے ایک متبادل اور لمبار استہ اپنایا گیا تھا جہاں گارڈز اور میرین فورسز

Posted On Kitab Nagri

سے آمناسا منام ہوتا۔ کھیپ بھی پہنچانی تھی اور منہاس کے ذریعے وہ منہاس کو بھی لے کر سمندر میں ہی آگئے۔ اب ان کو کیا پتا تھا کہ وہ کیا نکلے گا۔

.....

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی پھر اسی منجد ہار میں پھنس گیا تھا جس سے جان چھڑانے کا وہ فیصلہ کر چکا تھا مگر قدرت نے شاید اس کو اسی کام کے لیے جن لیا تھا۔ اس رات اس کو تلاشی کے دوران کوکین کی بھاری کھیپ دیکھنے کو ملی تو وہ کلس کر رہ گیا۔ اس نے وہی کوکین ان چاروں کو نیند کی حالت میں انجیکٹ کر کے بے ہوش کیا تھا۔ اب جب تک وہ یہ پتانہ چلا لیتا کہ یہ کوکین کس کو آگے پہنچائی جا رہی ہے وہ واپس نہیں جاسکتا تھا۔ وہ چاروں بلاچوں چراں کیے اسے اپنا باس مان چکے تھے۔

www.kitabnagri.com

تین دن کے سفر کے بعد وہ کہیں جا کر گہرے سمندر کی حد سے نکلے تھے۔ ان کو یہ کھیپ سمندری راستوں سے ہی پہنچانی تھی۔ وہ موقع تلاش کرتا رہا کہ کب اسے انکل سے بات ہوئی۔ اس نے اپنی لوکیشن بھیجی تھی۔ فل حال اس نے ان کو کسی بھی قسم کی کاروائی سے منع کر دیا تھا۔ وہ پہلے خود معاملے کی جڑ تک پہنچنا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کھیپ لے کر وہ جہاں پہنچے تھے وہاں اسے معلوم ہوا کہ یہ ساری کونین بلوچستان اور خیبر پختون خواہ کے دیہی علاقوں میں جائے گی۔ اب اکیلا وہ ان سب کو ہینڈل نہیں کر سکتا تھا۔ انکل زمان کی ٹیم اور دوسری ایجنسیوں کو شامل کرنا ضروری ہو گیا تھا۔

وہ لاہور آیا تو اس کی ملاقات ایف آئی اے، آئی ایس آئی اور دوسرے اداروں کے سربراہان سے ہوئی۔

منہاس تم باقاعدہ طور پر ہمارے کسی ادارے میں شامل کیوں نہیں ہو جاتے؟ اس طرح اگر مستقبل میں تم پہ کوئی خطرہ آئے تو ہم تمہیں اپنا نام دے کر بچا سکتے ہیں۔

مجھے آپ کے قانون اور اداروں سے ذرہ برابر بھی وابستگی نہیں ہے نہ ہی مجھے ان سے جڑنے کا شوق ہے اور نہ ہی آپ یہ سمجھیں کہ مجھے کوئی شوق ہے اس آگ میں کودنے کا۔

اس نے سپاٹ تاثرات سے سپاٹ انداز میں کہا تھا جس پر زمان انکل نے اسے ایک سخت قسم کی گھوری سے نوازا تھا۔

تو پھر تم تم کس لیے یہاں موجود ہو؟

Posted On Kitab Nagri

ایک اعلیٰ افسر نے چھتے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا۔ ان سب کو اس کی سمجھ نہیں آئی تھی۔ لوگ مرتے ہیں ان اداروں میں شامل ہونے کو۔ کی کی بار کمیشن کے مقابلے کے امتحانات دیتے ہیں۔ مشکل سے مشکل ترین ٹریننگ کرتے ہیں پھر کہیں سالوں بعد جا کر اس مقام تک پہنچتے ہیں جو اسے پکی پکائی کھیر کی طرح تھال میں سجا کر دیا جا رہا تھا مگر وہ انکاری تھا۔

بد قسمتی سے میرے اندر ایک جیتا جاگتا وجود ہے جو مجھے چین نہیں لینے دے گا۔ وہ چاہتا ہے میں بے خطر آتش نمرود کی طرح اس آگ میں کود پڑوں۔ اگر میں نے اس کی نہ مانی تو وہ ساری عمر مجھ سے ناراض رہے گا اور میں جیتے ہوئے بھی مردوں کی طرح زندگی گزاروں گا اسی لیے بہتر یہی ہے کہ میں اس کی بات مان لوں۔

اس کا اشارہ اپنے ضمیر کی طرف تھا۔ نظریں میز کی چمکدار سطح پہ گاڑے وہ جس انداز سے بات کر رہا تھا اس نے سب کے دلوں کو ایک لمحے کے لیے تھما دیا۔ لوگ کہاں کسی ضمیر کی سنتے ہیں اور وہ اسی کو اپنا مرشد مانے بیٹھا تھا۔

اور ویسے بھی سر میں کسی کے انڈر کام نہیں کر سکتا۔ آپ کے کسی ادارے میں شامل ہونے کا مطلب ہے کہ میں آڈر کا انتظار کرتا رہوں جبکہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ میں ہر کام اپنی مرضی اور اپنے طریقے سے کرنے کا عادی

Posted On Kitab Nagri

ہوں۔ اور یہ بھی جان لیں کہ ضمیر کے خلاف جانے کا مطلب یہ نہیں کہ میں قانون کے خلاف نہیں جاسکتا۔ جب اور جہاں مجھے آپکا قانون غلط لگا وہاں میں اپنے طریقے اور اپنے اصولوں سے چلوں گا۔

اس نے اپنی شرائط رکھیں۔ یہ بہت کڑی شرائط تھیں۔ آج تک کس نے ایسا نہیں کیا تھا مگر وہ کر رہا تھا۔

ٹھیک ہے ہم تمہاری شرائط مان لیتے ہیں مگر ایک بات یاد رکھنا اگر کل کو تم کسی کے ہاتھوں ٹریپ ہو کر گرفتار ہوتے ہو تو ہم تمہیں بچانے سامنے نہیں آئیں گے کیونکہ ہمارے پاس ایسا کچھ نہیں ہوگا کہ ہم تم سے اپنا تعلق ظاہر کر سکیں۔ ایف آئی اے کے سربراہ نے دونوں ہاتھ میز پر رکھتے ہوئے اسے حقائق سے آگاہی دینی شروع کی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دوسری بات تمہیں اب گینگسٹر منہاس عالم بننا ہے۔ اس کام میں ہمارے ساتھی تمہاری مدد کریں گے۔ ہم تو چھپ کر اور رازداری سے کام کرتے ہیں تمہیں کھلے عام سب کے سامنے اپنی مجرمانہ پہچان بنا کر سب کے رازوں تک پہنچنا ہوگا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے سر اثبات میں ہلا کر اس پہ بھی آمادگی ظاہر کی جبکہ انکل کے چہرے پہ پریشانی کے تاثرات نظر آنے لگے۔

تیسری اور سب سے اہم بات۔۔۔۔۔ اس بار ایک اور اعلیٰ افسر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

مسٹر منہاس آپ کو ہم سے وعدہ کرنا ہو گا کچھ سالوں تک آپ اپنی فیملی سے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں رکھیں گے۔ یہ آپ کی اور بہت سے دوسرے لوگوں کی فیملی کی بقا کے لیے بہت ضروری ہے۔ امید ہے اس وعدے کا پاس رکھا جائے گا۔



منہاس کو جیسے کرنٹ لگا۔ نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ پہلے بھی تو میں یہ سب کام کرتا رہا ہوں مگر اپنی فیملی سے کبھی رابطہ نہیں توڑا تو اب بھی دونوں ایک ساتھ ہینڈل کر سکتا ہوں۔

پہلے کی بات اور تھی۔ اب جن لوگوں سے تمہارا واسطہ پڑنے والا ہے وہ کوئی جاہل گنوار قسم کے مجرم نہیں ہوں گے۔ وہ تمہاری سات پشتوں تک کو کھنگالیں گے۔ تمہاری ایک ایک حرکت ایک چیز کو نوٹ کریں گے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

۔ فیملی کمزوری ہوتی ہے اور یہ کمزوری اگر تمہارے کسی دشمن کے ہاتھ لگی تو وہ تمہیں زیر کرنے میں دیر نہیں لگائیں گے۔

ڈی جی آئی ایس پی آر نے اسے نرم لہجے میں سمجھایا۔ وہ لب کاٹنے لگا۔ منت اور غازی سے دوری، ان سے تعلق توڑنے کا سوچ کر دل ابھی سے خالی ہونے لگا تھا۔

کتنے سال؟ اس نے مرے مرے انداز میں پوچھا۔

کم سے کم چار سے پانچ سال۔ ان کی جڑوں تک پہنچ کر ان کو کھوکھلا کرنا آسان کام نہیں ہے۔

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے۔ کام آپ کا انداز میرا۔ وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ ہمارا کام نہیں یہ ملک کا کام ہے۔ اس ملک کی بقا اور وفا کا تقاضا ہے جو ان۔ ابھی تو تم نہیں مان رہے مگر ایک وقت آئے گا جب تم یہ جان لو گے کہ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو اس ملک کی محبت میں کر رہے ہو سکون کی خاطر نہیں۔ سکون تو اور بہت سے کام کر کے انسان کو مل جاتا ہے۔ کسی غریب کی مدد کر کے۔ کسی نادار کی عیادت کر کے۔ خلق خدا کی خدمت کر کے اور دوسرے بہت سے فلاحی کاموں میں سکون ہے لیکن جانتے ہو اس کام میں سکون نہیں جنون ہے۔ وطن سے محبت کا جنون، اس کی حفاظت کا جنون۔ اور جنہیں جنون مل جائے پھر انہیں سکون نہیں ملا کرتا۔ پھر دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا خیال سکون لینے ہی نہیں دیتا۔ تم عنقریب یہ سمجھ جاؤ گے کہ تمہارا اصل اور تمہاری منزل کیا ہے۔

دھیمے سے مسکراتے ہوئے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے یہ الفاظ زمان انکل کی ٹیم کے سربراہ نے کہے تھے۔ وہ سن رہ گیا۔ کیا واقعی ایسا ہے؟ میں کس لیے کر رہا ہوں یہ سب سکون کے لیے؟ یا اور اس یا سے آگے وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ ماں باپ اور ان جیسے اور کی لوگوں کے ساتھ پیش آئے واقعات نے اسے اس بری طرح بدگمان کر رکھا تھا کہ اسے لگتا تھا کہ ملک سے محبت جیسے الفاظ صرف کتابوں میں ہی ہیں۔

www.kitabnagri.com

وہ انہی سوچوں میں الجھتا ہوا زمان انکل کے ساتھ باہر آگیا۔ انہوں نے اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ہم گوجرانوالہ جا رہے ہیں۔ آخری بار مل لو سب سے۔ انہوں نے کہتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے تمہیں سوچ لینا چاہیے۔ یہ کام بہت خطرناک ہے اور جان لیوا بھی۔ قدم قدم پہ موت ہے۔ صہیوانی تنظیموں کے ساتھ رہ کر ان کو دھوکہ دینا بہت مشکل ہے۔ ہمارے تین جوان پکڑے گئے تھے اور پھر وہ شہید کر دیے گئے۔

انکل موت تو آنی ہے پھر چاہے جس حال میں بھی آئے۔ اس نے شانے جھٹکتے ہوئے کھڑکی کھولی۔ گرم ہوا کے تھپڑوں نے استقبال کیا تو اس نے جلدی سے بند کر دی۔ اس وقت چار بج رہے تھے۔

تم کیوں شامل نہیں ہو جاتے آخر۔ کل کلاں کو اگر تم پہ کوئی بات آتی ہے تو ایجنسی ثبوت دکھا کر اور خود سے تعلق دکھا کر تمہیں سپورٹ کر سکتی ہے۔ انکل نے اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کی تھی۔ اسے سمجھانا دیوار سے سر پھوڑنے کے برابر تھا۔

میں یہ نہیں کر سکتا۔ اس نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔ سرہاتھوں میں گرا لیا۔

میں آذا در ہنا چاہتا ہوں۔ ایسے میں کسی کی ماتحتی میں کام نہیں کر سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

چلو فحال اس بحث کو چھوڑو۔ منت سے کیا کہو گے؟ انکل نے وہ سوال کیا جس سے وہ خود بچنا چاہ رہا تھا۔

میں اس سے نہیں ملوں گا۔ اس نے لب بھینچے ارادہ ظاہر کیا۔ انکل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

کیا مطلب؟ تم ایک لمبے عرصے کے لیے سب سے کٹنے والے ہو اور تم اس سے ملو گے نہیں۔ انکل نے ڈانٹا۔ وہ بے بسی سے مسکراہ کر رہ گیا۔

وہ کمزور پڑ جائے گی۔ وہ یہ نہ کہہ سکا کہ میں کمزور پڑ جاؤں گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

غازی سے کیا کیا؟ انکل نے ایک اور اہم نکتے کی جانب اس کی توجہ مبذول کی۔

اس کو بھی میں سنبھال لوں گا آپ فکر نہ کریں۔ اس نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے مستحکم لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے مگر میرا مشورہ ہے کہ ایک دفعہ پھر سے سوچ لینا سمجھ لینا پھر فیصلہ کرنا۔ انکل نے مخلصانہ مشورہ دیا۔

فیصلہ تو ہو چکا اب تو بس عمل باقی ہے۔ انکل کی بات پہ سر ہلاتے ہوئے وہ بے آواز بڑبڑایا تھا۔

فیصلے تو اوپر بھی ہو چکے تھے ان پہ بھی اب بس عمل ہی باقی تھا۔ اک نیا سفر اک نئی منزل اس کی منتظر تھی۔



غازی اسے دیکھ کر خوشی سے پاگل ہو گیا تھا۔ اس نے اسے اور ایان کو یہی وضاحت دی کہ ابھی وہ شادی کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتا تھا اسی لیے وہ بارات پہ نہیں آیا۔ ایک دن بعد اس کو نکلنا تھا۔ اس نے نہایت سوچ سمجھ کر غازی کو اپنے جانے کی وجہ بتائی۔

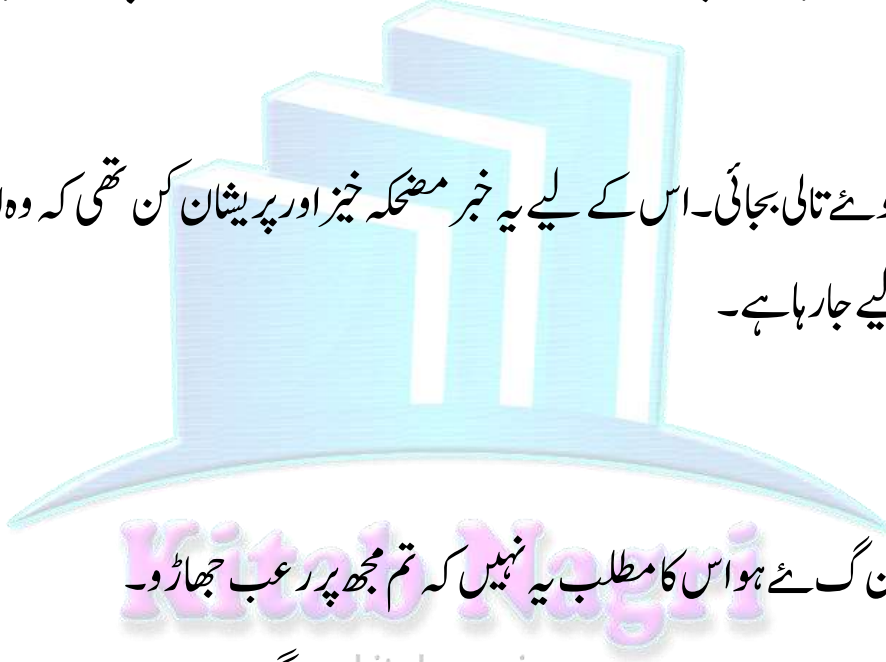
کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ غازی نے چلاتے ہوئے کمرہ سر پہ اٹھالیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہی کہہ رہا ہوں جو تم سن رہے ہو۔ وہ سکون سے بیگ میں کپڑے ڈالتا ہوا بولا۔

آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ امی کے قاتلوں کو ڈھونڈنے ایک لمبے سفر پہ نکل رہے ہیں۔ واؤ جسٹ واؤ بھائی۔

غازی نے طنز کرتے ہوئے تالی بجائی۔ اس کے لیے یہ خبر مضحکہ خیز اور پریشان کن تھی کہ وہ اسے چھوڑ کر ایک غیر معینہ مدت کے لیے جا رہا ہے۔



تم اب پولیس والے بن گئے ہو اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم مجھ پر رعب جھاڑو۔
وہ ناراضی سے کہتا ہوا الماری تک گیا اور باقی ماندہ کپڑے بھی بیگ میں گھسیڑے۔ اس کا آدھا سامان لاہور جبکہ آدھا گوجرانوالہ میں ہوتا تھا۔ دونوں شہروں کے درمیان وہ گھن چکر بنارہتا تھا۔

بھائی کچھ غلط تو نہیں کر رہے آپ؟ غازی نے انجانے خدشے کے پیش نظر پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں کچھ غلط نہیں کروں گا۔ بس جیسے ڈیڈ کے قاتلوں کا حال ہوا تھا بس ویسے ہی موم کے قاتلوں کو بھی سزا دینی ہے۔ اس کے لیے وقت تو لگے گا نہ۔ گھر بیٹھے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔

وہ نیچے جھک کر اب بوٹ کے تسمے باندھ رہا تھا۔ اس کے بعد اس کے بالوں کی باری آئی تھی۔ سلیقے سے بالوں کو جما کر وہ خود پہ پر فیوم چھڑکنے لگا۔ غازی خاموشی سے اس کی کاروائی دیکھتا رہا۔

آپ مجھے الوبنا کر نہیں جاسکتے۔ سچ سچ بتائیں چکر کیا ہے۔ غازی اس کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا۔ منہ اس نے اسے دیکھا۔ کسرتی بدن کے ساتھ چوڑے شانے اور ٹریننگ نے اس کو کمزور غازی سے ایک مضبوط اور باڈی بلڈر جیسے شخص میں بدل دیا تھا۔ اسے معلوم ہی نہیں ہو سکا تھا اور اس کا بھائی اتنا بڑا ہو گیا تھا۔ اس نے پدرانہ شفقت سے اس کو گلے لگایا۔ اس کے ماتھے پہ آئے بالوں کو پرے کر کے پیشانی پہ بوسہ دیا۔

www.kitabnagri.com

ایک بات یاد رکھنا۔ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔ تم زندگی ہو میری۔ اس نے غازی کو خود میں بھینچتے ہوئے کہا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

یہ ڈائلاگ غالباً بھابی کے لیے نہیں ہیں؟ وہ افسردگی سے مسکرایا۔

ہاں یاد آیا تم نے اور ایاں نے اپنی بھابی کو تو دیکھا ہی نہیں تھا۔ اس نے موبائل سے منت کی نکاح والی تصویر نکال کر اسے دکھائی۔

پیاری ہیں۔ اس نے سرسری سی نظر ڈال کر کہا۔ لیکن ان کو کیا کہہ کر انتظار کی سولی پہ لٹکا کر جائیں گے؟

یہ تمہارا مسئلہ نہیں میری جان۔ میں ہینڈل کر لوں گا۔ تم فکر نہ کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے بیگ کندھے پہ ڈالا اور باہر کی جانب بڑھا۔

بھائی کچھ بھی غلط نہ کرنا۔ اگر کچھ معلوم ہوا تو مجھ سے رابطہ کرنا۔ غازی جان گیا تھا کہ وہ اسے روک نہیں سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

ایان اور انکل سے مل کر وہ منت ک گھر آ گیا۔ رات کے دس بجے تھے جب وہ زمان انکل کے گھر سے نکلا تھا اور اب گیارہ بجے وہ منت کے کمرے میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ زمان انکل نے پہلے ہی وحید سے بات کر لی تھی اس لیے انہوں نے منہاس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔

وسوئی ہوئی تھی۔ بلکہ سارے گھر والے ہی سوئے ہوئے تھے۔ وحید دروازہ کھلا چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔

وہ ساکت کھڑا منت کو دیکھ رہا تھا۔ آخری بار۔۔۔۔۔ اس کے بعد جانے کتنے سالوں بعد دیکھنا نصیب ہوتا یا شاید ہوتا بھی نہ۔۔

وہ پہلے سے کمزور ہو گئی تھی۔ آنکھیں اندر کودھنسی ہوئی تھیں۔ رنگ زرد ہو رہا تھا۔ وہ جس شوخ چنچل منت سے واقف تھا یہ وہ نہیں تھی۔

وہ بے اختیار آگے بڑھا۔ دل چاہا فاصلے مٹا دے۔ اس جو گن کو دیدار یار کروا کر اس کی آنکھوں کی جوت کو پھر سے جلا دے۔ اسے بانہوں کے حصار میں لے کر گول گول گھمائے اور کہے کہ دیکھو میں آ گیا ہوں۔ صرف تمہارے

Posted On Kitab Nagri

لیے۔ اس کے شکوے سنے اپنے ہاتھوں سے اس کے گالوں پہ پھلتے آنسو پونچھے اور اس کا سر اپنے کندھے سے ٹکا کر اس کے سارے غم لے لے۔

اس سے پہلے وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کو چھو تا ایک آواز کانوں میں گونجی۔

مسٹر منہاس آپ کو ہم سے وعدہ کرنا ہو گا کچھ سالوں تک آپ اپنی فیملی سے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں رکھیں گے۔ یہ آپ کی اور بہت سے دوسرے لوگوں کی فیملی کی بقا کے لیے بہت ضروری ہے۔ امید ہے اس وعدے کا پاس رکھا جائے گا۔



اس کا بڑھتا ہوا تھرا رک کر پہلو میں گر گیا۔ نم آنکھوں سے اس نے سوئی ہوئی منت کو پیار سے دیکھا۔ آہستہ سے اس کے ماتھے سے بال ہٹا کر پیار کیا۔ پھر اس کے ہاتھ کتنی دیر تک ہاتھوں میں لیے بیٹھا رہا۔ وہ کسمپائی تو وہ جلدی سے اٹھا اور اک الوداعی نظر اس پہ ڈالتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

بچھڑ کر تجھ سے کبھی پھر نہیں کہا ہم نے

ہمارے پاس خدا کا دیا بہت کچھ ہے



اپنے ماضی سے جو ورثے میں ملے ہیں ہم کو

ان اصولوں کی تجارت نہیں ہوگی ہم سے

عہد حاضر کی ہر اک بات ہمیں دل سے قبول

صرف توہین روایت نہیں ہوگی ہم سے

جھوٹ بھی بولیں، صداقت کے پیامبر بھی بنیں

ہم کو بخشو یہ سیاست نہیں ہوگی ہم سے

Posted On Kitab Nagri

زخم بھی کھائیں رقیبوں کو دعائیں بھی دیں

اتنی مخدوش شرافت نہیں ہوگی ہم سے

سرخ پتھر کے صنم ہوں کہ وہ مر مر کے صنم

بت کدوں میں تو عبادت نہیں ہوگی ہم سے

ہے اطاعت کے لیے اپنا نقطہ ایک الہ

نا خداؤں کی اطاعت نہیں ہوگی ہم سے

غیر مشروط اطاعت کے طرفدار ہیں ہم

شرط کے ساتھ رفاقت نہیں ہوگی ہم سے

فکر و اظہار میں ہم حکم کے پابند نہیں

شاعری حسب ہدایت نہیں ہوگی ہم سے

صرف یہ باتیں اگر آپ گوارا کر لیں

آپ کو کوئی شکایت نہیں ہوگی ہم سے...!



Posted On Kitab Nagri

وہ لاہور آگیا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا وہ اپنا نام ایک معروف کینگسٹر کے طور پر بناتا گیا۔ اس سفر کے شروع میں ہی اس کی ملاقات راجا کے توسط سے رحمت سے ہو گئی۔ رحمت اس برکت نامی شخص کا چھوٹا بیٹا تھا جس کے کیس کا فیصلہ اس نے جسٹس معین کے قلم سے اپنی مرضی کا کروایا تھا۔ تبھی مرحوم کے خاندان کو دشمنوں سے بچانے کے لیے اس نے راجا کی مدد سے دوسرے شہر منتقل کر دیا تھا اور وقتاً فوقتاً راجا کے ہی ہاتھوں وہ ان کی مدد بھی کرتا رہتا تھا اب جب کہ رحمت بڑا ہو چکا تھا اور اس شہر میں صرف راجا سے ہی واقف تھا تو اس نے التجا کی کہ وہ منہاس سے ملنا چاہتا ہے۔ رحمت اس سے مل کر ایسا گرویدہ ہوا کہ اسی کا ہو کر رہ گیا۔ اس کا دل واپس جانے کو چاہا ہی نہ۔ منہاس نے اگرچہ اس کو سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی مگر رحمت نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اسی کے ساتھ رہے گا۔



تم کیا کرو گے میرے ساتھ رہ کر۔ میرا تو خود کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ واپس جاؤ کام شام کرو پیسے کماؤ۔ مجھے تمہارے جیسے بندے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس نے رحمت کو سمجھانا چاہا جس نے لاپرواہی سے سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گا آپ محل میں رہو یا جھونپڑی میں، فٹ پاتھ پہ رہو یا گھر میں آپ جس بھی حال میں رہیں گے میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گا۔ اور رہی پیسے کمانے کی بات تو آپ نہ مجھے اپنا اسسٹنٹ بنالیں اس طرح آپ کو آسانی ہو جائے گی اور مجھے بھی نوکری مل جائے گی۔

رحمت نے دانت نکوستے ہوئے مسئلے کا حل نکالا۔ اس نے آنکھیں دکھائیں۔

اسسٹنٹ؟

ہاں نہ۔ آپ کے اندر اور باہر کے سارے کام میں کر دیا کروں گا۔ آپ کا ساتھ دوں گا ہر معاملے میں۔ یوں سمجھ لیں رائٹ ہینڈ بنوں گا آپ کا۔ بھائی پلیز مان جائیں نہ۔ مجھے اپنے ساتھ رہنے دیں۔

Kitab Nagri

رحمت نے بچوں کی طرح ضد کی۔ منہاس سوچنے پہ مجبور ہو گیا۔ اس کو بھی کسی قابل اعتبار بندے کی شدید ضرورت تھی۔ لطیف بھائی سے اس نے کہہ رکھا تھا مگر اس کے بھیجے آدمیوں میں سے اسے کوئی پسند نہیں آیا تھا۔ رحمت کا یوں خود چل کر آنا اور اس کے ساتھ رہنے پر اصرار کرنا جیسے اوپر سے اشارہ تھا۔ اس کے سارے مسلوں کا حل تھا۔ وہ گہری سانس بھر کر چپ رہ گیا۔ یوں رحمت کی اس کے ساتھ بے مثال وفاداری شروع ہو گئی۔ وہ بہت پھر تیرا اور کام کا بندہ تھا۔ منہاس کے چہرے سے اس کے مزاج کا اندازہ لگالیتا تھا۔ بھائی بھائی کہتے اس

Posted On Kitab Nagri

کی زبان نہیں تھکتی تھی اور جو اصل بھائی تھا اسے اس نے خود بدگمان کر دیا تھا۔ انکل کی کال آئی تھی۔ وہ بتانے لگے کہ غازی اور ایان کو اس کے سارے مجرمانہ افعال کی خبر ہو گئی ہے۔

یہ تو ہونا ہی تھا انکل۔ جب پولیس ڈپارٹمنٹ میں منہاس عالم کا بار بار نام لیا جائے گا تو وہ کیسے بے خبر رہ سکتا ہے؟ اس نے تلخی سے ہنستے ہوئے نمی اندر اتاری۔

وہ بہت غصے اور صدمے میں تھا۔۔۔۔ انکل نے بات ادھوری چھوڑی۔ اسے بتا کر پریشان کرنے سے کیا فائدہ کے غازی کس قدر برہم تھا۔



ہو جائے گا ٹھیک وہ آہستہ آہستہ۔ ابھی تو اور بہت کچھ ہونا باقی ہے۔ اس نے سر جھٹکتے ہوئے خود کو لا پرواہ ظاہر کیا۔

کہہ رہا تھا اگر تم باز نہیں آئے تو خود تمہیں گرفتار کرے گا۔ انکل کی بات پہ اس کا ہتھ پہ نکلا۔

Posted On Kitab Nagri

پکا پولیس والا ہے۔ ایمانداری کے کیڑے نے جس کو کاٹا ہو وہ ایسے ہی بیان دیتا ہے انکل۔ خیر آپ فکر نہ کریں بس آپ نے یہی ظاہر کرنا ہے کہ آپ کو بھی میرے بارے میں کچھ خبر نہیں۔ باقی میں سب سنبھال لوں گا۔

چلو ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا۔ انکل نے خدا حافظ کہہ کر بات ختم کر دی۔

وہ غازی سے بہت پیار کرتا تھا۔ خونی رشتوں میں واحد وہی تو رہ گیا تھا۔ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کا آسرا اور سہارا تھے۔ وہ سمجھ سکتا تھا کہ یوں راستے الگ کر لینے سے غازی کے دل پہ کیا بیت رہی ہوگی۔

اس کے کام ویسے ہی جاری تھے۔ لطیف بھائی نے اب فیضی کے بجائے زیادہ کام اسی سے لینے شروع کر دیے تھے اور یہ چیز فیضی کو کھٹک رہی تھی۔ اس کے دماغ میں منہاس کے خلاف لاوا پکنے لگا تھا۔ اندر ہی اندر وہ اس سے بری طرح خار کھانے لگا۔

بلوچستان کے مسئلے کو اس نے کافی حد تک ختم کر دیا تھا اپ باقی کا کام سیکورٹی فورسز کا تھا اسی لیے اس نے اب سراج پاشا کی تلاش شروع کر دی جس کے بارے میں مختلف اطلاعات گردش کر رہی تھیں۔ سراج پاشا کے

Posted On Kitab Nagri

خلاف حساس اداروں کے پاس خاصے ثبوت تھے مگر اس سے صرف وہ سراج پاشا پہ ہی ہاتھ ڈال سکتے تھے۔ اس کے کس کس سے تعلقات ہیں؟ اس کے کن تنظیموں سے روابط ہیں؟ یہ سب معلوم کرنا باقی تھا۔ یہ مشن کسی اور کے ذمے کیا جانا تھا مگر اس نے خود کہہ کر اس کام کی ذمہ داری لی۔

برایہ ہوا کہ غازی نے اس کے خلاف ثبوت اکٹھے کرنے شروع کر دیے۔ مسئلہ یہ نہیں تھا۔ وہ جتنے بھی ثبوت اکٹھے کر لیتا منہاس کو سزا نہیں دلواسکتا تھا۔ اصل مسئلہ یہ تھا کہ بات منظر عام پہ آگئی تھی کہ غازی نام کا افسر منہاس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا ہے۔

فیضی نے اس خبر کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا۔ اس نے لطیف بھائی کو اس کے خلاف کرنے کے لیے یہ بتادیا کہ وہ غازی نام کا افسر منہاس کا بھائی ہے اور منہاس ساری خبریں اپنے بھائی کے ذریعے پولیس کو دے رہا ہے تبھی اکثر چھاپے پڑ جاتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

جب تک اس کو اس بات کی خبر ہوتی بہت دیر ہو چکی تھی۔ فیضی مکمل طور پر لطیف بھائی کو اس بات پہ آمادہ کر چکا تھا کہ غازی منہاس کا بھائی ہے اسی لیے اسے اپنی گرفتاری کا ڈرامہ کرنا پڑا۔ اس سے پہلے پلان کے تحت سراج پاشا کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کر دیا گیا تھا۔ یہاں سے بے شمار مسائل اٹھے۔ منت کا اس کی گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہونا اور سراج پاشا کے فرار کی کوشش کو ناکام بنانے غازی کا دشمنوں کی نظروں میں آنا اور پھر سارہ

Posted On Kitab Nagri

معراج کا اسے سسپینڈ کر دینا۔۔۔۔۔ ان سب واقعات نے صحیح معنوں میں اس کو ہلکان کر رکھا تھا۔ ایک طرف بڑی مشکل سے لطیف بھائی کو یقین دلایا کہ غازی اس کا بھائی نہیں۔ یہ بہت ضروری تھا کیونکہ اگر لطیف بھائی کے ذریعے یہ خبر انڈر ورلڈ میں پھیل جاتی تو اس کی کمزوری دشمنوں کے ہاتھ لگ جاتی۔ اس کے بعد منت سے سامنا۔۔۔

وہ منت کو یہاں لاہور میں دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ پہلے پہل تو وہ منت اور اس کے گھر والوں کی خیر خبر رکھتا رہا تھا مگر پھر آہستہ آہستہ اس ڈر سے کہ کہیں کوئی اس کے ذریعے منت تک نہ پہنچ جائے اس نے خبر رکھنا بھی چھوڑ دی۔ وہ جن لوگوں کے بیچ تھا ان سے کچھ بعید نہ تھا۔ تین سال بعد جس دن وہ جیل سے رہا ہوا اس کو لاہور میں اس حالت میں دیکھ کر وہ بے اختیار ہوا تھا۔ جب تک وہ اس تک پہنچتا وہ ٹیکسی میں عزم کے ساتھ بیٹھ کر جا چکی تھی۔ وہ تو بھلا ہوا رحمت کا اس نے اسپتال سے ایڈریس لے لیا تھا مگر اس کا ارادہ وہاں جانے اور منت کے سامنے آنے کا نہیں تھا۔ اس نے رحمت کی ذمہ داری لگا دی کہ وہ منت کی خبر اسے دیتا رہے۔

www.kitabnagri.com

ساتھ ساتھ وہ اپنے کام بھی نپٹاتا رہا۔ سارہ معراج سے ملاقات کے بعد سے ہی اس کو محسوس ہو گیا تھا کہ وہ اس میں غیر معمولی دلچسپی لے رہی ہے۔ سرانج پاشا کو گرفتار کرنا اور منہاس کا اس کو فرار کروانا سب طے شدہ تھا۔ جس کا نتیجہ وہی نکلا جس کا یقین تھا۔ وہ اب سرانج پاشا کا باقاعدہ ہر معاملے میں شراکت دار بن گیا تھا۔ جس منزل

Posted On Kitab Nagri

تک وہ پہنچنا چاہتا تھا وہ سراج پاشا کے ذریعے بہت نزدیک تھی۔ صہیوانی تنظیموں سے ان دونوں بہن بھائی کے خاص روابط تھے اور وہ بس انہی کی جڑوں تک پہنچنا چاہتا تھا۔

اس کو بہت ہی صبر اور تحمل سے چل کر حالات کا سامنا کرنا تھا مگر منت کو جب سے برے حال میں دیکھا تھا تب سے اس کے بے قرار دل کو کسی صورت چین نہیں آ رہا تھا اسی لیے جب رحمت نے اس کو یہ بتایا کہ اس کو کوئی ہسپتال لے جانے والا نہیں تو وہ رک نہیں سکا اور اس سے ملنے چل دیا۔ بغیر کسی نتیجے کی پرواہ کیے۔۔۔۔۔

بعد میں اسے احساس ہوا کہ اس کو منت سے نہیں ملنا چاہیے تھا۔ اس نے اس کے دل کو بھی امید دلادی تھی اور اب اسے اپنے دل کو سنبھالنا بھی مشکل لگ رہا تھا۔ اس نے جھوٹی سچی کہانیاں سنا کر سب کو مطمئن کر دیا تھا۔ منت نے اس کو معاف کر دیا تھا اور اب وہ اس کا ساتھ چاہتی تھی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ منت کو رخصتی سے منع نہ کر پایا۔۔۔ وحید نے بھی اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے تھے کہ اب وہ ان کی بیٹی کو کسی قسم کا دکھ دینے کا نہ سوچے۔۔۔ وہ مجبور ہو گیا۔۔۔۔۔ سب سے بڑھ کر اپنے دل کے ہاتھوں۔۔۔۔۔

رحمت کو جتنی خوشی تھی اسے دیکھ دیکھ کر اسے غازی کی یاد آ جاتی۔ وہ بھی ایسے ہی خوش تھا۔ اس کی بارات پہ اس نے ایان کے ساتھ مل کر بھنگڑے ڈالے تھے۔ اب رحمت بھی ویسا ہی کر رہا تھا۔ بھنگڑے ڈالتا، آتے جاتے اسے

Posted On Kitab Nagri

چھیڑتا اور منت کا نام بار بار اس کے سامنے لیتا۔۔ رخصتی کوئی بہت بڑے پیمانے پہ نہیں کی گئی تھی۔ اس نے زمانہ انکل کو بھی بس اطلاع دی تھی۔

منہاس تم بھول گئے جب تک تم اس مشن پہ ہو تم کسی سے رابطہ نہیں رکھ سکتے۔ انکل نے اسے یاد دلایا۔

نہیں انکل بھولا نہیں ہوں کچھ۔ سب یاد ہے۔ مگر میں اس لڑکی کو جو میرے نام پہ تین سال سے بیٹھی ہے مزید دکھ اور اذیت نہیں دے سکتا۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ میرے رشتے سے اس مشن پہ کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس نے دو ٹوک کہا تھا۔



رخصتی میں منت کے گھر والے اور قریبی رشتے دار اور اس کی طرف سے رحمت اور شان شامل تھے۔ وہ سرخ رنگ کی کرتی اور سفید رنگ کے جالی دار لہنگے میں ملبوس تھی۔ ڈوپٹہ البتہ گہرے سرخ رنگ کا دلہنوں والا تھا۔ اس نے سفید کرتے پاجامے پہ کالے رنگ کی شال دونوں کندھوں پہ ڈالی ہوئی تھی۔ منت نے اسے دیکھ کر بے ساختہ اس کی بلائیں لی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں ایک ساتھ بیٹھے بہت بچ رہے تھے۔ منت بہت خوش تھی۔ شان اس کی گود میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ اس سے مسلسل باتوں میں مگن تھی۔

رخصتی کے بعد سب اچھا جا رہا تھا اگر جو منت کی شناسائی سارہ معراج سے نہ نکلتی۔ اس دن ریسٹورینٹ میں سارہ کے ساتھ گپیں لڑاتی منت کو دیکھ کر وہ دم بخود رہ گیا۔ بہت مشکل سے اس نے خود پہ قابو رکھا تھا۔

تم شادی شدہ تھے اور بتایا بھی نہیں۔ اگلے دن سارہ نے اس سے شکوہ کیا تھا۔ وہ نظر انداز کر گیا۔

یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے۔ آپ اس معاملے سے دور رہیں سارہ صاحبہ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منت نے تم سے شادی کر لی۔ حیرت ہے۔ بڑی باتیں کرتی تھی ملک سے محبت کی اور ملک کے دشمن سے ہی شادی کر لی۔۔

سارہ نے چھتے ہوئے لہجے میں طنز کی بوچھاڑ کی۔ اس نے آنکھیں بند کر کے بمشکل اپنے آپ کو پرسکون کیا۔

Posted On Kitab Nagri

میں ایک بار پھر کہہ رہا ہوں سارہ کہ منت سے دور رہیں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

تم سے برا کوئی ہو بھی نہیں سکتا ظالم۔۔ وہ پیچھے سے بڑبڑائی تھی۔

اوپر والوں کے ہاں آج اس کی پیشی تھی۔ اس سے پوچھا جا رہا تھا کہ اس نے وعدہ خلافی کیوں کی۔



میری فیملی کی وجہ سے آپ کے مشن پہ کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس بات کا یقین دلاتا ہوں آپ کو۔ اس نے تحمل سے کہا۔

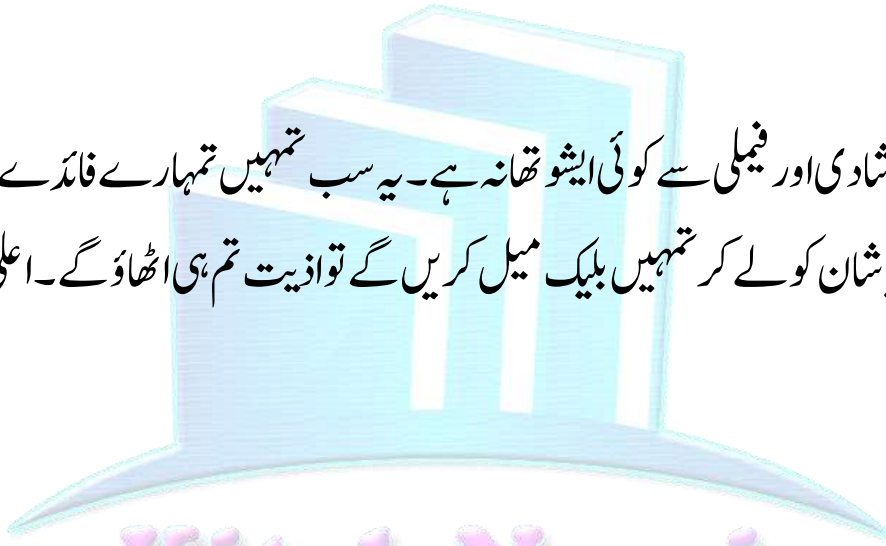
لیکن منہاس اگر دشمنوں تک یہ خبر پہنچ گی تب کیا کرو گے تم؟

Posted On Kitab Nagri

سر میں بھی انسان ہوں۔ آپ نے تو مجھے سچ مچ کا پتھر ہی سمجھ لیا ہے۔ تین سال تو کٹ کر رہا ہوں اپنی فیملی سے۔ اب جب کہ میرے نہ چاہتے ہوئے بھی قدرت نے میرا ان سے سامنا کروا ہی دیا ہے تو میں کیا کرتا پھر؟ میرے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا۔

اس نے تلخی سے کہتے ہوئے منہ پھیرا۔

منہاس ہمیں تمہاری شادی اور فیملی سے کوئی ایشو تھا نہ ہے۔ یہ سب تمہیں تمہارے فائدے کے لیے ہی کہا ہے۔ اگر وہ تمہاری بیوی یا شان کو لے کر تمہیں بلیک میل کریں گے تو اذیت تم ہی اٹھاؤ گے۔ اعلیٰ حکام نے اسے نرمی سے سمجھایا۔



میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں۔ مگر اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ باقی میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں کہ یہ سارے معاملے جلد از جلد اپنے انجام کو پہنچیں۔

منہاس نے انگلیاں چٹختے ہوئے اندرونی بے چینی کو چھپایا جو ان کی باتیں اور اندیشے سن کر ہو رہی تھی۔ وہ انہیں نہیں سمجھا سکتا تھا کہ دل کے معاملات آپ کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت مفقود کر دیتے ہیں۔ اب اگر وہ بھی بے بس ہو گیا تھا تو اس میں اس کا بھلا کیا قصور۔

Posted On Kitab Nagri

اب اس کی یہی کوشش تھی کہ جتنی جلدی ہو سکے اپنے دشمنوں سے جان چھڑائے۔

اپنے مسلوں میں وہ اس قدر الجھا ہوا تھا کہ منت اور عزمہ سارہ کے خلاف کیا سازشیں کرتی پھر رہی ہیں وہ جان ہی نہ سکا۔ وہ تو جب اسے پتا چلا تو وہ سر تھام کر رہ گیا۔ اس کے لاکھ سمجھانے کے باوجود عزمہ اور منت نے سارہ سے پزنگ لینا ضروری سمجھا تھا۔ وہ گھر آیا اور ان دونوں کو خوب ڈانٹا۔ منت کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی اس کے غصہ کرنے سے تو وہ بے ہوش ہی ہو گئی۔ وہ بھاگم بھاگ اسے لے کر ڈاکٹر کے پاس پہنچا۔ لیڈی ڈاکٹر نے اس کے معائنے کے بعد مسکراتے ہوئے منہاس سے کہا۔

ابھی ہم کچھ کلئیر تو نہیں کہہ سکتے مگر علامات یہی بتاتی ہیں کہ شاید آپ کی بیوی ایکسپیکٹ کر رہی ہیں۔ آپ کل ٹیسٹ کروالیں دو دن بعد رپورٹس ملیں گی تبھی ٹھیک طرح سے پتا چل سکے گا۔

www.kitabnagri.com

ابھی ٹیسٹ اور رپورٹس کیوں نہیں دیں گی آپ۔ دو دن بعد کیوں؟۔ وہ بے تاب ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھیے ابھی گانا کالو جسٹ جاچکی ہیں۔ آپ کل آکر ٹیسٹ کروالیں۔ آپ کو دو دن بعد رپورٹس مل جائیں گی۔ اور ہاں ان کا بہت خیال رکھیے گا۔ کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں دینی۔ باقی رپورٹس کے بعد ہی پتا چلے گا۔

منت کو ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ وہ ہوش میں آئی تو وہ اسے لے کر گھر آ گیا۔ اس نے منت کو نہیں بتایا۔ وہ چاہتا تھا کہ پہلے رپورٹس مل جائیں۔ لیکن ڈاکٹر کی دلائی ہوئی امید اس کے چہرے سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔ منت اور عزہ حیران تھے کہ اسے اچانک ہو کیا گیا ہے۔ رات کو وہ انہیں کھانے پہ باہر بھی لے کر گیا تھا۔ رات ہی اسے میل موصول ہوئی۔ اسے ایک ہفتے کے لیے ملک سے باہر جانے کا کہا گیا تھا۔

اسے منت کی پریشانی تھی۔ اسے اس حالت میں وہ اکیلا چھوڑ کر جانا نہیں چاہتا تھا۔ اگر یہ سب یو نہی چلتا رہتا تو وہ کبھی ان۔ گورکھ دھندوں سے باہر نہیں آ سکتا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اسی ایک ہفتے کے اندر اندر سب ختم کر دے گا تا کہ باقی کی زندگی وہ سکون سے گزارے۔

صبح کو اسے اور عزہ دونوں کو چلے جانا تھا۔ اس نے منت کو تاکید کی کہ وہ اپنی امی کے ہاں چلی جائے اور لازمی ٹیسٹ کروائے۔ رحمت کو بھی اس نے کہہ رکھا تھا کہ منت اور گھر کی نگرانی کرتا رہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہاں اسے گئے دو دن بھی نہیں ہوئے تھے کہ رحمت نے اسے منت کے انخو کا سنا دیا۔ اسے سارہ سے اتنی بڑی حرکت کی توقع نہیں تھی۔ اس کی یہی غلط فہمی اس کو لے ڈوبی تھی۔ وہ دیا ر غیر میں بری طرح پھنس چکا تھا۔ اس صہیوانی تنظیم کا ایک بڑا اجلاس ہونے والا تھا جس میں اس تنظیم کے سارے کرتادھر شامل ہونے والے تھے۔ اس کا یہاں رہنا بھی ضروری تھا۔ اس اجلاس میں یہ طے پانا تھا کہ کس طرح دنیا بھر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانی ہے۔ یہ ساری تنظیم انتہائی کڑیہودیوں کی تھی جس کو اسرائیل نے بنایا تھا۔ اس تنظیم کا خصوصی نشانہ پاکستان تھا۔ پچھلے کی برسوں سے وہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی کوششوں میں مصروف تھے۔ اب بھی کی جگہوں پہ دھماکے وغیرہ کا پلان تھا۔ حتی طور پر اجلاس میں ہی پتا چلتا۔ اجلاس جس دن تھا اسی دن اسے واپس جانا تھا۔ منت کو ڈھونڈنے۔۔ وہ یہاں رک نہیں سکتا تھا۔ اس نے ایک بڑا فیصلہ کر لیا جو اس کو نقصان سے دوچار کر سکتا تھا لیکن اس نے رسک لیا۔

گزشتہ ساڑھے تین سال سے وہ اس تنظیم میں شامل تھا اور اس اجلاس کا وہ اتنے ہی عرصے سے انتظار کر رہا تھا۔ جیسے ہی تنظیم کے بڑوں کی آمد ہوئی۔ اس نے وہاں ٹائم بم فٹ کر دیا۔ اگرچہ یہ اس کے پلان میں شامل نہیں تھا مگر ایسا کرنا ضروری تھا۔

جیسے ہی اجلاس شروع ہوا وہ پندرہ منٹ بعد بہانے سے باہر آ گیا۔ ٹھیک پندرہ منٹ بعد وہاں دھماکہ ہو جانا تھا۔ اس نے برائی کو قابو کرنے کی بجائے سرے سے ہی ختم کر دینا مناسب سمجھا تھا۔ ابھی اس نے یونٹ میں خبر

Posted On Kitab Nagri

نہیں کی تھی۔ وقت ہی نہیں تھا۔ وہ بس پاکستان پہنچنا چاہتا تھا۔ اس نے جاتے ہی سارہ کے دفتر کا رخ کیا تھا۔ اسے معلوم تھا وہ اس وقت دفتر میں ہوتی ہے۔ اس کے دفتر کا دروازہ وہ دھاڑ سے کھول کر اندر داخل ہوا۔

وہ کرسی پہ بیٹھی کسی سے فون پر باتیں کر رہی تھی جب وہ آندھی طوفان کی طرح اس کے سر پہ پہنچا۔ وہ حواس باختہ ہوتی ہوئی کھڑی ہوئی۔ اس کے حساب سے منہاس کو اتنی جلدی نہیں آنا چاہیے تھا۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی منہاس نے ایک زوردار تمانچہ اس کے منہ پہ رسید کیا۔

میں عورت ذات پہ ہاتھ اٹھانا مردانگی کی توہین سمجھتا ہوں مگر تم عورت کہلانے کے لائق ہی نہیں ہو۔

اس نے سارہ کے گلے کو زور سے دبوچا۔ یونہی گلے کو دبوچتے ہوئے وہ اس کو دیوار کے ساتھ لگا گیا۔ سارہ کی آنکھیں باہر کو نکل آئیں تھیں۔ وہ بری طرح سے کھانسنے لگی۔ اس نے اس کے گلے پہ دباؤ بڑھا دیا۔

www.kitabnagri.com

تم اگر یہ سمجھتی ہو کہ میں کسی کی جان نہیں لے سکتا تو یہ تمہاری بھول ہے۔ منت کے لیے تمہارے جیسی سو جانیں بھی مجھے لینی پڑیں تو گریز نہیں کروں گا۔ وہ لہورنگ آنکھیں لیے اتنے طیش میں تھا کہ شاید اس کی آج جان لے ہی لیتا۔

Posted On Kitab Nagri

سارہ اس کی گرفت سے نکلنے کے لیے ہاتھ پاؤں مارنے لگی۔

کیا سوچا تھا تم نے سارہ معراج کہ منت کو افیت دے کر خود راحت میں رہوں گی۔ اس نے سارہ کو اس کے میز کی طرف دھکا دیتے ہوئے چلا کر کہا۔ وہ اپنے میز پہ جا گری۔ ساری چیزیں نیچے جا گری تھیں۔ منہاس جس رد عمل کا مظاہرہ کر رہا تھا وہ ایسی کوئی توقع نہیں رکھتی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ چیخے گا چلائے گا اور بس۔ مگر اب وہ جو اس کے ساتھ کر رہا تھا اس کا اگر سارہ کو پہلے سے اندازہ ہوتا تو وہ خواب میں بھی منت کو تکلیف دینے کا نہ سوچتی۔

اگر اپنی جان کی سلامتی چاہتی ہو تو مجھے بتاؤ کہ تم نے منت کو کہاں رکھا ہے۔ وہ اس کے پاس جھکتے ہوئے زہر خند لہجے میں بولا۔ ساتھ ہی جیب سے ریوالت نکال کر سیفٹی کیچ ہٹایا اور سارہ کی کنپٹی پہ رکھ دیا۔ جس نے اسے کھانستے ہوئے پتا بتایا تھا۔

www.kitabnagri.com

سارہ کی بعد میں اچھے سے خبر لینے کا ارادہ کر کے وہ اس کے بتائے ہوئے پتے کی جانب دوڑا تھا۔ رحمت بھی ساتھ ہی تھا۔ منت جس حال میں ادھ موئی پڑی ہوئی تھی اسے دیکھ کر اس کا کلیجہ منہ کو آگیا۔ اس نے بے ہوش پڑی

Posted On Kitab Nagri

منت کو خود کو بھیج لیا۔ اسے بانہوں میں اٹھاتا ہوا وہ ہسپتال آگیا۔ جتنی دیر ڈاکٹر اسے چیک کرتے رہے اتنی دیر وہ باہر پریشانی سے ٹھلتا رہا۔ رحمت فیضی کو لے کر روانہ ہو چکا تھا۔ معیز البتہ اس کے ساتھ ہی تھا۔



میں صاف صاف یہ کہتا ہوں استعارے بغیر

مجھے بہشت بھی جانا نہیں تمہارے بغیر

مرا یہ فیصلہ ہے اور تم یہ جانتے ہو

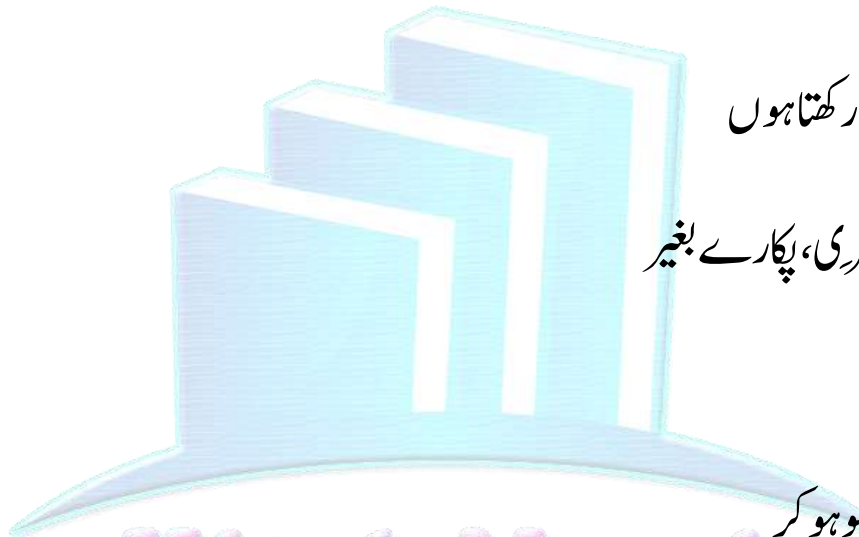
میں فیصلے نہیں کرتا ہوں استعارے بغیر

تو اُس کو چاہئے جا کر دوکانداری کرے

جو شخص چاہتا ہو عشق بھی خسارے بغیر

Posted On Kitab Nagri

سند بھی چاہتے ہو اور امتحاں سے گریز
سحر کی آرزو رکھتے ہو شب گزارے بغیر



میں اسلئے بھی دعا پر یقین رکھتا ہوں
کہ تم بھی سنتے نہیں ہو مری، پکارے بغیر

وہ ماہ تاب ہے، ملنا تو باؤضو ہو کر

وہ جاں نکال بھی لیتا ہے جاں سے مارے بغیر
www.kitabnagri.com

میں چاہتا ہوں کہ دونوں ہی جیت جائیں ہم

میں چاہتا ہوں یہی ہو کسی کے ہارے بغیر

Posted On Kitab Nagri

تو کیا یہ کم ہے کرامت، کہ جان لیتا ہوں

رضائے یار کو میں یار کے اشارے بغیر

پڑاجو دشت سے پالا تو پھر یہ یاد آیا

کہ ایک شخص تھا دریا سا اور کنارے بغیر

کھڑا ہوں پاؤں پہ جو میں تو تیری ستاری

میں مُشتِ خاک ہوں مولا ترے سہارے بغیر

کمال یہ ہے مبارک کو بھی ملے اعزاز

کسی بھی اور کی دستار کو اتارے بغیر



Posted On Kitab Nagri

مبارک صدیقی

دو دن منت بے ہوش رہی تھی اور یہ دن اس نے ساری دنیا سے کٹ کر صرف منت کے سرہانے گزارے تھے۔ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کے لیے دعائیں کرتے۔ اس کے کافی زیادہ ٹیسٹ لیے گئے تھے۔ وہ نالیوں میں جکڑی منت کو بے حال دیکھ کر خود کو مورد الزام ٹھہراتا رہا تھا۔ تیسرے دن منت کی حالت زرا سنبھلی۔ ڈاکٹر کے مطابق وہ ہوش میں آنے والی تھی تو اسے بھی ہوش آیا۔ سارہ معراج کو مزہ چھکانے کا وقت آگیا تھا۔

وہ اس کے پاس چلا آیا۔ خلاف معمول وہ اس وقت غصے میں نہیں خاموشی میں آیا تھا۔ سارہ نے اس کے رویے کو سمجھنا چاہا مگر وہ ناکام ہوئی۔

وہ آیا اور چپ چاپ اس کے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ گیا۔ خود ہی انٹرکام اٹھا کر اپنے لیے کافی کا آڈر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے سوچا کہ تم سے صاف صاف بات کر ہی لی جائے کہ آخر تم نے کیا سوچ کر اتنا بڑا قدم اٹھایا۔ کیا تمہیں موت سے ڈر نہیں لگا؟ وہ جھکتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر رہا تھا۔ سارہ کو اپنی دنیا اس کی آنکھوں میں لٹی نظر آئی۔ وہ ظالم یوں دیکھ لیتا تھا تو اسی اپنی جان فنا ہوتی ہوئی محسوس ہوتی تھی اور وہ اس کو موت سے ڈرا رہا تھا۔

میں نے جو کیا تمہارے لیے کیا۔ اس نے مدھم آواز میں صفائی پیش کی۔

تبھی ملازم دستک دے کر اندر آیا۔ کافی کاگ اس نے لا کر منہاس کے سامنے رکھا اور چلا گیا۔

کیوں کیا میرے لیے سب؟ اس نے مگ اٹھایا اور تلخ کافی کے گھونٹ بھرے۔

Kitab Nagri

کیونکہ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ تمہیں چاہتی ہوں۔ تمہارے ساتھ کسی کو برداشت نہیں کر سکتی۔ سارہ نے اس کے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے اعتراف کیا۔ کتنی خواہش تھی اس کی کہ اُس کے ہاتھ اس کے ہاتھوں میں ہوں مگر اس کے ہاتھ کی لکیروں پہ منت کا نام لکھا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم اس سب کو محبت کا نام دیتی ہو؟ اس نے مگ میز پہ رکھتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔

یہ محبت نہیں ہوتی۔ محبت میں تو حسد کا جذبہ آہی نہیں سکتا۔ جس سے آپ کو محبت ہو اس سے منسلک لوگوں اور چیزوں سے نفرت کیسے ہو سکتی ہے؟ سارہ میں آخری دفعہ سمجھانے آیا ہوں تمہیں۔ آئندہ اگر تم نے منت کے ساتھ بات بھی کی تو اپنے انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔ میں تمہارے ساتھ وہ کروں گا کہ نہ تم زندہ رہو گی اور نہ مردوں میں شمار ہو سکو گی۔

اس کے لہجے کی سنسناہٹ نے سارہ کو مجنم کر دیا۔ وہ بیٹھی رہی اور وہ جس طرح آیا تھا اسی طرح چلا گیا۔

سارہ ان لوگوں میں سے نہیں تھی جن پہ باتوں کا اثر ہوتا ہے۔ وہ جانتا تھا اس کے باوجود اس نے سارہ کو ایک آخری موقع دیا۔ مگر وہ واقعی سدھرنے والی نہیں تھی۔ اس نے منت سے پھر سے بات کی تھی۔ وہ سویا ہوا تھا۔ سوکراٹھا تو سارہ کی کال آئی ہوئی تھی جو یقینی طور پر منت نے ہی موصول کی تھی۔

اس نے سراج پاشا کا نمبر ملا یا۔ پہلی بیل پہ ہی اس نے کال اٹھالی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس کہاں ہو تم؟ کچھ پتا چلا کہ کیا ہوا ہے؟ میں پچھلے کی دنوں سے تم سے رابطہ کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا مگر تمہاری کوئی خیر خبر ہی نہیں تھی۔ کہاں تھے تم؟

اس نے تیز تیز بولتے ہوئے استفسار کیا پھر جواب کا انتظار کیے بغیر خود ہی بتانے لگا۔

منہاس تم جانتے ہو کہ کیا ہوا؟ دھماکہ۔۔۔ وہاں دھماکہ ہوا اور سب برباد ہو گیا۔ وہ سب مارے گئے۔ ان میں سے زیادہ تر موساد کے ایجنٹ تھے۔

دھماکہ وہ نہیں تھا جو اس نے کیا تھا اصل دھماکہ تو اب سراج پاشا نے کیا تھا یہ بتا کر کہ مرنے والوں میں کی موساد کے ایجنٹ تھے۔



وہ بے اختیار کھڑا ہو گیا۔ کچھ بہت غلط ہو گیا تھا۔ اس نے پریشانی سے ماتھے پہ ہاتھ رکھا۔

یہ ٹھیک نہیں ہوا۔ بہت برا ہوا؟ وہ بڑبڑایا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بہت برا ہوا۔ موساد والے بھوکے کتوں کی طرح اس شخص کے پیچھے لگ چکے ہیں جس نے یہ سب کیا ہے۔ ابھی تک پتا نہیں چلا مگر جس طرح وہ کوشش کر رہے ہیں بہت جلد سب منظرِ عام پہ آجائے گا۔

سراج پاشا نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔ وہ سر تھام کر رہ گیا۔ وہ پھنس گیا تھا۔ اگر اس دن وہ اجلاس میں موجود رہتا تو صورت حال شاید مختلف ہوتی مگر اس صورت وہ منت کو کھودیتا۔

تم بتاؤ کچھ کہنا تھا جو فون کیا؟ اسے اب یاد آیا تھا کہ منہاس نے اسے فون کیا ہے۔

ہاں مجھے یہ کہنا تھا کہ آپ کی انڈسٹری میں جس نے آگ لگائی اس کا پتا چل گیا ہے مجھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کون ہے وہ؟ سراج پاشا نے بے تابی سے پوچھا۔

سارہ معراج۔۔ ابھی ثبوت نہیں ملے مگر بہت جلد آپ کو ثبوت بھی دے دوں گا۔ اس نے جواب دے کر فون بند کر دیا۔ اب سراج پاشا اس کی بلا سے جو مرضی کرتا پھرنا سارہ کے ساتھ۔

Posted On Kitab Nagri

ان سب بری خبروں کے بیچ اسے اپنے باپ بننے کی خوش خبری ملی جس نے کچھ دیر کے لیے ہی سہی سارے پریشانی کے بادل اس کے سر سے ہٹا دیے تھے۔

منت کو ڈسچارج کروا کر وہ اس کی امی کے گھر لے آیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ منت کو یہ خوشی کی خبر اس کی سالگرہ کے موقع پہ دے گا۔ اس کی سالگرہ والے دن اس نے خود کھانے پکائے۔ اک اک چیز اس نے اپنے ہاتھوں سے سجا ئی۔ پھول، چاکلیٹ اور کیک کے ساتھ میز کو سجایا۔

منت کو سب بہت اچھا لگا تھا۔ وہ بہت خوش تھی۔ منہاس کو یہ خبر نہیں تھی کہ سارہ منت کو اس کے خلاف ثبوت دے چکی ہے اور وہ آگے عزہ کو پہنچا چکی ہے۔ اس نے منت کے ساتھ مل کر کیک کاٹا۔ اس کو اپنے ہاتھوں سے کھلایا۔

پھر منت کے موبائل پہ کوئی میسج آیا جسے پڑھ کر وہ سکتے میں رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے آگے بڑھ کر موبائل کی سکرین پہ چمکتے عزہ کے پیغامات پڑھے۔ منہاس کو یوں لگا جیسے آسمان اس کے سر پر آگرا ہو یا وہ زمین کے اندر دھنس گیا ہو۔ اس پل اسے سانس لینے میں اتنی دقت ہوئی کہ اسے یوں محسوس ہونے لگا کہ وہ ابھی مر جائے گا۔

منت نے بہت شدید رد عمل دیا اسے دھکے دے کر چھت کا دروازہ بند کر کے وہ رونے لگی۔ اس کے ایک ایک آنسو ایک ایک چیخ پہ منہاس کا دل پھٹ رہا تھا۔ وہ نیچے لاؤنج میں آگیا۔ اسی وقت ایجنسی سے فون آگیا کہ موساد والے اس کا پتا چلا چکے ہیں۔ یہاں تک خیر تھی مگر موساد نے اس کے خلاف سارے ثبوت میڈیا اور ٹی وی پہ نشر کر دیے تھے۔ اس کے گرفتاری کے وارنٹ پولیس کو مل چکے تھے۔ ابھی وہ حکمت عملی بنا ہی رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے کہ منت نے پولیس کو فون کر کے اس کا بتا دیا۔ جب پولیس اسے گرفتار کر رہی تھی تو اس نے منت کی طرف دیکھنا چاہا مگر وہ اس سے رخ پھیرے کھڑی تھی۔ منہاس کے لیے گرفتاری سے زیادہ اس کی بے رخی تکلیف دہ تھی۔

www.kitabnagri.com



ابھی وقت ہے ابھی سانس ہے،

ابھی لوٹ آمیرے گمشدہ۔۔۔۔۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

مجھے ناز ہے میرے ضبط پر،

مجھے پھر رلا میرے گمشدہ۔۔۔۔۔

یہ نہیں کہ تیرے فراق میں،

میں اجر گئی یا بکھر گئی!!

ہاں محبتوں پہ جو مان تھا

وہ نہیں رہا میرے گمشدہ۔۔۔۔۔



مجھے علم ہے کہ تو چاند ہے

کسی اور کا، مگر ایک پل!!

میرے آسمان حیات پہ

ذرا جگمگا میرے گمشدہ۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تیرے التفات کی بارشیں

جو میری نہیں تو بتا مجھے !!

تیرے دشت چاہ میں کس لیے

میرادل جلا میرے گمشدہ۔۔۔۔۔

گھنے جنگلوں میں گھری ہوں میں

بڑا گپ اندھیرا ہے چار سو !!

کوئی اک چراغ تو جل اٹھے،

ذرا مسکرا میرے گمشدہ۔۔۔



وہ نیم اندھیرے کمرے میں بال بکھرائے گنگنا رہی تھی۔ جھوم جھوم کر لہک لہک کر میرے گمشدہ کا ورد کر رہی تھی۔ کون جانتا تھا یہ عورت چند دن پہلے کتنی حسین تھی۔ اب تو وقت اور حالات نے اس کے حسن پہ گرہن لگا

Posted On Kitab Nagri

دیا تھا۔ وہ سارہ معراج جواک ابرو کے اشارے سے کی مردوں کو پچھاڑ کر رکھ دیتی تھی اپنے سوتیلے بھائی سے مات کھاگی۔ سراج پاشا نے اسے قید کر دیا تھا اور اس کی زبان کھلوانے کے لیے روز اس پہ بدترین تشدد کرتا تھا۔ وہ منہاس کی اس بات پہ ایمان لے آیا تھا کہ سارہ نے ہی اسکی فیکٹری میں آگ لگا کر اسے نقصان پہنچایا ہے۔ سارہ کی بات پہ وہ یقین کرنے کو تیار ہی نہیں تھا۔ اور سارہ کو اب کچھ یاد نہیں تھا سوائے منہاس کے۔

وہ آئے گا مجھے چھڑوانے۔ مارے گا تم سب کو۔۔۔۔۔ دیکھنا بھی آئے گا۔

وہ زور زور سے چلاتی تھی اور دن رات بس اسے ہی یاد کر کے آنکھیں گیلی کرتی رہتی تھی۔ منہاس نے سچ کہا تھا اس کا واقعی وہ حال ہو گیا تھا کہ نہ وہ زندوں میں شمار کی جاسکتی تھی اور نہ مردوں میں۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

زمان انکل، ایان، غازی اور عزمہ سب اس وقت منت کے گھر پہ جمع تھے۔ زمان انکل کی زبانی منہاس کی حقیقت جان کر ہر کوئی ششدر رہ گیا تھا۔ سب سے زیادہ غازی اور منت نے شرمندگی محسوس کی تھی۔

وہ اس شخص پہ اعتبار ہی نہ کر پائے تھے جس نے سب سے زیادہ پیار ہی ان دونوں سے کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

منت کے کانوں میں اس کی آواز گونجی۔

منت تم نے مجھ سے محبت کی مگر میرا اعتبار نہیں کیا۔

اس کے سینے میں گھٹن بڑھنے لگی۔ وہ اٹھ کر کمرے میں بھاگ آئی۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ وہ منہ پہ ہاتھ رکھے سسکیاں دبانے لگی۔ عذہ اس کے پیچھے ہی اندر چلی آئی۔

منت ایم سوری مجھے معاف کرنا میں نے منہاس بھائی کو بہت غلط سمجھا تھا۔ وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے ندامت سے بولی۔



ہم سب نے ہی منہاس کو غلط سمجھا تھا۔ اس میں صرف تمہارا کیا قصور؟ وہ آنسو صاف کرتی ہوئی ہاتھوں کی لکیروں کو بے مقصد کھوجنے لگی۔ کچھ دیر بعد کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تم جانتی ہو نہ میں نے اسے کتنے چاہا ہے۔ خود سے بڑھ کر اس سے محبت کی ہے۔ مگر میں نے اس کا اعتبار نہیں کیا
عزہ۔ میں نے اس پہ یقین نہیں کیا۔

عزہ نے آگے ہوتے ہوئے اس کو بازوؤں میں لے لیا۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تم فکر نہ کرو۔

عزہ مجھے سانس نہیں آرہا۔ میں کیسے اتنی کھڑ بن گی کہ جس سے محبت کی اس کا اعتبار نہیں کیا۔ میرے وجود میں
اس وقت آگ لگی ہوئی ہے۔۔۔ میں کیا کروں؟ مجھے چین نہیں آرہا۔۔۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کی بربادی
کا سامان کیا۔ وہ پھر بھی مجھ سے ناراض نہیں۔ کہتا ہے جیسے بھی حالات ہوں کوئی اسے مجھ سے بدگمان نہیں کر
سکتا۔ پھر میں کیسے ہوگی۔ عزہ میں اس کے ساتھ اتنی بری کیسے بن گی۔

www.kitabnagri.com

منت کی سسکیاں اب دھاڑوں میں بدل گئیں۔ عزہ نے اسے چپ کروانے کی کوشش کی۔۔

Posted On Kitab Nagri

منت دیکھو اس حالت میں اس طرح نہیں روتے۔ تم اپنا خیال رکھو۔۔ عذہ کو ابھی کچھ دیر پہلے ہی جنت نے بتایا تھا۔

منت کو اچانک یاد آیا۔۔ جلدی سے اٹھی دراز سے خاکی رنگ کا لفافہ اس کے سامنے لا کر کھولا۔ اپنی رپورٹس باہر نکالیں۔

تمہیں پتا ہے اس خبر کا بھی پہلے اسے پتا چل گیا تھا۔ اس نے سر پر انز دیا تھا مجھے میری سالگرہ کے دن۔۔ پھر تمہارا مسیج آیا اور سب ختم ہو گیا۔

منت کے ذہن میں اس کی سالگرہ والی رات گھوم گئی۔ عذہ کو تاسف نے گھیر لیا۔ کاش وہ صبر سے کام لیتی اور منت کے دامن میں خوشیوں کے وہ لمحے کچھ دیر زیادہ ٹہر جاتے۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

انکل جو ہوا سو ہوا لیکن اب آپ کی ٹیم منہاس بھائی کو چھڑانے کے لیے کچھ کیوں نہیں کر رہی۔

غازی نے ادھر سے ادھر چکر کاٹتے ہوئے بے چینی سے پوچھا۔ وہ سب منت کے گھر سے آگئے تھے اور اب غازی کے فلیٹ میں تھے۔

بہت مشکل ہے غازی۔ منہاس کو میں نے سمجھایا بھی تھا کہ عقل مندی اور سمجھ داری سے کام لے مگر اس نے جلد بازی میں سارا کھیل بگاڑ لیا۔

انکل نے افسوس سے سر ہلایا۔ انہیں اور ان کی ٹیم کو تو توقع نہیں تھی کہ وہ وہاں کیا کر آئے گا۔ اس کے کیے گئے دھماکے سے اس تنظیم کے اجلاس کے تمام ممبران سوائے ایک کے جان کی بازی ہار گئے تھے۔ بچ جانے والے انتہائی زخمی نے منہاس کو پھنسا دیا تھا۔ وہ گواہ تھا کہ منہاس دھماکے سے پندرہ منٹ پہلے وہاں سے نکل گیا تھا اور اسی بات نے موساد کو اس کے گرد شکنجہ کسنے کا موقع دے دیا تھا۔

جو بھی ہے مگر اب تو آپ کو اور ایجنسیوں کو کچھ کرنا چاہیے۔ میں اپنے بھائی کو یوں جیل میں قید نہیں دیکھ سکتا۔ غازی نے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے سر ہاتھوں میں تھام لیا۔ اس کے سر میں سوچ سوچ کر شدید درد ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس کو میں نے کہا بھی تھا کہ کسی ادارے سے منسلک ہو جائے تاکہ ایسا وقت آنے پہ ہم کچھ کر سکیں اس کے لیے۔ لیکن وہ میری ایک نہیں مانا۔ ہمارے پاس کوئی کاغذی ثبوت تو ہوتا آج اس کو بچانے کے لیے۔ انکل کو قلعے نے گھیر لیا۔

ڈیڈ ہم منہاس بھائی کو رہا کیوں نہیں کروا لیتے۔ کسی کو جیل سے فرار کیوں نہیں کروا لیتے؟ کب سے خاموش بیٹھے ایمان نے ایک دم اچھلتے ہوئے آئیڈیا دیا۔ غازی نے چونک کر اسے دیکھا۔



ہاں بالکل۔ ہم ایسا ہی کریں گے۔

www.kitabnagri.com

نہیں ایسا ممکن نہیں۔ انکل نے ان کے منصوبوں پہ بریک لگائی۔

کیوں؟ وہ دونوں بیک وقت چلائے۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو۔ جب کوئی جاسوس دیار غیر میں پکڑا جائے تو ایجنسی کبھی بھی اعتراف نہیں کرتی کہ یہ ہمارا جاسوس ہے اس سے ملکی سالمیت کو نقصان پہنچتا ہے۔ مگر جب کوئی انڈر کوریجنٹ اپنی ہی پولیس کے ہتھے چڑ جائے تو آسانی سے اس کو اپنا کہہ کر چھڑا لیا جاتا ہے۔ انکل نے سمجھاتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ ایک لمحے کے توقف کے بعد بات دوبارہ جاری کی۔

منہاس کا کیس اس لیے بھی تھوڑا ہٹ کر ہے کہ اس نے ایسے بہت سے کارنامے بانگ دہل سرانجام دیے ہیں جن کی ذمہ داری کوئی بھی ایجنسی قبول نہیں کر سکتی۔ ان کا اشارہ حالیہ بم دھماکے کی جانب تھا۔

اگر اب اس کی حمایت کی جائے گی تو آئی ایس آئی پہ سوال اٹھیں گے کہ وہ مجرم پیدا کر رہی ہے اور ان کی حمایت کر رہی ہے۔ منفی خبریں زیادہ پھیلتی ہیں۔ عوام میں منہاس کے خلاف غم و غصہ بہت بڑھ گیا ہے۔ دوسری طرف موساد والوں نے اس کو اپنا ایجنٹ بنا کر ڈبل فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر وہ چھوٹ جائے گا تو دشمن اسے نہیں چھوڑیں گے۔ اسی لیے وہ اس وقت جیل میں ہی زیادہ محفوظ ہے۔

انکل نے تفصیل سے ہر بات کا جواب دیا۔ وہ خود نہیں جانتے تھے آگے کیا کرنا ہے تو انہیں کیا بتاتے۔ کل میٹینگ ہونی تھی پھر ہی کوئی حکمت عملی ترتیب دی جاسکتی تھی کہ اب کیا کیا جائے گا۔ فلحال یہ ہی آڈرز آئے تھے کہ منت اور اس کے گھر والوں کو آج ہی کسی محفوظ مقام پہ منتقل کر دیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس وقت اکڑوں بیٹھا اپنے گزرے ہوئے ایام پہ غور کر رہا تھا۔ اگرچہ اس کو جیل میں کوئی پریشانی نہیں تھی مگر پنجرہ چاہے سونے کا ہی ہو قید، قید ہی ہوتی ہے۔ اصل نقصان تو اس کا یہ ہوا تھا کہ سراج پاشا کو ابھی تک وہ اس کے انجام تک نہیں پہنچا پایا تھا۔

وہ ہاتھ گھٹنوں کے بل لیٹے سوچنے لگا تبھی سامنے سے غازی آتا دکھائی دیا۔ منہاس جلدی سے اٹھا۔ حوالدار نے تالا کھول کر غازی کو اندر جانے کا اشارہ کیا اور خود وہاں سے چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔ گئے سالوں کی تمام افیت چہروں پہ نقش تھی۔ وہ سمجھ نہ پایا کہ غازی کو کیا کہے۔

Posted On Kitab Nagri

کیسے ہو تم؟ اس کا دل چاہا کہ آگے بڑھ کر اس کو گلے سے لگالے مگر اس کے رد عمل کا سوچ کر رک گیا۔

ٹھیک ہوں۔ غازی کے بڑھتے قدم بھی رک گئے کہ وہ کس منہ سے معافی مانگے پھر ذرا ہچکچایا۔

مجھے سب پتا چل گیا ہے۔ زمان انکل نے سب بتا دیا۔ غازی نے کچھ قدم آگے بڑھ کر فاصلہ مٹایا۔ چار سال کا فاصلہ تھا جو چار قدموں میں طے نہیں ہو سکتا تھا۔

تو تمہیں پتا چل گیا سب۔ ہم۔۔۔ اسے سمجھ نہ آئی کہ مزید کیا کہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مجھے حیرت ہو رہی ہے آپ پہ بھائی۔ اتنا کچھ ہو جانے کے بعد بھی آپ ہوش و حواس میں ہیں۔ سکون سے کھڑے ہیں؟

غازی کے خیال تھا کہ وہ پریشان ہو گا دکھ اور اذیت میں ہو گا مگر منہاس نے اس کا خیال غلط ثابت کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سو تم مجھے حیرت زدہ آنکھوں سے نہ دیکھو

کچھ لوگ سنبھل جاتے ہیں سبھی مر نہیں جاتے

اس نے غازی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر شعر پڑھا۔ غازی مزید صبر نہ ہو سکا۔ وہ آگے بڑھ کر اس کے سینے سے لگا تھا۔ منہاس نے بھی زور سے اسے خود میں بھینچ لیا۔

وہ جانتا تھا کہ اس کا بھائی ہر قسم کے حالات میں خود کو سنبھال لیتا ہے مگر اس دفعہ صورت حال سنگین تھی۔

دیکھو میں نہیں جانتا کہ میں یہاں سے زندہ باہر آؤں گا یا نہیں۔ تم نے میرے گھر والوں کا خیال رکھنا ہے اب سے۔

اس نے غازی کو الگ کرتے ہوئے سنجیدگی سمجھایا۔ حالات جس نہج پہ پہنچ چکے تھے اس میں رتی برابر بھی امید کی کرن دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ یہ بات غازی بھی سمجھ رہا تھا مگر قبول کرنے کے ہچکچا رہا تھا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ایسے نہ بولیں بھائی۔ اللہ آپ کو میری عمر بھی لگا دے۔

کسی کو کسی کا کچھ نہیں لگتا غازی۔ اپنے سارے حساب کتاب خود ہی دینے پڑتے ہیں۔ شاید میرے حساب کا ہی وقت آ گیا ہو۔

وہ شانے اچکاتا ہوا بولا۔ غازی کا دل دہلا۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ ابھی انکل نے یہ کہا ہے کہ آپ جیل میں زیادہ محفوظ ہیں۔ ورنہ باہر دشمن آپ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ غازی نے اپنے تئیں اسے تسلی دی جو خود یہ بات اچھی طرح سے سمجھ چکا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم یہ سب باتیں چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ شادی وادی ہو گی تمہاری؟

اس نے بشاشت سے کہتے ہوئے موضوع کا رخ موڑنا چاہا۔ غازی کو بھی احساس ہوا کہ اسے کوئی اور بات کرنی چاہیے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

نہیں شادی تو نہیں ہوئی۔ ہاں لیکن لڑکی میں نے ڈھونڈ لی ہے۔ پوچھیں کون ہے؟

غازی نے سسپنس پھیلاتے ہوئے کہا۔ وہ سوچنے کی ایکٹنگ کرنے لگا پھر نفی میں سر ہلادیا۔

میرے ذہن میں تو کوئی ایسی لڑکی نہیں آرہی۔ تم ہی بتاؤ۔

عزہ۔۔ غازی نے بتا کر لب بھینختے ہوئے منہاس کے تاثرات دیکھے۔

عزہ۔۔ یعنی منت کی دوست عزہ؟ منہاس نے حیران ہوتے ہوئے تائید چاہی۔ غازی نے ہاں میں سر ہلایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

واہ بھی۔ یہ سب کیسے ہوا؟ منہاس نے ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

بتاؤں گا مگر فلحال منت بھابھی سے مل لیجیے۔ وہ بھی آئی ہوئی ہیں۔ غازی کہہ کر مسکراتا ہوا چلا گیا۔ پانچ منٹ بعد وہ منت کے ساتھ آتا نظر آیا۔ منت نے برقع پہنا ہوا تھا اور نقاب کیا تھا۔ اس کو بہت رازداری سے آخری بار منہاس سے ملنے لایا گیا تھا۔

غازی اس کو منہاس کے پاس چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ منت نے روتے ہوئے اس کے ہاتھ تھام کر آنکھوں سے لگا کر ان پہ سر ٹکایا۔

آپ مجھے معاف کر دیں۔ میں واقعی آپ کے قابل نہیں ہوں۔ ایم سوری۔

Kitab Nagri

اس نے روتی منت کا سراپا اٹھایا۔ نرمی سے آنسو صاف کیے۔
www.kitabnagri.com

منو تم جانتی ہو نہ تم روتی ہوئی بالکل اچھی نہیں لگتی۔ منہاس نے منہ بناتے ہوئے اس کے ہاتھ تھامے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ایم سوری۔۔ منت کی بات ابھی منہ میں ہی تھی کہ وہ پھر سے بول اٹھا۔

تم پٹر پٹر بولتی، ہنستی، لڑتی، جھگڑتی ہوئی اچھی لگتی ہو۔

میں آپ سے معافی مانگ رہی ہوں اور آپ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ منت نے ہنوز رونے کا شغل فرماتے ہوئے
ڈوپٹے کے پلو سے ناک پونچھا۔

مجھے تمہاری معافی نہیں چاہیے منو۔ جو بھی تم نے کیا اگر تمہاری جگہ میں بھی ہوتا تو ایسا ہی کرتا۔ تم اپنی جگہ بالکل
ٹھیک تھی۔ اس نے منت کو تسلی دیتے ہوئے ڈھارس بندھائی۔ اسے صرف منت کی فکر تھی۔ اس سے ناراضی کا
تو وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔
www.kitabnagri.com

منت نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں اسے صرف محبت نظر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نے مجھے معاف کر دیا؟ آپ مجھ سے ناراض نہیں؟ منت نے یقین دہانی چاہی۔

منو میں تم سے ناراض نہیں ہو سکتا کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ اس نے منت کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں
بھرا۔

جھوٹ پچھلی بار میں آئی تھی تو آپ ناراض تھے کہ میں نے آپ کا اعتبار نہیں کیا۔ منت نے اس کے ہاتھوں پہ
ہاتھ رکھتے ہوئے شکوہ کیا۔ وہ ہنس دیا۔

نہیں میں تب بھی ناراض نہیں تھا تم سے۔ بس اک بات کی تھی میں نے۔ تم اپنے ذہن سے ساری فکریں نکال
دو۔ بس یہ یاد رکھو کہ اگر ساری دنیا بھی تمہارے خلاف ہو جائے تب بھی میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ تمہارا
ساتھ دوں گا۔

www.kitabnagri.com

منہاس کہتے کہتے چپ ہو گیا۔ منت نے کچھ دیر اس کے بولنے کا انتظار کیا۔ پھر ہولے سے پوچھا۔

کیا سوچ رہے ہیں؟

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ مسکرایا۔ منت کو اس کی مسکراہٹ میں آرزو کی صاف محسوس ہوئی۔ جانے وہ اس حال میں بھی کس دل سے مسکرا رہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

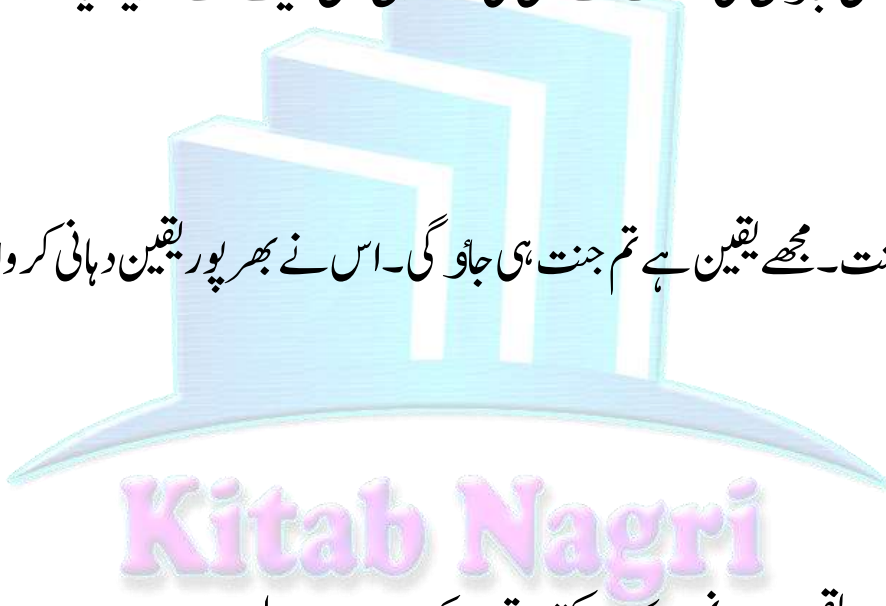
whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

میں سوچ رہا ہوں کہ دنیا کی یہ زندگی تمہارے ساتھ کے لیے بہت کم رہی ہے منت۔ میں اللہ سے دعا کروں گا کہ وہ میرے گناہوں کو بخش کر مجھے جنت میں داخل کرے تاکہ وہاں کی دایمی زندگی میں تمہارے ساتھ گزاروں جہاں ہمیں کوئی جد اکر نے والا نہیں ہوگا۔

آپ کو لگتا ہے میں جنت میں جاؤں گی؟ منت نے اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کیا۔

تم ایک نیک روح ہو منت۔ مجھے یقین ہے تم جنت ہی جاؤ گی۔ اس نے بھرپور یقین دہانی کروائی پھر تھوڑا داس ہوا۔



البتہ میں اپنے بارے میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ تم دعا کرنا میرے لیے۔

منت تڑپ گی۔ ایسے نہ کہیں۔ ہم جہاں رہیں گے ساتھ رہیں گے۔ اس دنیا میں آپ کا ساتھ میرے لیے جنت سے کم نہیں ہے۔ میں اپنے رب سے فریاد کروں گی کہ وہ ہمیں اس زندگی میں بھی اک ساتھ رکھے۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس کے رگ و پے میں اس کی بات سن کر سکون سرایت کر گیا۔ اسے یقین تھا منت کی دعائیں اور منتیں ضرور سنی جائیں گی۔

میں کہیں نہیں جاؤں گی۔ زمانہ انکل کہتے ہیں یہاں سے بہت دور جانا پڑے گا۔ آپ ان کو بولیں منت نہیں جائے گی۔ منت کو یاد آیا تو اس نے منہاس سے فرمائش کرتے ہوئے کہا۔

اگر تم یہاں رہی تو تمہارے ذریعے مجھے کمزور کیا جائے گا۔ تمہیں جانا پڑے گا منت۔ میرے لیے۔۔ ہمارے لیے۔ تمہیں اس وقت پر سکون رہنے کی ضرورت ہے۔ اپنا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ تم وعدہ کرو کہ اپنا بہت خیال رکھو گی۔ منہاس نے ہاتھ پھیلا یا۔ منت نے ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ اس کی ہتھیلی پہ اپنا ہاتھ رکھ کر وعدہ پورا کرنے کی یقین دہانی کروائی۔ اسے منظور نہیں تھا کہ اس کی وجہ سے منہاس پہ کوئی آنچ آئے۔

www.kitabnagri.com

وہ نقاب کر کے جانے کے لیے مڑی۔ دل تھم سا گیا۔ قدم چلنے سے انکاری ہو گئے۔ آنکھیں پتھر ہو گئیں۔ وہ رخ پھیرے کھڑائی چھپا رہا تھا۔ اس میں اتنا حوصلہ نہیں تھا کہ منت کو رخصت کرتا۔ منت شکستگی سے چلتی ہوئی سیل سے باہر آگئی۔ اسے امید تھی سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ایک نہ ایک دن سب پہلے جیسا ہو جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے چمن میں بہاروں کے پُھول مہکیں گے

مجھے یقین ہے شراروں کے پُھول مہکیں گے

کبھی تو دیدۂ زرگھس میں روشنی ہوگی

کبھی تو اُجڑے دیاروں کے پُھول مہکیں گے

تمہاری زلف پریشاں کی آبرو کے لیے

کئی ادا سے چناروں کے پُھول مہکیں گے

چمک ہی جائے گی شبنم لہو کی بوندوں سے

روش روش پہ ستاروں کے پُھول مہکیں گے



Posted On Kitab Nagri

ہزاروں موجِ تمنّا صدف اُچھالے گی
تلاطموں سے کناروں کے پُھول مہکیں گے



یہ کہہ رہی ہیں فضا میں بہار کی ساغر
جگر فروزاشاروں کے پُھول مہکیں گے

ساغر صدیقی

منت کے جانے کے بعد وہ دیر تک ایک ہی انداز میں بیٹھا اس کے اور اپنی ہونے والی اولاد کے بارے میں سوچتا رہا۔ اس نے اپنی فیملی کا مستقبل بھی غیر یقینی کر دیا تھا۔ اس نے جو کیا تھا اس پہ اسے کسی قسم کا تاسف نہیں تھا۔ وہ

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

انسان نہیں جانور تھے جن کے سروں پہ جانے کتنی معصوم جانیں تھیں۔ اگر اس کو سو بار بھی موقع ملتا تو وہ سو بار ایسا ہی کرتا۔ اور یہی بات اس نے زمان انکل سے کہی تھی جب انہوں نے اسے سرزنش کی تھی۔

تم ان کے ساتھ صرف پندرہ منٹ رہے تھے اور۔۔۔۔۔

اور انہی پندرہ منٹوں کی وجہ سے وہ نہیں رہے۔ انہی پندرہ منٹوں نے مجھ سے وہ فیصلہ کروایا تھا۔ اس نے انکل کی بات کاٹ کر درشتی سے کہا۔



مجھے اپنے انجام کی پروا نہیں انکل۔ مانا میں بہت اچھا انسان اور مسلمان نہیں لیکن آپ یہ بتائیں کہ میرے سامنے جب یہ اعتراف کیا جا رہا ہو کہ ماضی میں مسجد اقصیٰ پہ حملہ انہی لوگوں نے کیا تھا اور اب دوبارہ بڑے پیمانے پہ وہ ایسا ہی کرنے کا سوچ رہے ہوں تو آپ کا کیا خیال ہے کہ میں انہیں مہلت دیتا کہ وہ اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنائیں۔ وہ اگر زندہ رہتے تو صرف تباہی پھیلتی۔

انکل سن رہے تھے۔ اس پل انہیں منہاس پہ فخر محسوس ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رحمت اس سے ملنے آیا تو کافی رنجیدہ لگ رہا تھا۔ اس نے ایک مکا اس کی کمر پہ جڑا۔

زیادہ صدمے میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ابھی مجھے تم سے بہت کام ہیں۔

کیا بھائی اب کچھ عرصہ تو آرام کریں آپ۔ ادھر بھی چین نہیں آپ کو۔ رحمت نے منہ بنایا۔

ہاں تو کیا ادھر میں ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھا ہوں؟ منہ اس نے بے زاری سے جواب دیا۔ قید خانہ اب کاٹ کھانے کو دوڑنے لگا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نہیں بھائی آپ کو کون کہہ رہا ہے کہ بیٹھے رہیں۔ اتنے سے کمرے میں آپ کتنی دیر بیٹھ سکتے ہیں۔ میری مائیں تو لیٹ جایا کریں۔

رحمت نے مصنوعی سمجھ داری کا ثبوت دیتے ہوئے ماحول پہ چھائی کلفت ختم کرنا چاہی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

رحمت تم پٹو گے مجھ سے کام کی بات سنو۔ منہاس نے زچ ہو کر کہا۔

جی۔ جی سنائیں۔ رحمت ہمہ تن گوش ہوا۔

مجھے سارہ کی معلومات چاہیں۔ اس نے دھیمی آواز میں مطالبہ کیا۔

کیا؟ اب بھی سارہ؟ اب تو بھول جائیں اسے۔ اب تک تو اس کا بھائی اسے سالم نگل گیا ہوگا۔ یاد نہیں آپ نے ہی تو۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں میں نے ہی اسے قید کروایا تھا اور اب میں ہی تم سے کہہ رہا ہوں کہ اس کی خیریت معلوم کرو۔ اس کو رہا کرواؤ۔

ایسا کیوں بھائی؟

Posted On Kitab Nagri

رحمت میرا مقصد بس اسے سبق سکھانا تھا جو امید ہے اسے مل گیا ہو گا۔ اور دوسری بات جو شاید تم نہیں جانتے کہ سراج پاشا کو بھی معلوم تھا کہ سارہ نے اس کی انڈسٹری میں آگ نہیں لگوائی تھی۔

کیا؟ رحمت سچ میں اچھل پڑا۔

جب وہ جانتا تھا کہ سارہ نے کچھ نہیں کیا تو اس نے اسے کیوں قید کیا؟ رحمت نے سر کھجاتے ہوئے الجھن سے استفسار کیا۔



منہاس زمین پہ بچھے گدے پہ جا کر بیٹھ گیا اور دیوار سے ٹیک لگالی۔
رحمت تمہارا کیا خیال ہے سراج پاشا نے اسے کیوں قید کیا ہو گا؟ منہاس نے جوابی سوال کیا؟

بنیادی طور پہ انسان زن، زریازمین کی وجہ سے دشمنی پالتا ہے۔ اس کو سارہ سے سوائے زر کے اور کیا چاہیے ہو گا؟ اگر سارہ کا پتا صاف ہو جائے تو اس کے حصے کی ساری دولت بھی یقینی طور پر اس کی ملکیت میں آجاتی۔ وہ شروع دن سے موقع کی تلاش میں تھا۔ میں نے اسے بس بہانہ دیا اور اس نے موقع پہ چوکا لگا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس بازو سر کے پیچھے رکھ کر نیم دراز ہوا۔ رحمت بھی آلتی پالتی مار کر اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ محلے والی عورتوں کی طرح اس نے منہ پہ ہاتھ رکھ کر حیرانگی کا اظہار کیا۔

ہا۔۔۔ ہائے۔۔۔ یہ سراج پاشا تو بڑا کمینا نکلا۔ میں نے تو سوچا ہی نہیں تھا ایسا۔

بھائی ویسے کیا سوچا ہے سراج پاشا کا کیا کرنا ہے؟ رحمت نے آگے کو ہوتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا۔

مجھے کیا پتا میں تو حوالات میں بند ہوں۔ اس نے شانے اچکاتے ہوئے معصومیت سے کہا۔

پتا تو آپ کو سارہ کچھ ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ کو دھماکے کرنا اور دوسروں کو ہارٹ اٹیک کروانا زیادہ پسند ہے۔ رحمت سراسر ایک طرف جھٹکتے جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

جاتے ہوئے دروازہ بند کر دینا۔ اس نے تنگ کرنے کو پیچھے سے آواز دی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ ہیں نہ آپ کے داروغہ جی۔ کرلیں گے دروازہ بند۔ رحمت نے پاس آتے ہوئے حوالدار کی جانب اشارہ کیا پھر ہاتھ ہلاتے ہوئے چلا گیا۔

اسے یہاں چار دن ہونے والے تھے۔ پولیس نے اسے اگلے ہی روز عدالت میں لے جا کر اک کے ایک ہفتے کا جسمانی ریمانڈ منظور کروالیا تھا۔ جسمانی ریمانڈ کے نام پہ جو ملزموں اور مجرموں پہ تشدد کیا جاتا ہے وہ اس سے بچا ہوا تھا۔

زندگی کتنی عجیب ہے۔ کبھی مٹل کے بستر پہ سلاتی ہے تو کبھی زمین پہ۔۔۔۔

Kitab Nagri

وہ سوچتے ہوئے لیٹ گیا۔ اسے سب سے زیادہ فکر منت کی تھی۔ اب یہ جان کر کہ وہ حفاظت سے رہے گی اس کے دل کو سکون ہوا تھا۔ اب شاید نیند بھی آجائے۔۔۔۔ اس نے آنکھیں موندتے ہوئے سوچا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ منت کے ساتھ ہی رہ رہی تھی۔ فلحال ان سب گھروالوں کو کڑی نگرانی میں کینٹ میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ غازی مسلسل رابطے میں تھا۔ دوسری طرف عزہ کے چچا اور تایا کا کیس بھی عدالت میں پہنچ چکا تھا۔ غازی کو اس کی سروس پہ بحال کر دیا گیا تھا۔ ایک طرف کچھ معاملات بہتری کی جانب گامزن تھے تو دوسری طرف بدتری کی طرف رواں دواں تھے۔

غازی چاہتا تھا کہ اب منہاس کے ادھورے کام وہ پورے کرے۔ اسی لیے اس نے سراج پاشا کو ڈھونڈنا شروع کر دیا جو منہاس کی گرفتاری کا سنتے ہی کہیں چھپ گیا تھا۔ غازی کا ارادہ تھا اس کو گرفتار کر کے عدالت سے کڑی سزا دلوائے گا۔

انگل نے جب سنا تو اسے منع کر دیا۔ تمہیں اس معاملے میں پڑنے کی ضرورت نہیں غازی۔ سراج پاشا کو ہم خود دیکھ لیں گے۔ ویسے بھی اس کے حمایتی اور ساتھی تو اب رہے نہیں جس کی وجہ سے ہم اس کی گرفتاری میں تاخیر کر رہے تھے۔ اب جیسے ہی وہ سامنے آئے گا پکڑا جائے گا۔

انگل بھائی کا کیس کیا اب عدالت میں چلے گا؟ آپ کی ٹیم نے کیا فیصلہ کیا پھر؟ غازی نے بات کا رخ منہاس کی جانب موڑا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ڈیوٹی ختم کر کے ایان کے ساتھ ہی اس کے گھر چلا آیا تھا تا کہ انکل سے آمنے سامنے بیٹھ کر بات کرے۔

فلحال اس کا کیس عدالت میں چلنے دیا جائے گا۔ دشمن یہی چاہتے ہیں۔ انہیں غافل کرنے کے لیے ایسا ہی کرنا پڑے گا۔

انکل نے آنٹی کے ہاتھ سے ٹرے لے کر میز پر رکھتے ہوئے جواب دیا اور جوس کا گلاس غازی کی سمت بڑھایا۔ آنٹی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھیں۔

مجھے بہت افسوس ہے کہ منہاس بھائی کی وجہ سے آپ کو ایان کی شادی آگے کرنی پڑی۔ غازی کے اظہار تاسف پہ آنٹی نے کچھ نہیں ہوتا والے انداز میں ہاتھ جھلائے۔

www.kitabnagri.com

ہو جائے گی اس کی شادی بھی۔ وہ کونسا بھاگا جا رہا ہے۔ بلکہ اب تمہاری اور عزہ کی شادی بھی ایان کے ساتھ ہی کروں گی۔

Posted On Kitab Nagri

سب کی خوشیاں منہاس سے جڑی تھیں۔ راحیلہ آنٹی بھی رضی کا رشتہ کرتے کرتے صرف منہاس کی وجہ سے رک گئی تھیں۔

کچھ دیر وہ انکل، آنٹی اور ایان کے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا پھر وہاں سے سیدھا عازہ کی طرف چلا آیا۔ وہ آج کل میں جائیداد کے حصے کا کیس بھی کرنا چاہ رہی تھی۔

امی اور ردا، فضا کو بھی گاؤں سے بلوانا ہے۔ تائی اور چچی نے ان کا جینا حرام کر دیا ہو گا۔ میں تو گوجرانوالہ والا گھر خالی کروانا چاہ رہی ہوں مگر امی بضد ہیں کہ اب میرے ساتھ ہی رہیں گی۔ عازہ نے اپنی مشکل سے آگاہ کیا۔

www.kitabnagri.com

تو اس میں کیا بڑی بات ہے بلا لو آنٹی کو بھی یہاں۔ غازی نے چٹکی بجاتے مسلے کا حل پیش کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنا آسان نہیں ہے۔ گھر کے انتظام کے ساتھ ساتھ سامان کا بھی انتظام کرنا پڑے گا۔ بہت مشکل ہو جائے گی۔ وہ دونوں چلتے چلتے پارک میں آگئے۔ شام کے وقت یہاں سیر کرنے والوں اور گھومنے پھرنے والوں کی کثرت دکھائی دیتی تھی۔

گھر اور سامان کی فکر کیوں کر رہی ہو۔ میرا فلیٹ ہے نہ وہاں رہ لیں گی آنٹی اور تمہاری بہنیں۔

اور تم کہاں جاؤ گے؟ عزہ نے بچہ بیٹھتے ہوئے برہمی سے اسے

دیکھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں تو پہلے بھی بہت کم اپنے فلیٹ میں رہتا ہوں۔ ڈیوٹی کی وجہ سے اکثر راتوں کو بھی باہر رہنا پڑتا ہے۔ اچھا ہے میرا غیر آباد گھر آباد ہو جائے گا۔ غازی کے پاس ہر مسئلے کا حل تھا۔ عزہ نے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں میں تمہاری مدد نہیں لے سکتی۔ پہلے ہی بہت زیادہ کر چکے ہو تم۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ تم سے مجھے ایسی باتوں کی توقع نہیں تھی۔ وہ ناراض ہوا تھا۔

کیا میرے مسئلے تمہارے نہیں ہوں گے اگر کبھی مجھے مدد کی ضرورت ہوئی تو کیا تم نہیں کرو گی؟ کرو گی نہ تو بس اب مجھے بھی کرنے دو۔ اور یہ مدد نہیں ایک طرح سے میرا فرض ہے۔ آخر وہ میرے بھی تو کچھ لگتے ہیں۔ بات کے آخر میں وہ شرارت سے مسکرایا۔

تمہارے کیا لگتے ہیں؟ عزہ نے بے دھیانی سے پوچھتے ہوئے نظریں سامنے جمائی ہوئی تھیں۔

حد ہو گی ہے عزہ۔ تمہیں یاد ہو تو میرے سسرالی لگتے ہیں تمہارے گھر والے۔ ہم شادی کے بعد بھی ان کو اپنے ساتھ رکھیں گے۔

www.kitabnagri.com

امی کبھی بھی نہیں مانیں گی۔ عزہ نے منہ بگاڑ کر کہا۔

میں نے بھی اک بار یہی کہا تھا مگر کہنے لگیں کہ میرے پاس میری دو بیٹیاں ہوں گی تمہارے جانے کے بعد لہذا تم فکر نہ کرو۔

Posted On Kitab Nagri

اس مسئلے کا حل بھی ہے۔ اس نے آنکھیں میچیں۔

وہ کیا؟ عزہ نے اکتائے ہوئے انداز میں پوچھا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ مسئلہ کبھی حل نہیں ہو سکتا۔

غازی نے اس کی طرف رخ موڑا۔ دیکھو ادھر میری طرف۔

عزہ نے نظریں اس کی جانب گھمائیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دیکھو جائیداد میں سے تم لوگوں کو جو حصہ ملے گا اس سے میرے ساتھ والا کوئی فلیٹ خرید لینا۔ یوں آئی ادھر ہمارے بالکل ساتھ ہی شفٹ ہو جائیں گی۔ پھر ہم رد اور فضا کی شادی کے بعد مستقل طور پر ان کو اپنے گھر لے آئیں گے یوں وہ منع نہیں کر پائیں گی اور تمہاری بھی مدد ہو جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

بات ختم کر کے اس نے فخر یہ انداز میں عزہ کی طرف دیکھ کر داد چاہی جس کی سوئی ایک ہی جگہ اٹکی ہوئی تھی۔

امی کے آنے سے میری مدد کیسے ہو جائے گی۔ میں نے کونسا ان سے گھر کے کام کروانے ہیں۔ اس نے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑتے ہوئے ناک سکوڑ کر کہا۔

بدھو گھر کے کاموں کی بات کون کر رہا ہے۔ ہمارے بچے سنبھالیں گی آنٹی۔ غازی کے سمجھانے پہ اس نے اوہ کے انداز میں ہونٹ پھیلائے۔ پھر چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

لو کر لو گل۔۔ شادی ابھی ہوئی نہیں اور جناب کو بچوں کی ٹینشن پہلے ہی ستانے لگی ہے۔

www.kitabnagri.com

اس کے ماتھے پہ ہاتھ مارتی ہوئی وہ جانے کے لیے اٹھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے تو یہ بات اس لیے کی تھی کہ تم شاید شرمناک تو تم سے لڑکیوں والی فیلینگ آجائے گی۔ غازی نے مایوسی سے شکوہ کیا۔

عزہ نے بے ساختہ امڈتی مسکراہٹ کو بمشکل روکا اور چہرے کے تاثرات سپاٹ ہی رکھے۔

مسٹر غازی آپ کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ نقاب پہن کر آپ بھی کسی لڑکی سے کم فیلینگز نہیں دیتے۔۔۔ وہ بھی عزہ تھی۔ ادھار رکھنا تو سیکھا ہی نہیں تھا۔ کہہ کر وہ واپسی کے راستے پہ قدم بڑھانے لگی۔ وہ بھی اس کے پیچھے سرپٹ بھاگا تھا۔

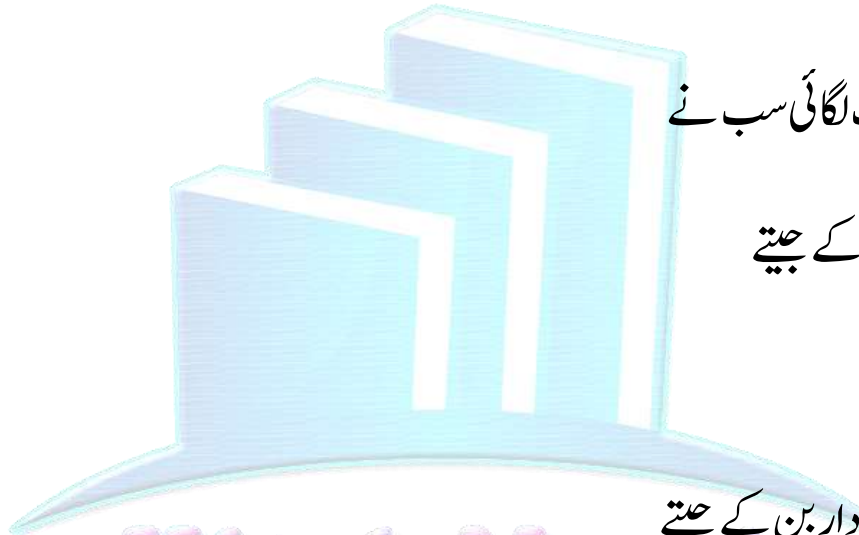
اب اس بات کے جواب میں کیا کہنا چاہیے؟ اس کے برابر آتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔

www.kitabnagri.com

یہ تو تمہیں سوچنا چاہیے۔ وہ شانے اچکا کر رہ گئی۔

شام کے ڈھلتے سائے نے ان دونوں کی نوک جھوک پر مسکراتے ہوئے اپنے پر پھیلانے شروع کر دیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri



انمول پتھروں کی، قیمت لگائی سب نے

دیوار جو نہ بنتے، بازار بن کے جیتے

ہم تان کے ہیں سینہ، جی دار بن کے جیتے

ڈرتے جو ہمارے ہم، بے کار بن کے جیتے

ہم نے جو ٹھیک سمجھا، وہ عمر بھر کیا ہے

گر خود کو بیچ کھاتے، مردار بن کے جیتے

Posted On Kitab Nagri

دنیا قریب آنی، ہم دور دور بھاگے

دنیا کے ہاتھ چڑھتے، لاچار بن کے جیتے

اپنوں کی مشکلوں سے، بو جھل سادل ہے رہتا

گر غم خرید سکتے، غم خوار بن کے جیتے

ناحق کے لشکروں کا، کبھی سامنا جو ہوتا

ہم موت سے نہ ڈرتے، تلوار بن کے جیتے

www.kitabnagri.com

شاہوں پہ کب مرے ہم، شاہوں سے کب ڈرے ہم

کچھ عیب گر نہ ہوتے، شاہکار بن کے جیتے

Posted On Kitab Nagri

جیل کے میدان میں اس وقت رونق لگی ہوئی تھی۔ نیوز رپورٹر بڑی تعداد میں جمع تھے۔ منہاس عالم ایک انٹرویو دینے جا رہا تھا جس کی کوریج کے لیے بڑے بڑے نیوز چینلز کے نمائندے اس وقت یہاں موجود تھے۔ اسے ہتھکڑیوں میں ان سب کے سامنے والی کرسی پہ لا کر بٹھا دیا گیا۔ یہ انٹرویو لائیو دکھایا جانا تھا۔

تمہارا نام کیا ہے؟ ایک تیز طرار رپورٹر نے انٹرویو شروع کرتے ہوئے روایتی سا سوال پوچھا لیکن سامنے موجود شخص غیر روایتی تھا اسی لیے جواب بھی ویسا ہی آیا۔

میرا نام تو اس وقت ملک کے چپے چپے میں پھیل رہا ہے۔ حیرت ہے تم ناواقف ہوا بھی تک؟

www.kitabnagri.com

دہلی دہلی سی ہنسی گونجی اور وہ رپورٹر کھسیا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھوانٹرویو کا آغاز اسی قسم کے سوالات سے کیا جاتا ہے۔ ایک دوسرے رپورٹرنے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ اس نے ٹانگ پہ ٹانگ رکھتے ہوئے اس کی بات کو ہوا میں اڑایا۔

ہوتے ہوں گے اس قسم کے سوالات مگر میں اس قسم کے فضول سوالوں کے جواب دینے یہاں نہیں آیا کہ نام کیا ہے؟ عمر کیا ہے؟ کتنا پڑھے لکھے ہو؟ کہاں کے رہنے والے ہو؟ کتنی عمر میں مجرم بنے؟ کیوں بنے؟ کب پہلا جرم کیا؟ وغیرہ وغیرہ۔ انتہائی بچکانہ سوال ہوتے ہیں یہ۔

اس نے نخوت سے سب پہ ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے منہ بگاڑ کر کہا تھا مجھے یہ سکوت چھایا تھا۔ وہ پہلا مجرم تھا جو سراٹھا کر سب کی گردنیں جھکا رہا تھا۔ وہ باقیوں کی طرح نہیں تھا کہ جو پوچھا جاتا وہ سیدھے طریقے سے بتا دیتا۔

یہ سب معنی نہیں رکھتا۔ اس نے کچھ لمحوں کے توقف کے بعد دوبارہ سے سلسلہ کلام جوڑا۔

اہم سوال جو سب کے ذہنوں میں ہے وہ یہ ہے کہ میں موساد کے بیان کی تردید کروں گا یا تصدیق؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ۔۔۔۔۔ وہ رکا۔ ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہوئے کی لوگوں کی سانسیں بھی ساتھ ہی رکیں۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منت نے آنکھیں بند کیں تھیں۔ اسے کان بند کرنے چاہیے تھے تاکہ وہ سن نہ پاتی۔۔

غازی نے دل کی دھڑکن کو آہستہ ہوتے ہوئے محسوس کیا تھا۔۔

ایان نے دلچسپی سے ٹی وی کا والیوم بڑھایا تھا۔

زمان انکل سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے۔ وہ جان چکے تھے وہ کیا کہنے والا ہے۔



سراج پاشا ایک بند کمرے میں دم سادھے سب دیکھ رہا تھا۔ ابھی کل ہی اس کی موساد والوں سے بڑی مشکل سے صلح صفائی ہوئی تھی اور بہت جلد وہ یہاں سے نکلنے والا تھا۔

جیل کے احاطے میں اس کے جواب سے کھلبھلی مچی تھی۔ اس نے واضح انداز میں بیانگ دہل کہا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

یہ سچ ہے۔۔۔ میں موساد کا ہی ایجنٹ ہوں۔

منت نے کرب سے آنکھیں کھولیں۔ آنسو بنا اجازت پلکوں کی دہلیز پھلانگ کر گالوں پہ پھینے لگے۔



غازی بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ایان نے واؤ کے انداز میں ہونٹ سکیرے۔ اسے امید نہیں تھی کہ یہ سننے کو ملے گا۔

Kitab Nagri

انگل زمان نے "اف نہیں منہاس" کہتے ہوئے سرافسوس سے ہلایا۔

سراج پاشا بھونچکا رہ گیا۔ یہ جھوٹ کیوں بول رہا ہے؟ اس نے حیران ہوتے ہوئے سوچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

موساد صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ اور بھی بہت سے ممالک میں کام کر رہی ہے۔ ابھی کچھ دنوں پہلے انڈیا کے شہر دہلی میں جو دھماکہ ہوا تھا اس کے پیچھے بھی موساد تھی۔ امریکہ کی سی آئی اے کے دو ایجنٹ جو غائب ہیں وہ اس وقت موساد کی تحویل میں ہیں۔ اس کے علاوہ کئی جاسوس پورے یورپ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اسرائیل کا خواب ہے کہ وہ یورپ اور ایشیا پہ حکومت کرے۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں واقعی موساد کا ایجنٹ ہوں لیکن اب میں یہ سب اس لیے بتا رہا ہوں کہ میں وعدہ معاف گواہ بننا چاہتا ہوں۔

اس کے لہجے میں سچائی اتنی واضح محسوس ہو رہی تھی کہ موساد والے بھی اپنے جھوٹ کو سچ سمجھ لینے کو تیار ہو جاتے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں سزا سے بچنا چاہتا ہوں اس لیے میں سب کچھ بتانے کو تیار ہوں۔ معصومیت کی انتہا تھی۔ ٹی وی کے سامنے بیٹھے لوگوں نے کڑھ کر اسے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سراج پاشا کو تو اپنی پڑگی تھی۔ منہاس نے اسے بھی اپنا سا تھی قرار دے دیا تھا اس کا مطلب تھا کہ اب موساد والے اسے نہ چھوڑتے۔

کیا تم یہی بیان عدالت میں بھی دو گے؟ اک رپورٹرنے نے مائیک آگے کرتے ہوئے پوچھا۔

ہاں میں سب سچ کہہ دوں گا کیونکہ موساد نے مجھے چھڑوانے کے لیے اب تک کچھ نہیں کیا اب میں بھی ان کا مزید ساتھ نہیں دوں گا۔ ابھی میرے سینے میں اور بھی بہت سے راز دفن ہیں مگر باقی سب میں عدالت میں بتاؤں گا۔

اس نے پر عزم لہجے میں اعلان کیا۔ وہ بہت سوچ سمجھ کر انٹرویو دے رہا تھا۔ نیوز رپورٹرز نے اور کچھ سوالات پوچھنے کے بعد کانفرنس ختم کر دی تو اسے دوبارہ اندر لے جا کر سیل میں بند کر دیا گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

مجھے تو اس بندے کی سمجھ نہیں آتی۔ اتنی ہائی فائی سیکورٹی اس کو دی ہے چلو یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن یہ سمجھ نہیں آتا کہ اوپر سے سخت آڈرز ہیں اس کو کوئی کچھ نہیں کہے گا ایسا کیوں ہے؟ اس کے علاوہ آئے روز اس سے ملنے جلنے والے آئے ہوتے ہیں اور ہمارے افسر منع بھی نہیں کرتے۔

Posted On Kitab Nagri

ایک حوالدار نے سیل کو تالا لگاتے ہوئے دوسرے سے بات کرتے ہوئے منہاس کو دیکھا تھا جو مزے سے پاؤں پسار کر گدے پہ بیٹھ گیا تھا۔

مجھے یقین ہے یہ تالا بھی ہم لوگ فضول میں لگا رہے ہیں۔ اسے بھاگنا ہی نہیں ہے۔ اسی نے بڑ بڑاہٹ کی تھی۔ دوسرے نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے تو یہ بڑی پہنچی ہوئی چیز لگتا ہے ایسا لگتا ہے بڑے بڑوں کو اس نے اپنے بس میں کیا ہوا ہے۔ اب دیکھو اس کا کیس عدالت تک پہنچتا بھی ہے یا نہیں۔

دوسرے حوالدار نے بھی اپنی رائے دینی ضروری سمجھی۔ صرف ان کی کیا اب تو ہر شخص کی زبان پہ منہاس عالم کا تذکرہ تھا۔ اور وہ ان سب سے بے نیاز آگے کی پلاننگ میں مصروف تھا۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

منت نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے ٹی وی بند کیا۔ وہ اس سے ملنا چاہتی تھی مگر جانتی تھی کہ یہ ممکن نہیں تھا۔ وہ عزہ کی طرح بہادر نہیں تھی۔ چھوٹی چھوٹی پریشانیاں اسے پہاڑ کی طرح لگتی تھیں اور اب جو پہاڑ جتنا بڑا مسئلہ تھا وہ اسے دن بدن نچوڑ رہا تھا۔ کمزور کر رہا تھا۔ اندر سے کھا رہا تھا۔

منہاس کی فکر، اس کے مستقبل کے خدشوں نے اس کی نیندیں اور سکون حرام کیا ہوا تھا۔ وہ بس ہر وقت اس کے بارے میں سوچتی رہتی۔ اگرچہ عزہ اس کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ اسے مضبوط بننے کی تلقین کرتی تھی مگر منت اداس رہتی تھی۔ ابھی بھی عزہ گھر پہ نہیں تھی مگر اس نے جیسے ہی ٹی وی پہ منہاس کا انٹرویو دیکھا تو فوراً سارے کام چھوڑ کر اس کے پاس چلی آئی۔ حسب توقع وہ کمرے میں اندھیرا کیے بغیر کچھ کھائے پیے لیٹی آنسو بہا رہی تھی۔

Kitab Nagri

منت۔۔۔۔۔ منت یار کیوں ایسے پڑی ہوئی ہو؟ اٹھو باہر نکلو۔ دیکھو تمہارے گھر والے کتنے پریشان ہیں تمہارے لیے۔ تم اگر ایسا کرتی رہو گی تو کیسے چلے گا۔ زندگی صرف خوشیوں کا نام نہیں ہے۔ ہمیں مصائب اور الائم کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔ تمہیں اپنے آپ کو سنبھالنا ہو گا۔

عزہ اس کے پاس بیٹھ کر پیار سے اس کے سر میں ہاتھ پھیرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ میں سمجھ نہیں پارہی کہ آخر وہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ تم نے آج کا انٹرویو دیکھا؟ منت اٹھ کر بیٹھ گی۔

ہاں دیکھا میں نے۔ اور تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ منہاس بھائی نے جو بھی کیا ہے سوچ سمجھ کر ہی کیا ہوگا۔

عزہ نے اسے تسلی دینے کی ناکام کوشش کی۔

عزہ مجھے ان سے ملنا ہے۔ منت نے ضد کی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایسا ممکن نہیں تم جانتی ہو۔ عزہ نے واضح انکار کیا۔

مجھے نہیں پتا۔ مجھے ہر حال میں ان سے ملنے جانا ہے۔ ایک مہینے سے اوپر ہو گیا ہے۔ کیس عدالت میں چل رہا ہے اور مجھے میرے شوہر کی کوئی خیر خبر ہی نہیں۔ وہ چیختی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

میں جارہی ہوں ان سے ملنے۔ وہ ڈوپٹہ سر پر جماتے ہوئے ننگے پیر کمرے سے باہر بھاگی۔

منت۔ عزہ اس کے پیچھے بھاگی۔

منت ان سنی کیے گیٹ کی طرف بڑھی تھی۔ اماں بھی کمرے سے نکل آئی تھیں۔

منت رکو۔ عزہ نے اسے کندھوں سے پکڑ کر روکا۔

نہیں مجھے جانا ہے۔ تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔ منت نے اپنے آپ کو چھڑوانے کی سعی کی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایسے جاؤ گی تم؟ اس حلیے میں؟ عزہ نے اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کی۔

منت نے اپنے کپڑوں پہ نظر ڈالتے ہوئے ہاتھ سے شکنیں نکالنے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر تم کھانا کھاؤ گی۔ نہا کر اچھے کپڑے پہنو گی اور خالہ کو تنگ نہ کرنے کا وعدہ کرو گی تو میں تمہیں ملوادوں گی
منہاس بھائی سے۔ عزہ نے کچھ سوچتے ہوئے اسے بہلایا۔

پکا وعدہ؟ منت کی آنکھوں میں چمک لہرائی۔

ہاں۔ وعدہ۔ چلو اب تم کمرے میں آؤ۔ وہ اس کا ہاتھ تھام کر کمرے میں لے آئی۔

خالہ منت کے لیے کھانا لے آئیں۔ بلکہ میرے لیے بھی لے آئیں۔ مجھے بھی بھوک لگی ہے۔ عزہ نے ہانک
لگائی۔ کچھ دیر بعد منت کو کھانا وغیرہ کھلا کر اس نے سلا دیا۔

www.kitabnagri.com

کمرے سے باہر آ کر اس نے غازی کو کال ملائی۔

منت کی حالت بہت بری ہے۔ منہاس بھائی سے ملنا چاہتی ہے۔ سلام دعا اور حال چال کے بعد اس نے پریشانی
سے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ تم جانتی ہو ایسا ہونا ممکن نہیں۔ غازی نے قطعیت سے منع کیا۔

ہم دشمنوں کو ذرا سا بھی موقع نہیں دے سکتے کہ وہ منت بھا بھی کے ذریعے سے کچھ فائدہ اٹھائیں۔ تم انہیں سمجھاؤ۔

عزہ نے ایک نظر کمرے میں سوئی منت پہ ڈالی پھر بے بسی سے بولی۔

میں اسے سمجھا سمجھا کر تھک گئی ہوں۔ اور تھک تو وہ بیچاری بھی گئی ہے حالات سے لڑتے لڑتے۔ تم ایک کام کیوں نہیں کرتے۔ منت کی ویڈیو کال پہ منہاس بھائی سے بات کروادو۔

www.kitabnagri.com

عزہ نے متبادل حل پیش کیا تھا۔ غازی نے سوچتے ہوئے ہامی بھری۔

ہاں ایسا ہو سکتا ہے مگر ابھی میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ تمہیں کال کر کے بتادوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

غازی انکل سے بات کیے بغیر وہ عزہ کی بات نہیں مان سکتا تھا۔

اچھا مجھے پوچھنا یاد نہیں رہا۔ تمہارے ابو کے کیس کا کیا بنا؟ کہاں تک پہنچا معاملہ؟

وکیل کہہ تو رہا تھا کہ ایک دو پیشیوں پہ ہی انہیں سزا ہو جائے گی۔ عزہ نے گہری سانس لیتے ہوئے امید سے کہا۔

سب ٹھیک ہو جائے گا عزہ۔ تم فکر نہیں کرو۔ حالات ایک جیسے نہیں رہیں گے۔ تم بس ہمت نہیں ہارنا۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ہر قدم ہر موڑ اور ہر اچھے برے وقت میں۔

غازی نے اسے اپنے ساتھ کا یقین دلایا۔ عزہ نمناک آنکھوں سے مسکرا دی۔

www.kitabnagri.com

ہاں میں جانتی ہوں تم میرے ساتھ ہو۔ اور تمہارا کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔ اس نے مسکراتے ہوئے فون رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فون رکھتے ہی اس کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہو گئے۔ تھوڑی دیر پہلے والی جو پریشانی تھی وہ عود آئی۔ منہاس کے انٹرویو نے اسے بھی ہلا کر رکھ دیا تھا۔ وہ ابھی سے اندازہ لگا سکتا تھا کہ اس نے خانہ جنگی کی سی صورت حال پیدا کر دی تھی۔

بظاہر یہی لگ رہا تھا کہ اب کافی ملک اسرائیل کے خلاف ہو جائیں گے۔ اس سمیت سبھی کوئی نہ کوئی اندازہ لگانے میں مصروف تھے کہ اس کی کانفرنس کے کیا نتائج نکلنے والے ہیں۔



اس نے ایان کو کال کی اور فوراً جیل پہنچنے کا کہا۔ اس وقت اس کے دماغ پہ جیسے ہتھوڑے برس رہے تھے۔ ایک ہی تو خونی رشتہ تھا اس کا وہ بھی پتا نہیں کیا کرنا چاہتا تھا۔

تین سال سے زائد عرصے بعد اسے اپنا کچھڑا بھائی ملا تھا اور ایسے حالات میں ملا تھا کہ وہ اس کے ساتھ کی خوشی بھی نہیں مناسکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

راستے میں ہی اسے رضی کا فون آگیا۔ وہ اس سے منہاس کے بارے میں دریافت کر رہا تھا مگر غازی کا موڈ اس وقت سخت خراب ہوا تھا اس نے بات بدل دی۔

یار میں اس وقت سخت تپا ہوا ہوں۔ بھائی نے ایسا کیوں کیا یہ مجھے بھی نہیں پتا۔

اچھا تو ریلیکس کر۔ زیادہ ٹینشن نہ لے۔ منہاس بھائی نے سوچ سمجھ کر ہی سب کیا ہو گا۔ رضی نے اسے ہلکا پھلکا کرنے کی غرض سے بات کا رخ موڑ دیا۔



اچھا چھوڑو میں نے کچھ اور بتانے کے لیے کال کی تھی۔

خدا کے لیے کچھ اچھا بتانا۔ میں اس وقت گاڑی چلا رہا ہوں۔ مزید دھچکے برداشت کرنے کے قابل نہیں ہوں یہ نہ ہو کہیں گاڑی ٹھوک دوں۔

Posted On Kitab Nagri

غازی نے بیزاری سے کہتے ہوئے ہونٹ کاٹے۔ دھیان سڑک پہ جبکہ کان رضی کی باتوں پہ لگے ہوئے تھے۔

اچھی خبر ہی ہے یار۔ میرے نکاح کی تاریخ طے ہو گئی ہے۔ دو مہینے بعد کی ہے۔ امید ہے اس وقت تک سب ٹھیک ہو جائے گا۔ رضی نے خوشی سے بتایا۔ سب ٹھیک ہونے سے مراد منہاس کا رہا ہونا تھا۔ غازی نے مسکرا کر مبارک باد دی۔

بہت خوشی ہوئی سن کر۔ کہاں کر رہے ہو شادی؟ آنٹی کو تو اپنی بھانجی پسند تھی نہ تمہارے لیے کیا وہیں ہو رہی ہے شادی؟

Kitab Nagri
غازی کو یاد تھا کہ راحیلہ اکثر کہا کرتی تھیں کہ رضی کی شادی وہ اپنی بہن کی بیٹی سے کریں گی۔

ارے نہیں یار۔ ایسا نہیں ہے۔ وہاں نہیں ہو رہی۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں؟ وہاں تو آنٹی کی پسند تھی؟ غازی کو حیرت ہوئی۔

لیکن وہاں میری پسند نہیں تھی۔ میری پسند کہیں اور تھی۔ رضی نے مزے سے بتایا۔ غازی کے ہونٹ بے اختیار مسکراہٹ میں ڈھلے۔

واہ اب لوگ بھی پسند کی شادیاں کرنے لگے۔ بڑی بات ہے۔ ویسے کس کو پسند کر لیا جناب نے؟

وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔ سادہ سی۔ انور دار لامان یاد ہے؟ جہاں میں اکثر ایک کیس کے سلسلے میں جایا کرتا تھا۔ وہ وہاں کی منیجر ہے۔ خود بھی وہ وہیں پلی بڑھی ہے۔ آمنہ نام ہے اس کا۔

www.kitabnagri.com

رضی نے تفصیل بتائی۔ اس کا اتنی لمبی بات کرنے کا مقصد یہی تھا کہ غازی کے دماغ کو کچھ دیر کے لیے اپنی باتوں کی طرف مصروف رکھے تاکہ اس کے دماغ سے منہاس کی ٹینشن نکل جائے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

النور۔۔ آمنہ۔۔ میرا خیال ہے شاید یہ عزہ کی دوست ہوگی۔ وہ اکثر ذکر کرتی ہے النور اور آمنہ کا۔ غازی نے
پر سوچ انداز میں کہا تھا۔

ہاں وہ بھی عزہ عزہ تو کرتی رہتی ہے اکثر۔۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ تمہاری والی عزہ ہوگی۔ چلو اچھا ہے کہ وہ دونوں
آپس میں دوست ہیں۔ آمنہ کا دل لگا رہے گا شادی کے بعد۔

غازی نے قہقہہ لگایا۔ واہ ابھی سے جوڑو کے غلام بن گئے ہو تم۔

بیٹا تم بھی بنو گے۔ اور مجھ سے اچھے بنو گے اور یہ بات میں لکھ کر دینے کو تیار ہوں۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

یونہی پانچ منٹ اور بات کرنے کے بعد رضی نے بات ختم کر کے کال کٹ کر دی تو اس نے وقت دیکھا۔ باتوں ہی
باتوں میں آدھا راستہ کٹ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے گاڑی کی رفتار بڑھائی۔ سوچوں کی رفتار گاڑی سے کی گنا زیادہ تھی۔ وہ لاکھ سر جھٹکتا مگر سوچوں کے بند کو اڑ پھر کھل جاتے۔۔ سارا راستہ یوں ہی طے ہوا تھا۔

.....

یہ آدمی جیل میں رہ کر بھی دوسرے کے سکون کے درپے پڑا ہوا ہے۔ جانے کرنا کیا چاہتا ہے؟
اسے ٹی وی پہ انٹرویو دیتے دیکھ کر انکل کے چھکے چھڑے تھے۔

منہاس اف اب یہ کیا کر دیا تم نے؟ وہ بڑبڑاتے ہوئے تیزی سے اٹھے اور باہر کی جانب دوڑے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایان پہلے ہی گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا۔ انہیں یوں افرا تفری میں آتے دیکھ کر ہنس دیا۔

لگتا ہے منہاس بھائی کا انٹرویو دیکھ لیا آپ نے۔ آجائیں میں بھی وہیں جا رہا ہوں۔

انکل اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے غصے سے کہنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

اس لڑکے نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ چین سے نہیں بیٹھے گا۔ اب جو اس نے کیا ہے نہ اللہ کی پناہ میری سوچوں تک میں نہیں تھا کہ وہ ایسا کرے گا۔ ایک دشمن سے انتقام لینے کی خاطر اور دشمن بنا بیٹھا ہے۔ سوچا نہیں ہے کہ جیل میں بیٹھا ہوں تو تسلی سے بیٹھا ہوں لیکن اس کی فطرت میں آرام کہاں۔ اس نے کی ملکوں کی ایجنسیوں کو اس وقت بوکھلا دیا ہے۔۔۔۔

ویسے میں سوچ رہا ہوں کہ یہ نت نئے آئیڈیاز ان کے دماغ میں آتے کہاں سے ہیں؟ ایان نے گاڑی کی رفتار بڑھاتے ہوئے تبصرہ کیا۔



شیطان بھی پناہ مانگتا ہو گا اس کے خرافاتی دماغ سے۔ وہ تو پھر بھی موقع اور آدمی دیکھ کر جال بچھاتا ہے لیکن منہاس عالم بغیر سوچے سمجھے اگلے کو ایسے شکنجے میں دوپچتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ سمجھ نہیں آتی اس کی کیا چیز ہے وہ۔

انہیں اس سے یہ شکایت نہیں تھی کہ وہ اٹے کام کیوں کرتا ہے کیونکہ اس کے اٹے کاموں کا نتیجہ ہمیشہ سیدھا ہی نکلتا تھا۔ انہیں مسئلہ یہ تھا وہ پوچھے اور بتائے بغیر کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

انکل شدید کوفت میں لگ رہے تھے۔ وہ ہمیشہ انہیں مشکل میں ڈال دیتا تھا۔ سوال تو انہی سے ہوتا تھا کہ آپ کے بھتیجے نے اب یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اب کیا کیا جائے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ سوچے بغیر تو کچھ نہیں کرتے اور مزے کی بات یہ ہے کہ ان کے سارے پلان ابھی تک ہٹ گئے ہیں۔ اب بھی کچھ نہ کچھ تو ہو گا ہی۔ ایان منہاس سے بری طرح متاثر ہو رہا تھا۔

کچھ نہ کچھ نہیں بہت کچھ ہو گا اب۔ انکل نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ دیر بعد وہ منہاس کے ساتھ ملاقاتی کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

کیسار ہانٹرویو؟ انکل نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب یہ آپ لوگ فیصلہ کریں گے کہ کیسا رہا اچھا یا برا؟ منہاس نے معصومیت سے بندوق انہی کے کاندھوں پہ رکھی۔

ہمارے فیصلوں کو تو تم رہنے ہی دو۔ تم جیسے ہمارے فیصلوں پہ چلتے ہو۔ انکل نے اچھا خاصا برامان کر کہا۔ وہ ہنس دیا۔

آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ جھوٹی خبریں زیادہ پھیلتی ہیں۔ میڈیا منفی چیزوں اور جھوٹی خبروں کو زیادہ کورتج دیتا ہے۔ سچ سے زیادہ جھوٹ پہ یقین کیا جاتا ہے۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو اب۔ دیکھنا یہ ہے میرے بیان پہ کتنا یقین کیا جاتا ہے۔



www.kitabnagri.com

تبھی ایان اور غازی بھی آگئے۔ وہ بھی آکر سامنے بیٹھ گئے۔ اسے غازی کے تاثرات سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ ناراض ہے۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی موساد کی تو خوب بینڈ بجائی آپ نے۔ پچھتا رہے ہوں گے وہ آپ کو اپنا ایجنٹ کہہ کر۔ ایان نے شگفتگی سے کہا تھا۔ غازی نے گھور کر دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں یاد دلایا کہ وہ یہاں منہاس کی تعریف کرنے نہیں آئے۔

ویسے چلو جو رگڑا آپ نے موساد کو لگایا وہ تو بنتا ہی تھا۔ سراج پاشا سمیت جو باقی نام لیے تھے ان بیچاروں کو کیوں رگید ڈالا؟



اب کی بار غازی نے سوال اٹھایا تھا جس پر اسے ایان کی طرف سے شاباشی ملی تھی۔

واؤ گڈ کو نیسچین۔

وہ سب کرپٹ لوگ تھے۔ اپنے عہدوں کا ناجائز فائدہ اٹھانے والے۔ منہاس نے نفرت سے کہا تھا۔

میرے اس بیان سے زیادہ فرق نہ بھی پڑا تو اتنا تو پڑ ہی جائے گا کہ ان کو ان کے عہدوں سے ہٹا دیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا یہاں تو ہر دوسرا شخص ایسا ہی ہے۔ کرپٹ اور اپنے اختیار کا ناجائز فائدہ اٹھانے والا تو کیا سب کے خلاف بیان دو گے؟

انگل زمان نے بغیر کسی تاثر کے سپاٹ انداز میں پوچھا تھا۔ انھیں معلوم تھا اس پہ ان کا غصہ، طیش یا ناراضگی کا کچھ اثر نہیں ہونے والا تو بہتر ہے اس سے نیوٹرل ہو کر بات کی جائے۔

کوشش تو یہی ہے کہ پورے ملک سے ایسے لوگوں کا صفایا کروں مگر یہ وقت لے گا۔ ابھی تو شروعات کی ہے۔ اس نے بغیر ہچکچائے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

بھائی آپ نے سوچا بھی ہے کہ آپ نے انٹرویو دے کر خود کو اور نمایاں کر لیا ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے گھر گھر تک آپ کی خبریں پہنچ رہی ہیں۔ کیا یہاں سے نکلنے کے بعد سامنا کر سکیں گے آپ کبھی لوگوں کا؟

غازی نے اس کے سامنے مستقبل کی بھیانک شکل رکھی۔ منہاس نے اسے یوں دیکھا جیسے اس نے کوئی احمقانہ بات کہہ دی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

کم آن غازی۔ اس سوشل میڈیا کے طوفان کو میں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ پانی کے بلبہ کی طرح ہے۔ ہماری عوام کو جس طرف لگایا جاتا ہے اسی طرف لگ جاتی ہے۔ ہر نئی خبر ٹاپ ٹرینڈ بنتی ضرور ہے مگر جیسے ہی کوئی نیا شوشہ چھوڑا جاتا ہے پچھلے والے مسئلے کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ مجھ سے پہلے بھی کی غداروں مجرموں اور بڑے لوگوں کے بھی انٹرویو ہوئے ہیں ان کی بھی خبریں سوشل میڈیا کی زینت بنی لیکن اب کسی کو یاد بھی نہیں ہو گا۔ اب بھی ایسا ہی ہو گا۔ کچھ مہینے یا سال گزر جائیں گے تو کسی کو یاد بھی نہیں ہو گا کہ منہاس عالم نام کا بھی کوئی انسان تھا۔

اس نے دور حالت کا جو تجزیہ پیش کیا تھا بالکل درست کیا تھا۔ ہم لوگ ایسے ہی ہیں۔ صرف ایک خبر ایک پوسٹ لگنے کی دیر ہوتی ہے پھر چاہے وہ درست ہو یا غلط کون دیکھتا ہے بس اس پر رائے دینا وہ بھی ایسی جو اکثریت کی ہوتی ہے، ہماری قومی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد جیسے ہی کوئی نیا چٹخارہ ملتا ہے تو زبان کا ذائقہ بدلنے کو ہم اس طرف ہو جاتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

تم نے اپنے آپ کو خطرے میں ڈالا ہے۔ کسی کا کچھ نہیں جانا۔ اس وقت صرف تم ساری دنیا کی نظروں میں آئے ہوئے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

انکل نے ممکنہ خطرے سے آگاہ کیا۔ منہاس اب کی بارچپ رہا۔ وہ ان سب باتوں سے پہلے ہی آگاہ تھا جن سے انکل اسے خبردار کر رہے تھے۔

منہاس بھائی کچھ تو پلان ہو گا آپ کے ذہن میں تبھی آپ نے ایسا انٹرویو دیا۔ ایان نے اسے بولنے پہ اکسایا۔

ہاں میرا پلان یہی تھا کہ موساد کو سبق سکھایا جائے۔ منہاس نے مسکرایا۔ اب اس کے مطلب کا سوال پوچھا گیا تھا۔

اس وقت سی آئی اے کے ڈوائیجٹ ہمارے قبضے میں یعنی آئی ایس آئی کے پاس ہیں لیکن میرے بیان کے بعد کہ وہ موساد کے قبضے میں ہیں، موساد کے لیے کافی مشکل ہو جائے گی۔ انڈیا بہت حمایتی بن رہا تھا اسرائیل کا اب اس کے ذہن میں بھی شک آگیا ہے۔ دوسرے ملکوں میں بھی اسرائیل کو لے کر سوال اٹھیں گے۔

اس صورت حال میں ہر لحاظ سے ہمارا فائدہ ہی ہے۔

تمہارے اس بیان کے بعد وہ سب سے پہلے تمہیں نقصان پہنچائیں گے۔ انکل نے پھر اپنی بات دہرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اس نے لا پرواہی دکھائی تھی۔ کبھی کبھی دشمن کو کمزور سمجھنا بھی نقصان دہ ہوتا ہے۔ یہ آنے والا وقت جانتا تھا کہ اب کیا ہونے والا تھا۔

رات کے پچھلے پہر ہر سوسنائے کا راج تھا۔ تھانے کی عمارت میں کہیں کہیں بتیاں روشن تھیں۔ تھانے کی پچھلی طرف سپیشل فورس والوں کی عمارت تھی۔ پولیس کی جانب سے منہاس کو آج دوپہر میں اس عمارت میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔ وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ وہ سپیشل قیدی ہے لہذا اسے جیل میں دوسرے قیدیوں کے ساتھ رکھنا عقل مندی نہیں ہوگی۔ سپیشل فورس کی سخت حفاظت کے ساتھ اسے میڈیا کے سامنے یہاں لا کر بند کیا گیا تھا۔

رات کے تین بجے سڑک پہ ہلچل سی مچی تھی۔ بکتر بند کی گاڑیوں کے ٹائڑ چڑچڑا کر رہ گئے تھے۔ گاڑیوں کے دروازے کھلے اور نقاب پوش مسلح افراد باہر نکلے۔ وہ تعداد میں پندرہ سے اٹھارہ کے قریب تھے۔ انہوں نے سپیشل فورس کی عمارت کی پچھلی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔

Posted On Kitab Nagri

عمارت کی حفاظت پہ معمور سپاہیوں نے کچھ کھٹکا محسوس کیا۔ اس سے پہلے وہ کوئی اندازہ لگا پاتا فائرنگ کی آواز سے پورا علاقہ گونج اٹھا۔ سپاہیوں نے بھی بندوقیں تان لیں اور ایک گھسمان کی جنگ شروع ہو گئی۔۔۔

یہ حملہ کس کے لیے کیا گیا تھا یہ صبح چھ بجے کے بولیشن میں۔ چیخ چیخ کر بتایا جانے لگا۔

ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کہ کل رات تین بجے کے قریب سپیشل فورس کی عمارت پہ حملہ کیا گیا تھا جس کے نتیجے میں کی سپاہیوں نے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ کل صبح کی بات ہے کہ منہاس عالم نے میڈیا کو بیان دیا تھا کہ وہ اسرائیل کا جاسوس ہے اور کل رات منہاس عالم کو مارنے کی نیت سے سپیشل فورس کے یونٹ پہ حملہ کیا گیا ہے۔ حملہ آوروں نے دستی بم پھینکے تھے جس کی وجہ سے کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کے بعد ٹی وی پہ سی سی ٹی وی فوٹیج دکھائی جانے لگی جس میں اسلحہ بردار لوگ گاڑی سے نکلتے ہوئے دکھائی دیے۔

www.kitabnagri.com

اس کے بعد سپیشل فورس کی عمارت دکھائی جانے لگی جو بری طرح منہدم ہوئی نظر آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

غازی نے عذہ کو کال ملائی تھی۔ وہ منت کے پاس سو رہی تھی۔ ہڑ بڑا کراٹھی۔ وقت دیکھا صبح کے سواچھ ہو رہے تھے۔

غازی اس وقت کیوں کال کر رہا ہے؟ اس نے حیرانی سے سوچتے ہوئے کال اٹھائی۔

عذہ منت بھا بھی کہاں ہیں؟ اس نے چھوٹے ہی سوال داغا۔

سو رہی ہے۔ کیوں کیا ہوا؟

اچھا ایسا کرو کہ ٹی وی کی تار نکال دو۔ منت کو ٹی وی کے قریب بھی نہیں جانے دینا۔ بلکہ اس کا موبائل بھی اپنے پاس رکھو۔ کسی صورت اس کو یہ بات پتا نہیں چلنی چاہیے۔ گھر میں بھی کوئی ذکر نہ کرے۔

غازی نے جلدی جلدی ہدایات دیں۔ عذہ کی مندی مندی آنکھیں پوری کھل گئیں۔

ہوا کیا ہے یہ تو بتاؤ۔ اس کو پریشانی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

تم خود انٹرنیٹ سے دیکھ لینا میرے پاس ابھی وقت نہیں ہے۔ خدا حافظ۔

غازی نے کہتے ہوئے فون رکھ دیا۔ عذہ نے جلدی سے موبائل پہ خبریں دیکھیں۔۔۔

ناظرین ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ منہاس عالم شدید زخمی حالت میں ہے۔ خطرے کے پیش نظریہ نہیں بتایا جا رہا کہ اسے کس اسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ جس شدت سے حملہ آوروں نے حملہ کیا ہے وہ آپ صاف دیکھ سکتے ہیں۔ پوری عمارت مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے۔ منہاس عالم پہ یہ حملہ یقیناً موساد نے ہی کروایا ہے۔ اس حملے کے نتیجے میں وہ اس وقت انتہائی تشویشناک حالت میں ہے۔ پولیس کی طرف سے ابھی زیادہ کچھ نہیں بتایا گیا۔ جیسے ہی ہمیں کوئی خبر ملتی ہے ہم سب سے پہلے آپ تک پہنچائیں گے۔ جڑے رہیں خبروں کی دنیا کے ساتھ۔۔۔

www.kitabnagri.com

عذہ نے منہ پہ ہاتھ رکھ کر بے ساختہ اٹھنے والی چیخ کو روکا تھا۔

ہم نہ سقراط نہ منصور نہ عیسیٰ لیکن

Posted On Kitab Nagri

جو بھی قاتل ہے ہمارا ہی تمنائی ہے

PK PK PK PK PK PK PK PK

سی ایم ایچ میں معمول سے کچھ ہٹ کر گہما گہمی تھی۔ پولیس کی بھاری نفری پورے اسپتال کے ارد گرد تعینات کی گئی تھی۔ کچھ پولیس والے کاریڈور اور کچھ اس دروازے کے آگے مستعد کھڑے تھے جس کے اندر آدھی دنیا کو پاگل کر کے خود وہ اس وقت مزے سے بیڈ پہ لیٹا ٹانگ پہ ٹانگ رکھے آگے کی پلاننگ میں مصروف تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسپتال کا یہ کمرہ کافی بڑا تھا۔ پورے کمرے میں سفید رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا۔ بیڈ کے دونوں اطراف میں خوبصورت صوفہ سیٹ پڑے ہوئے تھے۔ کمرے کے آخری کونے میں چھوٹا سا ریفریجریٹر تھا جس میں اس کی ضرورت کا تمام سامان موجود تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے کا منظر کچھ یوں تھا کہ غازی صوفے پہ سر جھکائے بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا۔ آخر دس منٹ کی سوچ و بچار کے بعد اس نے جوش سے سر اٹھایا۔

ہم آپ کی جھوٹی موت ڈکلیئر کر دیتے ہیں پھر آپ کی پلاسٹک سرجری کر دیں گے اور آپ کو ایک نئی شناخت دیں گے۔ کیسا رہے گا؟



غازی نے دماغ لڑانے کے بعد اپنی طرف سے بہترین حل پیش کیا تھا۔ وہ تڑپ کر اٹھا تھا۔

میں کیوں کرواؤں پلاسٹک سرجری۔ اچھی خاصی شکل ہے میری۔ کیوں بگاڑوں اسے؟

www.kitabnagri.com

اس نے غازی کو کڑے تیور دکھائے مگر وہاں پروا کسے تھی۔

ارے بھائی ہو سکتا ہے پلاسٹک سرجری کے بعد آپ اور خوبصورت لگنے لگیں؟ غازی نے لالچ دیا۔ منہاس نے

منہ بنایا۔

Posted On Kitab Nagri

تو تم کروالونہ۔ مجھ سے کم حسین ہو پلاسٹک سر جری کروا کر ہو سکتا ہے میری طرح کے ہو جاؤ۔

اس نے نہایت جلے بھنے انداز میں غازی کو لتاڑا تھا۔ حد ہی ہو گی تھی اچھے خاصے خوب رو آدمی کو وہ پلاسٹک سر جری کا مشورہ دے رہا تھا۔ بعد کا کیا بھروسہ وہ کیا سے کیا بن جائے؟ منہاس نے سوچتے ہوئے جھر جھری لی۔

اندر آتے ایان اور انکل کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ وہ دونوں صورت حال کا جائزہ لے کر آرہے تھے۔

ویسے منہاس یہ پلان کام کر گیا ہے۔ امید تو نہیں تھی مگر پھر بھی توقع سے اچھا نتیجہ نکلا ہے۔ زمان انکل نے صوفیہ پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔ غازی نے سمٹ کر ان کے لیے جگہ بنائی۔ ایان منہاس کے بیڈ پہ ٹک گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

سب کا شک موساد پہ ہے کہ یہ حملہ اسی طرف سے کیا گیا ہے۔ اس حملے کی وجہ سے تمہارے انٹرویو کی سچائی پہ مہر لگ گئی ہے۔ اب وہ پچھتا رہے ہوں گے کہ تمہیں اپنا ایجنٹ کیوں کہا۔

انکل نے مسکراتے ہوئے بتایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عجیب ہی ماحول بن گیا ہے بھائی۔ اتنی سازشیں اور پلان بن رہے ہیں کہ میرا دماغ پک گیا ہے۔ انڈین ڈراموں والی فیلینگ آرہی ہے۔ لگ رہا ہے جیسے آپ بہو ہوں اور موسا د آپ کی ساس۔ کبھی بہو سازش کر رہی ہے اور کبھی ساس۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جیت کس کی ہوتی ہے۔

غازی نے اکتا کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی۔

یہ سب دماغوں کا کھیل ہے غازی بچے۔ بد قسمتی سے آپ اس دماغ والے حصے سے خالی ہیں۔ منہاس نے شرارت سے کہہ کر لبوں کا کونہ دبایا۔ وہ اس وقت الگ ہی موڈ میں تھا۔



اچھا تو ایویں ہی میں کمانڈو بن گیا تھا نہ بغیر دماغ کے؟ غازی نے اٹھتے ہوئے طنزیہ پوچھا۔

آج بڑے عرصے بعد وہ دونوں بھائی پہلے کی طرح نوک جھوک کر رہے تھے۔ ایان اور انکل مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا تو پھر سسپینڈ کیوں ہوگئے تھے اتنا ہی دماغ تھا اگر؟ منہاس نے ایک اور تیر چلایا۔

اچھا آپ کے پاس بھی تو دماغ تھا پھر آپ کیوں جیل میں آگئے؟ غازی نے پتے ہوئے حساب برابر کیا۔

ویل میں تو اپنی مرضی سے جیل میں آیا تھا۔ اپنا دماغ لڑا کر ہی اس مقام تک پہنچا ہوں۔ منہاس نے مزے سے کہا تھا جبکہ غازی سمیت ایان کی آنکھیں پھیلی تھیں جبکہ انکل مبہم سا مسکرائے تھے۔

کیا مطلب اپنی مرضی سے؟ وہ مشکوک انداز میں گویا ہوا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منت بھا بھی نے فون کر کے پولیس کو بلوایا تھا نہ اسی وجہ سے آپ کی گرفتاری ہوئی۔ ایان نے الجھتے ہوئے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس سیدھا ہوا۔ ایک نظرایان اور غازی کے چہروں کی طرف دیکھا۔ وہ دونوں اس وقت دنیا بھر کی حیرانی اور پریشانی چہرے پہ سجائے اپنے جواب کے منتظر تھے۔ اس نے اشارے سے انکل سے پوچھا کیا بتا دوں؟ انکل نے سر اثبات میں ہلایا۔

اچھا تو سنو بھائیو۔ منت اگر پولیس کو کال نہ بھی کرتی تو ہم کسی اور ذریعے سے پولیس کو خبر کروادیتے۔ جیل میں آنا تو طے شدہ تھا۔ بلکہ وہ انٹرویو اور یہ حملہ تک سب پہلے سے ہی پلانڈ کر لیا گیا تھا۔

کیا؟ وہ دونوں اچھل کر کھڑے ہوئے۔ نظریں انکل کی طرف اٹھی تھیں۔ وہ بھی جانتے تھے؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com ڈیڈ آپ سب جانتے تھے؟ ایان نے متحیر ہوتے ہوئے پوچھا۔

شروع دن سے آپ سب جانتے تھے تو پھر ہمارے سامنے وہ سب کیا تھا؟ منہاس نے یہ کیا کر دیا؟ وہ تو پھنس گیا ہے۔ بڑی مشکلات کھڑی کر دی ہیں اس نے۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔ وہ کیا تھا۔

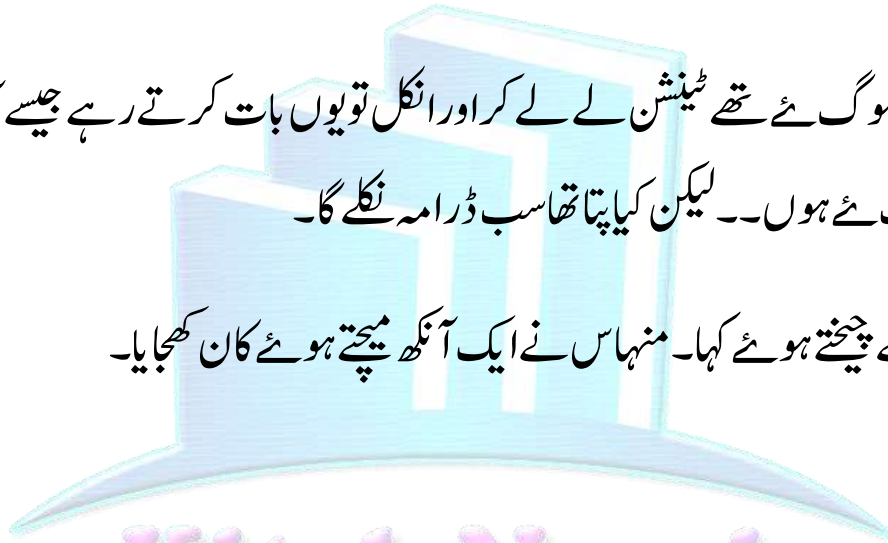
Posted On Kitab Nagri

ایان چیخ اٹھا۔ غازی کے لیے بھی یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ انکل اور منہاس نے مل کر انہیں پاگل بنایا ہے۔

ریلیکس کرو تم دونوں۔۔۔ منہاس نے انہیں رام کرنے کی کوشش کی۔

کیا ریلیکس؟ ہم پاگل ہو گئے تھے ٹینشن لے لے کر اور انکل تو یوں بات کرتے رہے جیسے آپ بہت بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہوں۔۔ لیکن کیا پتا تھا سب ڈرامہ نکلے گا۔

غازی نے صدمے سے چیختے ہوئے کہا۔ منہاس نے ایک آنکھ میچتے ہوئے کان کھجایا۔



انکل بالکل خاموش تھے اور چپ چاپ ان دونوں کے شکوے سن رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

بیچاری منت بھا بھی۔۔۔ بتاؤں گا ان کو خوا مخواہ گا گلٹ لے کر نہ بیٹھیں کہ میں نے اپنے شوہر کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ سب بتاؤں گا کہ آپکے اپنے سارے کارنامے ہیں یہ۔۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منہاس تھوڑا بے چین ہوا۔ تم منت سے کوئی بات نہیں کرو گے۔

میں کروں گا۔ غازی ضدی انداز میں بولا۔

بلکہ آج تو میں آپ کی بات بھی کروانے والا تھا ان سے ویڈیو کال پہ۔۔ اب وہ بھی نہیں کرواؤں گا۔ چلو ایان گھر چلیں۔ میرا دماغ خراب ہو رہا ہے۔

وہ غصے سے اٹھتے ہوئے ایان کا بازو پکڑ کر وہاں سے لے گیا۔ ایان جانے سے پہلے زمان انکل کو گھورنا اور تاسف سے سر ہلانا نہیں بھولا تھا۔



www.kitabnagri.com

کافی غصے میں گئے ہیں۔ انکل نے تبصرہ کیا۔

ہممم۔ اس نے سوچتے ہوئے ہنکارا بھرا۔

Posted On Kitab Nagri

خیر چھوڑو۔۔ یہ سب باتیں۔ پتا تو چلنا تھا ان کو آج نہیں بتاتے تو کل معلوم ہو جاتا۔ دو چار دنوں تک ہو جائیں گے سیٹ۔ انکل نے لا پرواہی سے کہتے ہوئے شانے اچکائے۔

انکل وہ۔۔ وہ ذرا ہچکچایا۔

موبائل چاہیے آپ کا منت سے بات کرنی ہے۔

ہاں کیوں نہیں۔ انہوں نے بشاشت سے کہتے ہوئے اپنے موبائل کا لاک کھول کر اس کی طرف بڑھایا۔

میں چلتا ہوں تم آرام سے بات کر لو۔ وہ اس کے شانے کو تھپکتے ہوئے چلے گئے۔

www.kitabnagri.com

اس نے منت کا نمبر ملایا۔ ذہن میں بے اختیار غازی کی باتیں گونجیں۔

نہیں میں نے منت کو دھوکہ نہیں دیا۔ اس نے خود کو تسلی دی۔

تیسری بیل پہ منت نے کال اٹھائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

منت سے سب نے منہاس پہ حملے والی خبر چھپالی تھی۔ عزہ کو بعد میں غازی کا مسیح آیا تھا کہ وہ پلانڈ حملہ تھابت اس کی جان میں جان آئی تھی۔ منت ناشتہ کر کے ابھی ابھی کمرے میں آئی تھی جب موبائل پہ بیل ہوئی۔ زمان انکل کالنگ لکھا نظر آ رہا تھا۔ اس نے السلام علیکم انکل کہتے ہوئے کال اٹھائی تھی۔

منو۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جیسے اس کی روح میں زندگی پھونکی گی تھی۔ وہ ایک دم سے جی اٹھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منہاس۔۔۔۔۔ وہ دھیرے سے بولی۔

کیسی ہو تم؟ اچھا رکھو میں ویڈیو کال کرتا ہوں۔ منت کے جواب دینے سے پہلے ہی اس نے کہہ کر کال کٹ کر دی۔ دو منٹ بعد ہی اس نے ویڈیو کال کی۔ منت نے دھڑکتے دل کے ساتھ سبز رنگ کے ڈائلر کے نشان کو اوپر

Posted On Kitab Nagri

کیا۔۔ وہ دو مہینوں بعد اس کو دیکھنے والی تھی۔ دھڑکن تیز تیز چلنے لگی۔ لمحوں بعد ہی اس کو سکریں پہ منہاس دکھائی دیا۔ بھورے بال اب پہلے کی نسبت بڑے ہو گئے تھے۔ بھوری آنکھوں میں منت کو دیکھ کر خوشی اور چمک لہرائی تھی۔ منت نے روتے ہوئے سکریں پہ اس کے چہرے کے نقش چھوئے۔

دوسری طرف منہاس بھی منت کو دیکھ کر خود پہ قابو نہیں رکھ پایا تھا۔ نمی آنکھوں کو پھلانگنے ہی والی تھی کہ اس نے جلدی سے خود کو سنبھالا۔

کیسی ہو تم؟ بات کا آغاز منہاس کی طرف سے کیا گیا۔

Kitab Nagri

آپ کیسے ہیں؟ کمزور لگ رہے ہیں مجھے۔ منت نے آنسو پونچھتے ہوئے فکر مندی سے کہا۔

میں ٹھیک ہوں منو۔ کمزور تو تم لگ رہی ہو۔ صحیح سے کھاتی پیتی نہیں ہونا۔ رنگ دیکھو کتنا پیلا ہو رہا ہے۔ آنکھیں بھی اندر کودھنسی ہوئی ہیں۔ خیال کیوں نہیں رکھتی اپنا۔

Posted On Kitab Nagri

منہاس نے شکوہ کناں انداز میں پوچھا۔ وہ جواباً تلخ انداز میں ہنس دی۔

آپ جو نہیں ہیں پھر کس لیے خیال رکھوں۔ کب آئیں گے آپ صاحب عالم۔ منت روہانسی ہوئی۔ اسے سامنے دیکھ کر اسے خود پہ قابو پانا بہت مشکل لگ رہا تھا۔

منہاس کا دل چاہا کہ سب چھوڑ کر ابھی کہ ابھی اڑتا ہوا منت کے پاس چلا جائے۔

منوبس تھوڑا سا صبر اور پھر میں تمہارے پاس ہوں گا۔ منہاس نے اسے تسلی دی۔ ایسے وقت میں جب منت کو اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی وہ نہیں تھا اس کے پاس۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں تھک چکی ہوں منہاس۔ بہت زیادہ تھک چکی ہوں۔

منت نے آرزوگی سے کہتے ہوئے بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائی۔

مجھے سکون نہیں ہے۔ مجھے ایسے لگتا ہے کسی دن میں پاگل ہو جاؤں گی۔ مر جاؤں گی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تڑپ کر رہ گیا۔ اس وقت وہ اس پرندے کی مانند تھا جو صرف اپنے پنجرے میں پھڑپھڑا سکتا تھا۔

ایسے مت بولو منت۔ ہمت نہیں ہارتے۔ میں نے کہا نہ آجاؤں گا بہت جلد۔ منہاس نے اسے پچکارا۔ کتنی بے بسی تھی وہ اس کے آنسو بھی صاف نہیں کر سکتا تھا۔

ابھی وہ اس کو کھل کر کچھ بھی نہیں بتا سکتا تھا۔ ایک دفعہ اس سب سے نکل جاتا پھر وہ اس کو بتا دیتا۔ ابھی اسے منت کی فکر تھی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ منت اس کے بارے میں الٹا سیدھا سوچ سوچ کر اپنی صحت خراب کرے۔



جھوٹ مت بولیں۔ جھوٹے ہیں آپ۔ وہ چیخ پڑی۔

پہلے بھی مجھ سے جھوٹ بولے۔ تین سال مجھے سولی پہ چڑھائے رکھا۔ میں انتظار کرتی رہی پھر واپسی کی تو وہ بھی جھوٹ کے ساتھ۔ اتنے ماہ تک صرف جھوٹ بولا مجھ سے۔ کبھی سچ نہیں بتایا۔ ابھی بھی آپ جھوٹ ہی بول رہے ہیں۔ مجھے آپ کی کسی بات کا یقین نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

منت۔۔ بات سنو۔۔

مگر منت فون بند کر چکی تھی۔ فون کو ایک طرف پھینک کر وہ ہچکیوں سے رونے لگی۔ طبعیت پہلے ہی بو جھل ہو رہی تھی۔ رونے کی وجہ سے اور خراب ہونے لگی۔ شام تک بی پی اتنا شوٹ کر گیا کہ اسے ہسپتال لے جانا پڑ گیا۔



اسکے ہونے سے تھی سانسیں میری دگنی محسن

وہ جو بچھڑا تو میری عمر گھٹادی اس نے

www.kitabnagri.com

دودن اسپتال رہ کر وہ گھر آگئی تھی۔ ڈاکٹر نے اسے ٹینشن لینے سے سختی سے منع کیا تھا۔ وہ کیسے سمجھاتی کہ ٹینشن سوچ کر نہیں لی جاتی یہ خود بخود ہی جونک کی طرح چمٹ جاتی ہے اور پھر چھوڑتی نہیں۔ سوچوں کے ذریعے سے دماغ کا خون چوستی رہتی ہے۔ وہ سارا دن بستر میں پڑی سوچوں کے تانے بانے بنتی رہتی اور ہلکان ہوتی

Posted On Kitab Nagri

رہتی۔ غازی اور عزہ اس کا حوصلہ بندھاتے رہتے تھے۔ اسے تسلیاں دیتے تھے لیکن وہ اس کے اندر پینتی سوچوں سے اس کی جان نہیں چھڑا سکتے تھے۔

اک ہفتے بعد رحمت اس سے ملنے آیا تھا۔ وہ اسے اپنے ساتھ کہیں لے کر جانا چاہ رہا تھا۔

نہیں میرا دل نہیں چاہ رہا کہیں جانے کا۔ تمہارا شکریہ تم میرا حال پوچھنے آئے مگر میرا موڈ نہیں۔ وہ کسلمندی سے بولی۔

دیکھیں منت باجی آپ مجھے منع نہیں کر سکتیں۔ میرا مطلب ہے کہ مروت اور لحاظ بھی کوئی چیز ہوتا ہے آپ کو وہ تو کرنا پڑے گا میرا۔ رحمت نے منہ بناتے ہوئے اس کے گھٹنوں کو ہاتھ لگایا۔

یہ کیا کر رہے ہو؟ منت نے رخ موڑ کر گھٹنے پیچھے کیے۔ رحمت اپ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس نیچے بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

منت باجی کہیں تو آپ کے پاؤں پکڑ لیتا ہوں پلیز میرے ساتھ ایسا مت کریں۔ آپ کا انکار میری جان لے لے گا۔ پلیز پلیز پلیز۔۔۔

رحمت کی ڈرامے بازی عروج پہ تھی۔ وہ ہر صورت منت کو منانا چاہتا تھا۔ آخر دس منٹ کے واسطوں کے بعد منت مان گئی۔

اچھا ٹھیک ہے میں چلتی ہوں مگر عزم کو بھی ساتھ لے کر جاؤں گی۔ اس نے شرط بتا کر آمادگی ظاہر کی۔

ویسے تو آپ کی اس ہٹلر دوست سے مجھے بہت ڈر لگتا ہے مگر چلیں آپ کی خوشی کے لیے یہ بھی قبول ہے۔ اس نے بادل نحواستہ منت کی شرط پہ ہامی بھری۔
www.kitabnagri.com

منت نے عزم کو فون کر دیا۔ وہ اب قریب میں ہی اپنے گھر والوں کے ساتھ شفٹ ہو چکی تھی۔ پندرہ منٹ بعد وہ بھی آگئی تھی۔ منت نے بے دلی سے کپڑے تبدیل کر کے منہ پہ چھینٹے مارے اور چادر لے کر باہر آگئی۔ رحمت گاڑی لے کر آیا تھا۔ منت اور عزمہ پچھلی نشستوں پہ بیٹھ گئیں تو اس نے بھی جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے تم کہاں لے کر جا رہے ہو؟ کہیں ہمیں اغوا تو نہیں کرنا چاہ رہے؟ عزہ نے اپنے مخصوص اکھڑے لہجے میں دریافت کیا۔ رحمت کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

میڈم اغوا اتنے ترلے اور منتوں کے ساتھ نہیں کیا جاتا۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں تو صرف منت باجی کو ساتھ لے کر جانا چاہ رہا تھا آپ تو خوا مخواہ میں بیچ میں چلی آئیں۔

رحمت نے کٹیلے لہجے میں دل کی بھڑاس نکالی۔ اس سے پہلے عزہ کاروائی کرتی منت نے روک دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لڑنا نہیں اب تم دونوں۔ اور رحمت تم بھی دھیان سڑک پہ رکھو یہ نہ ہو کہ حادثہ ہو جائے۔

اس نے عزہ کا ہاتھ دبا کر چپ رہنے کا اشارہ کیا اور رحمت کو بھی جھاڑ پلائی۔ رحمت نے منہ بنا کر رفتار تھوڑی سی زیادہ کی۔ آدھے گھنٹے کے بعد گاڑی ایک بڑے سے مینٹل اسپتال کے سامنے آکر رکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ تم ہمیں پاگل خانے کیوں لے کر آئے ہو؟ عزہ نے اپنی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے تفسیسی انداز اپنایا۔

کیونکہ ہماری دنیا میں اب آپ کا گزارہ ممکن نہیں۔ ہم آپ کو آپ کی اصل جگہ چھوڑنے آئے ہیں۔ رحمت نے دانت نکالتے ہوئے منت کی طرف کا دروازہ داکیا۔

عزہ گھوم کر منت کی جانب آئی۔ اسے باہر نکلنے میں مدد دی اور نہایت غصے سے رحمت کو گھورا۔

منت اس کو سمجھا لو میرے منہ نہ لگا کرے سخت زہر لگتا ہے مجھے یہ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ کو نسا شہد لگتی ہیں مجھے عزہ باجی۔ رحمت نے بھی حساب برابر کیا۔

او باجی نہ کہنا یہ لفظ بھی زہر سے کم نہیں لگتا۔ عزہ نے انگلی دکھائی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

بس۔۔۔۔ منت نے ہاتھ اٹھا کر دونوں کی چلتی زبان کو بریک لگائی۔

رحمت چلیں۔ اس نے اندر جانے کا اشارہ کیا تو وہ سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے آخر وہ ایک کمرے کے سامنے آکر رکے۔ عزہ اور منت نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

کسی سے ملوانا ہے آپ دونوں کو۔۔۔ وہ کہتا ہوا دروازہ کھول کر ایک طرف ہو گیا۔ منت اور عزہ اندر بڑھیں تو وہ بھی پیچھے آگیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سامنے کا منظر دیکھ کر وہ دونوں دھک سے رہ گئیں۔ بیڈ پہ موجود مختلف نالیوں میں جکڑا وجود سارہ معراج کا تھا۔

یہ یہاں اس حال میں؟ عزہ نے حواسوں میں آتے ہوئے اپنی حیرانی کو زبان دی۔ منت بھی ششدر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رحمت یہ یہاں کیسے؟ گردن موڑ کر رحمت کو دیکھا۔ وہ آگے آیا۔

انہیں سراج پاشا نے قید کر لیا تھا اور بہت ٹارچر کیا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کا دماغ توازن بہت بگڑ گیا تھا۔ منہاس بھائی کے کہنے کے مطابق اسے پہلے رہا کروایا اور اب اس کا علاج چل رہا ہے۔ پہلے کی نسبت اب اس کی طبیعت کافی بہتر ہے۔ کچھ دنوں تک اسے امریکہ اس کے رشتے داروں کے پاس بھیج دیا جائے گا۔

رحمت نے تفصیل بتائی۔ منت اور عزہ نے اس حسین مورت کو دیکھا جو اپنے وقت کی فرعون تھی مگر بھول گئی تھی کہ وقت بدل جاتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ کروفر اور تکبر کے مارے اس کی گردن تنی رہتی تھی اور اب وہ بے جان بستر پہ پڑی تھی۔

www.kitabnagri.com

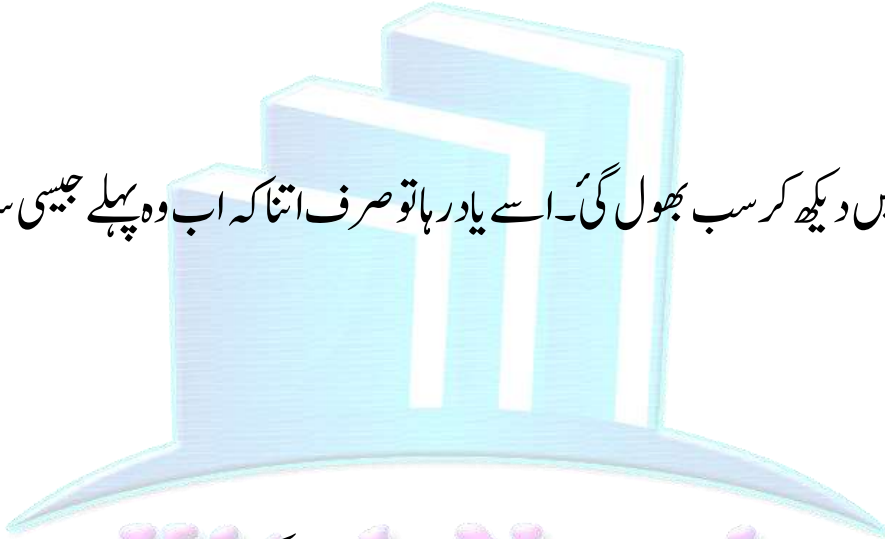
رحمت اس کے بیڈ کے پاس گیا اور ہولے سے اس کا شانہ ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

سارہ۔۔۔ اٹھو دیکھو کون آیا ہے؟

سارہ نے ہولے سے آنکھیں کھولی تھیں۔ اپنے پاس بیڈ کی داہنی طرف کھڑی منت اور سامنے کھڑی عزہ کو دیکھ کر اس نے مسکرانے کی کوشش کی تھی۔ وہ ان کو پہچان گی تھی۔

منت اس کو اس حال میں دیکھ کر سب بھول گئی۔ اسے یاد رہا تو صرف اتنا کہ اب وہ پہلے جیسی سارہ معراج نہیں ہے۔ کمزور اور لاچار ہے۔



کیسی ہو سارہ؟ اس نے سارہ کا ہاتھ پکڑ کر پیار سے پوچھا تھا۔ عزہ البتہ آنکھوں میں سختی لیے وہیں کھڑی تھی۔ وہ آگے نہیں بڑھی تھی۔ سارہ کی آنکھوں میں نمی چمکی۔ اسے امید نہیں تھی کہ منت اس سے اس طرح سا برتاؤ کرے گی۔

ٹھیک ہوں۔ اس کی نقاہت بھری آواز میں بھی شدید کرب تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رحمت نے عزہ کو دیکھتے ہوئے اصل بات بتائی۔

سارہ آپ دونوں سے ملنا چاہتی تھی۔ پچھلے دو دنوں سے اصرار کر رہی تھی اسی لیے میں آج آپ دونوں کو یہاں لے آیا۔

منت۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ معاف۔۔۔۔۔ کر۔۔۔۔۔ دی۔۔۔۔۔ دینا۔ اس نے ہکلاتے ہوئے منت کے ہاتھ تھامے۔

منت اب اسے کیا کہتی۔ سارہ کی حالت اب اس قابل تھی ہی نہیں کہ اسے کچھ یاد دلا کر وہ اس کو شرمسار کرتی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سارہ میں نے تمہیں معاف کیا۔ منت کھلے دل سے مسکرائی۔

سارہ کی نظریں اب عزہ کی جانب اٹھی تھیں جو کچھ دور کھڑی لا پروا نظر آنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

عزہ۔۔۔ سارہ نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔

Posted On Kitab Nagri

معافی۔۔۔۔۔ معاف کر۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔

عزہ۔۔۔۔۔ منت نے آنکھیں دکھائیں تو وہ آگے آئی اور سارہ کے بندھے ہاتھ نیچے کیے۔

میں نے بھی معاف کیا۔ اس کے الفاظ کے برعکس لہجہ سپاٹ تھا۔

سارہ معراج نے خوشی کے مارے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ وہ اس وقت بہت کچھ کہنا چاہتی تھی مگر کمزوری اجازت نہیں دے رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

میرا خیال ہے اب ہمیں چلنا چاہیے۔ تم آرام کرو۔ عزہ نے بے چینی سے کہتے ہوئے منت کے ہاتھ تھامے اور جانے کو مڑی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ہاں ہم چلتے ہیں۔ تم جلدی ٹھیک ہو جاؤ گی۔ منت نے مسکراتے ہوئے سارہ کو کہا تھا۔

آپ دونوں گاڑی میں جا کر بیٹھیں میں آتا ہوں۔ رحمت نے چابی منت کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گئیں۔

منہاس۔۔۔۔۔ کیسا۔۔۔۔۔ ہے؟ دروازے سے باہر جاتے عذہ کی تیز سماعتوں نے سارہ کا رحمت سے کیا جانے والا سوال سنا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور کرو اسے معاف۔ ابھی بھی منہاس بھائی کا حال پوچھ رہی ہے رحمت سے۔

عذہ نے باہر آتے ہی بھنا کر کہا۔ منت نے سکون سے اس پہ نظر ڈالی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ منہاس سے محبت کرتی ہے عذہ۔ اسے بھول نہیں سکتی۔۔ میرے لیے یہ اہم نہیں ہے۔ میرے لیے اہم یہ ہے کہ وہ صرف میرا ہے۔ میری دسترس میں ہے۔ اس کے ساتھ میرا نام جڑا ہے سارہ کا نہیں۔ وہ ہولے سے کہتی ہوئی بالکل الگ ہی منت لگ رہی تھی۔

تمہاری وجہ سے اسے معاف تو کر دیا ہے لیکن دل ابھی صاف نہیں ہوا میرا۔ عذہ نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے شانے اچکا کر کہا۔ منت ہنس دی۔

تم بہت برے طریقے سے اسے گھور رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرا بس چلتا تو اس سے زیادہ کچھ کرتی۔ لیکن وہ پہلے ہی ادھ موئی پڑی ہوئی تھی اس لیے بس گھورنے کے علاوہ کچھ کر نہیں سکی۔

عذہ نے گاڑی کا دروازہ کھولا پھر کچھ یاد آیا تو دانت پیسے۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے یہ رحمت کتنی بڑی فلم ہے۔ مجھ پہ ایسے احسان جتا رہا تھا جیسے میں زبردستی آگئی حالانکہ سارہ نے ہم دونوں کو بلایا تھا۔

مجھے سارہ کو دیکھ کر دکھ ہوا۔ منت نے افسوس کیا۔

مجھے نہیں ہوا۔ اس کے ساتھ اس سے بھی برا ہونا چاہیے تھا۔ عزہ نے تنفر سے کہتے ہوئے سر جھٹکا۔ منت نے ناراضی سے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بری بات ہے عزہ۔ جزا سزا کا اختیار ہم انسانوں کے پاس نہیں۔ اللہ کے پاس ہے۔ وہ جسے چاہے سزا دے یا معاف کرے ہم کون ہوتے ہیں فیصلے صادر کرنے والے کہ فلاں کے ساتھ برا ہی ہونا چاہیے تھا کیونکہ وہ برا تھا۔ اللہ ہے نہ وہ خوب جانتا ہے کس کے ساتھ کیا کرنا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

رحمت کہاں رہ گیا۔ آ نہیں رہا۔ عزہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے بات کا رخ موڑا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

کچھ دیر بعد رحمت آتا دکھائی دیا۔ اس نے آکر چپ چاپ چابی لی اور گاڑی سٹارٹ کی۔

ویسے بڑی دوستی نہیں ہے تمہاری اس سارہ کے ساتھ؟ عزہ نے چھتے ہوئے لہجے میں سوال کیا تھا۔

وہ اب پہلے جیسی نہیں رہی۔ رحمت نے سڑک پہ نظریں جمائے جواب دیا تھا۔

منہاس بھائی کا حال پوچھ رہی تھی نہ وہ اور کیا کہہ رہی تھی؟

عزہ نے منت کی گھوریوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے پوچھا تھا۔

کچھ نہیں۔ رحمت بہت سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے منت کے خلاف سازش کی اب منہاس کے خلاف کرنے کا سوچ رہی ہوگی وہ۔۔ سنو اس پہ نظر رکھنا۔

عزہ نے اندازہ لگاتے ہوئے رحمت کو خبردار کیا۔

وہ بھائی کے خلاف کچھ برا نہیں سوچ سکتی۔ اب تو خیر وہ کچھ سوچنے کے قابل ہی نہیں مگر پہلے بھی اس نے بھائی کو کبھی نقصان نہیں پہنچایا۔

رحمت نے ضبط سے جواب دیا۔ سارہ کو جتنی بری حالت میں بازیاب کروایا گیا تھا وہ اور منہاس سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ سراج پاشا اس کے ساتھ ایسا سلوک کرے گا یہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ اس لیے رحمت کو اسے یوں دیکھ کر انسانیت کے ناٹے دکھ ہوا تھا۔ وہ اپنے پاگل پن میں بھی منہاس کو نہیں بھولی تھی اور یہ چیز جیسے ساری کدورتیں رحمت کے دل سے نکال گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

تم نہیں جانتے رحمت کہ۔۔۔۔۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

آپ نہیں جانتیں۔ رحمت نے بات کاٹتے ہوئے گاڑی روکی۔

میں سب جانتا ہوں مگر کچھ ایسی باتیں ہیں جو آپ نہیں جانتیں۔ سراج پاشا کی انڈسٹری کو آگ لگنے والا واقعہ تو سنا ہوگا آپ نے؟

وہ اب رخ موڑے عزہ سے سوال کر رہا تھا۔ عزہ نے اس غیر متوقع سوال پہ الجھن سے شانے اچکائے۔

ہاں سنا تھا مگر یہ نہیں معلوم کہ وہ آگ کس نے لگائی تھی۔

منت نے آنکھیں میچیں۔ وہ جانتی تھی رحمت اب کس کا نام لے گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منہاس بھائی نے لگائی تھی۔ رحمت نے انکشاف کیا۔

یہ بڑی بات نہیں بڑی بات یہ ہے کہ سارہ معراج کو اس بات کی خبر تھی کہ اس کے بھائی کو کنگال کرنے والا کون ہے۔ لیکن اس نے بھائی تک کو خبر نہیں ہونے دی کہ وہ سب جان گئی ہے۔ اس پر جب سراج پاشا نے اسے قید کیا۔ تشدد کیا اس نے پھر بھی زبان نہیں کھولی کہ منہاس بھائی کا ہاتھ تھا اس سب کے پیچھے۔ وہ صرف منت باجی سے

Posted On Kitab Nagri

حسد کرتی تھی اسی بناء پر اس نے منت باجی کو قید کیا اور دوسرے ہتھکنڈے آزمائے تاکہ وہ انہیں منہاس سے دور کر سکے۔ اور اس بات کی سزا منہاس بھائی اسے دے چکے ہیں تبھی وہ اس حال کو پہنچی ہے۔ اب وہ ایک کمزور اور قابل ترس انسان ہے اور کچھ نہیں۔ سو بہتر ہے اسے معاف کر دیں اپ لوگ۔ شاید اسی بہانے اس کی اگلی زندگی تھوڑی آسان ہو جائے۔ آپ یہ نہ سمجھیں میں اس کی حمایت کر رہا ہوں بس میں اسے انسان ہونے کا مار جن دے رہا ہوں۔ اس کا پاگل پن میں نے دیکھا ہے۔ اس کی چیخیں سنی ہیں۔ اس لیے اب میرے دل میں اس کے لیے ہمدردی کے سوا کچھ نہیں۔

رحمت نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بات ختم کی اور رخ موڑ کر گاڑی سٹارٹ کر دی۔ منت اور عذہ کچھ کہنے کے قابل نہیں رہی تھیں۔



www.kitabnagri.com

موسم میں گرمی کی شدت بہت بڑھ گئی تھی۔ پچھلے دنوں کی نسبت آج سورج سوانیزے پہ آگ برسا رہا تھا۔ جس اور شدید گرمی نے سب کو گھروں میں مقید کر دیا تھا۔ جون کی اس چلچلاتی دوپہر میں کچی آبادی والے علاقے کے اک ڈھائی مرلے کے مکان سے چادر میں لپٹا ایک وجود باہر نکلا۔ ہاتھ میں ایک بیگ تھا جس کے اندر

Posted On Kitab Nagri

کچھ سامان تھا۔ وہ سراج پاشا تھا۔ منہاس کی گرفتاری کے بعد سے وہ انڈر گراؤنڈ تھا اب جا کر اس کی بس ہوگی تھی اور اس نے یہاں سے نکلنے کا فیصلہ کیا تھا۔

اس نے کچھ وفادار لوگوں کے ذریعے غیر قانونی طریقے سے یہاں سے نکلنے کا پلان بنایا تھا۔

اک ہاتھ سے بیگ جبکہ دوسرے سے چادر کو اس طرح سے سنبھالا ہوا تھا جس نے اس کے چہرے کو مکمل طور پر ڈھانپ دیا تھا۔ اس وقت رش کم تھا مگر بھی جوا کا دکان لوگ نظر آرہے تھے وہ حیرانی سے اس کو دیکھ رہے تھے جو تیز رفتاری سے قدم بڑھا رہا تھا۔

وہ اب تک نہیں سمجھ سکا تھا کہ منہاس نے اس سے کیا دشمنی نکالی ہے۔ اب تو اسے پکا یقین ہو گیا تھا کہ اس کی فیکٹریوں کو آگ لگانے اور اسے مالی نقصان پہنچانے کے پیچھے بھی منہاس کا ہی ہاتھ تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایک جگہ پہنچ کر اس نے بیگ سے موبائل نکالا اور کسی کو کال ملائی۔

دس منٹ کے انتظار کے بعد ایک گاڑی آکر رکی تھی۔ وہ جھٹ سے اس میں بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

سارا انتظام ہو گیا؟ اس نے چادر کو پچھلی سیٹ پہ پھینکتے ہوئے پوچھا۔ گاڑی کالے شیشوں والی تھی باہر سے اندر بیٹھے لوگ نظر نہیں آ سکتے تھے اسی لیے وہ بے فکری سے پھیل کر بیٹھ گیا اور چادر سے بھی نجات حاصل کی۔

بھائی آپ فکر نہ کریں۔ ہم آپ کو باڈر تک باحفاظت پہنچا دیں گے۔ ایک ایجنٹ سے بات ہو گی ہے وہ وہیں ملے گا اور آپ کو باڈر پار کرادے گا۔

گاڑی چلانے والے نے اس کی تسلی کروائی تھی۔ سراج پاشا نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے چندیل کی خاموشی اختیار کی پھر رخ موڑ کر ڈرائیور کی جانب دیکھا۔



بندہ اعتبار والا ہے نہ۔ دھوکا تو نہیں دے گا؟ www.kitabnagri.com

بھائی آپ فکر نہ کریں۔ بندہ اعتبار والا ہی ہے۔ ایران پہنچائے گا آپ کو۔

Posted On Kitab Nagri

کیسا وقت آگیا ہے مجھ پہ۔ جان بچاتا پھر رہا ہوں اپنی۔ ایک دفعہ یہاں سے نکل جاؤں تو چھوڑوں گا نہیں اس منہاس کے بچے کو۔ پتا نہیں کس بات کا بدلہ لے رہا ہے مجھ سے۔

سراج پاشا نے غصے سے گاڑی کے ڈیش بورڈ پہ ہاتھ مارا۔

بھائی آپ کو سچ میں نہیں پتا کہ وہ آپ سے کس چیز کا بدلہ لے رہا ہے؟ مقابل نے حیرانی سے سوال کیا۔
نہیں معلوم تو کہہ رہا ہوں نہ۔۔ سراج پاشا جھنجھلایا۔

بھائی وہ اپنی ماں کا بدلہ لینے کے لیے آپ کے قریب آیا تھا۔ آپ نے اس کی ماں کا قتل کیا تھا۔ آئلہ شہاب کا۔ اگر آپ کو یاد ہو تو۔

نہیں مجھے نہیں یاد۔ زندگی میں اتنے قتل کیے ہیں کہ اب گنتی بھی نہیں یاد تو یہ کیسے یاد ہوگا؟ اگر مجھے ذرا سا بھی شک ہو جاتا تو اب تک منہاس کو بھی اس دنیا سے رخصت کر چکا ہوتا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اس نے آستین کے سانپ کو بھی مات دے دی۔ میرے اندر گھس کر اس نے مجھے نقصان پہنچایا ہے چھوڑو گاتو نہیں اسے میں۔

سراج پاشا کارنگ غصے کی زیادتی کی وجہ سے سرخ پڑ چکا تھا۔ منہاس کی اصلیت جان کر اس کو دھچکا لگا تھا۔ وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اتنا بڑا اداکار نکلے گا کہ اس کی وجہ سے جان کے لالے پڑ جائیں گے۔

بس ایک دفعہ یہاں سے نکل جاؤں پھر اچھے سے پوچھوں گا اس کو۔ اس نے سڑک پہ نظریں جماتے ہوئے خود کو تسلی دی تھی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فراقِ یار کی بارش، ملال کا موسم

ہمارے شہر میں اترا کمال کا موسم

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ اک دعا میری، جو نامراد لوٹ آئی

زباں سے روٹھ گیا پھر سوال کا موسم

بہت دنوں سے میرے نیم وادر پچوں میں

ٹھہر گیا ہے تمہارے خیال کا موسم

جو بے یقین ہو بہاریں اجر بھی سکتی ہیں

تو آ کے دیکھ لے میرے زوال کا موسم



محببتیں بھی تیری دھوپ چھاؤں جیسی ہیں

کبھی یہ ہجر، کبھی یہ وصال کا موسم

Posted On Kitab Nagri

کوئی ملا ہی نہیں جس کو سوچتے محسن

ہم اپنے خواب کی خوشبو، خیال کا موسم

بارشوں کا موسم شروع ہو چکا تھا۔ گرمی کا زور ٹوٹنے لگا تھا۔

وہ اسپتال سے دوبارہ اپنے قید خانے میں آ گیا تھا۔ فلحال یہی طے پایا تھا کہ اس کا کیس عدالت میں ویسے ہی چلے گا اور دو چار پیشیوں کے بعد جج اسے رہا کر دے گا۔ اس میں بھی ابھی طویل وقت درکار تھا۔ اسے منت کی فکر لگی رہتی تھی۔ خود تو وہ تکلیفیں اور مشکلات سہنے کا عادی تھا مگر منت کو وہ یہ سب برداشت کرتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ اس نے اس دن کے بعد سے دوبارہ منت سے بات نہیں کی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسے دیکھ کر کمزور پڑے۔

یہ قید خانہ اسے چڑچڑاہنا رہا تھا۔ دن رات کی تفریق کیے بغیر سارا سارا دن فارغ جیل کے فرش پہ چت لیٹے رہنے کے سوا اور کچھ کرنے کو نہیں ہوتا تھا۔ غازی ہر ہفتے چکر لگاتا تھا۔ انکل کے ساتھ میٹینگ میں ہی ملاقات ہو جاتی تھی جو اسی جیل کے خفیہ سیل میں رات کو انجام پاتی تھی۔

وہ بیٹھا زندگی کے حساب کتاب میں مصروف تھا جب حوالدار نے آکر اس کے سیل کا تالا کھولا۔ وہ ایسا تب ہی کرتا تھا جب اس سے ملنے کوئی آیا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے حوالدار کے پیچھے دیکھا تو رحمت چلا آ رہا تھا۔ رحمت اس کے سیل میں داخل ہو گیا تو حوالدار وہاں سے چلا گیا۔

کیسے ہیں آپ بھائی۔ رحمت نے اس کے گلے لگتے ہوئے سوال کیا۔

تم ٹھیک ہو؟ اس نے رحمت کا سوال گول کرتے ہوئے جوابی سوال کیا۔ رحمت ٹھنڈی آہ بھر کر نیچے بیٹھ گیا۔

کچھ نہ پوچھیں بھائی۔ زندگی لٹو کی طرح گھما رہی ہے۔ اپنے اشاروں پہ نچا رہی ہے۔ میری تو بس ہو گئی ہے۔ مسئلے ہیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتے۔ ایک کو ختم کرو تو دوسرا ہاتھ جوڑ کر نمسکار کرتا ہے اور کہتا ہے بھائی جان ادھر بھی نظر کرم فرمائیں۔ ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں۔ میں تو تنگ آ گیا ہوں۔ بقول شاعر کیا کہتے ہیں۔۔۔۔

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے

ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

Posted On Kitab Nagri

رحمت نے دل جلے انداز میں لہک لہک کر شعر کا ستیاناس مارا۔ اس کی آواز جیل کی دیواروں سے واپس پلٹ کر آئی تو منہاس نے کانوں میں انگلیاں ٹھونسیں۔

توبہ کتنا بھونڈا گاتے ہو تم رحمت۔ اچھا ہوا تم سنگر نہیں بنے ورنہ
آج آبادی کا بڑا حصہ سماعت سے محروم ہو جاتا۔

بھائی میں اس وقت مذاق کے موڈ میں بالکل نہیں ہوں۔ رحمت نے ٹانگیں پسارتے ہوئے سر جھٹکا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو میں کونسا تمہیں یہاں لطیفے سنانے کے لیے بیٹھا ہوں۔ منہاس نے اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے حساب برابر کیا۔

چند لمحے رحمت لب بھیچے اسے دیکھتا رہا پھر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

اف بھائی جیل بھی آپ کے ایٹی ٹیوڈ کو کم نہیں کر سکی۔ میں متاثر ہوا ہوں۔ شدید متاثر۔

رحمت گردن جھکائے سر خم کرتے ہوئے آداب بجالایا۔

تمہیں ہونا بھی چاہیے۔ بے نیازی ہی بے نیازی تھی۔

ویسے جس کام کے لیے آئے ہو اس کا بتاؤ۔ مجھے فضول کی باتوں میں مت الجھاؤ۔

منہاس کو آخر یاد آیا کہ اسے کوئی کام کہا تھا۔

آہ بھائی۔ آپ کے کاموں نے مجھے کسی کام کا نہیں چھوڑا۔ رحمت نے مصنوعی کرب سے آنکھیں میچیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رحمت انسان بنواور سیدھے طریقے سے بتاؤ کہ کیا بنا۔ منہاس نے ایک گھونسا اس کے پیٹ میں رسید کیا۔ رحمت کی ڈرامے بازی ہوا ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

میں تو آپ کو انٹرٹین کر رہا تھا۔ سوچ رہا تھا کہ جیل میں آپ کافی بور ہوتے ہوں گے تو پہلے جا کر آپ کو تھوڑا ہنسا دوں گا۔

رحمت تمہیں جو کر بننے کی بالکل ضرورت نہیں۔ تم مطلب کی بات پہ آؤ۔

منہاس نے اسے پچکارتے ہوئے نظریں باہر پھیریں تو حوالدار ایک بار پھر سامنے سے چلا آ رہا تھا۔ اس بار اس کے پیچھے ایک آدمی تھا جس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔ حوالدار نے کسی معمول کی طرح سیل کا دروازہ کھولا اور ٹرے اس آدمی کے ہاتھ سے لے کر منہاس کے سامنے رکھ کر اٹے قدموں واپس ہوا۔ اتنی دیر میں پہلے والا شخص منزل واٹر کی بوتل اور دوڈ سپوزیبل گلاس لے آیا تھا۔ حوالدار نے پانی کی بوتل اور گلاس بھی سامنے لا کر رکھے اور تالا لگا کر دونوں چلے گئے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رحمت نے ندیدوں کی طرح ٹرے کے اوپر سے کپڑا ہٹایا تھا۔ ٹرے میں دو لوگوں کے لیے کھانا تھا۔ نہاری اور نان کے ساتھ سلاد۔

Posted On Kitab Nagri

واہ بھائی۔ آپ کی تو موجیں ہیں۔ جیل میں ہی ریسٹورینٹ والے مزے۔ رحمت نے نان پکڑتے ہوئے کھانا شروع کیا۔

ارے میری وجہ سے شرمائیں نہیں کھل کر کھائیں۔ رحمت منہ بھرا ہونے کی وجہ سے بمشکل بولا۔ منہاس نے افسوس سے چہ چہ کرتے ہوئے کھانا شروع کیا۔

کھانے پینے کا واقعی بڑا سکون ہے رحمت۔ اور آج تمہاری وجہ سے ریسٹورینٹ سے کھانا آیا ہے ورنہ تو حوالدار کے گھر سے کھانا آتا ہے میرے لیے۔ بڑا اچھا بندہ ہے۔ کافی خیال کرتا ہے میرا۔

منہاس نے پانی کی بوتل کھول کر پانی گلاسوں میں انڈیلا۔ رحمت کے آگے اس کا بھرا ہوا گلاس رکھ کر اپنے گلاس کو لبوں سے لگایا۔

www.kitabnagri.com

ایسا ہے کیا؟ میری وجہ سے کیوں؟ رحمت نے بھرپور توجہ سے کھاتے ہوئے پوچھا۔ منہاس کے ساتھ کھائے کافی مہینے ہو گئے تھے اس لیے وہ آج بڑے عرصے بعد دل سے اور پیٹ بھر کر کھا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھی تم میرے مہمان ہو اس لیے۔ غازی یا انکل وغیرہ میں سے بھی جب کوئی آتا ہے تو ان کے بھی کھانے پینے کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

منہاس نے مطمئن انداز میں بتایا اور رحمت عیش کراٹھا۔ وہ جیل میں رہ کر بھی ویسے ہی ٹاٹھ باٹھ سے تھا جیسے جیل سے باہر تھا۔

اچھا حوالدار کے گھر سے کیا کیا آتا ہے کھانے کو؟ رحمت نے سر سری سا پوچھا۔

کبھی دال چاول۔۔ کبھی روٹی اور سبزی کبھی کچھڑی کبھی چنے وغیرہ وغیرہ۔۔۔

منہاس نے سادگی سے بتایا۔ پانی پیتے رحمت کو اچھو لگا۔

www.kitabnagri.com

کیا مطلب؟ ایک طرف آپ کو فائوسٹار ہوٹل والی سہولیات ہیں تو دوسری جانب اتنے سادے کھانے؟

Posted On Kitab Nagri

اصل میں بات یہ ہے کہ حوالدار کافی غریب آدمی ہے بیچارہ۔ اوپر والوں کی طرف سے ڈی ایس پی کو سخت آڈرز ہیں کہ میرے لیے بہترین کھانا آڈر کیا جائے۔ جو پیسے میرے کھانے کے لیے روزانہ مختص کیے گئے وہ میں اس حوالدار کو دے دیتا ہوں اور بدلے میں اس کے گھر کا کھانا کھا لیتا ہوں۔ ویسے بھی کھانے کی ڈیوٹی میرے کہنے پر اسی کو دی گئی تھی تو اس لیے اس سب میں کوئی مشکل نہیں ہوئی۔ غریب آدمی ہے اسی بہانے اس کی تھوڑی سی مدد ہو جاتی ہے۔ ہاں آج تمہاری وجہ سے اس بے چارے کے اس وقت کے کھانے کے پیسوں کا نقصان ہو گیا۔ ابھی تم ایسا کرو کھانا کھا کر پانچ سو روپے اس ٹرے میں رکھ دینا۔

منہاس اپنا کھانا ختم کر کے اٹھ گیا اور ہاتھ دھونے کے لیے واش بیسن کی جانب بڑھ گیا۔ رحمت تو اس کی بات سن کر سکتے میں آگیا۔ وہ آج تک منہاس کو سمجھ نہیں پایا تھا۔ اب بھی وہ جیل میں قید تھا مگر پھر بھی کسی کی مدد کرنے کا بہانہ اس نے ڈھونڈ ہی لیا تھا۔ ایسے لوگ کہاں ہوتے ہیں۔ رحمت نے جیب سے ہزار روپے کا نوٹ نکال کر ٹرے کے ایک کونے میں رکھ کر ٹرے کو کپڑے سے ڈھانپ دیا۔

www.kitabnagri.com

منہاس واپس آیا تو رحمت کھانا ختم کر کے اب اس کا منتظر تھا۔

کچھ اور چاہیے تو منگو اوں؟ اس نے پیار سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

رہنے دیں بھائی اس کے پیسے بھی آپ مجھ سے ہی نکلوائیں گے۔ رحمت نے مذاق کیا مگر وہ سنجیدہ تھا۔

رحمت تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اس وقت میرے پاس پیسے ہوتے تو میں تم سے کہتا۔ غازی یا انکل بھی آئیں تو وہ بھی اپنے کھانے پینے کا خرچ ادا کر کے جاتے ہیں۔ میں۔ بس یہ نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے کسی غریب کی جیب پہ بوجھ بڑھے۔ یہ افسران اپنی جیب سے کچھ نہیں دیتے الٹا ان چھوٹے اہلکاروں پہ اس قسم کا بوجھ ڈال دیا جاتا ہے اسی لیے میں نے تم سے کہا۔

رحمت کو شرمندگی نے آگھیرا۔ جلدی سے منہاس کے گلے لگا۔

www.kitabnagri.com

بھائی سوری یار۔ قسم سے میں تو مذاق کر رہا تھا۔ معاف کر دیں۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اچھا چلو ٹھیک ہے۔ کر دیا معاف اب تو پیچھے ہٹو۔ کافی دیر بعد بھی رحمت اس سے چپکارہا تو اس نے شگفتگی سے کہتے ہوئے اسے پیچھے کیا۔

اچھا مجھے بتاؤ سراج پاشا کا کوئی سراغ ملا؟

اس نے مطلب کی بات پوچھی جس کے لیے رحمت یہاں آیا تھا۔



کہ اب تو دل ہے نہ گھر ہے کہیں بسانے کو

کوئی بھی خواب نہیں ہے تمہیں دکھانے کو

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

کوئی لطیفہ سناؤ اداسیاں ٹوٹیں

ترس گیا ہوں میں مدت سے مسکرا نے کو

مری طرح کے کئی اور سر پھرے ہوں گے

جو اپنا گھر ہی سمجھ لیں گے قید خانے کو

دیا جلانے کی کوشش گناہ سمجھتے ہوئے

تمام شہر ہی آیا ہے گھر جلانے کو



وہ ایک شخص مری کائنات تھا میثم

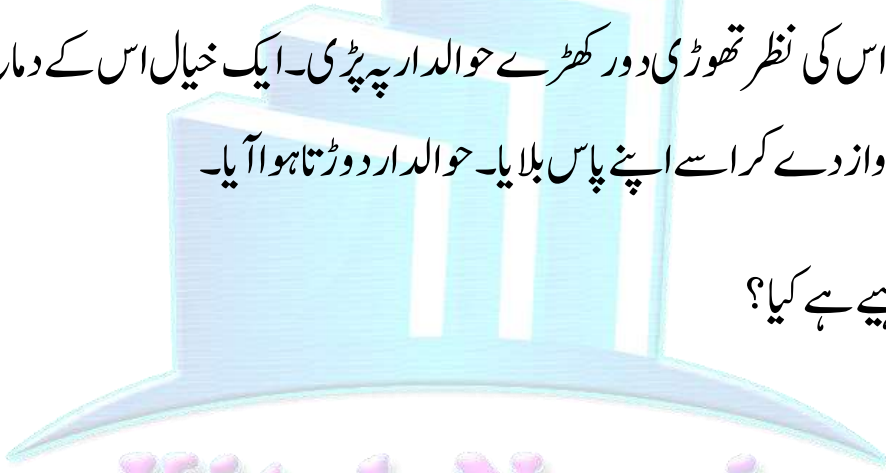
سو اُس کے بعد تو کچھ بھی نہیں گنوانے کو

Posted On Kitab Nagri

(میثم علی آغا)

اسے اب اس قید خانے سے اکتاہٹ ہونے لگی تھی۔ سارا سارا دن دیواریں تکتے گزر جاتا تھا۔ ہفتہ بھر ہو گیا تھا اب تو کوئی ملنے جلنے والا بھی نہیں آتا تھا۔ غازی اپنی ڈیوٹی پہ ہوتا تھا۔ رحمت اس کے کام نمٹانے میں مصروف تھا اور انکل نے بھی خاموشی اختیار کی ہوئی تھی۔ ایسے میں اسے منت کی خیر خبر دینے والا کوئی نہیں تھا۔ ادھر سے ادھر چکر کاٹتے ہوئے اس کی نظر تھوڑی دور کھڑے حوالدار پہ پڑی۔ ایک خیال اس کے دماغ میں کوندے کی طرح لپکا۔ اس نے آواز دے کر اسے اپنے پاس بلایا۔ حوالدار دوڑتا ہوا آیا۔

ہاں صاحب؟ کچھ چاہیے ہے کیا؟



منہاس چند لمحے تذبذب کا شکار ہوا پھر گہری سانس بھرتا اس سے مخاطب ہوا۔
www.kitabnagri.com

ہاں اصل میں تمہارا موبائل چاہیے تھا۔ ایک ضروری کال کرنی ہے۔

منہاس نے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پہ سجائی تھی۔ اس کے لیے بہت مشکل تھا کسی کا احسان لینا وہ بھی اس کا جس پہ وہ احسان کرتا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

حوالدار نے احتیاطاً دھردھر دیکھا پھر جیب سے موبائل نکال کر ہاتھ میں پکڑا اور رخ سیدھا کر کے ہاتھ پیچھے کر دیے۔ منہاس نے اس کے ہاتھوں سے موبائل لے لیا۔

بس چند منٹ۔۔ زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ وہ کہتا ہوا موبائل لے کر واشروم میں آ گیا۔ بے چینی سے منت کا نمبر ڈائل کیا۔ بیل جاتی رہی مگر کسی نے کال ریسپونڈ نہ کی۔ اس نے کوفت سے سر جھٹکتے ہوئے دوبارہ کال ملائی۔ بیل جاتی رہی۔ پانچویں بیل پہ منت کی آواز سنائی دی۔



جی السلام علیکم کون؟

منو۔۔۔۔۔ منہاس کے منہ سے سلام کی بجائے اس کا نام نکلا۔ منت اپنی جگہ ٹھہر سی گی۔ اسے جیسے یقین نہیں آرہا تھا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

آپ۔۔۔۔ یہ آپ ہیں نہ منہاس۔ اس نے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اپنی گھٹی گھٹی چیخیں دبائیں جو منہاس کی آواز سن کر بے قابو ہو رہی تھیں۔

ہاں منو۔ میں ہوں۔ تم کیسی ہو؟ اس نے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے ہولے سے پوچھا۔ منت کا غم اس کی بے چینی بے قراری اس کی تکلیف اسے اپنے سینے میں محسوس ہو رہی تھی۔

میں ٹھیک ہوں۔ وہ بہادر بنی۔ کمرے سے نکل کر وہ بالکونی میں آگئی۔

آپ کیسے ہیں؟ موسم ایکدم سے منت کو حسین لگنے لگا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں بھی ٹھیک ہوں منو۔ تم اپنا خیال رکھتی ہونا؟ اس نے تصدیق چاہی۔ منت زبردستی قہقہہ لگا کر ہنسی۔

ہاں میں بہت خیال رکھتی ہوں اپنا۔ آپ کب آئیں گے منہاس۔ مجھے آپ کی بہت ضرورت ہے۔ آپ پلیز جلدی آجائیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے زیادہ منت ضبط نہیں کر سکی تھی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ منہاس کے سینے میں گھٹن بڑھنے لگی۔ وہ کمزور نہیں تھا مگر منت کے سامنے پڑ جاتا تھا۔

منت تم رو نہیں۔ میں بہت جلد آؤں گا۔ اگلے مہینے عدالت مجھے رہا کر دے گی۔ تم فکر نہ کرنا اور اپنا بہت زیادہ خیال رکھنا۔ میں فون رکھتا ہوں۔ خدا حافظ۔

منہاس نے آنکھوں میں آئی نمی صاف کر کے باہر کا رخ کیا۔

بہت شکریہ تمہارا۔ اس نے موبائل حوالدار کو دیتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارے نہیں صاحب شکریہ کیسا؟ آپ کو کسی اور چیز کی ضرورت ہوئی تو بتانا۔

نہیں فلحال نہیں۔ وہ کہتا واپس پلٹ آیا۔ زمین پہ بیٹھتے ہوئے اس نے پھر سے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ یہاں دیواروں کو گھورنے کے سوا کوئی کام نہیں تھا۔ اسے بے اختیار ایک شعر یاد آیا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنا خراب حال ہوں، زنداں میں بیٹھ کر

دیوار تک رہا ہوں کہ شاہکار چیز ہے

منہاس نے کال کٹ کی تو منت کا دل بھی کٹ کر رہ گیا۔ ابھی تو اس نے بہت سی باتیں کرنی تھیں۔ کچھ اس کی سننی تھیں کچھ اپنی کہنی تھیں۔ ابھی تو بہت کچھ بتانے سے رہ گیا تھا۔ دل مسوس کر وہ کمرے میں واپس آ گئی۔ موبائل بیڈ پہ پھینکتے ہوئے وہ کمرے سے باہر آ گئی۔ شان سکول سے آنے والا تھا۔ اس کے کھانے کا پوچھنے کے لیے وہ کچن میں چلی آئی جہاں اماں روٹی بنا رہی تھیں۔

سالن بن گیا اماں؟ اس نے ہنڈیا کی جانب بڑھتے ہوئے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں سالن بن گیا اب روٹی بنا رہی ہوں۔ شان آنے والا ہو گا۔ وہ مصروف سے انداز میں کہہ کر روٹی بیلنے لگیں۔ منت نے پلیٹ میں تھوڑا سالن نکال کر چکھا۔

منت رکھ دے اسے۔ تیرے لیے ابھی دلیہ بناؤں گی تو وہ کھانا۔ اماں نے اس کے ہاتھ سے پلیٹ لے کر شلف پہ رکھ دی۔

اماں منہاس آجائیں گے ناں؟ اماں کے توے پہ روٹی ڈالتے ہاتھ کانپے تھے۔

ہاں آجائے گا۔ کیوں نہیں آئے گا وہ۔ تیرے ابا بتا رہے تھے اگلی پیشی پہ رہا ہو جائے گا وہ۔ سر سری سا کہتے ہوئے روٹی توے سے اتار کر ہاٹ پاٹ میں رکھ کر ڈھکن بند کیا۔ اگلی روٹی کو بیلتے ہوئے انہوں نے دانستہ بات بدلی۔

Kitab Nagri

اچھا منت تو ایسا کر کمرے میں جا کر آرام کر لے۔ یہاں بڑی گرمی ہو رہی ہے۔

اچھا جا رہی ہوں۔ یہ معیز اور جنت بھی نظر نہیں آرہے؟ وہ جاتے جاتے پلٹی۔

بازار گئے ہیں دونوں۔ اماں نے آنچ ہلکی کی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کیوں؟ وہ ابھی تک کچن کے دروازے پہ ہی ایستادہ تھی۔

تیرے بچے کے لیے خریداری کرنے گئے ہیں۔ تجھے تو کسی بات کا ہوش ہی نہیں کسی چیز کا۔ وہ تو میں نے ہی دونوں کو آج کہا کہ کچھ کپڑے وغیرہ لے آئیں۔

اماں اپنی کہہ کر روٹی پلٹنے لگی تھیں اور وہ ضبط کے کڑے مراحل سے گزرتے ہوئے وہاں سے واپس کمرے میں بھاگ آئی۔

وہ کیسے یہ خوشی مناتی؟ بھلا اس خوشی کا منہاس کے بغیر کوئی وجود تھا؟ کوئی تصور تھا؟ یہ وقت تو شوہروں سے لاڈ اٹھوانے اور ناز نخرے کرنے کا ہوتا ہے اور وہ بس اس کے لوٹ آنے کی امید میں دن گزار رہی تھی۔ اماں سچ کہہ رہی تھیں اسے واقعی کسی چیز کسی کام کا ہوش نہیں تھا۔ سارا دن وہ بولائی بولائی سی پھرتی تھی۔

شان کی آواز آئی تو اس نے جلدی سے آنسو صاف کیے۔ وہ بہت سوال کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

انکل کہاں ہیں؟ کب آئیں گے؟ آپ رات کو چھپ چھپ کے روتی کیوں ہیں؟ اس وقت بھی اگر وہ اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ لیتا تو سو سوال کرتا۔ آنکھیں پونچھتی ہوئی وہ شان کے کمرے میں آنے سے پہلے اک جھوٹی مسکان چہرے پہ سجا چکی تھی۔

صبح کی کرنیں چہار سو پھیلنے لگیں تو معمول کی زندگی رواں دواں ہوئی۔ وہ چادر سر پہ تان کر باہر نکل آئی۔ سڑک پہ روزانہ کی طرح رش تھا۔ وہ فٹ پاتھ پہ چلتے ہوئے موبائل دیکھنے میں مصروف تھی جب کوئی ایکدم اس کے پیچھے سے بھاگتا ہوا برابر میں چلنے لگا۔ وہ بغیر غور کیے موبائل ہی دیکھتی رہی۔

Kitab Nagri

ایکسیوزمی۔۔۔ غازی سے زیادہ دیر اپنا نظر انداز کیا جانا ہضم نہ ہوا۔
www.kitabnagri.com

یس۔ عزہ نے موبائل سے نظریں ہٹا کر ایک اچھٹی سی نگاہ اس پہ ڈالی اور دوبارہ اپنے مشغلے میں مصروف ہو گئی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

کیا میں آپ سے دو منٹ بات کر سکتا ہوں؟ غازی نے سامنے آتے ہوئے مودبانہ انداز اختیار کیا تھا۔

جی نہیں میں مصروف ہوں۔ عزہ نے نخوت سے کہتے ہوئے اسے سامنے سے ہٹانا چاہا۔ پچھلے ایک ہفتے سے وہ مصروف تھا اور اب اس کی باری تھی کہ اسے اگنور کرے۔

اچھا نہ۔ ایم سوری۔ غازی نے کان پکڑے۔ وہ مسکراہٹ دبا کر نفی میں سر ہلا گئی۔

اس طرح سے سوری نہیں چلے گی۔ ابھی دس بار اٹھک بیٹھک کرو اور سوری بولو پھر میں تمہیں معاف کروں گی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا کہا؟ غازی کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔ عزہ نے شانے اچکائے۔ جیسے کہہ رہی ہو معافی کی صرف یہی صورت ہے۔

Posted On Kitab Nagri

غازی نے ایک نظر سڑک کے چلتے ہجوم کی طرف دیکھا۔ ہر کسی کو اپنی پڑی ہوئی تھی کوئی اس کی جانب متوجہ نہیں تھا۔ اس نے آنکھیں میچیں۔ سر پہ پہنی کیپ تھوڑا اور آگے سر کائی۔ آنکھوں پہ چشمہ لگایا۔ عذہ دلچسپی سے اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔

وہ گھٹنوں کے بل نیچے جھکا۔ کانوں کو ہاتھ لگائے اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ایم سوری ایک۔۔۔ ایم سوری دو۔۔۔۔۔ ایم سوری تین۔۔۔۔۔

یہ یورپ نہیں پاکستان تھا۔ ارد گرد سے گزرتے لوگ دانتوں میں انگلیاں دابے لاجول پڑھ رہے تھے۔ عذہ کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔ وہ تو بس اسے تنگ کر رہی تھی اور وہ سچ میں اٹھک بیٹھک کرنے لگا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایم سوری چار۔۔۔ ایم سوری پانچ۔۔۔۔۔ غازی اونچی آواز میں کہتے ہوئے پھر سے بیٹھنے لگا تھا کہ وہ ہڑ بڑا کر ہوش میں آئی۔

کیا کر رہے ہو؟ چلو یہاں سے۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے اسے لیے تیز تیز چلنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی پانچ اٹھک بیٹھک باقی تھیں۔ کیا تم نے معافی قبول کر لی؟

وہ اس کے ہاتھ میں دبے اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے معصومیت سے بولا جسے وہ چھوڑنا شاید بھول چکی تھی۔

نہیں باقی کی پانچ تم سے اکیلے میں کرواؤں گی۔ ابھی میں لوگوں کے سامنے تماشا نہیں بنوانا چاہتی تھی۔

اکیلے میں؟ کیا تم مجھ شریف لڑکے سے اکیلے میں ملو گی۔ شرم کرو عذہ۔ غازی نے مصنوعی تاسف سے سر ہلایا۔ حسب توقع وہ بھڑک کر رکی تھی۔ چادر کے ہالے میں لپٹا اس کا چہرہ غصے کی تمازت سے لال ٹماڑ بن گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

غازی تم ایک انتہائی ڈفر اور احمق انسان ہو۔ بات مت کرنا مجھ سے۔ غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہ آگے بڑھنے کو تھی جب غازی نے اس کا بازو تھاما۔

تم مجھ سے پوچھو گی نہیں کہ میں کہاں مصروف تھا؟ اس کی گھمبیر سنجیدہ آواز پہ وہ پلٹی۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں؟۔ عزہ نے پوچھا نہیں مگر اس کے تاثرات یہی سوال کر رہے تھے۔

دس منٹ بعد وہ ایک ہوٹل میں بیٹھے تھے۔ غازی نے حلوہ پوری کا آڈر دے کر بات کا آغاز کیا۔

اصل میں پچھلے دنوں منہاس بھائی کے سلسلے میں کافی مصروفیت رہی اتنی کہ ان سے بھی ملنے نہیں جاسکا۔

کیوں خیریت تو ہے نہ؟ عزہ نے بیگ نیچے رکھتے ہوئے تشویش سے پوچھا۔ وہ بھی کافی دنوں سے منہاس کی خیریت سے بے خبر تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اگلی پیشی پہ حج منہاس بھائی کو رہا کر دے گا۔ زمان انکل اور ایجنسی والوں نے حج کو اچھے سے سب سمجھا دیا ہے۔ وہ وہی کرے گا جو اسے کہا گیا ہے۔

غازی نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے امید ظاہر کی۔ عزہ نے میز پہ رکھے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا۔

Posted On Kitab Nagri

چلو اچھی بات ہے کہ وہ رہا ہو جائیں گے۔ منت بھی کافی پریشان رہتی ہے ان کو لے کر۔ گھونٹ بھرتے ہوئے اس نے تبصرہ کیا۔

تم بتاؤ کوئی بہت ضروری بات تھی کیا؟ غازی کو یاد آیا کہ اس نے کافی کالز اور مسیجز کیے تھے کہ اسے ضروری بات کرنی ہے۔



ہاں بات تو ضروری تھی اور پریشانی والی بھی۔ عزہ نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔

کیوں کیا ہوا؟ بھنویں اکھٹی کیے غازی کے ماتھے پہ بل پڑے۔

www.kitabnagri.com

چچا اور تایا کا تو تمہیں علم ہے کہ ان کو عمر قید کی سزا ہوئی ہے۔ عزہ نے نظریں باہر سڑک پہ گاڑتے ہوئے بتانا شروع کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اب سب رشتے دار میرے بہت خلاف ہو چکے ہیں۔ دھمکیوں پہ دھمکیاں مل رہی ہیں۔ جائیداد میں حصے کا کیس کرنے سے تو اور بھی معاملہ خراب ہو چکا ہے۔

تو تمہیں ڈر لگ رہا ہے ان کی دھمکیوں سے؟ غازی نے الجھن سے پوچھا۔ وہ ڈرنے والی تو نہیں تھی۔ عزہ نے نظریں اس کی جانب پھیرتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔

ایسا نہیں ہے۔ تم جانتے ہو میں ڈرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ عزہ نے بھی وہی بات کہی جو اس کے دماغ میں آئی تھی۔



تو پھر؟ غازی نے بات ادھوری چھوڑ کر استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

امی ان سب باتوں کو لے کر بہت پریشان ہیں۔ انہیں میری فکر ہے۔ کہہ رہی تھیں کہ میں تمہیں شادی کے لیے کہوں۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ہاتھ ملتے ہوئے اصل بات بتائی۔ ان دونوں کے درمیان یہی طے ہوا تھا کہ منہاس کی رہائی کے بعد ہی وہ شادی کریں گے۔

ہاں تو تم نے آنٹی کو بتانا تھا نہ کہ۔۔۔۔

وہ ویٹر کے آنے پہ چپ ہوا۔ ویٹر نے سلیقے سے پلٹیں سامنے رکھیں اور واپس چلا گیا۔

غازی نے ایک پلیٹ میں حلوہ اور دوسری میں چنے ڈال کر اس کے آگے کی۔ پوریوں اور سلاد والی پلیٹ درمیان میں کھسکا کر اس نے عزہ کو شروع کرنے کا اشارہ کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم نے آنٹی کو بتایا نہیں کہ بس کچھ دنوں کی ہی بات ہے۔ جیسے ہی منہاس بھائی رہا ہوتے ہیں ہم شادی کر لیں گے۔

پانی کا گلاس بھر کر اس نے عزہ کے سامنے رکھا پھر اپنے لیے بھرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

کہا تھا۔ بہت سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ فرقان بھائی کی دھمکی کی وجہ سے بہت ڈر گئی ہیں۔ عزہ نے نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے بے بسی سے شانے اچکائے۔

فرقان وہ تمہارے تایا کا بیٹا؟ غازی نے کھانے سے ہاتھ روکے۔

کیا دھمکی دی ہے اس نے؟ غازی کے تاثرات میں سختی در آئی۔

میں گھر پہ نہیں تھی۔ اس نے گھر آ کر امی کو اچھا خاصہ ڈرایا ہے کہ اگر میں نے تایا اور چچا کے خلاف کیس واپس نہ لیا تو میرا حال بھی میرے باپ جیسا ہی کرے گا۔ اصل میں اسے بٹوارے کی تکلیف اٹھ رہی ہے کہ میں اپنے باپ کا حصہ کیوں مانگ رہی ہوں۔

عزہ نے تنفر سے گردن جھٹکی۔ اسے معلوم تھا کہ فرقان کو اپنے باپ یا چچا کی نہیں بلکہ جائیداد کی فکر ستا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم فکر نہیں کرو اس فرقان کو میں دیکھ لوں گا۔ اس میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ کچھ کر سکے۔ فقط دھمکیاں ہی دے سکتا ہے لیکن پھر بھی اس کو چھوڑوں گا نہیں میں۔ غازی نے اس کا ہاتھ تھام کر دباتے ہوئے اپنے ساتھ کی یقین دہانی کروائی۔ وہ مسکرا دی۔

میں جانتی ہوں کہ تم ہینڈل کر لو گے۔ یہ سب بتانے کا مقصد یہ تھا کہ اگر امی تم سے کوئی بات کریں، جو وہ لازمی کریں گی تو تم ان کو اپنے لحاظ سے تسلی دے کر سمجھا دینا۔ مجھے امید ہے وہ تمہاری بات مان جائیں گی۔

میں بات کر لوں گا تم فکر نہیں کرو۔ ناشتہ کرو بس دھیان سے۔ پہلے سے کمزور لگ رہی ہو۔ کھانے پینے کا دھیان رکھا کرو نا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے مصنوعی ڈانٹ پلاتا وہ ناشتے کی جانب متوجہ ہو گیا۔ عذہ اس کو گھورتے ہوئے چپ چاپ ناشتہ کرنے لگی۔ ناشتے سے فارغ ہو کر غازی کو اپنی ڈیوٹی پہ جانا تھا اور اسے اپنی ملازمت پہ۔ وہ پھر سے ایک کمیکل انڈسٹری کو جوائن کر چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

گاڑی اونچے نیچے پہاڑی راستوں پہ بڑی مہارت سے چلتی جا رہی تھی۔ اس وقت وہ ایک پہاڑی راستے سے گزر رہے تھے۔ سراج پاشا کچھلے دودنوں سے سفر میں تھا۔ اس نے ترچھی نگاہ سے ساتھ بیٹھے ڈرائیور کو دیکھا۔ اس کے خاص آدمی نے دودن پہلے ہی اس سے ملوایا تھا۔ اس کے بقول یہ ایجنٹ ہی اب سراج پاشا کو باڈر پار کروائے گا۔ دودنوں سے سوائے راستہ پوچھنے اور بتانے کے اور کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ وہ ایجنٹ یحیٰ شمیم سینتس سے سینتس سال کے درمیان لگتا تھا۔ چہرے پہ داڑھی مونچھ اور کندھوں تک آتے بال اس کی شخصیت کو پراسرار بنا رہے تھے۔

سراج پاشا کو یہ آدمی عجیب لگتا تھا۔ منہاس نے ایسی چوٹ دی تھی کہ اب اس کے نزدیک ہر شخص ہی شک کے زمرے میں آتا تھا۔ یہ شخص بھی اس کو ناقابل اعتبار ہی لگتا تھا مگر اس کے خاص بندے نے کافی یقین دہائی کروائی تھی اور اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں تھا کہ وہ اسی ایجنٹ کے ساتھ باڈر پار کرتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کتنی دیر اور لگے گی؟ کچھ منٹوں کے بعد اس نے اکتا کر سوال کیا۔ اس ایجنٹ نے جواباً سختی سے لب بھینچے جیسے سراج پاشا کا سوال اسے مغل گزرا ہو۔

گاڑی اب میدانی راستے پہ فراٹے بھر رہی تھی۔ ایجنٹ نے کچھ دیر کے توقف کے بعد گلا کھنکھارا۔

Posted On Kitab Nagri

پندرہ منٹ اور لگیں گے۔ پھر علاقہ غیر شروع ہو جائے گا۔ وہاں سے پیدل جائیں گے۔

سراج پاشا سر ہلا کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ کھڑکی کے ساتھ لگے آئینے میں اس کی نظر اپنے عکس پہ پڑی تو وہ آہ بھر کے رہ گیا۔ کیا تھا وہ اور اب کچھ ہی مہینوں میں کیا ہو گیا تھا۔ اس کی صحت، خوبصورتی اور مضبوط شخصیت کا بیڑا غرق ہو چکا تھا۔ سوچوں، فکروں اور مستقبل کے خوف نے اسے کملا کر رکھ دیا تھا۔

ایک دفعہ باڈر پار چلا جاؤں بس۔ پھر دوبارہ سے سب کچھ شروع کروں گا اور منہاس کو تو چھوڑوں گا نہیں۔ ایک ایک چیز کا بدلہ لوں گا۔ کتے کی موت ماروں گا اسے۔

وہ خیالوں ہی خیالوں میں منصوبے بنانے لگا کہ کیسے وہ پھر سے طاقت اور اقتدار حاصل کر کے اپنا سکھ چلائے گا۔

چلو اب یہاں سے ہم پیدل جائیں گے۔ گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تو وہ چونک کر خیالوں کی دنیا سے باہر آیا۔ ایجنٹ کرخت لہجے میں کہہ کر گاڑی سے اتر چکا تھا۔ وہ بھی برے منہ بنانا گاڑی سے اتر۔

Posted On Kitab Nagri

صبح دس بجے کے قریب وہ نکلے تھے اور اب دوپہر ڈھل رہی تھی۔ ایجنٹ نے گاڑی کی ڈکی کھول کر کچھ نکالا اور اس کی طرف اچھالا۔ سراج نے غور سے دیکھا تو وہ ایک پگڑی تھی۔ وہ ایجنٹ بھی ایک اور پگڑی نکال کر اپنے سر پر پہن چکا تھا۔ وہ دونوں شلوار قمیض میں ملبوس تھے۔ پگڑی پہننے سے اب وہ قبائلی لوگوں کی طرح دکھنے لگے تھے۔

ہم کس ملک کی طرف سے باڈر پار کریں گے؟ سراج پاشا نے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے پوچھا۔

پاکستان اور افغانستان کی سرحد سے باڈر پار ہو گا۔ یہاں سے قریب ہی ہے۔ میں تمہیں باڈر سے تھوڑا دور چھوڑوں گا۔ باڈر تم خود پار کرو گے۔

www.kitabnagri.com

سراج پاشا کے قدم تھمے۔ کیا مطلب؟ تم میرے ساتھ باڈر پار نہیں کرو گے؟

ملک تم نے چھوڑنا ہے میں نے نہیں۔ وہ مڑ کر درشتی سے بولا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اور جلدی چلو ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ رات ہونے تک وہاں پہنچنا ہے۔

کیا انسان ہے یہ؟ میرے ساتھ ایسے کیسے بات کر سکتا ہے؟ سراج پاشا کو غصہ چڑھا تھا۔ سر جھٹکتا ہوا وہ اس کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا جب ایک دم ٹھوکر لگنے سے منہ کے بل گرا۔

اٹھو جلدی۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ اگر کسی کی نظروں میں آگئے تو مشکل ہو جائے گی۔ ایجنٹ ناگواری سے اسے اٹھاتے ہوئے بولا۔

وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھتا ہوا اٹھا اور کپڑے جھاڑے۔ حالات اس کے تکبر اور غرور کو مٹی میں ملا رہے تھے

www.kitabnagri.com

شام گہری رات میں تبدیل ہو گئی۔ تین گھنٹے چلنے کے بعد اب وہ ایک سرنگ میں داخل ہو گئے۔ سرنگ کافی تنگ تھی۔ یہاں سے رینگ کر گزرنا پڑنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایجنٹ وہیں پہ رک گیا۔ "یہاں سے آگے تم اکیلے جاؤ گے۔"

ہاں ٹھیک ہے میں چلا جاؤں گا۔ سراج پاشا سر ہلا کر سرنگ میں لیٹ گیا۔ منہ میں پنسل ٹارچ دبا کر رینگ رینگ کر وہ آگے بڑھنے لگا۔ فلموں میں اکثر یہ منظر دیکھے تھے مگر عملی طور پر کتنا مشکل تھا یہ اب اسے محسوس ہو رہا تھا۔ کمنیوں سے خون رسنے لگا تھا، پیٹ اور ٹانگیں بری طرح چھل گئی تھیں۔ اس نے ہمت نہ ہاری۔ زندگی کی امید اور امنگ اسے آگے بڑھنے پہ مجبور کرتی رہی۔ ایجنٹ نے کہا تھا کہ دو گھنٹے بعد سرنگ ختم ہو جائے گی اور وہ باڈر پار ہو گا۔

وہ رینگتار ہا۔ رک کر سانس متوازن کرتا اور دوبارہ سے مشغول ہو جاتا۔ دو گھنٹے کی سخت تگ و دو کے بعد سرنگ آگے جا کر کھلی ہو گی تھی اتنی کہ وہ اس میں چل سکتا تھا۔ سرنگ کافی کھلی ہو گی تھی جیسے کہ کوئی غار ہو۔ اس غار کے دہانے پہ پتھر پڑے ہوئے تھے جن سے باہر کی چمکتے چاند کی روشنی چھن چھن کر اندر آرہی تھی۔ وہ پتھروں کے اوپر سے ہوتا ہوا باہر آیا۔ کچھ پل کے لیے آنکھیں چندھیاسی کئیں۔ کسی نے جیسے بہت تیز روشنی کا رخ اس کی طرف کیا تھا۔ اس نے آنکھوں کے آگے ہاتھ کر کے اسپاٹ لائٹ کی روشنی کو اپنی آنکھوں میں پڑنے سے روکا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ لمحوں بعد اس کے حواس ٹھکانے پہ آئے تو سامنے کے منظر نے اس کے اوسان خطا کر دیے۔

سامنے تین نقاب پوش افراد ہاتھوں میں بند وقوں کا رخ اس کی طرف کیے ہوئے تھے۔

کیا میں فورسز کے ہتھے چڑھ گیا ہوں؟ پہلا خیال اس کے دماغ میں یہی آیا تھا۔

ویکم ڈیر سراج پاشا۔ اک جانی پہچانی سی آواز نے اس کے حواس مختل کیے۔ یہ آواز تو۔۔۔۔۔

رحمت نے اپنے چہرے سے نقاب سر کا یا۔ باقی دو نے بھی نقاب اتارے۔ ان میں سے ایک ایجنٹ تھا اور دوسرا اس کا خاص آدمی جس نے اسے پناہ دی تھی۔ اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔ تو اسے شروع دن سے بیوقوف بنایا گیا تھا۔

اس سے پہلے وہ بھاگنے کی کوشش کرتا ان تینوں نے اسے گرفت میں لے لیا۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد وہ اسے گاڑی میں ہاتھ پاؤں باندھ کر بٹھائے پھر سے کسی پہاڑی راستے پہ رواں دواں تھے۔

تم لوگوں نے مارنا ہی تھا تو پہلے کیوں نہیں مارا؟ اتنے ڈراموں اور تماشوں کی کیا ضرورت تھی؟ وہ چلا کر پوچھنے لگا۔

وہ ڈرامے اور تماشے نہیں تھے۔ رحمت نے گاڑی کی سپیڈ تھوڑی کم کرتے ہوئے گھیر لہجے میں کہا۔

وہ امید تھی، چند دنوں کی مہلت تھی۔ وہ چند دن بھیک اور خیرات میں تمہیں زندگی نے نوازے۔

اگر تمہیں اسی وقت سزا دی جاتی تو فائدہ نہ ہوتا۔ مرے ہوئے کو مارنے میں کوئی مزہ نہیں آتا۔ تمہیں امید دی گئی جینے کی۔ امید سمجھتے ہو نہ فی زندگی۔۔۔۔

رحمت نے اس کے اڑے رنگ دیکھ کر مسکراتے ہوئے بات جاری رکھی۔

تمہیں امید ہوئی کہ اب تم اک فی زندگی شروع کرو گے۔ اسی امید نے تمہیں اک فی زندگی دی بھی۔ بس ہم اسی وقت کا انتظار کر رہے تھے کہ ہمت ہارے ہوئے سراج پاشا کی بجائے زندگی جینے کی بھرپور امید خود میں سمائے سراج پاشا کو ہم موت کی بانہوں میں دیں۔

Posted On Kitab Nagri

تم۔۔ تم لوگ مجھے پولیس، ایجنسی، عدالت کے حوالے کر دو۔۔ میں گرفتاری دینے کو تیار ہوں۔

سراج پاشا نے بندھے ہاتھوں سے التجا کی۔

پولیس اور عدالتیں پھانسی نہیں دیتی نہ۔ اور ایجنسی والوں کے کسی کام کے اب تم رہے نہیں۔ ساری معلومات تو بھائی نے دے دیں ان کو تو اب تمہارے منہ سے کچھ اگلوانا بھی نہیں ہے ان کو۔ اب بس ایک ہی صورت بچتی ہے کہ تم اپنے گناہوں کا بوجھ لیے اس دھرتی کا بوجھ کم کرو۔

گاڑی سے زیادہ رحمت کی زبان تیز چل رہی تھی۔ یہ انتہائی خطرناک راستہ تھا جس کے دونوں طرف کھائیاں تھیں۔ رات کے اس پہر اس سڑک پہ دور دور تک کسی گاڑی کا نام و نشان نہیں تھا۔ صبح ہونے میں دو گھنٹے باقی رہ گئے تھے اور ان کو جو کرنا تھا وہ صبح کی سپیدی نمودار ہونے پہ ہی کرنا تھا۔ گاڑی رحمت ڈرائیو کر رہا تھا۔ سراج پاشا کو اس کے ساتھ والی سیٹ پہ باندھا گیا تھا جبکہ باقی دو پچھلی سیٹوں پہ تھے۔ آگے بہت خطرناک موڑ تھے۔ رحمت نے گاڑی روک کر سگریٹ سلگالی۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے معاف کر دو۔۔ منہاس سے میری بات کروادو۔ میں اس سے معافی مانگ لوں گا۔ وہ اب منتوں پہ اتر آیا تھا۔ اسے کچھ پتا نہیں چل رہا تھا کہ وہ کس علاقے میں ہے۔ آس پاس گھپ اندھیرے کے سوا مدد کے لیے کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

صبح کی پُپھوٹنے لگی۔ رات کی سیاہی آہستہ آہستہ صبح کے اجالے میں مدغم ہونے لگی۔

چلو بھی کام کا وقت ہو گیا۔ رحمت نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔ سرانج پاشا کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔



گاڑی انتہائی کم رفتار میں چل رہی تھی۔ اچانک رحمت نے پیچھے والوں کو اترنے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں آرام سے چلتی گاڑی سے اتر گئے۔

یہ تھوڑا سا آگے جا کر ڈھلوانی راستہ شروع ہو جائے گا اور اس سے آگے کھائیاں ہیں۔ رحمت نے جھک کر بریک چھیڑتے ہوئے مصروف سے انداز میں بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

گاڑی کے بریک میں نے فیل کر دیے ہیں۔ لیکن تم فکر نہ کرو سپیڈ بہت سلو ہے۔

رحمت اس کے سر پر دھماکہ کر کے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ سراج پاشا نے آگے پیچھے ہوتے ہوئے خود کو چھڑانے کی کوشش کی مگر اس کو نہایت مضبوطی سے باندھا گیا تھا۔ وہ لمحہ بہ لمحہ خود کو موت کی طرف بڑھتے دیکھتا رہا۔ یہ بہت خوفناک انتقام تھا۔ گاڑی پانچ منٹ تک سیدھی چلتی رہی تھی اور ان پانچ منٹوں میں وہ پانچ سو بار مر چکا تھا۔ اچانک موڑ آیا لیکن گاڑی سیدھ میں جاتی ہوئی کھائی میں گر گئی۔ سراج پاشا نے موت کے فرشتے کو دیکھ کر چلاتے ہوئے توبہ کرنی چاہی مگر اب وقت گزر چکا تھا۔

پیچھے پیدل آتے تینوں نے برائی کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

خس کم جہاں پاک۔ رحمت نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے تبصرہ کیا۔

رحمت بھائی ویسے سراج پاشا کو آج کے دن اور اسی طرح سے مارنے کا کیا معاملہ ہے؟

سراج پاشا کے خاص آدمی نے پہلی بار اپنی زبان کھولی۔

اسلام علیکم!

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پتا نہیں یہ تو بھائی کو پتا ہوگا۔ انہوں نے ہی کہا تھا کہ اس کو آج کی تاریخ پہ اپنے انجام کو پہنچانا ہے۔ رحمت نے شانے اچکاتے ہوئے واپسی کے راستے پہ قدم بڑھائے۔ وہ خود بھی الجھن کا شکار تھا۔ ان کے آدمیوں کی شروع دن سے سراج پاشاہ نظر تھی۔ وہ جب چاہے اسے ختم کر سکتے تھے مگر منہاس نے جانے آج کی ہی تاریخ کیوں منتخب کی۔۔ اسے فوری طور پر منہاس کو اطلاع بھی کرنی تھی اور اس معاملے کی گھتی بھی سلجھانی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اب پہلے کی نسبت بہتر تھی۔ سامان پیک ہو چکا تھا۔ آج اس کی فلائٹ تھی۔ وہ ہمیشہ کے لیے امریکہ جا رہی تھی۔ اس کا بہت دل تھا کہ ایک بار منہاس سے مل کر جائے مگر وہ جانتی تھی کہ یہ ممکن نہیں۔ بجھے اور بھاری دل کے ساتھ وہ ایئر پورٹ کی طرف روانہ ہوئی۔

خیالوں کی یلغار نے اس کی آنکھیں دھندلا دیں۔ منہاس کے ساتھ گزارا اک اک پل اسے یاد آنے لگا۔ اس کے بے مروتی اس کا اکھڑپن سب یاد آنے لگا۔ اس کو پانے کے لیے اس نے کتنے غلط راستوں کا انتخاب کیا۔ ہر تدبیر آزمائی مگر وہ اس کی نہیں منت کی قسمت میں تھا اسے ہی ملا۔

اس نے جہاز کی کھڑکی سے نیچے دیکھا۔ آخری بار۔۔۔ منہاس عالم کی سرزمین دیکھی اور سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے آنکھیں موند گئی۔

www.kitabnagri.com

کوئی تردید کا صدمہ ہے نہ اثبات کا دکھ۔۔

جب ہچھڑنا ہی مقدر ہے تو کس بات کا دکھ؟

میز پر چائے کا بھاپ اُڑاتا ہوا کپ —

Posted On Kitab Nagri

اور ساتھ رکھا ہے نہ ہونے والی ملاقات کا دکھ

” ”

احاطہ عدالت میں آج معمول سے زیادہ رش تھا۔ آج منہاس عالم کے کیس کی آخری سماعت تھی۔ میڈیا والے بھی اپنے مائیک سنبھالے ادھر سے ادھر بھاگتے پھر رہے تھے۔ پولیس کی بھاری نفری کے حصار میں وہ پولیس وین سے باہر نکلا۔

تھوڑی دور ہی انکل، ایان اور غازی کچھ آدمیوں کے ساتھ کھڑے تھے۔ وہ اگرچہ حلیہ بدل کر آئے تھے مگر وہ ان کو پہچان چکا تھا۔ سر کو خم کرتا وہ ان کے نزدیک سے گزرا تھا۔

اس نے سارے کام نمٹا دیے تھے۔ موساد اسے بھول کر اپنی فکر میں پڑ گئی تھی۔ اس کے اک بیان نے موساد کے راستے میں سینکڑوں رکاوٹیں کھڑی کر دیں تھیں۔ موساد کے پاکستان میں موجود ایجنٹس پکڑے جا چکے تھے۔ منشیات فروشوں اور دوسرے مجرموں کو بھی پکڑا جا چکا تھا۔ سراج پاشا بھی اپنے منطقی انجام تک پہنچ چکا تھا۔ اس نے عین اسی دن اسے سزا دی تھی جس تاریخ کو اس کی ماں قتل ہوئی تھی۔ سارے حساب کتاب مکمل تھے۔ اب کوئی دشمن اور انتقام باقی نہیں بچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب بس وہ اپنے فیصلے کا منتظر تھا۔ اسے امید تھی وہ آج رہا ہو جائے گا۔

ایک خوبصورت زندگی پہ اس کا بھی تو حق تھا۔ سات سال اس نے اپنی زندگی کے اس ملک کے مستقبل پہ وار دیے تھے اور بدلے میں شہرت کی بجائے بدنامی پائی تھی۔ اب اس صرف اتنی سی تمنا تھی کہ وہ ایک باعزت اور پرسکون زندگی اپنے خاندان کے ساتھ گزارے۔

راہداری میں اسے رحمت نظر آیا جس نے دور سے ہی اسے دیکھ کر ہاتھ ہلایا تھا۔ یہاں بھی عوام کا اک جم غفیر تھا۔ ہر طرف سے اس کے خلاف نعرے بازی ہو رہی تھی۔ مشتعل لوگوں نے ہاتھوں میں پلے کارڈز اٹھائے ہوئے تھے جن پر اس کو سخت سزا دینے کا کہا گیا تھا۔ لوگوں کی نظروں میں وہ مجرم تھا۔ یہ کوئی فیری ٹیل نہیں تھی کہ ایک دم وہ زیر و سے ہیر و بن جاتا۔ اصل زندگی میں بہت کچھ کرنے والوں کو بھی ہیر و کا درجہ نہیں مل پاتا وہ تو پھر عوام کی نظروں میں گینگسٹر تھا۔ اس انٹرویو سے درپردہ فائدہ ہوا تھا۔ اکثریت اب بھی اس کے خلاف ہی تھی۔ اوپر والوں نے اسے یقین دلایا تھا کہ آج فیصلہ اس کے حق میں ہوگا۔

وہ ہتھکڑیوں میں جکڑے ہاتھوں کو دیکھ کر مسکرایا۔ آج یہ ہاتھ آزاد ہوں گے۔ انہی ہاتھوں سے وہ منت کے ہاتھ تھامے گا۔ رپورٹرز آگے پیچھے گھومتے ہوئے اس سے مسلسل کچھ پوچھ رہے تھے مگر وہ اپنے ہی خیالوں میں چلتا جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کمرہ عدالت میں پہنچ کر اسے کٹہرے میں کھڑا کر دیا گیا۔ ایک افسر اس کی ہتھکڑی تھامے پاس ہی کھڑا ہو گیا۔ چند منٹ میں ہی کمرہ بھر گیا۔ انکل، ایان، غازی اور وہ ممبران سامنے کی نشستوں پہ آکر بیٹھ گئے۔ رحمت البتہ دوسری جانب کی تیسری قطار میں بیٹھا تھا۔

جج اپنے چیمبر سے نکل کر آیا تو سب تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ سب کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے جج نے کرسی سنبھالی۔ آج جج بدلا گیا تھا خاص اسی کے فیصلے کے لیے۔ سب کے حسروں پہ آنے والے فیصلے کو لے کر سنسنی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ بظاہر پرسکون تھا مگر آنے والے وقت کو سوچ کر اس کے اندر بھی ہلچل مچی ہوئی تھی۔ منہاس کو جج کچھ جانا پہچانا لگا مگر وہ یاد نہ کر پایا کہ اسے کہاں دیکھا ہے۔ اس جج کو دیکھ کر پہلی بار اس کے دماغ میں یہ خدشہ کلبلا یا کہ اگر اس جج نے اس کے خلاف فیصلہ دے دیا تو کیا ہوگا؟

Kitab Nagri

مخالف وکیل اس کے خلاف ثبوت اور دلائل پیش کر رہا تھا اور وہ بس اس جج کے چہرے کے تاثرات جانچنے میں مصروف تھا جو وکیل استغاثہ کی کاروائی سے خاصا متاثر نظر آ رہا تھا۔ وکیل صفائی جو اس کا وکیل تھا اب وہ اپنی باری پہ اسے بچانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ اس کی بے چین نظریں بھٹکتی ہوئیں انکل پہ پڑیں تو انہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے دلاسا دیا۔ غازی بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔ رحمت اپنے پیچھے بیٹھے رپورٹر حضرات کے تبصرے سننے میں مصروف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دلائل ختم ہوئے توچہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ حج نے آڈر آڈر کرتے ہوئے خاموش رہنے کی تلقین تو سب کی زبانیں بند ہوئیں۔

سارے ثبوت اور بیانات جو عدالت میں پیش کیے گئے ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ منہاس عالم ملکی سالمیت کے لیے کتنا بڑا خطرہ ہے۔ مجرم اپنے انٹرویو میں خود اعتراف کر چکا تھا کہ وہ ایک ملک دشمن غدار ہے اور ایسے لوگوں کو معافی کا کوئی حق نہیں۔ اس لیے عدالت مجرم منہاس عالم کو غداری کی سزا دیتے ہوئے سزائے موت یعنی پھانسی کا حکم سناتی ہے۔



پھانسی؟

عدالت نے منہاس عالم کو پھانسی کی سزا دے دی؟ کمرہ عدالت میں موت کا سنا سنا پھیلا تھا۔ کٹہرے میں کھڑے منہاس کی رگیں تن گئیں۔ وہی ہوا جس کا ڈر کچھ دیر پہلے اسے ستا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویل داہیل۔۔۔ یہ پلان کا حصہ نہیں ہے۔ خفیہ ٹیم کے ممبران بھی اپنی اپنی جگہ شکوہ ہوئے تھے۔

اس جج کو اچھی طرح سے سمجھایا گیا تھا پھر اس نے ایسا فیصلہ کیوں دیا؟ زمان انکل نے پیشانی مسلی۔

غازی اپنی جگہ سے بے اختیار کھڑا ہو گیا۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ وہ بلند آواز سے چیخا تھا۔

یہ جج جسٹس معین کا بھائی ہے۔ کاش میں یہ بات پہلے جان پاتا۔ رحمت کو یہ بات اب سے پانچ منٹ پہلے کسی رپورٹر کے منہ سے سننے کو ملی تھی کہ اس جج کے بھائی کا نام معین ہے اور وہ بھی جج رہ چکا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منت جو بڑے شوق سے خبریں لگا کر بیٹھی اس کی آزادی کے پروانے کا انتظار کر رہی تھی یہ خبر سن کر اس کے حواس گم ہوئے تھے۔ اسے لگا جیسے اس سے پہلے وہ مر گئی ہے۔ یہ سب سن کر اسے اپنے زندہ ہونے کا یقین کرنا بہت مشکل لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ ابھی ابھی آدھی چھٹی لے کر عدالت پہنچی تھی۔ بھاگ کر آتے اس کے قدم کمرہ عدالت سے باہر کھڑے صحافیوں کی بریکنگ نیوز پہ تھمے تھے جو اپنے اپنے چینل پہ رپورٹ کر رہے تھے کہ منہاس عالم کو عدالت نے پھانسی کی سزا سنائی ہے۔

کمرہ عدالت میں واپس آئیں تو ابھی تک وہاں کسی نفس کو یقین نہیں آیا تھا کہ کیا واقعی ایسا فیصلہ سنایا گیا ہے۔ آج عین موقع پہ فیصلے کے دن جج بدلا گیا تھا اس بات نے سب کو یقین دلادیا تھا کہ منہاس کو یقینی طور پر معاف کر دیا جائے گا لیکن بازی یوں بھی پلٹ جائے گی ایسا کب کسی نے سوچا تھا۔

جج نے دو دنوں کے بعد پھانسی کی تاریخ دی تھی۔ منہاس ساکت رہ گیا تھا۔ اس جج نے اس سے کیا دشمنی نکالی تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔ اسے اس جج کی آنکھوں میں اپنے لیے واضح سر دمہری اور نفرت دکھائی دے رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

سب کے اعصابوں پہ بم پھوڑ کر جج عدالت سے اپنے چیمبر جا چکا تھا اور اب پولیس اسے واپس جیل میں لے جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ لوگوں کو اور کوئی جج نہیں ملا تھا؟ لے دے کر اس جسٹس معین کے بھائی کو بٹھا دیا میری زندگی کا فیصلہ کرنے۔

وہ غصے سے بولتا ہوا ادھر سے ادھر چکر کاٹتا سخت اضطراب کا شکار لگ رہا تھا۔ اس کا دماغ کھول رہا تھا۔

ہمیں کیا پتا تھا کہ عین پیشی سے دو دن پہلے پرانا جج بیمار ہو کر اسپتال پہنچ جائے گا۔ عین وقت پہ صرف وہی میسر تھا۔ اس نے ہمیں اپنے ساتھ کی بھرپور یقین دہانی کروائی تھی اور یہ عقدہ تو آج ہی کھلا ہے کہ وہ جسٹس معین کا بھائی ہے۔

www.kitabnagri.com

انگل زمان نے جنجھلاتے ہوئے بتایا۔ وہ آج یہاں آنے سے پہلے اس جج سے اچھی خاصی تلخ کلامی کر کے آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے بتائیں آپ کی کیا بات ہوئی ہے اس جج سے؟ وہ چکر کاٹتا ہوا عین ان کے سامنے آکر رکا۔

وہ اپنے بھائی کی موت کا ذمہ دار تمہیں ٹھہرا رہا تھا۔ اسی کا بدلہ لینے کے لیے اس نے تمہیں سزائے موت سنائی۔ انکل نے تھکے ہارے انداز میں بتایا۔ کبھی کبھار حد سے زیادہ خود اعتمادی بھی نقصان دہ ہوتی ہے۔ انہیں اس جج کی معلومات اور تفصیلات کروالینی چاہیے تھی مگر اب پچھتانے کے سوا کچھ حاصل نہیں تھا۔

تو ٹھیک ہے اب میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں بچا کہ میں یہاں سے فرار ہو جاؤں۔ منہاس نے سختی سے کہتے ہوئے جیل کی سلاخوں کو زور سے جھٹکا دیا جیسے ابھی سلاخیں توڑ کر نکلنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

Kitab Nagri

تمہیں معلوم نہیں کہ اس کے پاس کیا ہے۔ انکل نے سرسرااتے ہوئے سرگوشی کی۔ وہ چونک کر پلٹا۔

اس بات کا کیا مطلب ہوا؟ کیا وہ بلیک میل کر رہا ہے؟

Posted On Kitab Nagri

جب ہم اس سے بات کرنے گئے تو اس نے ہماری ساری باتیں ریکارڈ کر لیں۔ نہ صرف آڈیو میں بلکہ ویڈیو میں بھی۔ میرے ساتھ ایف آئی اے کے دو اعلیٰ افسر بھی تھے۔ اب وہ جج دھمکی دے رہا ہے کہ اگر اس کو مجبور کیا گیا یا سپریم کورٹ میں اپیل کی گئی یا تمہیں فرار کروایا گیا تو وہ میڈیا میں ثبوت دے دے گا جس سے صاف ہو جائے گا کہ ایک غدار اور ملک دشمن ایجنٹ کو بچانے میں ملک کے اپنے ادارے ملوث ہیں۔ منہاس ہم بری طرح سے پھنس چکے ہیں۔

انکل ہاتھوں میں سر دیے واقعی میں بہت پریشان لگ رہے تھے۔ انہیں کوئی راستہ سمجھائی نہیں دے رہا تھا۔ معاملات ٹھیک ہوتے ہوتے پھر سے خراب ہو رہے تھے۔ انہیں وہاں سے چوٹ پڑی تھی جہاں سے امید ہی نہیں تھی۔



اب یہی ہو سکتا ہے یہ میں یہاں سے سیدھا اس جج کے گھر جاؤں اور اس کا دماغ سیدھا کروں۔ دل تو چاہ رہا ہے کہ اس بد دماغ جج کو پنکھے سے لٹکا کر اس کا پھانسی کا شوق پورا کر دوں۔

وہ کوفت کے مارے اک ہاتھ کی ہتھیلی پہ دوسرے ہاتھ کا مکا بنا کر مارتا ہوا سخت دباؤ میں تھا۔ منت کی طبیعت الگ خراب تھی جو اس کی ٹینشن میں اضافے کا باعث تھی۔ غازی وہیں تھا اس ہدایت پہ منت کے پاس۔ اس طرح کی صورت حال اچھے اچھوں کے ہوش گنوا دیتی ہے وہ تو پھر کمزور دل کی لڑکی تھی اور منہاس خود اب اکتا چکا تھا۔ اتنا

Posted On Kitab Nagri

کچھ کر کے اپنا وقت عمر اور جوانی کے بہترین ایام گنوا کر بھی ملک دشمن ایجنٹ اور غدار کا داغ اس کے ماتھے پہ سجا کر
عمر بھر کی ذلت مقدر میں لکھ دی گئی تھی۔ اب تو دل چاہ رہا تھا سچ مچ کا پھندا لگالے خود کو۔۔۔۔



یہ وقت غصہ کرنے کا نہیں منہاس۔ ہمیں ٹھنڈے دماغ سے سوچنا ہو گا کہ اب کیا کیا جائے۔ انکل نے اسے
شانت کرنے کی کوشش کی۔

www.kitabnagri.com

انکل اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ آخری حل یہی ہے فرار۔ وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے پر سوچ انداز میں گویا ہوا۔

میں تو پہلے دن سے ہی یہ سلاخیں توڑ دیتا مگر آپ اور آپ کی ٹیم کی باتوں میں آکر اتنے مہینے ضائع کر دیے میں
نے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے افسوس ہوا تھا اور انکل کو اسے دیکھ کر قلق ہو رہا تھا کہ اب پتا نہیں اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔

اور اس جج کے کام دیکھیں دو دن میں پھانسی کا آڈر دے رہا ہے جیسے اسے پکا یقین ہو کہ اگر سزا میں زرا سی بھی تاخیر کی تو کہیں بھونچال ہی نہ آجائے۔

منہاس کا اشتعال کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

سینکڑوں مجرم ہیں جن کو پھانسی کی سزا سنائے بھی سالوں گزر گئے ہیں اور اس فیصلے پہ ابھی تک عمل درآمد نہیں ہو سکا اور میری دفعہ تو اتنی پھرتیاں دکھا رہے ہیں جیسے میں خوفناک بلا ہوں جو سب کو کھا جائے گی۔

تم فکر نہیں کرو یہ دو دن کی مہلت کیا وہ جج یہ سزا بھی مؤخر کرنے پہ مجبور ہو جائے گا۔ میں کچھ کرتا ہوں۔ تمہارے ساتھ اب ایسا تو ہونے نہیں دوں گا میں۔ www.kitabnagri.com

انکل نے کھڑے ہوتے ہوئے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔ منہاس پھیکا سا مسکرا دیا۔ ایسی غیر یقینی سی صورت حال پیدا ہو چکی تھی کہ اسے مشکل ہی سے انکل کی بات پہ یقین آیا تھا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منت کی خیریت سے مطلع کر دیجیے گا مجھے۔ اس نے انکل کو جاتے ہوئے آواز دی۔

ہاں میں سیدھا دھر ہی جا رہا ہوں۔ منت کی خیر خبر لے لوں گا اور غازی کو ادھر بھیج دوں گا۔ تم بات کر لینا اس سے۔ بہت پریشان ہے وہ۔

انکل کہتے ہوئے پلٹ گئے تو وہ جیل کی سلاخوں کے ساتھ سرٹکا گیا۔ کچھ دیر بعد حوالدار آگیا۔

صاحب کھانا لاؤں؟ یہ کھانے کا وقت نہیں تھا مگر وہ شاید بات کرنے کا بہانہ چاہتا تھا۔ منہاس نے سر اٹھایا۔

نہیں یا ایسے حالات میں کسے بھوک لگتی ہے۔ وہ آرزوگی سے مسکرا دیا۔ حوالدار کو بھی سارے حالات کا علم تھا۔ وہ جانتا تھا کہ دو دن بعد اسے پھانسی کی سزا سنائی گی ہے۔

www.kitabnagri.com

صاحب آپ بہت عجیب قیدی ہو یہاں کے۔

مطلب؟ وہ الجھن کا شکار ہوتے ہوئے چونکا۔

Posted On Kitab Nagri

مطلب یہ کہ آپ ایک اونچے بندے ہو۔ آپ کی طرح کے اور بھی قیدی آتے ہیں۔ جیل میں شاہانہ طور طریقے سے وقت گزارتے ہیں۔ آپ ہی کی طرح ان کے کھانے کے بھی آڈرز آتے ہیں لیکن۔۔۔

وہ ٹھوڑی کھجاتا ہوا رکا۔۔۔

لیکن کیا؟ منہاس سمجھ چکا تھا وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

لیکن صاحب آپ کی طرح ان کو پھانسی کی سزا نہیں دی جاتی۔۔ وہ تو بڑے دھڑلے سے عدالت سے رہا ہو کر جاتے ہیں۔ وہ سادگی سے حقیقت بیان کر رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ عدالتیں اونچے لوگوں کو سزا دینے کے لیے تو نہیں بنیں پھر آپ کو کیوں دی؟

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کہاں سے لگتا ہے کہ میں اونچا بندہ ہوں۔ میں تو عام سا انسان ہوں یا۔ منہاس تلخی سے سر جھٹک گیا۔ حوالدار نے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں عام تو نہیں بہت خاص ہو آپ۔ آپ کے لیے بڑے بڑے اونچے افسروں کے فون آتے ہیں۔ خبروں میں بھی آپ کا بڑا نام اور چرچا ہے اور۔۔۔۔۔

تم یہ بتاؤ کہ میں تمہیں کیسا لگتا ہوں؟ منہاس نے اس کی بات کاٹ کر اپنا سوال پوچھا۔

میرا مطلب ہے کہ میڈیا اور شبوتوں کے مطابق تو میں غدار اور جاسوس ہوں تو تمہاری کیا رائے ہے اس بارے میں؟

منہاس نے آج تک کبھی کسی دوسرے سے اپنے بارے میں رائے نہیں مانگی تھی مگر اس وقت وہ ہر وہ کام کرنا چاہتا تھا جو اس نے کبھی نہ کیا ہو۔

حوالدار اس کے سوال پہ سوچ میں پڑا تھا۔ اسے زیادہ سوچنے کی بھی ضرورت نہیں پڑی۔ مسکراتے ہوئے اس نے سلاخوں پہ دھرے منہاس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں دبایا۔

Posted On Kitab Nagri

صاحب مجھے یقین ہے کہ ایسا بالکل نہیں۔ آپ ایک اچھے انسان ہو۔ میرا دل نہیں مانتا کہ آپ ایک جاسوس یا غدار ہو۔

حوالدار نے بھرپور یقین سے کہا۔ بھلا ایسا شخص جس کی آنکھوں میں ہی سچائی نظر آتی ہو وہ بھلا جھوٹا کیسے ہو سکتا ہے۔

خیر کوئی فائدہ نہیں ہے اب ان سب باتوں کا۔ فیصلہ تو ہو چکا ہے۔ منہاس نے بے حسی سے شانے اچکائے جیسے اس کا نہیں کسی اور کا فیصلہ ہوا ہو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میری مانو تو آپ یہاں سے بھاگ جاؤ۔ میں مدد کروں گا آپ کی۔ کچھ لمحوں بعد حوالدار نے سرگوشی کی۔ وہ اس کے خلوص پہ دل سے خوش اور حیران ہوا تھا۔

سلاحوں سے ہاتھ باہر نکال کر اس پر خلوص شخص کے کندھوں پہ ٹکاتے ہوئے اس نے شکریہ ادا کیا۔

Posted On Kitab Nagri

تم ایک اچھے آدمی ہو۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے میرے لیے سوچا۔ مجھے جب بھی مدد کی ضرورت ہوئی تو تمہیں یاد رکھوں گا۔

وہ اسے نہیں کہہ سکتا تھا کہ فرار ہونے کے لیے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں۔ وہ چاہتا تھا کہ ابھی جیل کے تالے اس کے لیے کھل جاتے مگر پھر سارا کھیل بگڑ جاتا۔



تجھ کو معلوم کہاں پیاس کے معنی ہمد۔

تو نے دیکھی بھی ہے جلتی ہوئی حسرت کوئی؟

سانس رکتا ہے لہو نبض میں جم جاتا ہے

Posted On Kitab Nagri

تو نے دیکھی بھی ہے مرتی ہوئی قربت کوئی؟

ہر طرف کالی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد بادل زور سے کڑکنے لگے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ موسم ایک دم سے خطرناک روپ دھار چکا تھا۔ جبھی وہ اسے سامنے سے آتا دکھائی دیا۔ اس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے جو اسے بازوؤں سے پکڑ کر کہیں لے جا رہے تھے۔ وہ اندھا دھند ان کے پیچھے بھاگی۔ بارش اور طوفان کے تھپیڑے اسے بار بار پیچھے کودھکیل رہے تھے مگر وہ منہاس کو آوازیں دیتی مسلسل آگے بڑھ رہی تھی۔ اچانک ایک اونچی سی جگہ پہ جا کر وہ سب رک گئے۔ منت بھی رک گئی۔ پھر اس نے دیکھا کہ ان لوگوں نے اس اونچی چٹان پر سے منہاس کو نیچے دھکا دے دیا۔ منت چلاتی ہوئی بھاگی۔ وہ بار بار منہاس کا نام پکار رہی تھی اور اونچی آواز سے رورہی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منت۔۔۔۔۔ منت۔۔۔۔۔ ہوش میں آؤ۔ کسی نے اس کے چہرے کو تھپتھپاتے ہوئے زور سے کہا تو وہ چیختے ہوئے اٹھ بیٹھی۔

وہ۔۔۔۔۔ وہ منہاس کو لے گئے۔ مار دیا اسے۔۔ مجھے جانا ہے اس کے پاس۔ مار دیا اسے۔۔ دھکا دے دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ عزہ کی گرفت میں مچلتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ شور سن کر غازی بھی اندر آ گیا۔

منت اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔ وہ جلدی سے ڈاکٹر کو بلانے باہر بھاگا۔

عزہ مار دیا۔۔۔ دھکادے دیا۔۔۔ میرے سامنے۔۔۔ وہ بے ربط سے الفاظ کہتی ابھی تک خواب میں ہی تھی۔

منت خواب تھا وہ۔ کچھ نہیں ہوا منہاس بھائی کو۔ ٹھیک ہیں وہ بالکل۔۔ عزہ نے اسے پانی پلاتے ہوئے دلا سا دیا۔ اس وقت وہ اور غازی ہی یہاں تھے۔ منت کی امی کو تھوڑی دیر پہلے وہ ضد کر کے گھر بھیج چکی تھی۔

ڈاکٹر آیا تو وہ ابھی بھی ہولے ہولے لرز رہی تھی۔ اس نے سکون کا انجیکشن دیا تو کچھ ہی دیر میں وہ غنودگی میں چلی گئی۔

ان کا بی پی خطرناک حد تک بڑھ گیا ہے۔ یہی سلسلہ چلتا رہا تو آگے جا کر ماں اور بچے دونوں کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ کوشش کریں ان کو کوئی پریشانی والی بات نہ بتائی جائے۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر ہدایات دے کر چلا گیا۔ عزہ اور غازی نے تھکے ماندے انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

کچھ سوچا ہے تم نے اب کیا کرنا ہے۔ اس جج نے تو سارے راستے بند کر دیے ہیں۔ عزہ نے منت کے سرہانے بیٹھتے ہوئے پریشانی سے سوال کیا۔

مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ کیا کرنا ہے۔ غازی نے کپٹی مسلی۔

ہم سب کو یقین تھا کہ جج ہماری مرضی کے عین مطابق فیصلہ کرے گا لیکن اس نے توقع کے برعکس ایسی چال چلی ہے کہ ہم کچھ کر بھی نہیں سکتے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیوں نہیں کر سکتے۔ ہر مسئلے کا حل ہوتا ہے۔ اس مسئلے کا بھی ہوگا۔ ناامیدی کی باتیں مت کرو۔ عزہ نے اسے ٹوک دیا۔ وہ منت کے سر میں ہولے ہولے انگلیاں پھیرتے ہوئے گہری سوچ میں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سب سے پہلے تو یہ دودن بعد والی پھانسی کو روکنا ہوگا پھر ہی آگے کالائے عمل طے ہو سکتا ہے۔ غازی پر سوچ انداز میں کہتے ہوئے چکر کاٹتے ہوئے کھڑکی کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

رات کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔ وقت بہت تیزی سے ہاتھوں سے نکلتا جا رہا تھا۔ فیصلہ چند گھنٹے پہلے سنایا گیا تھا اور تب سے اب تک صرف سوچنے میں ہی رات بھی آچکی تھی۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ پھانسی دودن بعد کیسے دی جاسکتی ہے؟ یہ تو کسی اصول میں نہیں لکھا۔
عزہ کے کہنے پہ وہ مڑا۔ اس وقت اس کی آنکھوں میں صرف بے بسی دکھائی دے رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مائی ڈیئر یہ پاکستان ہے۔ یہاں طاقتور اور صاحب اقتدار ہی قانون بناتا اور توڑتا ہے۔ اس جج کو کون پوچھے گا۔

ہم اس جج کو کسی طریقے سے بلیک میل کر کے کام نہیں نکلوا سکتے؟ عزہ نے موہوم سی امید کے ساتھ کہا۔

Posted On Kitab Nagri

غازی نے نفی میں سر ہلایا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ صرف وہ اکیلا ہوتا تو بات اور تھی سننے میں آرہا ہے کہ اس پر بیرونی طاقتوں نے دباؤ ڈال کر فیصلہ کروایا ہے۔ منہاس بھائی کے بچے کچھ سب دشمن اک ساتھ اکٹھے ہو چکے ہیں۔

عزہ خاموش ہو گئی۔ کچھ دیر بعد اس نے سر اٹھایا۔ اک خیال کے تحت اس کی آنکھیں چمکیں۔

ایک کام ہو سکتا ہے۔ اس سے یہ ہو گا کہ پھانسی کی جو تلوار دودن کی صورت لٹک رہی ہے وہ ٹوٹ جائے گی۔

مطلب؟ غازی کچھ نہ سمجھا۔ عزہ اٹھ کر اس کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی اور پلان سمجھانے لگی۔

کم از کم ہمیں مہلت مل جائے گی۔ پھر آرام سے اس جج کا سوچیں گے کہ اس سے فیصلہ کیسے بدلوایا جائے۔

www.kitabnagri.com

غازی بھی متفق نظر آنے لگا۔ اس نے تو صیفی انداز میں اسے سراہا۔

تم بہت ذہین ہو۔ یہ آئیڈیا مجھے کیوں نہیں آیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ تم ذہین نہیں ہو اسی لیے۔ اس نے ہنس کر کہا تو وہ بھی ہنس دیا۔ کچھ دیر کے لیے ہی سہی کلفت زائل ہوئی تھی۔

ٹھیک ہے میں نکلتا ہوں پھر۔ انکل کو راستے میں کال کر کے پوچھ لوں گا اور سب بتا بھی دوں گا۔

غازی موبائل جیب سے نکال کر دروازے کی جانب بڑھتے بڑھتے رکا۔

منت بھا بھی کا خیال رکھنا۔ کوئی مسئلہ ہوا تو مجھے کال کر دینا۔

تم یہاں کی فکر نہ کرو۔ معیز اور جنت آنے والے ہوں گے۔ ہم منت کو سنبھال لیں گے۔ وہ رسانیٹ سے مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ باہر تک آئی۔

www.kitabnagri.com

او کے خدا حافظ۔۔

خدا حافظ۔۔ اللہ کامیاب کرے۔ وہ زیر لب کہتی کمرے میں پلٹ آئی۔ منت گہری نیند میں تھی۔ اس نے دکھ سے اسے دیکھا۔ پہلے اسے لگتا تھا جیسے ساری آزمائشیں اور تکلیفیں اسی کے لیے ہیں۔ ابو کے قاتلوں سے لے کر

Posted On Kitab Nagri

انڈسٹری کے خلاف مقدمہ کرنے تک جانے کتنی بار اس کے حوصلے تھکن کا شکار ہوئے کتنی بار اس کی ہمت ٹوٹی۔ اسے لگتا تھا جیسے یہ سب کبھی ختم نہیں ہوگا۔ وہ سب آسان نہیں تھا مگر نہ وقت بلا آخر گزر ہی گیا تھا۔ اسے امید تھی منت کی تمام آزمائشیں بھی بہت جلد ختم ہو جائیں گی۔

تھوڑی دیر پہلے ہی حوالدار کھانا دے کر گیا تھا۔ بھوک اور پیٹ بھی کیا چیز ہے۔ انسان جتنے بھی غم میں کیوں نہ ہو آخر تو کھانا پڑتا ہے۔ رات کے غالباً نو بجے تھے جب کچھ کالے کوٹ والوں کو اس نے اندر آتے دیکھا۔ وہ حج کو دیکھ کر چونکا۔ اس کا یہاں کیا کام؟ حج کے ساتھ باقی وکیل تھے۔ ان کے عام سے کپڑوں میں ملبوس اک اور شخص بھی تھا۔ وہ کھڑا ہو گیا۔

www.kitabnagri.com

حوالدار بوکھلا گیا۔ حج کے اشارے پہ اس نے حوالات کا تالہ کھولا۔ وہ خاموشی سے لب بھینچے دیکھتا رہا کہ اب کیا ہونے جا رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کیسے ہو تم؟ یقیناً خوف زدہ اور پریشان۔ ہے نا؟ جج نے سیل کے اندر داخل ہوتے ہوئے طنزیہ پوچھا۔ باقی سب نے تقلید کی اور اندر آگئے۔ ان کے ساتھ آنے والا آدمی باہر ہی کھڑا رہا۔

میں جیسا بھی ہوں تمہارے سامنے ہوں۔ دیکھ سکتے ہو تو دیکھ لو۔ اس نے انتہائی اکھڑ لہجے میں کہا۔ جج کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔

تمیز سے بات کرو اس وقت تم ایک جج سے بات کر رہے ہو۔ اس نے انگلی اٹھاتے ہوئے نفرت سے منہاس کو دیکھا۔



یہ جیل ہے عدالت نہیں جہاں میں تمہیں مائی لارڈ کہہ کر مخاطب کروں۔ جج ہو گے عدالت میں۔ رات کے اس پہر تم مجھ پہ توہین عدالت کا کوئی مقدمہ نہیں کر سکتے۔ منہاس کے سکون سے کیے گئے وارنٹ اس کے تن بدن میں آگ لگائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم اندر آؤ اور اپنا کام شروع کرو۔ حج نے باہر کھڑے آدمی کو اندر آنے کا کہا۔ منہاس نے اب دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک تھیلا سا ہے۔ وہ آدمی اس تھیلے کو پکڑ کر اندر آ گیا۔

یہ جلا د ہے۔ اس کو دھیان سے دیکھ لو۔ یہی تمہیں پھانسی کے تختے پہ لٹکائے گا۔ حج نے اپنے تئیں اپنا بدلہ اتارا۔ اب تمہیں پھانسی سے کوئی نہیں بچا سکتا منہاس عالم۔ میں اس بات کو یقینی بناؤں گا کہ تمہیں سزائے موت ہو وہ بھی دو دن کے بعد۔

اس جلا د نے باری باری مختلف چیزیں اپنے تھیلے سے نکالنی شروع کیں۔ ان میں وزن کرنے والی مشین، پیمائش فیتہ رسی وغیرہ شامل تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پاکستان، افغانستان، بھارت اور ایران سمیت دنیا کے کئی ممالک میں سنگین جرائم کے مرتکب افراد کو سزائے موت پھانسی کے ذریعے دی جاتی ہے جبکہ مختلف ممالک میں اس سزا کے مختلف طریقہ کار ہیں، کچھ ممالک میں مجرم کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اسے گولیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے، کچھ ممالک میں بجلی کی کرسی پر بٹھا کر اور کہیں زہر کا انجکشن لگا کر سزائے موت دی جاتی ہے۔ پرانے زمانے میں سنگساری کر دیا جاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جب بھی کسی کو پھانسی دینی ہوتی ہے تو ایک دو دن پہلے مجرم کا ناپ تول کیا جاتا ہے۔ اس کا قد ماپا جاتا ہے۔ اس کا وزن کیا جاتا ہے۔ اس کے گلے کی بھی پیمائش کی جاتی ہے تاکہ اس حساب سے رسہ لیا جاسکے۔ فرض کریں اگر مجرم کا وزن پچاس کلو ہے تو سو کلو کے حساب سے رسے کو چیک کیا جاتا ہے۔

پھانسی سے قبل مجرم کا وزن اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ رسی کیسی اور کتنی درکار ہوگی جو اس کے جسم کے بوجھ کو سہا رکھے۔ ہر مجرم کے وزن کے مطابق رسی تیار کی جاتی ہے۔ مجرم کے وزن کے برابر ریت ایک بوری میں بھر کر اسے تختہ دار پر تجرباتی پھانسی کے عمل سے گزارا جاتا ہے۔

فوری موت کو یقینی بنانے کے لیے رسی کی لمبائی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ رسی زیادہ لمبی ہونے کی صورت میں ملزم کا سرتن سے جدا بھی ہو سکتا ہے لیکن بہت زیادہ چھوٹی کرنے پر مجرم کی موت دم گھٹنے سے ہی ہوگی، یعنی اس میں بہت وقت صرف ہوگا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک اندازے کے مطابق اس طرح جان نکلنے میں پون گھنٹہ تک لگ سکتا ہے، یعنی یہ بہت افیت ناک موت ہو سکتی ہے۔ پھانسی دینے کے لیے جو رسی استعمال کی جاتی ہے وہ تین چوتھائی انچ سے لے کر سوا انچ تک موٹی ہوتی ہے۔ اسے پھانسی سے قبل گرم پانی میں اُبالا جاتا ہے اور خوب کھینچ تان کر سخت کیا جاتا ہے تاکہ اس میں لچک اور گھماؤ ختم ہو جائے۔

رسی میں جو گرہ لگائی جاتی ہے اسے موم یا صابن سے خوب چکنا کیا جاتا ہے تاکہ تختہ کھینچنے کے بعد وہ پھندے کو گردن کے گرد اچھی طرح کسنے میں مدد دے۔ پھانسی سے قبل قیدی کے ہاتھ اور ٹانگیں، دونوں باندھے جاتے ہیں۔ چہرے کو ڈھانپ دیا جاتا ہے، پھر پھندا گردن کے گرد ڈالنے کے بعد گرہ کو بائیں کان کے قریب رکھا جاتا ہے۔

Kitab Nagri

پھانسی دیتے ہوئے اس کے پیروں کے نیچے سے تختہ کھینچ لیا جاتا ہے، یوں قیدی نیچے لٹک جاتا ہے۔ اس کے جسم کا پورا وزن گردن پر زور ڈالتا ہے جس سے گردن کی ہڈی ٹوٹ جانی چاہیے لیکن ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ مجرم گردن کی ہڈی ٹوٹنے سے مرا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

وہ یہ سب جانتا تھا اسی لیے سمجھ گیا کہ وہ یہ ساری چیزیں کیوں لایا ہے۔ وہ خاموشی سے جبکہ حج استہزائیہ انداز میں ساری کاروائی دیکھتا رہا۔ وہ منہاس کا قد اور وزن ماپ کر اس کی گردن کی جانب بڑھتا کہ گلے کی پیمائش کی جا سکے۔ منہاس کی حد بس یہیں تک تھی۔ اس نے جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے پیمائشی ٹیپ لے کر خود اپنے گلے کے گرد گھمائی۔ وہ آدمی خجالت کے مارے آگے بڑھتا کہ دیکھ سکے پیمائش کتنی ہے۔

صاحب ساری معلومات لے لی ہے اب میں چلتا ہوں۔ سارے کام نمٹانے کے بعد جلا دواپس جانے کو مڑ گیا۔

میرے باپ جیسے بھائی نے بھی خود کو ایسے ہی پھندا لگایا تھا جیسے اب تمہیں لگے گا۔ حج نے پر تپش نظریں اس کے آر پار کرتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منہاس مسکرایا۔ کیا سچ میں؟

ہاں تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ تمہاری وجہ سے معین بھائی کی زندگی عذاب بن گئی تھی۔ سب نے چھوڑ دیا ان کو۔ مایوس ہو کر انہوں نے خود کشی کر لی۔ حج کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی رندھا ہو گیا۔

میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا سچ میں میری پھانسی کے پیچھے یہی وجہ ہے؟ سینے پہ ہاتھ لپیٹے وہ دل جلانے والی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے آگے بڑھا اور حج کی نظروں میں سچائی تلاش کرنا چاہی جو اسے نظر نہ آئی۔

Posted On Kitab Nagri

تو اور کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ جج لمحے بھر کو گڑ بڑایا پھر سنبھل گیا۔ تم کو نسا دودھ کے دھلے ہو۔ غیر ملکوں کے لیے جاسوسی کرتے ہو تو جاسوس کا انجام سزائے موت ہی ہوتی ہے۔

اچھا تو میں غیر ملکوں کے لیے جاسوسی کرتا ہوں اور تم؟ منہاس نے بات ادھوری چھوڑی۔ جج نے استفہامیہ انداز میں ابرو اچکائے۔ ان دونوں کے بیچ یوں مکالمے بازی ہو رہی تھی جیسے دو مخالف سیاسی پارٹیوں کے رکن آپس میں بحث کر رہے ہوں اور باقی سب یوں تھے جیسے خاموش تماشائی کھڑے ہوں۔

تم بتاؤ گے اس پھانسی کی سزا سنانے کے لیے تمہیں کتنے پیسے دیے گئے ہیں؟ منہاس کے معصومانہ انداز میں پوچھے جانے والے سوال نے جج کے چہرے کا رنگ متغیر کیا تھا۔

www.kitabnagri.com

کیا مطلب ہے اس بات کا؟ وہ ہکلا یا۔ دل کا چور چہرے پہ آنے لگا تو وہ رخ موڑ گیا۔

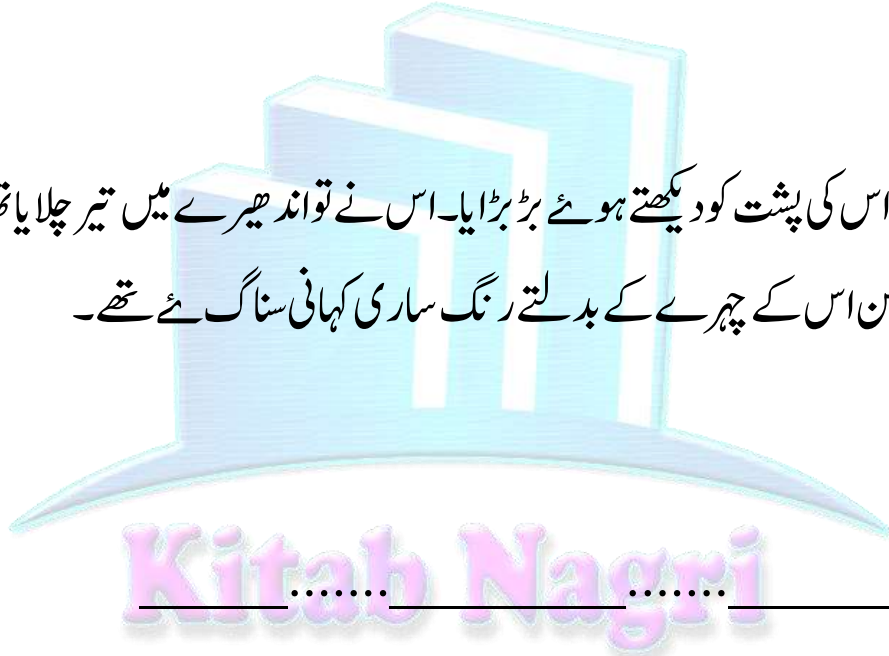
جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

مطلب تو تم خوب سمجھ گئے ہو۔ وہ طنزیہ لہجے میں مسکرایا۔

فضول بکو اس کر رہے ہو تم۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ تمہاری بے سروپا باتیں سنوں۔ وہ اپنا کوٹ جھاڑتے ہوئے بکنا جھکتا اپنے ساتھیوں سمیت چلا گیا۔

ذلیل انسان۔ منہاس اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے بڑبڑایا۔ اس نے تو اندھیرے میں تیر چلایا تھا کہ کسی نے شاید اس جج کو خرید لیا ہو لیکن اس کے چہرے کے بدلتے رنگ ساری کہانی سنا گئے تھے۔



موسم خوشگوار تھا۔ صبح سے ہی ہلکی ہلکی ہوائیں چل رہی تھیں۔ وہ چائے کا کپ لے کر بالکونی میں آگئی۔ دوسرے ہاتھ میں موبائل تھا۔ غازی کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے اس نے کپ لبوں سے لگایا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بیل جاتی رہی پھر اس کی آواز سنائی دی۔

ہاں عزہ کیسی ہو؟

میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کام ہو گیا تھارات کو۔ اس نے کپ منڈیر پہ رکھتے ہوئے بے چینی سے پوچھا۔

ہاں اس جلاذ کو اس کے گھر سے اٹھوا لیا تھا۔ اب نہ رہے گا جلاذ اور نہ رہے گی پھانسی۔ غازی نے مزے سے کہتے ہوئے محاورے کی ٹانگ توڑی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔ وہ خوش ہوئی۔ موبائل دوسرے کان پہ لگاتے ہوئے کپ لیے وہ کمرے میں چلی آئی۔ اس کا ارادہ بن گیا تھا کہ جلد از جلد منت کو اسپتال پہنچ کر خوش خبری دے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اب آگے کیا کرنا ہے؟ جلا دوالا کام تو ہو گیا لیکن اب ہم کریں گے کیا۔ چائے جلدی جلدی پیتی وہ موبائل سے کان لگاتی الماری کی طرف بڑھی۔

میرا خیال ہے اب اس جج کو اغوا کر لیں گے۔ غازی نے خیال ظاہر کیا۔

اس سے زبردستی فیصلہ تبدیل کروائیں گے۔ کیسا آئیڈیا ہے؟

بکو اس ہے۔ عزہ نے منہ بنا کر کہا۔ کپڑے استری اسٹینڈ پہ رکھتے ہوئے ایک ہاتھ سے سوئچ لگایا اور غازی کو صلواتیں سنائیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ جج ہے کوئی گلی محلے میں چلتا پھرتا کوئی عام سا انسان نہیں ہے کہ اسے اغوا کر لیتے ہیں۔۔ فضول آئیڈیا زپتا نہیں کہاں سے لے آتے ہو۔ ابھی میں منت کے پاس جا رہی ہوں تم بھی وہیں آ جاؤ۔ مل کر کچھ پلان بناتے ہیں۔

اچھا ٹھیک ہے۔ میں آتا ہوں۔ غازی نے جھینپ کر کال بند کی۔ وہ تیار ہو کر کمرے سے باہر آئی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

امی میں منت کے پاس جا رہی ہوں۔ آپ جائیں گی۔ اس نے لاؤنج میں سبزی بناتی امی کی جانب دیکھا پھر گھڑی پہ نظر دوڑائی۔ ایک بج رہا تھا۔ اس کی توقع کے عین مطابق امی نے جواب دیا۔

دو بجے بچیاں آجائیں گی۔ ابھی ان کے لیے کھانا بنالوں پھر ان کو کھلا کر اور ٹیوشن بھیج کر آجاؤں گی۔ تم جاؤ میری طرف سے حال پوچھ لینا بچی کا۔ اللہ اس کے دکھ درد دور کرے۔

انہوں نے منت کے لیے افسوس کیا۔ وہ سر ہلاتے ہوئے خدا حافظ کہتی اسپتال چلی آئی۔ غازی اس سے پہلے ہی موجود تھا۔



وہ منت کے پاس آئی۔ وہ چپ چاپ تکیے کے سہارے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے گال کو پیار سے چھوا۔

کیسی ہو منو؟

زندہ ہوں۔ اس نے سپاٹ انداز میں جواب دیا۔ عذہ کا دل کٹ کر رہ گیا۔ اماں نے بے بسی سے عذہ کو دیکھا اور اشارے سے ڈھارس بندھانے کو کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تو ہم سب ہی زندہ ہیں۔ میں تمہاری طبیعت دریافت کر رہی تھی۔ وہ بشاشت سے کہتی اس کے پاس ٹک گئی۔ غازی صوفے پہ اماں کے پاس بیٹھ گیا۔

ویسے منت تمہارا نام گنیز ورلڈ بک آف ریکارڈ میں لکھا جانا چاہیے۔ خدا کا خوف کرو اتنی بار تم اسپتال آچکی ہو۔ ذرا سی بات ہوتی ہے اور تم دھڑام سے زمین بوس ہو کر اسپتال پہنچی ہوتی ہو۔ تھوڑی بہادر بنو یا۔

عزہ نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے مصنوعی غصے سے کہا۔ غازی سر جھکا کر موبائل پہ مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر منت کو مخاطب کیا۔

بھابھی منہاس بھائی سے بات کروادوں؟

منت کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ وہ ہنوز پتھر بنی بیٹھی رہی۔

بھابھی بات کریں گی منہاس بھائی سے؟ غازی نے اپنا سوال پھر سے دہرایا۔

نہیں ضرورت نہیں۔ اس نے سختی سے منع کیا۔ سب ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

چلو چھوڑو نہ کرو بات۔ میں تمہارے لیے پھل لائی ہوں۔ وہ کھاتے ہیں۔

عزہ نے ایک جانب رکھی میز سے پھل اٹھائے اور کاٹنے شروع کیے۔

مزید دس منٹ اس کے پاس بیٹھنے کے بعد وہ دونوں اسپتال کی کینٹین میں آگئے۔

چائے اور سینڈویچ کا آرڈر دے کر وہ دونوں کونے میں رکھی کرسیوں پہ آکر بیٹھ گئے۔

ہاں اب بتاؤ شروع سے ساری بات۔ عزہ نے دونوں ہاتھ میز پہ رکھتے ہوئے اسے بولنے کا موقع دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بات کچھ بھی نہیں۔ اس جلاد کی ساری معلومات نکلوالی تھیں۔ آدھی رات کو اس کے گھر سے اٹھالیا اسے۔ غازی نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے فخر سے بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر انکل کو کال کر دی۔ انہوں نے ویسے کوئی ردِ عمل نہیں دیا تھا۔ بس اوکے کہا اور کال کاٹ دی۔ اس نے الجھن سے بتایا۔ اسے کافی حیرانی ہوئی تھی جب اس نے انکل کو اپنے منصوبے سے آگاہ کیا تھا تب بھی بس انہوں نے سر ہلادیا تھا اور اب بھی۔۔۔

چلو جلا دی گمشدگی کی وجہ سے دو تین دن تو لگیں گے انہیں انتظام کرنے میں۔ سوال یہ ہے ہم ایسا ان دنوں میں کیا کریں کہ بازی پلٹ جائے۔ عزم نے انگوٹھے سے میز پر ٹھک ٹھک کرتے ہوئے پوچھا۔

ویسے پہلے انکل سے پوچھ لینا چاہیے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اس سلسلے میں؟ عزم نے خیال ظاہر کیا۔

انکل نے مجھے تو کچھ نہیں بتایا کہ وہ کیا کرنے والے ہیں یا وہ اور ان کی ٹیم کوئی پلان بنا رہی ہے۔ انہوں نے تو مجھے دو حرف تسلی کے نہیں کہے۔ ایسا لگ رہا ہے سب منہاس بھائی سے جان چھڑانا چاہتے ہیں۔

وہ مایوسی کا شکار ہو رہا تھا۔ عزم نے اس کے ہاتھ دباتے ہوئے تسلی دی۔

www.kitabnagri.com

ایسا مت سوچو۔ صرف تمہی نہیں وہ بھی بہت پریشان ہیں۔ منہاس بھائی کو لے کر ان کے خلوص پہ شک نہیں کرو۔

عزم اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں کہ میں اس جج کا حشر نشر لگاؤں اور۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا موبائل پہ بیل ہوئی۔ اس نے جیب سے موبائل نکالا۔ زمان انکل کی کال تھی۔ عزہ نے اشارے سے پوچھا کون ہے؟

انکل کال کر رہے ہیں۔ عزہ کو بتا کر اس نے جلدی سے کال اٹھائی

السلام علیکم انکل۔۔ کیسے ہیں آپ؟

وعلیکم السلام۔ غازی تم اس جلاذ کو چھوڑ دو۔ اس کی ضرورت ہے۔ انکل نے گھمبیر لہجے میں مطلب کی بات پہ آتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا مطلب ضرورت ہے؟ میں سمجھا نہیں؟ غازی کی حیرت ان کی بات سن کر دوچند ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی میرے پاس سمجھنے یا سمجھانے کا وقت نہیں ہے۔ جو کہا ہے وہ کرو۔ ابھی کے ابھی اس آدمی کو اس کے گھر چھوڑو۔

انکل تحکم سے کہہ کر کال کٹ کر گئے۔ وہ جنجھلاتا ہوا اٹھا۔

عزہ میں جا رہا ہوں بعد میں چکر لگاؤں گا۔ اس نے کوفت سے کہتے ہوئے گاڑی کی چابی اٹھائی۔

جا کہاں رہے ہو؟ عزہ بھی کھڑی ہو گی۔

وہ بھی بعد میں بتاؤں گا۔ ابھی سوال جواب کا وقت نہیں ہے۔ مجھے جانا ہے۔ وہ تیزی سے کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا اور وہ وہیں کھڑی رہ گی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگلادن کافی ہنگامہ خیز طلوع ہوا۔ صبح وہ معمول کے مطابق اٹھا۔ ناشتہ کیا۔ ناشتہ کے بعد اس نے حوالدار سے فون لے کر غازی کو کال ملائی۔

کچھ دیر اس سے بات چیت کی۔ منت کا حال پوچھا۔ اس کا خیال رکھنے کی تاکید کر کے اس نے انکل کو کال ملائی۔ وہ دو گھنٹوں بعد آنے کا کہہ رہے تھے۔ شکریہ ادا کر کے اس نے موبائل واپس کیا۔

حوالدار کچھ دیر بعد دوبارہ چائے لے کر آیا۔ اس نے شکریہ کہتے ہوئے کپ تھام لیا۔

بھاپ اڑاتی چائے پیتے ہوئے وہ مسلسل کچھ سوچ رہا تھا۔ کون ہو سکتا تھا جس نے اس کی دشمنی میں جج کو خرید لیا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دو گھنٹوں سے پہلے ہی زمان انکل آتے دکھائی دیے۔ ان کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ حوالدار نے مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جلدی سے سیل کا تالا کھولا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے بغور انکل کا ستا ہوا چہرہ دیکھا۔ اس نے ان کو گدے پہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے فائل کی جانب دیکھا۔

یہ کیا ہے انکل اور خیریت ہے آپ پریشان لگ رہے ہیں۔ ویسے جس طرح کے حالات چل رہے ہیں پریشان ہونا فرض بنتا ہے۔

شگفتگی سے کہتے ہوئے وہ بھی ان کے برابر میں نیم دراز ہوتے ہوئے کہنی سر کے نیچے ٹکا گیا۔

کورٹ کے آڈر ز ہیں یہ۔ وہ حج کافی پھرتیاں دکھاتا پھر رہا ہے۔ انکل نے فائل اپنے پاس پھینکتے ہوئے بے زاری سے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو کیا اس بات کی وجہ سے پریشان ہیں؟ منہاس نے دوسرے ہاتھ سے فائل کے اندر رکھے کاغذ نکالے۔ وہ جانتا تھا اصل وجہ یہ نہیں ہے وہ کسی اور وجہ سے پریشانی میں ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

را سے کچھ آفرز آئی ہیں۔ انہوں نے سراٹھاتے ہوئے گوگو کی کیفیت میں کہا۔ وہ بہت ضبط سے یہ بات اس سے کرنے آئے تھے۔

کیسی آفرز؟ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ تشویش سے بھنویں اکھٹی ہوئیں۔ اسے خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہونے لگی۔

انگل نے کچھ کہنے کے لیے مناسب الفاظ جوڑے۔ منہاس چپ چاپ ان کو دیکھتا رہا۔ وہ کشمکش کا شکار لگ رہے تھے۔



انگل آپ کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

www.kitabnagri.com

رانے پیشکش کی ہے کہ اگر تمہاری پھانسی ہونے دی جائے تو وہ ہمارے سوقیدی رہا کر دے گی۔ انگل نے رک رک کر بات مکمل کی تھی۔ وہ پلکیں جھپکنا بھول گیا۔ حیرانی کے مارے منہ کھل گیا۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب آپ سب لوگ یقیناً یہ چاہتے ہوں گے کہ آپ کے سوتیلوں کی زندگی کے لیے ایک منہاس عالم کو تختہ دار پہ لٹکا کر اس اپنی زندگی کا چراغ گل کر دے۔

اس نے بے حد تلخی اور درشتی سے سوال کیا تھا۔ انکل نے سر جھکا لیا گویا ان کے پاس اس کی بات کا کوئی جواب نہیں تھا اور وہ یہی کہنے آئے تھے۔

بہت اچھے یعنی اک بار پھر سے منہاس عالم ہی قربانی دے گا وہ بھی اپنی جان کی۔ اس نے دکھ سے کہتے ہوئے رخ موڑ لیا۔



www.kitabnagri.com

میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے

میں ویسے بھی مارا جاؤں گا

Posted On Kitab Nagri

پھانسی گھاٹ پہ سب کچھ تیار تھا۔ میڈیا اور کافی لوگ دیکھنے آئے ہوئے تھے۔ آخر کار بقول لوگوں کے برائی کا انجام برا ہونے جارہا تھا۔ سو قیدیوں کے بدلے اک جان کیا معنی رکھتی ہے۔ جانے کتنی جانیں اب تک لٹ چکی ہیں آج اک اور سہی۔ دو لوگ منہاس عالم کو بازوؤں سے پکڑ کر پھانسی گھاٹ کے چبوترے تک لائے۔ اس کے تاثرات عجیب ہو رہے تھے۔ چہرے پہ سختی چھائی ہوئی تھی۔ حاضرین کا مجمع کافی دور تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے سیٹج پہ کوئی زبردست شو ہونے جارہا ہے۔ شائقین وہی لوگ تھے جو اس کو تختہ دار پہ لٹکانا چاہتے تھے۔ یہ سین اس وقت کی جگہ براہ راست دیکھا جارہا تھا۔ پچاس قیدی ایڈوانس میں پاکستان کے حوالے کر دیے گئے تھے جبکہ باقی پچاس اس کی پھانسی کے بعد بھیجے جانے تھے۔

اس کے ہاتھ باندھے گئے۔ چہرے اور گردن پہ سیاہ کپڑا ڈالا گیا۔ سینکڑوں دلوں کی دھڑکن تھمی۔ گلے میں رسی ڈالی گئی۔ فشار خون بلند ہونے لگے۔ رگیں تن گئیں۔ جلاد آگے بڑھا اور ایک جھٹکے سے لیور کھینچا۔ پاؤں تلے سے زمین سرکنا تو محاورہ ہے۔ پاؤں تلے سے زندگی نکلنا کسے کہتے ہیں یہ تختہ دار پہ لٹکائے جانے والوں کو دیکھ کر پتا چلتا ہے۔ ایک جھٹکے سے تختہ کھینچا گیا اور کچھ دیر پہلے متحرک وجود اب ساکت ہوا میں جھول رہا تھا۔ سب کے بدلے انتقام منہاس عالم کی موت کے ساتھ پورے ہو گئے۔

حاکم شہر بتا۔۔!!

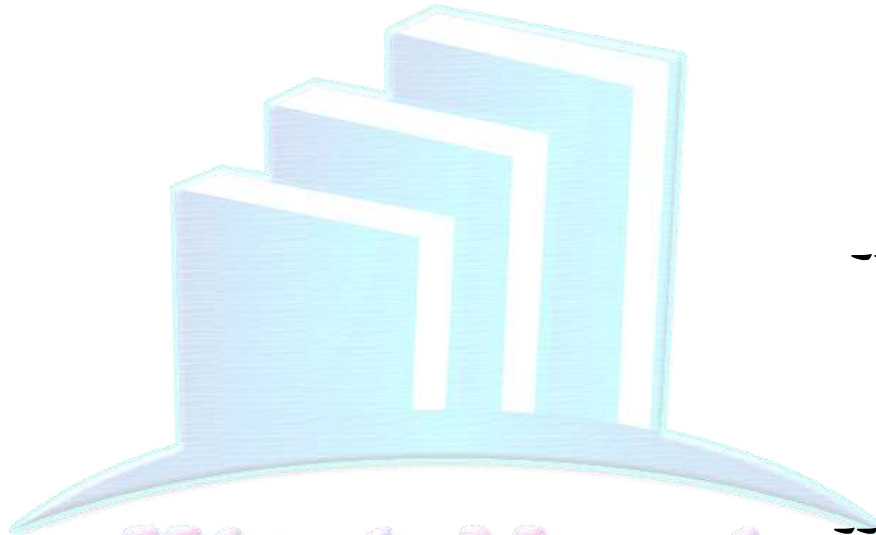
Posted On Kitab Nagri

وقت کے شکنجوں نے

خواہشوں کے پھولوں کو

نوج نوج توڑا ہے۔۔

کیا یہ ظلم تھوڑا ہے۔۔؟



درد کے جزیروں نے۔۔

آرزو کے جیون کو

مقبروں میں ڈھالا ہے۔۔

ظلمتوں کے ڈیرے ہیں

لوگ سب لٹیرے ہیں۔۔

موت روٹھ بیٹھی ہے

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ذات ریزہ ریزہ ہے

تار تار دامن ہے

درود درو جیون ہے

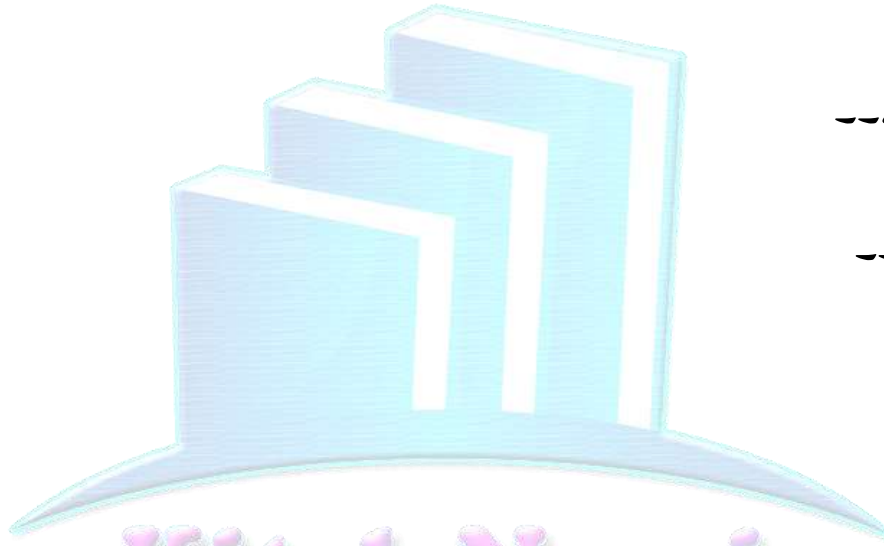
شبہنی سی پلکیں ہیں

قرب ہے نہ دوری ہے۔۔

زندگی ادھوری ہے۔۔۔

اب یقین آیا کہ۔۔!!

موت بھی ضروری ہے۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لاہور بادشاہی مسجد کے ہال میں اس وقت سب مرڈا کھٹے تھے۔ آج غازی اور عزہ کے نکاح کی تقریب تھی۔ غازی نے بجھے دل سے تیاری کی۔ اس نے کتنی کوشش کی تھی کہ اس کی شادی میں اس کا بھائی شریک ہو مگر قسمت کو جو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ منہاس کے بغیر اپنے نکاح کی تقریب اسے خالی اور ویران لگ رہی تھی۔ زمان انکل اس کی کیفیات سمجھ گئے تھے۔ اسے گلے لگا کر تسلی دی۔۔

منت اپنی دو ماہ کی بیٹی کو سنبھالے عزہ کے پاس ہی بیٹھی تھی۔ شاید ابھی ان کی شادی میں کچھ اور تاخیر ہو جاتی مگر عزہ کی امی کی خراب طبیعت کے پیش نظر انہیں یہ فیصلہ لینا پڑا۔ منہاس کے جانے کے تین ماہ بعد آج سب نے منت کے چہرے پہ مسکراہٹ دیکھی تھی۔ سادہ سی تقریب تھی جس میں سوائے قریبی عزیزوں اور دوستوں کے کوئی اور شامل نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ نے بوسکی رنگ کی گھیردار کام والی میکسی کے ساتھ ہم رنگ ڈوپٹہ سر پہ جمایا ہوا تھا۔ ماتھے پہ جھومر اور کانوں میں آویزے لٹکائے ہوئے تھے۔ نکاح کی مناسبت سے ہلکے پھلکے میک اپ اور جیولری میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

اس کا اور غازی کا مشترکہ فیصلہ تھا کہ وہ کوئی بہت بڑا فنکشن نہیں رکھیں گے۔ سادگی سے نکاح کریں گے۔

مولوی صاحب آئے تو منت نے سرخ رنگ کی اوڑھنی سے عزہ کے چہرے پہ گھونگھٹ نکال دیا۔ نکاح کے بعد مبارک سلامت کا شوراٹھا۔ مرد حضرات تو مسجد میں ہی تھے۔ وہ سب جمعے کی نماز ادا کر کے واپس آنے والے تھے۔ غازی نے اسے فون کر کے نکاح کی مبارک باد دی تھی پھر فون بند کر کے وہ بھی وضو کرنے چل دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منت میری دو چار تصویریں بنانا جلدی سے۔ پھر میں نے نماز پڑھنی ہے۔ وہ چاہتی تھی وضو کرنے سے پہلے کچھ تصویریں غازی کو دکھانے کے لیے کھینچوانا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نماز ادا کر کے اس نے دوبارہ میک اپ کیا اور جیولری بیگ میں رکھی۔ رخصتی کے بعد اس کا اور غازی کا یہاں سے کہیں اور جانے کا ارادہ تھا۔

کچھ دیر بعد مہمان چلے گئے تو منت اس کے کمرے میں آئی۔

عزہ عبایا وغیرہ پہن لو۔ رخصتی کا وقت آگیا ہے۔ غازی بھائی باہر تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

وہ عبایا پہن کر اور نقاب کر کے اس کے ساتھ باہر چلی آئی۔ اس نے نکاح سے پہلے اسے نہیں دیکھا تھا ابھی دیکھ رہی تھی۔ سفید کلف لگے شلوار قیض میں وہ آج الگ ہی روپ میں تھا۔ گلے میں کالے رنگ کی چادر اور پیروں میں پشوری چپل تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

غازی اور وہابی سے رخصت لے کر اور سب سے مل کر گاڑی میں آ بیٹھے۔

تم بہت اچھے لگ رہے ہو۔ نکاح کا روپ آیا ہے یا کوئی اور بات ہے؟

Posted On Kitab Nagri

عزہ نے ہی شوخی سے کہتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

نظر نہ لگا دینا ماشاء اللہ کہو۔ غازی نے اس کے سراپے پہ نظر ڈالتے ہوئے مصنوعی تفاخر سے کہا۔ اسے مایوسی ہوئی۔ عزہ کی صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں۔

ماشاء اللہ غازی صاحب۔۔ عزہ کی ہنسی گاڑی میں گونجی۔ وہ اب آگے جھک کر اس کی بلائیں لے رہی تھی۔

یہ انصاف نہیں ہے۔ میں نے تو ابھی تک تمہیں دیکھا ہی نہیں۔ میرا خیال ہے ہم گھر چلتے ہیں۔ غازی نے بے چینی سے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم نے کیا آج انوکھا دیکھنا ہے مجھے۔ ایسے کہہ رہے ہو جیسے پہلے کبھی دیکھا نہیں ہے۔ عزہ نے پرس کھولتے ہوئے موبائل نکالا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

نہیں آج دیکھنا تھا تم بیوی بن کر کیسی لگ رہی ہو گی؟ میرا خیال ہے سارے پلانز کینسل کر کے گھر جانا چاہیے۔ اس نے حتمی لہجے میں کہتے ہوئے گاڑی کا رخ بدلنا چاہا۔

ارے یار کیا ہو گیا ہے۔ یہ لوفال کے لیے تصویر دیکھ لو۔ اب میں نقاب اتار کر تو تمہیں درشن کروانے سے رہی۔ وہ اس کے اتاؤ لے پن پہ حیران ہو رہی تھی۔ غازی نے موبائل واپس کر دیا۔

نہیں مجھے اصلی والی عزہ دیکھنی ہے۔ کوئی بات نہیں شام کو واپسی ہی ہے گھر۔۔ جہاں اتنا انتظار کیا وہاں تھوڑا اور سہی۔



اس نے مسکراتے ہوئے گاڑی کا رخ پھر سے اپنی منزل کی طرف موڑ دیا۔

راستے میں مارکیٹ سے انہوں نے کافی تحائف لیے۔۔ کچھ کھانے پینے کی چیزیں بھی ساتھ لیں اور دوبارہ سفر شروع ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

آدھے گھنٹے بعد وہ ایک بلند و بالا عمارت کے سامنے کھڑے تھے۔ جس پر بڑے بڑے الفاظ میں orphanage (یتیم خانہ) لکھا تھا۔

وہ ہاتھوں میں وہ چیزیں اٹھائے اندر چلے آئے۔

آج کے دن کی خوشی وہ یہاں آکر منانا چاہتے تھے۔ کھانے کی دیگ کا آڈر وہ پہلے ہی دے چکا تھا۔ بچوں میں تحائف تقسیم کرتے ہوئے ان کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے ان دونوں کو بالکل احساس نہیں ہوا کہ وہ کسی اجنبی جگہ پہ ہیں۔

اگلے دن کا ولیمہ بھی انہوں نے یہیں رکھا تھا۔ انچارج کے شکریہ ادا کرنے پہ وہ بہت شرمندہ ہوئے۔

Kitab Nagri

یہ بس ہمارے دل کی عارضی سی خوشی ہے۔ اصل خوشی تب ہوگی جب ہم ان بچوں کے لیے کچھ کر سکیں۔ اور ہمارا خواب ہے کہ ہم واقعی میں ان یتیم بچوں کے ماں باپ بن کر ان کو پالیں۔

غازی نے دکھ سے آس پاس بھاگتے دوڑتے زندگی سے بھرپور مگر یتیم بچوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ یتیم لفظ نہیں ہے اک چوٹ ہے جو ایسے اداروں میں بچوں کو دیکھ کر دل پہ لگتی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

سارا دن وہاں گزار کر وہ رات کو گھر واپسی کے لیے روانہ ہوئے۔

غازی میں نے سوچا ہے کہ مجھے ابو کی جو پر اپنی ملی ہے اس سے میں کچھ کروں۔ راستے میں عزہ نے پر سوچ انداز میں اپنا ارادہ ظاہر کیا۔

ہاں کیوں نہیں۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ ہم دونوں مل کر اس مشن کو لے کر آگے چلیں۔ ہم اک فاؤنڈیشن بنائیں گے اور بے سہارا بچوں کو سہارا دیں گے۔ میں نے ویسے کافی دیر پہلے سے ہی اس پہ کام شروع کر رکھا ہے۔ اب تو بس پیپر ورک رہ گیا ہے۔ بلڈنگ تو میں نے خرید رکھی ہے۔

غازی نے موڑ کاٹتے ہوئے تفصیلات سے آگاہ کیا۔ وہ کافی عرصے سے اس کام کو اکیلا لے کر چل رہا تھا اب عزہ کا ساتھ پا کر وہ خوش ہوا تھا کہ وہ بھی اس کے جیسے ہی خیالات رکھتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

پانچ سال بعد۔۔۔۔

بلند عمارتوں کا شہر۔۔۔ دی الفاور لڈ سٹی۔۔۔ کینیڈا کا سب سے بڑا شہر اور معاشی مرکز۔۔۔ ٹورنٹو۔۔

یہ نیشنل میرا تھن ریس کا میدان تھا جہاں اس وقت سینکڑوں شائقین بیٹھے آنے والے لمحات کا انتظار کر رہے تھے۔ موسم بہت خوشگوار تھا۔ کچھ ہی دیر میں مقابلے میں حصہ لینے والے سب بچے میدان میں آگئے اور اپنی اپنی لائن میں تیار اور مستعد کھڑے ہو گئے۔

یہ ریس دس سے بارہ سال کے بچوں کے درمیان منعقد کی گئی تھی۔ چند منٹوں بعد جھنڈا لہرایا گیا اور سیٹی بجائی گئی۔ تمام بچوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ شائقین کے حصے میں پانچویں قطار میں چھٹی سیٹ پہ بیٹھی اک پانچ سالہ بچی اچھل اچھل کر اپنے بھائی کے نام کے نعرے لگا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

Hey bro come on come on...run fast....you can do it..run
....fast

اس نے گھٹنوں تک آتی گلابی رنگ کی فراک کے ساتھ سفید ٹائٹس پہنا تھا۔ گہرے بھورے بالوں کے ساتھ سرخ و سفید رنگت کی حامل وہ ایک خوبصورت بچی تھی۔ لوگ اس کے یوں چلانے پر اسے مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے۔



اس کے بالکل ساتھ بیٹھی اس کی ماں نے ٹھوکا دے کر اسے نیچے بٹھایا۔

مریم بیٹھ جاؤ۔

www.kitabnagri.com Its marry not maryam mom

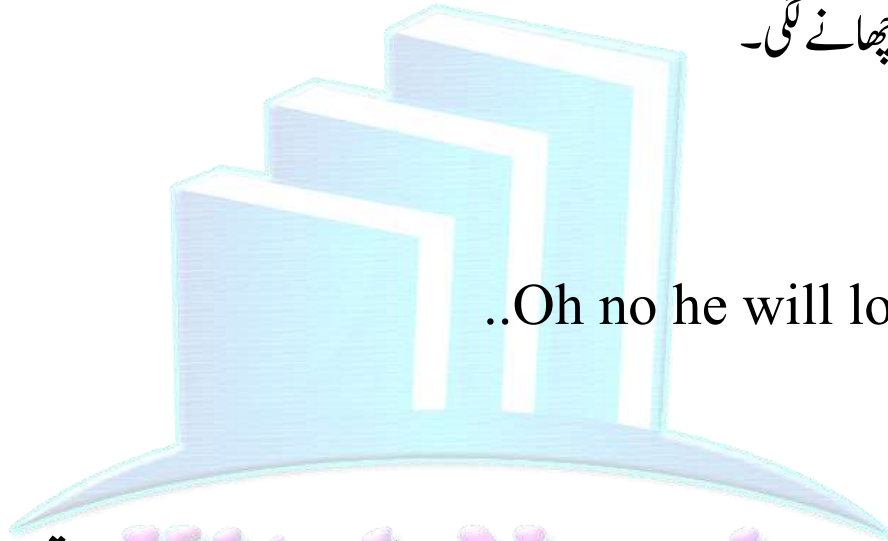
ہمیشہ کی طرح اس نے منہ پھلا کر اپنی ماں کی تصحیح کی اور دوبارہ سے اپنے مشغلے میں مصروف ہو گئی۔

....Bro...Run fast

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ ہلا ہلا کر اور حلق پھاڑ کر وہ میدان میں بھاگتے اپنے بھائی کو حوصلہ دے رہی تھی جو مسلسل دوسرے نمبر پہ جا رہا تھا۔

تھوڑی ہی ریس بچی تھی اور ابھی تک اس کا بھائی اپنے سے آگے والے کو کراس نہیں کر پایا تھا۔ مریم کی بھوری آنکھوں میں تشویش چھانے لگی۔



..Oh no he will loose the race

اس نے پریشانی سے ماتھے کو مسلتے ہوئے کہا۔ اس کی ماں البتہ سکون سے ریس دیکھ رہی تھی۔ بچی البتہ بار بار گردن نفی میں جھٹک کر خود کو یقین دلارہی تھی کہ اس کا بھائی جیت جائے گا۔

اختتام قریب آگیا۔ شائقین میں بے چینی کی لہر دوڑی۔ دوسرے نمبر والے لڑکا ابھی تک پیچھے ہی تھا۔ فٹنگ لائن تھوڑی ہی دور تھی۔ اچانک ہی اس نے بھرپور طاقت سے بھاگنا شروع کر دیا۔ یہ غیر متوقع تھا۔ سب کو پہلے

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

والے کی جیت واضح نظر آرہی تھی لیکن عین موقع پہ بازی پلٹ گئی تھی۔ اگلے تیس سیکنڈز میں وہ ایسی پھرتی سے بھاگا کہ سب حیران ہی ہوتے رہ گئے اور اس بچے نے دوڑ جیت لی۔

Waoooo.thats un believable..he amazed me ..how did he do
..this

مریم نے پہلے کھڑے ہوتے ہوئے خوشی سے نعرہ لگایا پھر حیرانی سے ماں کی جانب دیکھتی ہوئی بولی۔

میں جانتی تھی وہ جیت جائے گا۔ آخر بیٹا کس کا ہے۔ اس کی ماں کے لہجے میں تفاخر تھا۔ بیٹی کے برعکس اس نے اردو میں کہا تھا۔
www.kitabnagri.com

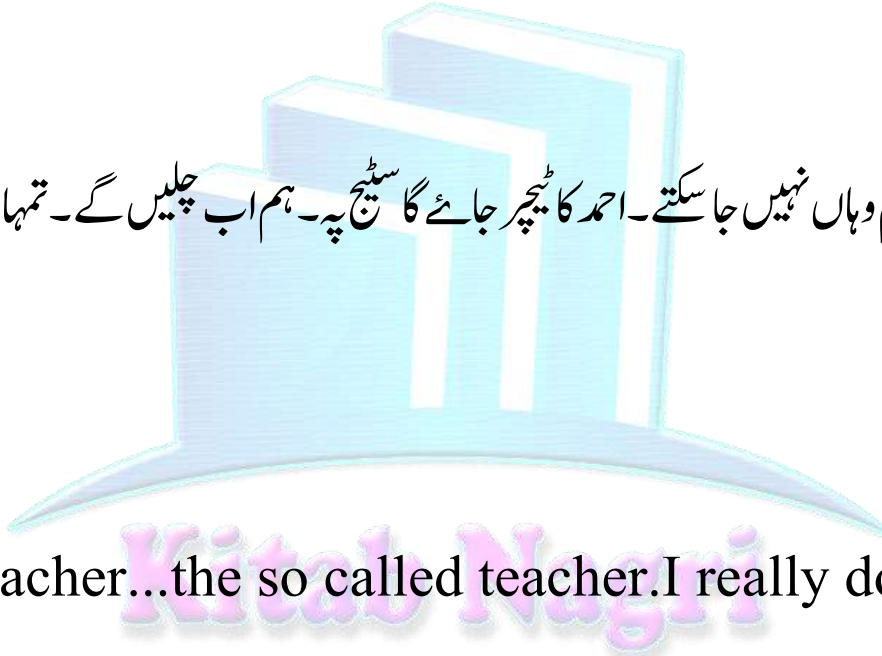
لمبی سی سکرٹ پہنے اور سر پہ حجاب لیے وہ ایک جاذب نظر اور پرکشش خاتون تھی۔ اپنی بیٹی مریم کا ہاتھ تھام کر وہ جانے کواٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

..Mom this is not fair..we should go on stage

مریم نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ ماں نے اسے گھوری سے نوازا۔ سٹیج پہ اب پوزیشن لینے والے بچوں کو بلایا جا رہا تھا اور ان کے ماں باپ سٹیج کے ایک جانب کھڑے ہو گئے تھے۔

وہاں کیمرے ہیں۔ ہم وہاں نہیں جاسکتے۔ احمد کا ٹیچر جائے گا سٹیج پہ۔ ہم اب چلیں گے۔ تمہاری کلاس کا وقت ہو رہا ہے۔



.Hmm.teacher...the so called teacher.I really don't like him

اس نے نخوت سے کہا اور سر جھٹکتے ہوئے ماں کے ہمراہ قدم بڑھائے۔

وہ جانتی تھی کہ وہ احمد کا اصل ٹیچر نہیں ہے۔

مریم بری بات ہے۔ ایسے نہیں کہتے۔۔ اس کی ماں نے تنبیہ کرتے ہوئے پھر سے اپنی بات اردو میں ہی کی۔

Posted On Kitab Nagri

مریم کو انگلش سکھانا مجبوری تھی تاہم اسے اردو بھی آتی تھی لیکن یہ الگ بات تھی کہ وہ انگریزوں میں رہ رہ کر خود کو بھی انگریز سمجھنے لگ گئی تھی۔ سفید رنگت اور خوبصورت نقوش اس نے اپنے باپ سے چرائے تھے۔ اچھے خوبصورت ماحول نے بھی اس کی پرورش پہ خاصہ اثر ڈالا تھا۔ گھر میں وہ اردو بولتی تھی مگر جب کہیں وہ باہر نکلتی اس کی یہی کوشش ہوتی تھی کہ انگلش ہی بولے۔

دس سالہ احمد اب اپنی ٹرائی وصول کر رہا تھا۔ اس سے اب وہ سوال کیا جا رہا تھا جو سبھی لوگوں کے ذہنوں میں تھا۔

ریس کے شروع میں ہی آپ پیچھے تھے جب کے اچانک آخری لمحوں میں آپ آگئے کیسے؟

شان مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ کو کیمرے نے فوکس کیا۔ وہ اب کیمرے میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

میرے ٹیچر کا کہنا ہے کہ جب آپ مقابلے میں ہوں تو اپنے مخالف کو آخری وقت تک یہی سمجھنے دیں کہ وہ آپ سے چار قدم آگے ہے پھر عین موقع پہ بھرپور طاقت سے بازی پلٹ دیں۔ میں نے یہی کیا۔ میں شروع سے ہی تیز بھاگ سکتا تھا مگر میں نہیں بھاگا کیونکہ میں اپنے ٹیچر کی بات پہ عمل کر رہا تھا۔

اس چھوٹے سے بچے کی ایسی بات پہ تالیاں بجی تھیں۔ کی نظروں میں ستائش ابھری تھی۔ اس نے واقعی میں بہت ہوشیاری کا مظاہرہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے ٹیچر کے لبوں پہ اس کی بات سن کر پراسرار مسکراہٹ پھیلی تھی۔

کینیڈا کے جنوبی حصے میں واقع ہونے کی وجہ سے ٹورانٹو کا موسم معتدل نوعیت کا ہے۔ ٹورانٹو کی گرمیاں گرم اور نم جبکہ سردیاں سرد تر ہوتی ہیں۔ شہر میں چار الگ الگ نوعیت کے موسم پائے جاتے ہیں اور روزمرہ کا درجہ حرارت سردیوں میں بالخصوص کافی فرق ہو سکتا ہے۔ شہری آبادی اور آبی ذخیرے کے نزدیک ہونے کی وجہ سے ٹورانٹو میں دن اور رات کے درجہ حرارت میں کافی تغیر دیکھنے کو ملتا ہے۔ گنجان آباد علاقوں میں رات کا درجہ حرارت سردیوں میں بھی نسبتاً کم سرد رہتا ہے۔ تاہم بہار اور اوائل گرما میں سہ پہر کا وقت کافی خنک بھی ہو سکتا ہے جس کی وجہ جھیل سے آنے والی ہوائیں ہیں۔ تاہم بڑی جھیل کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے بر فباری، دھند اور بہار اور خزاں کا موسم تاخیر سے بھی آ سکتا ہے۔

ٹورانٹو میں موسم سرما میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت کچھ وقت کے لیے منفی 10 ڈگری سے نیچے رہ سکتا ہے جو ہوا کی رفتار کی وجہ سے زیادہ سرد محسوس ہوتا ہے۔ اگر اس صورت حال میں بر فباری یا بارش بھی شامل ہو جائے تو روزمرہ کی زندگی کے کام کا ج رک جاتے ہیں اور ٹرینوں، بسوں اور ہوائی ٹریفک میں خلل واقع ہوتا ہے۔ نومبر

Posted On Kitab Nagri

سے وسط اپریل تک ہونے والی بر فباری زمین پر جمع ہو جاتی ہے۔ تاہم سردیوں میں اکثر درجہ حرارت کچھ وقت کے لیے 5 سے 12 ڈگری تک بھی چلا جاتا ہے جس سے برف پگھل جاتی ہے اور موسم خوشگوار ہو جاتا ہے۔
ٹورنٹو میں گرمیوں کا موسم نم رہتا ہے۔ عموماً درجہ حرارت 23 سے 31 ڈگری تک رہتا ہے اور دن کے وقت درجہ حرارت 35 ڈگری تک بھی پہنچ سکتا ہے جو ناخوشگوار بن جاتا ہے۔ بہار اور خزاں موسم کی تبدیلی کو ظاہر کرتے ہیں۔

آج کل موسم نہ تو بہت زیادہ گرم تھا اور نہ بہت زیادہ سرد۔۔۔ وہ مریم کا ہاتھ پکڑے مسلم کمیونٹی میں بنے اپنے گھر کے سامنے آرکی۔ یہ اصل میں مسلم فیملیز کا بنایا گیا ایک چھوٹا سا محلہ تھا جہاں سب لوگ ہی مسلمان تھے۔
مسیحی مذہب یہاں کا سب سے بڑا مذہب ہے۔ دوسرے نمبر پر اسلام، پھر ہندو مت، یہودیت، بدھ مت، سکھ مت اور دیگر مشرقی مذاہب بھی موجود ہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پرس سے چابی نکالتے ہوئے اس نے اپنے پیچھے آواز سنی۔

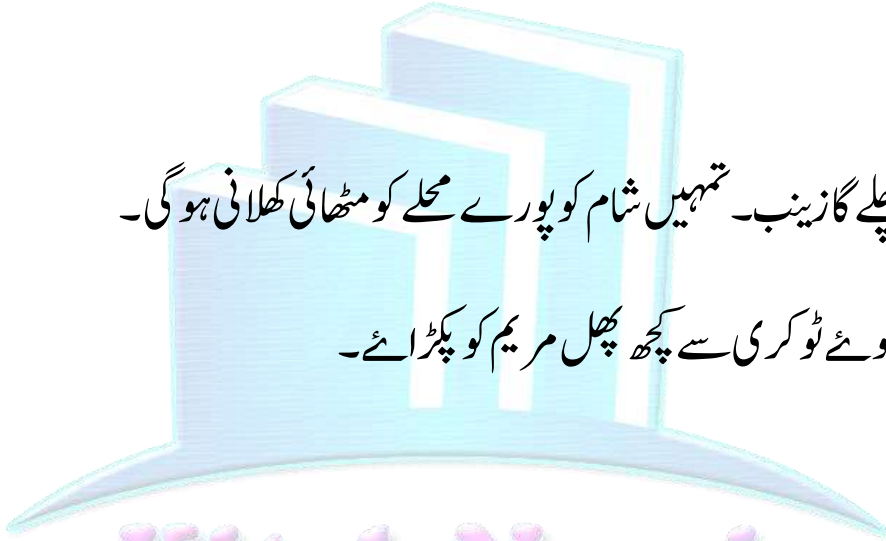
مبارک ہو زینب۔ سنا ہے تمہارا بیٹا احمد میرا تھن ریس میں فرسٹ آیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا تو مسز قدوسی ہاتھ میں پھلوں کی ٹوکری تھامے اس سے مخاطب تھیں۔ وہ مسکرا دی۔

بہت شکریہ مسز قدوسی۔ اس نے چابی تالے میں لگاتے ہوئے خوشدلی دکھائی۔

شکریہ سے کام نہیں چلے گا زینب۔ تمہیں شام کو پورے محلے کو مٹھائی کھلانی ہوگی۔
مسز قدوسی نے کہتے ہوئے ٹوکری سے کچھ پھل مریم کو پکڑائے۔



جی جی ضرور۔۔ کیوں نہیں۔ وہ مریم کا ہاتھ پکڑ کر اندر داخل ہوئی۔ بڑے سے لان سے گزر کر داخلی دروازے کی دہلیز پہ جوتے اتارے اور ساتھ ہی ایک جانب پڑے ریک میں رکھے۔ مریم نے بھی تقلید کی۔ دروازے سے آگے دبیز قالین بچھایا گیا تھا اسی لیے ننگے پاؤں ہی گھر میں داخل ہوا جاتا تھا۔ یہ عادت اور روایت اس نے ترکی سے لی تھی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

احمد کے گھر آنے تک وہ کچھ اچھا بنانا چاہتی تھی اس لیے کچن میں آگئی۔

مریم اپنے پزل سولو کرو جلدی۔ اس نے وہیں سے ہانک لگائی۔

...Mom i want some rest at this time

مریم نے بیڈ پہ لیٹتے ہوئے جوابی ہانک لگائی۔ اتنے میں دروازے کی گھنٹی بجی۔

کرلوریسٹ۔ آگئے ہیں تمہارے انسٹرکٹر۔۔ اب پوچھیں گے تمہیں کہ پزل سولو نہیں کیے تو کیا جواب دو گی۔ اس نے فریج سے گوشت نکالتے ہوئے بلند آواز سے کہا۔

مریم جنجھلاتے ہوئے اٹھ بیٹھی جب کہ وہ اب دروازہ کھولنے جارہی تھی۔

www.kitabnagri.com

مسکراتے ہوئے اس نے آنے والے کا خیر مقدم کیا۔

آئیے آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا۔ آپ کی لاڈلی سٹوڈنٹ نے کام نہیں کیا اور اس وقت وہ منہ پھلا کر بیٹھی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آنے والے نے جوتے اتارے۔ مفلر اتار کر کھونٹی پہ لٹکایا اور اس کی معیت میں اندر قدم بڑھائے۔ وہ اسے کمرے میں جانے کا اشارہ کرتی اب کچن میں جا چکی تھی۔ اس کا ارادہ میکرونی اور سینڈوچ بنانے کا تھا۔ احمد کو یہ دونوں چیزیں بہت پسند تھیں اسی لیے وہ چاہر ہی تھی کہ اس کے آنے سے پہلے سب کچھ بن جائے۔

مریم تم نے پزلز سولو کیوں نہیں کیے؟ کرخت لہجے میں کیا گیا سوال۔

میرا موڈ نہیں تھا۔ اکتائے ہوئے لہجے میں جواب۔

اوکے تو پھر سزا کے لیے تیار ہو جاؤ۔ آج تمہیں سزا ملے گی تاکہ آئندہ تم اپنا کام نہ چھوڑو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

واٹ؟ سزا؟ مریم تحیر سے چلائی۔ اسے آج تک سزا نہیں ملی تھی اور یہ اس کے لیے بڑی حیرت کی بات تھی۔

یس۔ سامنے والے نے سکون سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

نووے۔ میں ابھی کرتی ہوں پزل سولو۔ وہ جلدی سے الماری کی طرف بڑھی اور ایک بیگ باہر نکالا۔ اس بیگ سے کچھ نکال کر وہ بیڈ پہ لے کر آئی۔ یہ ایک نامکمل تصویر تھی جس کے مختلف حصے اس نے جوڑ کر پورے کرنے تھے۔ کچھ ریاضی کے سوال تھے جس کی اس کو مشقیں کروائی جاتی تھیں۔

وہ ذہین تھی اسی لیے اگلے دس پندرہ منٹوں میں وہ اپنا سارا کام کر چکی تھی۔ مکمل کرنے کے بعد وہ ایک مینار کی تصویر لگ رہی تھی۔ مریم کو یاد آیا کچھ روز پہلے اس نے اپنی ماں کے لیپ ٹاپ پہ بھی یہی تصویر دیکھی تھی۔

یہ کیا ہے؟ مریم نے مینار پہ انگلی رکھتے ہوئے معصومیت سے پوچھا۔

اک ٹاور ہے مریم۔۔ سامنے والے نے آہستگی سے بتایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ٹاور جیسے سی این ٹاور؟ اس نے ٹورنٹو کے مشہور ٹاور کا نام لیا جہاں وہ اکثر جاتے رہتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ٹورنٹو کے افق پر سب سے اہم عمارت سی این ٹاور ہے جو 553 میٹر سے زیادہ بلند ہے۔ برج خلیفہ کی تعمیر سے قبل یہ دنیا کی سب سے اونچی آزاد کھڑی عمارت تھی۔

ٹورنٹو کا سب سے اہم سیاحتی مرکز سی این ٹاور ہے۔ اس ٹاور کے خالقین کے لیے یہ بات خوشگوار حیرت کا سبب ہے کہ ان کے اندازوں کے برعکس تیس سال سے زیادہ عرصے تک یہ عمارت دنیا کی بلند ترین عمارت شمار ہوتی رہی ہے۔

لیکن یہ سی این ٹاور سے بہت چھوٹا ٹاور ہے۔ آئی ڈونٹ لائنک اٹ۔ مریم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسے مسترد کیا۔



لیو دس ٹاپک۔ پزل سولو ہوگئے اب میتھس کریں؟ وہ جانے پوچھ رہا تھا یا بتا رہا تھا۔ مریم نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

آج تو رہنے دیں۔ آج بھائی نے ریس جیتی ہے اسی خوشی میں نہیں پڑھتے۔

وہ کسی صورت ریاضی کی مشقیں حل نہیں کرنا چاہتی تھی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

چلو ٹھیک ہے سائیکلنگ کرتے ہیں۔ کافی دن ہوگئے تمہارا ٹیسٹ نہیں لیا۔

وہ کھڑا ہوتا ہوا بولا اور ہاتھ بڑھایا۔ مریم نے اپنا ننھا ہاتھ اس کے ہاتھوں میں دیا تو اس نے ایک جھٹکے سے اسے گود میں اٹھالیا۔

ڈیو آر بیسٹ۔۔۔ مریم نے چٹا چٹا اس کے گالوں کو چوم لیا۔ اسے سائیکلنگ کرنا بہت پسند تھا۔

باپ بیٹی کمرے سے باہر آئے۔ وہ کچن میں مصروف تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مریم اپنی موم کو بتاؤ ہم باہر جا رہے ہیں۔ اس نے سرگوشی کی۔

..Mom we are going outside...will join you at lunch

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے مگر جلدی آئیے گا۔ لُچ سے پہلے آپ دونوں گھر پہ ہوں۔

اوکے باس۔ باپ بیٹی کی مشترکہ آواز گونجی۔ وہ مسکرا کر رہ گئی۔

مریم اور وہ اس کی چھوٹی سی سائیکل اور کچھ ضروری سامان والا بیگ لے کر باہر آگئے۔ تھوڑی ہی دیر میں مریم اپنی سائیکلنگ کے جوہر دکھانے لگی۔ کبھی وہ ایک ہاتھ چھوڑ دیتی تو کبھی دونوں۔

یہاں چوکوں اور پارکوں میں ہر جگہ عوام کی سہولت کے لیے آئس رنک بھی بنے ہوئے ہیں۔ جہاں لوگ آئس سکیٹنگ کر سکتے ہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھوڑی دیر بعد وہ تھک گئی تو باپ کے ساتھ آکر بیٹھ گئی جو اس کو خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے پانی کی بوتل اسے پکڑائی۔ پانی پی کر وہ اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

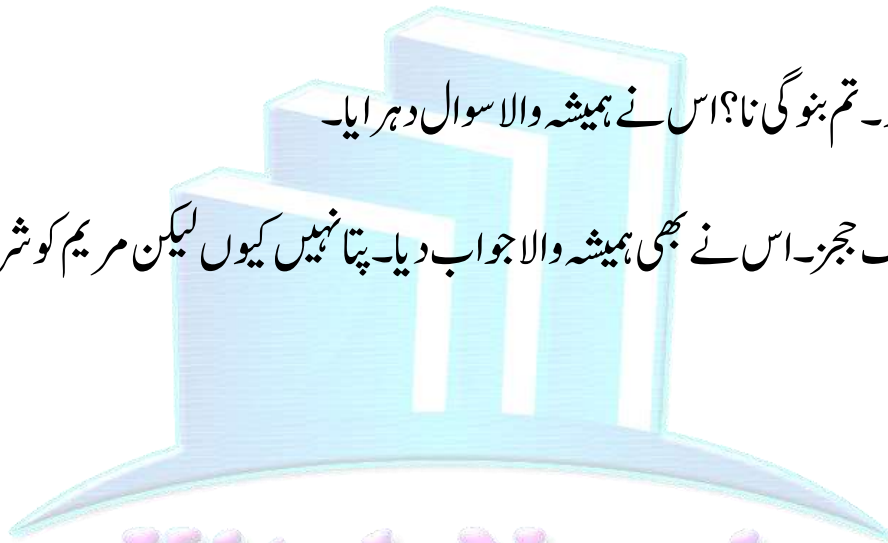
Posted On Kitab Nagri

مریم۔۔ اس نے مریم کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے ہولے سے پکارا۔

ہم۔۔ وہ آنکھیں بند کیے کیے ہی بولی۔

میں چاہتا ہوں تم جج بنو۔ تم بنو گی نا؟ اس نے ہمیشہ والا سوال دہرایا۔

نوڈیڈ۔ آئی ڈونٹ لائک ججز۔ اس نے بھی ہمیشہ والا جواب دیا۔ پتا نہیں کیوں لیکن مریم کو شروع سے ہی ججز اچھے نہیں لگتے تھے۔



تو پھر میری بیٹی کیا بنے گی؟ اس نے جھک کر مریم کے گال چومے۔

www.kitabnagri.com

پرائم منسٹر۔۔ مریم نے چہک کر اپنے ارادے سے آگاہ کیا۔

اچھا یہ خیال کہاں سے آیا آپ کو؟ اس نے حیرت سے سوال پوچھا۔

پتا نہیں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔ مریم نے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹائیں۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

کیا وہ گڈ لکنگ ہوتے ہیں اس لیے؟ اس نے اس کا ذہن جانچنا چاہا۔

نو۔۔ گڈ لکنگ تو آپ بھی ہیں۔ مریم نے فوراً نفی کی۔



نوڈیڈ۔۔

تو کیا اس لیے کہ وہ بڑی بڑی گاڑیوں میں گھومتے ہیں؟

تو کیا اس لیے کہ وہ ٹی وی پہ آتے ہیں؟

نووے۔۔ اس نے پھر سے سر کو نفی میں جنبش دی۔

Posted On Kitab Nagri

تو؟ وہ جیسے تھک گیا پوچھ پوچھ کر۔

ایک پوئیلی آئی لائک دی پاور آف پرائم منسٹر۔۔ ہماری ٹیچر نے بتایا تھا پورے کنٹری میں سب سے پاور فل پرائم منسٹر ہوتا ہے۔ وہی آڈرزد دیتا ہے۔ کسی کے انڈر نہیں ہوتا۔ سب اس کو فالو کرتے ہیں۔

مریم نے سوچتے ہوئے اپنی پسند کی توجیہ بیان کی۔ وہ ابھی پانچ سال کی تھی مگر ابھی سے اس کا مزاج ایسا تھا کہ ماں باپ کے علاوہ کسی دوسرے کے رعب میں نہیں آتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چلو اب کافی ریسٹ ہو گیا۔ نیکسٹ گیم کا ٹائم ہو گیا ہے۔ اس نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔ مریم منہ بسورتے ہوئے اٹھی۔ یہ روزانہ کا معمول تھا۔ سکول جانے سے پہلے اسے اور احمد کو سیر اور ورزش کروائی جاتی تھی۔ سکول سے آنے کے بعد جو وقت باقی بچے ٹیوشنز اور پڑھائی کو دیتے تھے ان کی ٹریننگ ہوتی تھی۔ دونوں بچے ذہین تھے سکول میں ہی سارا کام کر لیتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے لیے پارک میں آگیا۔ وہاں مختلف جھولے لگے ہوئے تھے۔ یہ مسلم کمیونٹی کی ہی چھوٹی سی پارک تھی جہاں والدین اپنے بچوں کو چھوٹی موٹی تفریح کے لیے لے آتے تھے۔

کیا میں یہاں جھولے لینے آئی ہوں؟ پوچھنے کے باوجود مریم کو یقین تھا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس کے باپ نے اس کی امیدوں کے عین مطابق جواب دیا۔

مریم ہم یہاں ٹریننگ کے لیے آئے ہیں۔ جھولے آپ بعد میں لے لینا۔

اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی۔ ایک جگہ لوہے کی اونچی سی راڈ سے کچھ بڑے بچے لٹک رہے تھے۔ وہ مریم کو لیے ادھر چلا آیا۔

www.kitabnagri.com

اس کو ہاتھوں میں اٹھا کر اوپر کیا۔ مریم سمجھ گئی اسے کیا کرنا ہے۔ گھر میں بھی اکثر وہ ایسے ہی کرتی تھی۔ اس نے اس راڈ پہ ہاتھ جمائے اور لٹک گئی۔

Posted On Kitab Nagri

کم آن مریم خود کو تھوڑا اوپر اٹھاؤ۔ وہ بالکل اس کے پیچھے کھڑا ہدایات دے رہا تھا۔ مریم نے آہستہ آہستہ خود کو تھوڑا اوپر کرنا شروع کیا۔

ارے حمزہ۔۔ پیچھے سے کسی کے آواز دینے پہ وہ پلٹا تو داؤد کھڑا تھا۔ وہ ان کے گھر سے پانچ بلاک آگے رہتا تھا۔ مشرق اور مغرب کا امتزاج۔۔۔ خود کو ڈیوڈ کہلانے والے داؤد کا تعلق ایران سے تھا۔

اوہائے داؤد۔ اس نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھائے۔

کیسے ہو حمزہ۔۔ داؤد نے خوشدلی سے پوچھا۔ وہ ٹھیک ہوں کہہ کر مریم کی طرف متوجہ ہوا۔

مریم خاموشی سے اپنے کام میں مصروف تھی۔ بار بار وہ خود کو اوپر اٹھاتی تھی مگر رڈ تک سر پہنچ جاتا تھا اس سے اوپر نہیں جایا جاتا تھا۔

مریم اپنا سارا ویٹ ہاتھوں پہ ڈالو اور آہستہ آہستہ خود کو اوپر اٹھاؤ۔ تم کر سکتی ہو۔ شاباش ہری اپ۔۔۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اس نے ایک بار اس کو کمر سے پکڑ کر اوپر کیا اور دوبارہ اسے لٹکنے کو چھوڑ دیا۔

حمزہ وہ ابھی چھوٹی بچی ہے۔ داؤد نے تاسف سے مریم کو دیکھا جو بار بار خود کو اوپر اٹھا رہی تھی۔

یہی چھوٹی بچی دو سال سے سکیٹنگ کے مقابلے جیت رہی ہے۔ پچھلے تین سال سے سائیکل ریس میں فرسٹ آ رہی ہے۔ اپنے سکول میں فٹ بال کی چیمپئن ہے۔ مجھ سے زیادہ تیز بھاگ لیتی ہے۔ اس کے لیے مشکل نہیں ہے کر لے گی۔ حمزہ نے پر سکون انداز میں جواب دیتے ہوئے مریم کو دیکھا۔ داؤد شانے اچکاتا ہوا چلا گیا۔



مریم ٹرائی اگین۔۔۔

ڈیڈ میرا سر اس راڈ سے اوپر نہیں جا رہا۔ وہ بے بسی سے بولی۔ اس نے اسے پکڑ کر نیچے اتارا۔ ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے پیار سے سمجھایا۔

Posted On Kitab Nagri

مریم کسی کو اپنے سر سے اونچا نہیں ہونے دیتے۔ ہمیں اپنا سر کسی بھی صورت نیچا نہیں ہونے دینا چاہیے۔ یہ ایک بے جان سی راڈ ہے۔ پاور اس کے اندر نہیں تمہارے اندر ہے۔ تو اس کا مطلب ہے تمہیں اپنی پاور اور زیادہ کرنی ہوگی تاکہ تم اس راڈ کے اوپر صرف سر ہی نہیں اپنی پوری باڈی کو اوپر اٹھا سکو۔۔ سمجھ آئی۔

یس ڈیڈ۔۔ آئی ول ٹرائی مائی بیسٹ۔۔ مریم نے جوش سے کہا۔

چلو شباش۔ اس نے دوبارہ کمر سے پکڑ کر اس کو اونچا کیا۔ مریم نے راڈ دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے تھام لی اور آہستہ آہستہ خود کو اوپر اٹھایا۔۔

Kitab Nagri

مریم تمہیں پتا ہے پرائم منسٹر کے پاس پاور کیوں ہوتی ہے؟ www.kitabnagri.com

کیوں ڈیڈ۔۔ مریم مصروف سے بولی۔ اس کا دھیان اب صرف اپنے کام پہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ کوئی اس کے سامنے سر نہیں اٹھاتا۔ ہر وہ شخص پاؤں فل ہے جو اپنا سر ہمیشہ اونچا رکھتا ہے۔ جھکتا نہیں ہے۔ خود کو اوپر اٹھاؤ اور یہ سمجھ لو کہ اس وقت تم میں بہت پاؤں ہے اتنی کہ تم اس راڈ سے اپنا سر اور جسم اوپر اٹھا کر اس کے اوپر کھڑی ہو سکتی ہو۔

ڈیڈ کیا ایسا پو سیبل ہے؟ مریم نے پوچھتے ہوئے تھوڑا سا اور زور لگایا۔ سر اب راڈ کے برابر پہنچ گیا تھا۔

بالکل پو سیبل ہے میری جان۔ بس تم مسلسل کوشش کرو گی تو سب ممکن ہے۔ اس نے مریم کی ہمت بندھائی۔ وہ اور زور سے کوشش کرنے لگی۔ سر تھوڑا سا اوپر ہوا تھا۔

Kitab Nagri

ویلڈن مریم۔۔ اس نے پرچوش ہو کر تالیاں بجائیں تھیں۔ ارد گرد لوگ اکٹھے ہونے لگے اور سب تالیاں بجانے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

مریم نے ہمت کی اور بھرپور طاقت سے اپنے بازوؤں کو اوپر اٹھایا۔ جسم آہستہ آہستہ اوپر اٹھنے لگا۔ حوصلے دیتی آوازیں اسے انرجی دے رہی تھیں۔ ایک آخری دفعہ اس نے جسم کو جھٹکادیا اور اوپر اٹھی۔ سر اوپر اٹھ گیا تھا۔ اس نے ٹاسک پورا کر لیا تھا۔ بے دم ہو کر اس نے ہاتھ چھوڑے اور باپ کی جھولی میں آگری۔

سب لوگ اس کے پاس آکر پیار کرنے لگے۔ اس نے خوشی سے مریم کو ہوا میں اچھال کر کچھ کیا۔

آریو پیسی ڈیڈ؟ مریم نے اسے خوش دیکھ کر تصدیق چاہی۔

آف کورس مائی لٹل ڈول۔ اس نے مریم کو گلے لگایا۔ اس کی بیٹی اس کا فخر تھی۔ اس نے اپنا نہیں اپنے باپ کا سر اونچا کیا تھا۔

www.kitabnagri.com

ڈیڈ گھر چلیں۔ موم ویٹ کر رہی ہوں گی۔ مریم کے یاد دلانے پہ اس کی نظر گھڑی پہ گی۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اوہ نو۔۔ تمہاری موم سے ڈانٹ پڑ جائے گی۔ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔

مصنوعی تشویش سے کہتے ہوئے سامان سمیٹا اور اسے گود میں اٹھائے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

پاکستان۔۔۔۔۔ لاہور۔۔۔۔۔

ہلکی پھلکی ہواؤں نے شہر کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ گرمیاں اگلے مہینے سے شروع ہونے والی تھیں۔ اس لیے ابھی موسم تھوڑا خوشگوار ہی تھا۔

وہ ابھی ابھی ایک کانفرنس سے واپس آئی تھی۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے موضوع پہ منعقد ہونے والی اس ورکشاپ میں ملک بھر سے لوگوں نے شرکت کی تھی۔ اس نے صدارت کی تھی اور لیکچر بھی دیا تھا اس کے علاوہ باقی سارے انتظامات کو بھی اسی نے دیکھا تھا تو اب وہ کافی تھک چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نہا کرتا زہدم ہوئی تو اپنے بیٹے کا خیال آیا۔ سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھاتے ہوئے امی کو کال ملائی۔ تین سالہ سبجان کو وہ انہی کے پاس چھوڑ کر گئی تھی۔

السلام علیکم امی۔۔ سبجان نے تنگ تو نہیں کیا؟ اس نے معمول کے مطابق سوال پوچھا۔

ارے نہیں میرا بچہ بہت اچھا اور سمجھدار ہے۔ وہ بھلا کیوں تنگ کرے گا۔ انہوں نے ہمیشہ کی طرح سبجان کی طرف داری کی۔ یہ الگ بات کہ وہ اتنا شرا رتی تھا کہ تنگ لفظ تو بہت چھوٹا اور کم پڑ جاتا تھا۔

کیا کر رہا ہے وہ ابھی؟ اس نے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آن کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ابھی ابھی سویا ہے۔ کھیل رہا تھا پہلے ردا کے ساتھ۔

اچھا چلیں اسے سونے دیں۔ جب اٹھ جائے تو کال کر دیجیے گا۔ میں لینے آ جاؤں گی۔

عزہ نے خدا حافظ کہتے ہوئے جلدی سے بات ختم کی۔ ٹی وی پہ چلتی خبر ہی کچھ ایسی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایلیٹ فورس کا سرچ آپریشن۔۔ ایس ایس پی برہان غازی کی سربراہی میں تشکیل دیے جانے والے اس آپریشن میں مختلف مقامات سے ڈاکوؤں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ کچھ ڈاکو اس آپریشن میں جان سے گئے ہیں جبکہ ایس ایس پی برہان غازی سمیت دو اہلکار بھی زخمی ہوئے ہیں۔

وہ گھبرا کر کھڑی ہوئی۔ جلدی سے موبائل اٹھا کر غازی کو کال ملائی۔ نمبر بند جا رہا تھا۔ اس نے رحمت کو کال ملائی۔

جی عذہ باجی خیریت ہے۔۔ ضرور کوئی کام ہو گا ورنہ آپ اور مجھے کال کریں ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔
وہ حسبِ عادت شروع ہو چکا تھا۔ عذہ نے کوفت سے اس کی بات سنی۔۔

غازی کیسا ہے؟ وہ چادر لیتے ہوئے تشویش سے پوچھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب غازی کیسا ہے؟ بہت پیارا ہے۔ ہینڈ سم ہے۔ رحمت نے بے پر کی ہانکی۔ عزہ نے بمشکل خود کو کچھ سخت کہنے سے باز رکھا۔

میرے پوچھنے کا مطلب ہے اس کا کیا حال ہے رحمت؟ وہ بیگ کندھے پہ ڈال کر بھاگتی ہوئی وہ گاڑی میں آکر بیٹھی۔ چوکیدار نے جلدی سے گیٹ کھولا۔

حال تو اس کا پہلے بہت اچھا تھا مگر جب سے اس نے آپ سے شادی کی ہے بہت برا حال ہو گیا ہے بے چارے کا۔ چہ چہ چہ۔۔ رحمت نے افسوس کرتے ہوئے غازی کے حال پہ تبصرہ کیا۔



رحمت میں تمہاری جان نکال دوں گی۔ انسان بن جاؤ۔ موبائل سپیکر پہ ڈال کر وہ گاڑی کو گیٹ سے باہر لائی۔

میں نے ابھی ابھی نیوز پہ دیکھا ہے کہ وہ زخمی ہوا ہے۔ مجھے معلوم ہے تم ابھی اس کے پاس ہی بیٹھے ہوئے ہو گے۔ مجھے بتاؤ وہ ٹھیک ہے نہ۔۔ اسے زیادہ تو نہیں لگی۔

اس کی آواز نم ہو گئی۔ دل میں طرح طرح کے وسوسے آرہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عزہ باجی بالکل ٹھیک ہے آپ کا بندہ۔ پریشانی والی بات نہیں ہے۔ معمولی سی چوٹ لگی ہے۔ رحمت نے بھرپور انداز میں اس کی تسلی کروائی تو اس کو تھوڑا سکون ملا۔

رحمت نے فون سائیڈ پہ رکھا تو غازی نے اسے گھورا۔

رحمت کیوں تنگ کرتے ہو میری بیچاری بیوی کو۔

وہ سامنے ہی بیٹھا ساری گفتگو سن رہا تھا۔ اس کا موبائل بند تھا۔ اس کا ارادہ بالکل بھی عزہ کو بتانے کا نہیں تھا مگر برا ہو میڈیا کا۔۔۔ سب کچھ نشر کر دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس وقت تو تم بیچارے لگ رہے ہو غازی بھائی۔ ابھی تمہاری بیوی آکر تم پہ چنچے گی۔ چلائے گی اور واللہ وہ لمحات قابل دید ہوں گے۔ پھر پتا چلے گا کون بیچارا ہے اور کون بیچاری۔ رحمت نے کچھ دیر بعد والی کاروائی کا نقشہ کھینچا۔

Posted On Kitab Nagri

موبائل رکھ کر وہ گاڑی کی رفتار بڑھا گئی تھی۔ اگلے بیس منٹ میں وہ اسپتال میں موجود تھی۔ کاؤنٹر سے غازی کے کمرے کا پوچھ کر وہ بھاگتی ہوئی ایمر جینسی شعبے کی طرف آئی۔

دوسرے کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئی۔ سامنے ہی وہ اور رحمت مزے سے چپس کھا رہے تھے۔ اس کے اندر اشتعال کی ایک لہر دوڑی۔ وہ کتنی پریشانی میں گھر سے یہاں تک کا فاصلہ طے کر کے آئی تھی اور وہ محترم مزے اڑا رہے تھے۔

اس نے قریب آتے ہی غصے سے ہاتھ مار کر چپس کا پیکٹ گرایا تھا۔
دونوں جو سر جھکائے بیٹھے تھے جان گئے کہ اب خیر نہیں۔

Kitab Nagri

مجھے اتنی فکر ہو رہی تھی تمہاری اور تم سے اتنا نہیں ہوا کہ خیریت کی اطلاع کر دو الٹا یہاں مزے ہو رہے ہیں۔ اس نے بیگ بیڈ پہ پٹختے ہوئے کہا جو نیم دراز غازی کی ٹانگوں پہ لگا تھا۔

سوری یار۔۔ موبائل کی بیٹری آف ہو گئی تھی۔ غازی نے منمنناہٹ کی۔ رحمت ہنسی دبا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تو رحمت سے فون لے کر کر دیتے۔ بلکہ میں نے جب اسے کال کی تو تمہیں مجھ سے بات کرنی چاہیے تھی لیکن تمہیں میرا احساس ہی نہیں ہے۔

عزہ کا پارہ کسی صورت کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ غازی نے آنکھوں ہی آنکھوں میں رحمت کو مدد کے لیے کہا۔

آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو عزہ باجی۔ یہ شخص واقعی احساس سے عاری ہے۔ میں نے کہا بھی کہ بات کر کے تسلی کروادو کہ سب ٹھیک ہے مگر منع کر گیا کہ چھوڑو یا راب کون عزہ کی لمبی چوڑی باتیں سنے۔ موڈ نہیں ہے میرا۔

رحمت نے گوہر افشانی کی حد ہی کر دی۔ وہ آنکھیں اور منہ کھول کر اسے دیکھنے لگا جو جلتی پہ اور تیل ڈال رہا تھا۔ عزہ نے غصے سے غازی کے زخمی بازو پہ ہاتھ مارا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارے کیا کر رہی ہو۔۔۔ ابھی ابھی اس بازو سے گولی نکالی ہے اور تم پھر سے مجھے درد دے رہی ہو۔۔۔ غازی نے تکلیف سے کراہتے ہوئے آنکھیں میچیں۔ وہ گھبرا گئی۔

ایم سوری مجھے دھیان نہیں رہا۔ تم کیوں اپنا دھیان نہیں رکھتے۔ جس عہدے پہ تم ہو وہاں ضروری تو نہیں کہ ہر بار تم بھی لازمی ساتھ جاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ روہانے لہجے میں کہتے ہوئے دوسری طرف آئی۔ رحمت جلدی سے کھڑا ہوا۔ وہ بیڈ پہ بیٹھ کر اس کے ہاتھ پکڑ کر اسے ڈانٹ ڈپٹ کرنے لگی اور وہ بیچارہ چپ کر کے سننے لگا۔

آپ دونوں کی اب پرائیویٹ باتیں شروع ہو گئی ہیں۔ میں بھی چلتا ہوں اپنی بیوی کے پاس۔ بیچاری انتظار کر رہی ہوگی۔

اور ہاں عذہ بابجی۔۔۔ وہ جاتے جاتے پلٹا۔

یہ غازی کو کوئی گولی وولی نہیں لگی۔ بس گولی چھو کر گزری ہے۔ ڈاکٹر کے نزدیک تو بالکل گھبرانے والی بات نہیں ہے مگر خیر آپ خیال رکھیے گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جاتے جاتے بھی وہ اپنا آپ دکھانا نہیں بھولا تھا۔ غازی نے اس کو بعد میں پوچھنے کا اشارہ کیا تھا اور وہ ہنستے ہوئے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

رحمت اور جنت کی دو سال پہلے ہی شادی ہو گئی تھی۔ رحمت کو انکل زمان نے اپنی ٹیم میں شامل کروالیا تھا۔ ان سب کی زندگیاں ٹریک پہ آچکی تھیں سوائے معیز کے۔ اس کے لیے لڑکی ڈھونڈی جا رہی تھی۔ بقول رحمت کے

--

ہم سب ایک دوسرے کے رازوں سے آگاہ ہیں اس لیے ہماری آپس میں ہی شادیاں ہونا بڑا فائدہ مند ہے لیکن معیز بیچارے کے لیے مشکل ہو جائے گی۔ اس کی شادی رہنے ہی دیتے ہیں۔

اور معیز اس کو گھورتے ہوئے کہتا۔ واہ اپنی شادی رہنے دینی تھی نہ تب تو بڑے جلدی مچائی ہوئی تھی آپ نے اور میری باری یہ سب باتیں۔ اب تو میں جنت سے آپ کی شکایت لگا کر رہوں گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رحمت اور جنت میں کمال کی انڈر سٹینڈنگ تھی لیکن اس کے باوجود رحمت جنت سے ڈرتا تھا۔۔۔ بھی اچھے شوہر بیویوں سے ڈرتے ہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہر روز کی طرح شام کو احمد اور مریم کو لیے باہر آگیا۔ ٹورنٹو کی ہوائیں اس وقت بہت بھلی محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ دونوں سکیٹنگ کرنے لگے اور وہ ایک جگہ کھڑا ان کو دیکھنے لگا۔

مریم اگرچہ سکیٹنگ کے کی مقابلے جیتی تھی مگر احمد کے مقابلے میں وہ ابھی پیچھے ہی تھی۔ وہ بھرپور کوشش کر رہی تھی کہ کسی طرح احمد سے آگے نکل سکے۔

منہاس۔۔۔ اچانک اس کی پشت سے آواز ابھری۔ اسے لگا جیسے کائنات تھم گئی ہو۔ ٹورنٹو میں اس کی جان پہچان کا کون نکل آیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

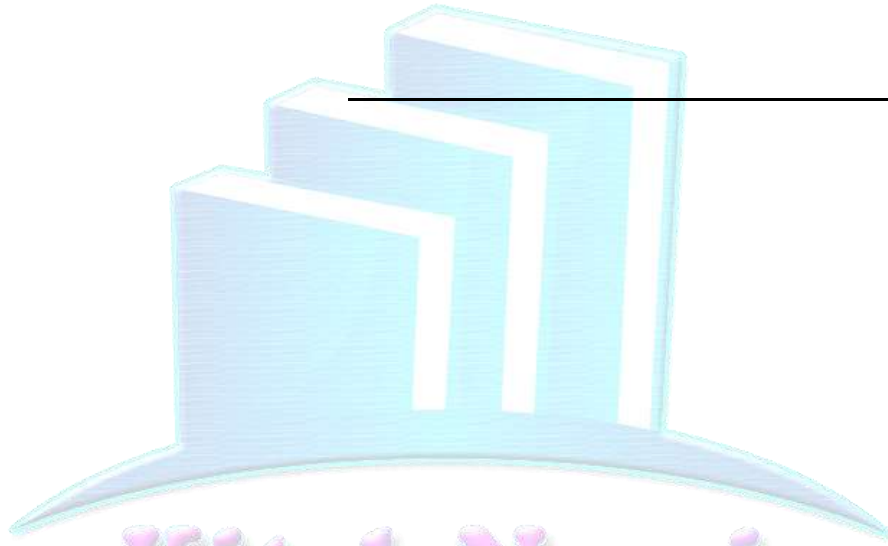
اس نے بے اختیار مڑ کے دیکھا۔ ایک کافی عمر کے خوب رو سے انسان کو دیکھ کر اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

زمانہ انکل۔۔۔ وہ کہتے ہوئے بے اختیار ان کے سینے سے جا لگا۔ پانچ سال بعد پورے پانچ سال بعد وہ انہیں دیکھ رہا تھا۔

ماضی کے کئی مناظر اس کی نگاہوں میں گھوم گئے۔



ماضی۔۔۔۔

انکل آپ کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

www.kitabnagri.com

رانے پیشکش کی ہے کہ اگر تمہاری پھانسی ہونے دی جائے تو وہ ہمارے سو قیدی رہا کر دے گی۔ انکل نے رک رک کر بات مکمل کی تھی۔ وہ پلکیں جھپکنا بھول گیا۔ حیرانی کے مارے منہ کھل گیا۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب آپ سب لوگ یقیناً یہ چاہتے ہوں گے کہ آپ کے سوتیلوں کی زندگی کے لیے ایک منہاس عالم کو تختہ دار پہ لٹکا کر اس کی زندگی کا چراغ گل کر دیا جائے۔

اس نے بے حد تلخی اور درشتی سے سوال کیا تھا۔ انکل نے سر جھکا لیا گویا ان کے پاس اس کی بات کا کوئی جواب نہیں تھا اور وہ یہی کہنے آئے تھے۔



بہت اچھے یعنی اک بار پھر سے منہاس عالم ہی قربانی دے گا وہ بھی اپنی جان کی۔ اس نے دکھ سے کہتے ہوئے رخ موڑ لیا۔

ہاں منہاس عالم قربانی دے گا مگر اپنی جان کی نہیں۔ انکل نے کھڑے ہوتے ہوئے اس کے شانوں پہ ہاتھ دھرے۔ اس نے الجھن سے ان کو دیکھا۔

کیا مطلب؟ وہ حیران ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

انگل نے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی اس کے برابر میں بیٹھ گئے۔

پہلے تو ہم سب نے یہی سوچا تھا کہ جلا کو غائب کر دیں گے اور اس عرصے میں اس حج کا فیصلہ تبدیل کروائیں گے۔ لیکن بعد میں یہ فیصلہ تبدیل کرنا پڑا۔

انگل نے اپنا پلان بتانا شروع کیا۔ یہ جلا کو خاموشی سے غائب کرنے والا پلان وہ خود پہلے ہی بنا چکے تھے۔ غازی اور عزمہ نے بھی اسی نہج پہ سوچا تو انہوں نے غازی کے ذمے یہ کام لگا دیا۔ لیکن یہاں آنے سے پہلے وہ غازی کو کہہ چکے تھے کہ وہ جلا کو چھوڑ دے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ لمحے کے توقف کے بعد انہوں نے گلہ کھنکھار کر بات جاری کی۔

Posted On Kitab Nagri

ہمارا شک بالکل ٹھیک نکلا۔ وہ حج واقعی بکا ہوا نکلا۔ اس نے بیرونی طاقتوں سے تمہاری پھانسی کے بدلے بھاری قیمت وصول کی ہے۔ اسی لیے اب ہم بظاہر وہی کریں گے جو وہ چاہتے ہیں۔

وہ تو چاہتے ہیں کہ مجھے پھانسی لگے اور بظاہر یہ کیسے ہوگا؟ منہاس کو یہ بات ہضم نہ ہوئی۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ بظاہر پھانسی بھی دی جائے اور وہ بچ بھی جائے۔



کہیں آپ ایسا تو نہیں سوچ رہے کہ میری جگہ کسی اور مجرم کو پھانسی دلوائیں گے؟ اس امکان کے ذہن میں آتے ہی اس نے پر جوش ہو کر پوچھا۔

ایسا کر سکتے تھے لیکن وہاں میڈیا موجود ہوگا۔ ہمیں سب کو یقین دلانا ہوگا کہ تم واقعی مر چکے ہو۔ انکل نے سرد آہ بھری۔

اور یہ کام کیسے کریں گے؟ منہاس کا سوال جوں کا توں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے راہے یقین نہ کریں کہ وہ جنگی قیدی آپ کے حوالے کرے گی۔ منہاس کو تھوڑی دیر پہلے والی بات یاد آئی تو بے اختیار کہا۔

اول تو وہ کوئی قیدی واپس نہیں کریں گے اور اگر کریں گے بھی تو غریب مچھیرے یا وہ دیہاتی لوگ جو غلطی سے باڈر پار کر کے ان کی آرمی کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ منہاس کے باور کروانے پہ انکل کندھے اچکا کر مسکرائے۔

خیر یہ تو ہم بھی جانتے ہیں مگر ہم صرف راہی وجہ سے یہ نہیں کر رہے۔ دنیا کی نظروں میں اب تمہیں مر ہی جانا چاہیے۔ تاکہ اک نئی شناخت کے ساتھ تم اپنی زندگی کا دوبارہ آغاز کر سکو۔

www.kitabnagri.com

غالباً تھوڑی دیر پہلے اسی قربانی کی بات ہو رہی تھی؟ اس نے مشکوک انداز سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تمہیں یہ ملک چھوڑ کر جانا ہوگا۔ تب تک جب تک کہ یہاں حالات تمہارے حق میں سازگار نہیں ہو جاتے۔ انکل نے قربانی کی نوعیت ظاہر کی۔ وہ خاموش ہو کر رہ گیا۔ پاکستان چھوڑ کر کہیں اور جانے کا خیال ہی سوہان روح تھا۔

اچھا چھوڑو ساری باتیں میں تمہیں پلان سمجھاتا ہوں۔ انکل نے اسے اداسی سے باہر نکالنے کو بات کا رخ کام کی طرف موڑا۔

ہم تمہارے ہم شکل کو پھانسی دیں گے۔

ہم شکل؟ اب یہ میرا ہم شکل کہاں سے پیدا ہو گیا؟ منہاس جھلا گیا۔ انکل بھی پتا نہیں کیا فلموں والی باتیں کر رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

پیدا نہیں ہوا ہم بنائیں گے آڈرپہ۔ انکل نے ایک آنکھ میچی اور اس کی جھنجھلاہٹ سے محفوظ ہوتے ہوئے جیب سے موبائل نکال کر اس کے سامنے کیا۔

یہ پڑھو۔ انہوں نے ایک خبر کی طرف اشارہ کیا۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

منہاس نے ان کے موبائل کے ہاتھ لے کر خبر پڑھنا شروع کی۔

دلچسپ و عجیب دھوکے باز نے سیلیکون ماسک سے خود کو فرانسیسی وزیر ظاہر کیا اور 90 ملین ڈالر ٹھگ لیے۔

سیلیکون ماسک؟ وہ سب سمجھ گیا کہ انکل کیا کہنا چاہتے تھے۔

پوری خبر پڑھو۔ انہوں نے اسے مزید پڑھنے کا اشارہ کیا۔



تاریخ دھوکے بازی کی عجیب و غریب داستانوں سے بھری پڑی ہے۔ اسی طرح کی ایک دھوکہ بازی میں ایک شخص نے سیلیکون ماسک سے خود کو فرانسیسی وزیر دفاع ٹان۔ ایلو دریان ظاہر کیا اور اپنے دولت مند شکاروں سے 80 ملین یورو یا 90 ملین ڈالر ٹھگ لیے۔ ٹان۔ ایلو دریان 2012 سے 2017 تک فرانس کے وزیر دفاع رہے۔ آج کل وہ ملک کے یورپ اینڈ فارن افیئرز کے وزیر ہیں۔ وہ فرانس کے اہم سیاسی رہنما سمجھے جاتے ہیں لیکن وہ کچھ حد تک گمنام بھی رہتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

تفتیشی افسروں کے مطابق اسی وجہ سے دھوکہ دہی سے شناخت کی چوری میں استعمال کیا گیا۔ شناخت کی چوری کی یہ واردات معلوم انسانی تاریخ کی سب سے بڑی واردات سمجھی جا رہی ہے۔ اس واردات میں ایک یا زیادہ دھوکے بازوں نے سیلیکون کا ایک ماسک استعمال کیا۔ انہوں نے ایک بڑے کمرے کو سرکاری دفتر کی طرح سجایا اور دھوکے سے حکومتی شخصیات اور کاروباری لوگوں کو یقین دلایا کہ وہ ٹران-ایلوڈریان سے رابطہ کر رہے ہیں۔

حکومتی اور کاروباری شخصیات سے رابطے میں ماسک لگائے دھوکے بازوں نے حکومتی اور کاروباری شخصیات سے درخواست کی کہ مشرق وسطیٰ میں اسلامی شدت پسندوں کی طرف سے اغوا کیے گئے صحافیوں کو چھڑانے کے لیے تاوان کی ادائیگی میں مدد دیں۔ اس پیغام کو سن کر بہت سے لوگ چالاکی سمجھ گئے لیکن بہت سے لوگوں نے کئی ملین ڈالر عطیہ کر دیئے۔ یہ فراڈ اگرچہ بہت سادہ ہے لیکن بہت ہوشیاری سے کیا گیا ہے۔ دھوکہ دہی کے دوران دھوکے بازوں پر وزیر بن کر بات کرتے۔

www.kitabnagri.com

اس کے بعد سکائپ پر ویڈیو کال کرتے۔ سامنے آنے والی ایک ویڈیو کال میں نظر آرہا ہے کہ دھوکے باز سیلیکون کا ماسک پہنا ہوا ہے اور دفتر کی سیٹنگ بالکل سرکاری دفتر جیسی ہے۔ دھوکہ باز کوشش کرتے کہ ویڈیو کال کی کوالٹی خراب ہو اور کال مختصر ہو۔ اس ویڈیو کال میں دھوکہ باز صحافی کی رہائی کے لیے زیادہ سے زیادہ رقم عطیہ

Posted On Kitab Nagri

کرنے کا کہتے۔ دھوکہ باز لوگوں سے درخواست کرتے کہ فرانس سرکاری طور پر تاوان نہیں دے سکتا اس لیے کاروباری حضرات مدد کریں۔

دھوکے بازوں نے تاوان کی رقم چین کے ایک ایسے اکاؤنٹ میں منگوائی، جسے بعد میں ٹریس نہ کیا جاسکے۔ 2015 سے 2017 کے آخر تک دھوکے بازوں نے اس طرح دھوکہ دہی سے 80 ملین یورو یا 90 ملین ڈالر اکٹھے کیے۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق آدھی سے زیادہ رقم ایک ترکش کاروباری شخص نے دی جبکہ دولت مند آغا خان نے 18 ملین ڈالر گنوائے۔ دھوکہ کھانے والوں میں سے کوئی بھی شخص پریس سے بات کرنا نہیں چاہتا۔ فرانس میں اس کیس کی تحقیقات جاری ہیں۔

تو اب آپ کیا چاہتے ہیں؟ اس نے گہری سانس بھرتے ان کو موبائل واپس کیا۔

www.kitabnagri.com

ہم تمہارا سیلیکون ماسک بنوائیں گے اور تمہاری جسامت کے کسی شخص کو پہنادیں گے۔ لوگ اسے منہاس عالم ہی سمجھیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

انگل نے اب مختلف ویب سائٹس نکالنی شروع کیں جہاں انسانی شکل کے سیلیکون ماسک بنائے جاتے تھے۔

انگل میں جانتا ہوں کہ سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے اور ایسے انسانی ماسک اب مختلف ممالک میں بنائے جاتے ہیں۔ مگر پاکستان میں ایسا کوئی سین نہیں ہے۔ اور ویسے بھی ہفتہ دس دن لگتے ہیں پھر جا کر آڈر پہ کوئی ماسک بنتا ہے۔ اور یہ ایڈز میں ہی دکھاتے ہیں کہ اتنے حقیقی ماسک ہیں ورنہ مجھے نہیں لگتا کہ یہ حقیقی انسانوں سے مشابہت رکھتے ہوں۔

منہاس نے بیزاری سے اپنا موقف بیان کیا۔ اسے یہ پلان فیل ہوتا نظر آ رہا تھا۔

Kitab Nagri

تم سمجھ نہیں رہے میں تمہیں شروع سے ساری بات سمجھتا ہوں۔ انگل نے اسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

دیکھو سب سے اہم بات یہ ہے کہ جرائم کی شرح سیلیکون ماسک کی وجہ سے بہت بڑھ چکی ہے۔ یہ الگ بات کہ ابھی تک پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں یہ ٹرینڈ اتنا عام نہیں ہوا۔ لیکن اب ہمیں بھی جدید ٹیکنالوجی کو استعمال کرنا ہوگا۔ اگر اتنا حقیقی نہ بھی بنا تو خیر ہے۔ ہم لوگوں کو کافی دور رکھیں گے اور دور سے تو اتنا واضح نہیں ہوگا کہ ماسک لگایا گیا ہے ویسے بھی صرف کچھ لمحوں کی بات ہوگی پھر کالے کپڑے سے منہ ڈھانپ دیا جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

جہاں تک بات ہے آڈر پہ بنوانے کی تو ہم نے بہت ہی قابل آرٹسٹس سے رابطے کیے ہیں۔ ایک دو دن تک وہ پاکستان پہنچ جائیں گے۔

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ وہ نامی گرامی جج مجھے پرسوں تختہ پہ لٹکوانے کے آڈر زدے چکا ہے۔ منہاس نے دانت پیستے ہوئے سر جھٹکا۔

انگل نے ناک سکوڑتے ہوئے اس کی بات تحمل سے سنی۔

کسی بھی قانون کی رو سے دو دن میں پھانسی نہیں دی جاسکتی لیکن اس جج نے تمہاری غداری اور جاسوس ہونے کی بناء پر جلدی دکھائی ہے اور پورا ملک بھی اسے سپورٹ کر رہا ہے تو وہ زیادہ ہی ہواؤوں میں اڑنے لگا اور جلد ہی فیصلہ دے دیا مگر اس مسئلے کا بھی حل ہے۔

www.kitabnagri.com

کوئی ایسا مسئلہ ہے جس کا حل آپ کے پاس نہ ہو۔ اس نے جل کر پوچھا۔ وہ ہنس دیے۔

ایسا کوئی مسئلہ نہیں جو حل نہ ہو سکتا ہو۔ اور یہ تمہارا ہی ڈانٹاگ ہوا کرتا تھا یا۔۔۔ بھول گئے؟ انگل نے لطیف سا طنز کیا۔

Posted On Kitab Nagri

میری چھوڑیں آپ حل بتائیں۔ وہ اکتاہٹ سے کہتا ہوا گدے پہ آکر نیم دراز ہو گیا۔

ہم دور استے اپنائیں گے۔ پنجاب بھر میں اس وقت صرف دو جلاہ ہیں جو پھانسی لگاتے ہیں۔ ایک جلاہ کو تو ہم اٹھا چکے ہیں۔ میرے آدمی اب دوسرے کے پیچھے گئے ہیں۔ جلاہ کے بغیر تو پھانسی ہوگی نہیں۔ اگرچہ یہ اتنا ضروری نہیں مگر پھر بھی رسک نہ ہی لیا جائے تو بہتر ہے اور دوسرا سپریم کورٹ میں اس جج کے فیصلے کے خلاف کل ہی درخواست دی جائے گی۔ اگرچہ بعد میں اس کا فیصلہ بھی پھانسی ہوگا مگر اس میں تھوڑا وقت مل جائے گا۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس دن کافی ہوں گے وہ بھی اس لیے کہ ان لوگوں کو پاکستان آنے اور واپس جا کر ماسک بنانے میں بھی کافی وقت لگے گا۔ اگر ماسک ٹھیک سے نہ بنے یا درمیان میں کوئی گڑبڑ ہوئی تو ہم کوئی دوسرا پلان بنالیں گے۔

انگل نے طویل کہانی سنا کر ایک لمبا سانس لیا۔ منہاس کو قائل کرنا ہمیشہ سے ہی ایک مشکل کام رہا تھا۔ ابھی بھی ان کی توقع کے عین مطابق اس نے پھر سے اعتراض اٹھایا۔

اور وہ جج؟ اس کی دھمکی کا کیا؟

Posted On Kitab Nagri

منہاس اب ہم ایسی دھمکیوں سے تو ڈرنے سے رہے۔ رحمت نے وعدہ کیا ہے کہ وہ کل صبح تک اس جج کا منہ بند کروادے گا۔

رحمت؟ اس نے بے یقینی سے پوچھا۔ اس سے پوچھے بغیر وہ اتنا بڑا قدم اٹھانے جا رہا تھا۔ اسے حیرت ہوئی۔ وہ ہر کام اس کے مشورے اور ہدایت کے مطابق کرتا تھا۔



کیا کرے گا وہ؟

اب یہ تو نہیں پتا مجھے۔ انکل نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اب پتا نہیں وہ واقعی بے خبر تھے یا بن رہے تھے۔ منہاس نے مشکوک انداز سے ان کو گھورا۔

www.kitabnagri.com

تم شکوک و شبہات کا شکار مت ہو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہم یہ سب ڈرامے تمہیں بچانے کو ہی کر رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

انگل نے آہستہ آہستہ اسے دوبارہ سارا پلان سمجھانا شروع کیا۔ اگلے بیس منٹ وہ اس پلان کے مختلف نکات پہ بحث کرتے رہے۔ پھر انگل چلے گئے۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر ٹیک لگائے لگائے ہی سو گیا۔ حوالدار کے کھانا لانے پہ اس کی آنکھ کھلی تھی۔ اس کے وقت پوچھنے پر حوالدار نے بتایا کہ چار بج چکے ہیں۔ وہ کافی دیر سویا تھا اس لیے اب خود کو تروتازہ محسوس کر رہا تھا۔ شام سے رات تک کا وقت اس نے بڑی بے چینی سے کاٹا تھا۔

رات کو غازی آیا تھا۔ اسے بھی سارے پلان کی خبر ہو چکی تھی۔

آپ فکر نہ کریں میرے خیال سے یہ بہترین حل ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ غازی نے اس کو بھرپور یقین دہانی کروائی۔ پہلے پہل اسے بھی کافی اعتراض ہوئے تھے مگر آخر کار وہ رضامند ہو گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

پتا نہیں غازی کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط؟ میں تو عجیب سی کشمکش میں ہوں۔ اس نے سردیوار کے ساتھ لگاتے ہوئے بو جھل سے انداز میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

غازی کافی دیر تک اس کے پاس بیٹھا رہا تھا پھر چلا گیا۔ وہ چاہتا تھا کہ اک بار منہاس منت سے بات کر لے مگر وہ منع کر گیا۔

زندگی رہی تو اب ہی بار اس سے آزاد ہو کر ملوں گا۔ جہاں اتنے مہینے گزار لیے وہاں یہ چند دن بھی سہی۔

صبح اسے اطلاع مل گئی کہ رحمت نے واقعی حج کا منہ بند کر دیا تھا۔ دوپہر کو وہ ملنے آیا تو اس نے بغل گیر ہونے کی بجائے اسے پیٹ میں مکار سید کیا تھا۔



www.kitabnagri.com

اف بھائی۔۔ وہ پیٹ پہ ہاتھ رکھتا دہرا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

بس کرو اور ایکٹنگ اور شروع سے ساری بات بتاؤ۔ اس نے دوسرا مکارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا تو رحمت جلدی سے سیدھا ہوا۔

بات اصل میں یہ ہے کہ میں نے اس جج کو اسی طریقے سے بلیک میل کیا جس طرح سے اس نے انکل زمان کو بلیک میل کیا۔

پہلیوں میں بات نہیں کرو۔ یہ بتاؤ کیا کیا تم نے؟ منہاس نے اسے ڈرامے سے باز رکھنے کو سختی سے پوچھا۔



اچھا تو پھر سنیں یہ ہے بدلے اور بلیک میلنگ کی داستانِ عظیم۔

رحمت ایک بار پھر پٹری سے نیچے اترا۔ منہاس خوفناک تیور لیے آگے بڑھا تو اس نے فوراً سیدھے ہوتے ہوئے انسانوں کی طرح بتانا شروع کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس حج کا بیٹا کافی عاشق مزاج ہے۔ آئے دن لڑکیوں کے ساتھ گھومنا پھرنا اس کے مشاغل ہیں۔ میں نے اس کی گرل فرینڈ کے ذریعے اسے گھر سے نکلوا دیا۔ ایک ہوٹل میں ایک پرائیویٹ کمرے میں ان کے کچھ قابل اعتراض لمحات میں نے ریکارڈ کر لیے۔

رحمت نے دانت نکالتے ہوئے مزے سے بتایا۔ منہاس نے گھورا۔

تمہیں شرم نہ آئی لوگوں کی قابل اعتراض ویڈیو بناتے۔

بھائی جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔ رحمت نے سٹائل سے کہتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

www.kitabnagri.com

پھر کیا ہوا رحمت؟ منہاس نے ضبط سے پوچھتے ہوئے دانت کچکچائے۔

Posted On Kitab Nagri

بس پھر کیا میں نے اس کے باپ کو وہ قابل اعتراض ویڈیو بھیجی اور اس کے بدلے انکل زمان لوگوں کی ویڈیو لی۔ ایک ہاتھ دے اور دوسرے ہاتھ سے لے والا معاملہ کیا ہے۔ اب اس کے پاس ہمیں بلیک میل کرنے کو کچھ نہیں رہا۔

واہ بھی۔ کہاں سے آئی اتنی عقل تم میں۔ کافی شاطر ہو گئے ہو۔ منہاس نے ابرو اچکائے ستائش سے کہا۔

بس آپ کی صحبت کا اثر ہے۔ رحمت نے جھک کر اسے تعظیم پیش کی۔

ڈرامے باز۔ وہ ہنستے ہوئے اسے گلے لگا گیا۔ کبھی کبھی اسے خود پہ رشک آتا تھا کہ رحمت جیسا ساتھی اس کے ہر مشکل وقت میں اس کے ساتھ کھڑا ہوتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگلے معاملات بہت تیزی سے طے ہوئے۔ سپریم کورٹ میں درخواست دائر ہو گئی۔ یہ بھی اک رسمی کارروائی ہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جاپان اور امریکہ سے دو لوگ آئے تھے اس کے چہرے کا سیلیکون ماسک بنانے۔ انہوں نے پلاسٹر آف پیرس کی مدد سے اس کا چہرے کا نقشہ حاصل کیا پھر وہ واپس چلے گئے۔ وہ اپنی لیب میں ماسک بنانا چاہتے تھے۔ غازی بھی ان کے ساتھ ہی چلا گیا تھا۔

پہلی کوشش میں دونوں سے ہی ماسک ٹھیک نہیں بنے۔ ہفتہ گزر گیا۔ اگلے ہفتے جاپانی آرٹسٹ کی جانب سے جو ماسک بنایا گیا وہ قابل قبول تھا۔ وہ منہ اس کے چہرے سے نوے فیصد مشابہت رکھتا تھا۔ کوئی اگر دور سے دیکھتا تو وہی لگتا۔ یہ ماسک چہرے سے گردن اور سینے کے تھوڑے سے حصے کو مکمل طور پر ڈھانپ لیتا تھا۔ یہ لچکدار تھا جس کو آسانی سے پہنا جاسکتا تھا۔ غازی کی واپسی اس آرٹسٹ کے ساتھ ہی ہوئی تھی۔ اس ماسک پہ سر کے بال اور داڑھی مونچھ کے بال لگانا باقی تھے اور غازی چاہتا تھا وہ یہ کام منہ اس کے سامنے بیٹھ کر کرے۔

اسی دوران سپریم کورٹ نے بھی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے دس دنوں بعد اس کی پھانسی کے آڈرز دے دیے تھے۔ اب وقت آگیا تھا کہ اگلے مرحلے پہ کام کیا جاتا۔

میری جگہ کسی زندہ انسان کو پھانسی نہیں ہونے چاہیے پھر چاہے وہ مجرم ہی کیوں نہ ہو۔

اس نے صاف صاف کہہ دیا تھا۔ اس کی پھانسی سے عین ایک گھنٹہ قبل سرد خانے سے اک لاوارث مجرم کی لاش منگوائی گی جس کی ایک دن قبل ہی موت ہوئی تھی۔

آخر وہ وقت بھی آ ہی گیا جس کا انتظار جانے کس کس کی نیندیں اڑائے بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پھانسی گھاٹ پہ سب کچھ تیار تھا۔ میڈیا اور کافی لوگ دیکھنے آئے ہوئے تھے۔ آخر کار بقول لوگوں کے برائی کا انجام برا ہونے جا رہا تھا۔

سو قیدیوں کے بدلے اک جان کیا معنی رکھتی ہے۔ جانے کتنی جانیں اب تک لٹ چکی ہیں آج اک اور سہی چاہے اصل نہ سہی لوگوں کی نظروں میں ہی سہی۔ منہاس نے موبائل پہ براہ راست پھانسی گھاٹ کو دیکھتے ہوئے سوچا۔

اس لاش کو رسیوں سے باندھ کر اکڑایا گیا اور سیدھا رکھا گیا تھا۔ منہاس کے چہرے جیسا سیلیکون ماسک اس کو پہنا کر سب کے سامنے لایا گیا تھا۔ بہت دور سے ویڈیو بنائے جانے کے باعث چہرے بہت واضح نہیں تھے مگر پھر بھی کوئی یہ شک نہیں کر سکتا تھا کہ چبوترے پہ کھڑا منہاس عالم نہیں ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جلاد آگے بڑھا۔ اس کے ہاتھ باندھے گئے۔ چہرے پہ سیاہ کپڑا ڈالا گیا۔

گلے میں رسی ڈال کر گرہ کسی گئی۔ سینکڑوں دلوں کی دھڑکن تھمی۔ فشار خون بلند ہونے لگے۔ رگیں تن گئیں۔ جلاد آگے بڑھا اور ایک جھٹکی سے لیور کھینچا۔ پاؤں تلے سے زمین سرکنا تو محاورہ ہے۔ پاؤں تلے سے زندگی نکلنا کسے کہتے ہیں یہ تختہ دار پہ لٹکائے جانے والوں کو دیکھ کر پتا چلتا ہے۔ ایک جھٹکے سے تختہ کھینچا گیا اور کچھ دیر

Posted On Kitab Nagri

پہلے متحرک وجود اب ساکت ہوا میں جھول رہا تھا۔ اپنی آنکھوں سے منہاس کو مرتے دیکھ کر بہت سے لوگوں کی رگوں میں سکون کی لہر دوڑی تھی۔ منہاس عالم کی موت کے ساتھ ہی بہت سے بدلے پورے ہوئے تھے۔



میں جو کچھ ہوں، وہی کچھ ہوں، جو ظاہر ہے وہ باطن ہے

مجھے جھوٹے درو دیوار چمکانا نہیں آتا

میں دریا ہوں مگر بہتا ہوں میں کسار کی جانب

مجھے دنیا کی پستی میں اتر جانا نہیں آتا

بہت کمزوریاں ہیں مجھ میں اک یہ بھی ہے کمزوری

ضرورت میں بھی مجھ کو ہاتھ پھیلا نا نہیں آتا

Posted On Kitab Nagri

پرندہ جانبِ دانہ ہمیشہ اڑ کے آتا ہے
پرندے کی طرف اڑ کر کبھی دانہ نہیں آتا

ہوا ہے جو سدا، اس کو نصیبوں کا لکھا سمجھا
عدیم اپنے کیے پر مجھ کو چھتانا نہیں آتا

انگل کا پلان اور جدید ٹیکنالوجی کا تجربہ کامیاب رہا تھا۔ کسی کو شک نہیں گزرا تھا کہ پھانسی پانے والا منہاس عالم نہیں ہے۔

www.kitabnagri.com

ایک مہینے تک وہ انڈر گراؤنڈ رہا تھا۔ اسی دوران اس کی بیٹی کی بھی پیدائش ہوئی۔ اسی دن اس کو غیر قانونی طریقے سے ملک سے باہر جانا تھا۔ وہ ہاسپٹل میں اپنی بیٹی کو دیکھنے آیا باوجود اس کے کہ انگل نے بہت منع کیا وہ رہ نہ سکا۔ بچی بہت پیاری تھی۔ اس نے اس کا نام مریم رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

دو گھنٹے منت اور مریم کے پاس گزار کر وہ چلا گیا۔ پہلے ایران اور وہاں سے ترکی۔۔ ترکی میں اس کے کاغذات بنائے گئے جن کی رو سے اس کا نام حمزہ رکھا گیا۔ وہیں اسے غازی کی شادی کی اطلاع ملی۔ مریم تین ماہ کی ہو چکی تھی۔ منت، شان اور اس کے کاغذات بھی بنادیے گئے۔ منت کا نام زینب اور شاہان کا احمد کے نام سے پاسپورٹ بنا۔ اگلے مہینے وہ بھی اس کے پاس ترکی میں تھے۔ وہاں ایک پورا سال گزار کر انہوں نے کینیڈا میں ٹورنٹو کا رخ کیا۔ وہ اپنا حلیہ کافی بدل چکا تھا۔ بال لمبے ہو کر پونی کی شکل اختیار کر گئے تھے۔ داڑھی بھی مٹھی بھر سے تھوڑی زیادہ کر لی۔ بھورے بال بھوری دھاڑی۔۔ بھوری آنکھیں اور سفید رنگت۔۔۔ وہ ترکوں کے ماحول میں رچ بس کر خود بھی ایک ترک ہی بن گیا تھا۔ ترک ہونے کی حیثیت سے ہی اس کی فیملی ٹورنٹو میں قیام پذیر ہوئی تھی۔

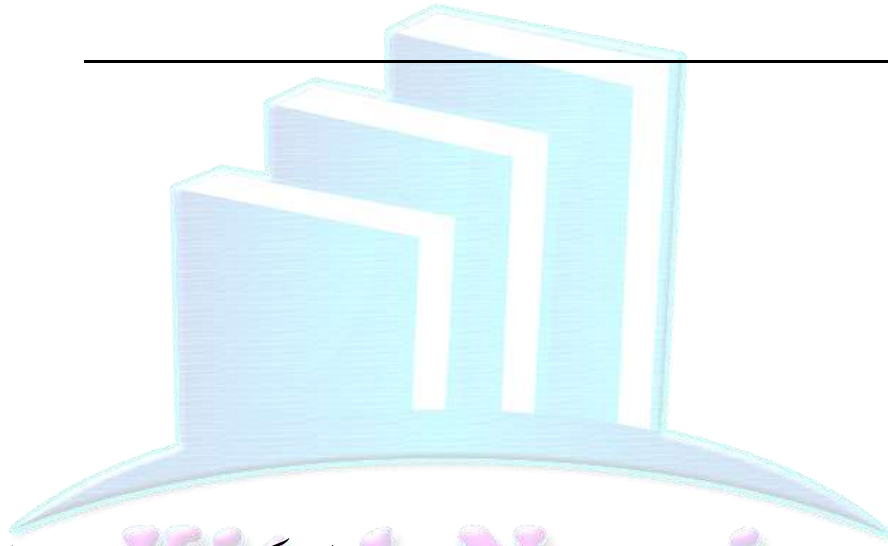
Kitab Nagri

ٹورنٹو کی آبادی کا سموپولیٹن اور بین الاقوامی ہے جو کینیڈا میں آنے والے تارکین وطن افراد کی دلچسپی کو ظاہر کرتی ہے۔ شہر کی کل آبادی کا تقریباً انچاس فیصد حصہ کینیڈا سے باہر پیدا ہوا ہے۔ یونیسکو کی طرف سے اسے دنیا بھر میں سب سے زیادہ مختلف النسل افراد رکھنے والا شہر کہا جاتا ہے۔ اکانومسٹ انٹیلی جنس یونٹ اور مرمرس کو الٹی آف لونگ سروے کے مطابق رہائش کے لیے یہ شہر دنیا بھر میں سب سے بہتر ہے۔

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

گزشتہ چار برسوں سے وہ یہیں رہائش پذیر تھے۔ زندگی بہت پرسکون گزر رہی تھی یہاں مگر اب یہاں زمانہ انکل کو دیکھ کر اس کو احساس ہونے لگا کہ شاید سکون صرف اتنا ہی تھا۔ پرندے کے آشیاں میں لوٹنے کا وقت آگیا تھا۔



چند دنوں بعد۔۔

ہم پاکستان کیوں جا رہے ہیں؟ منت نے سامان پیک کرتے منہاس کو دیکھتے ہوئے روہان سے لہجے میں پوچھا۔

www.kitabnagri.com

تمہارے بھائی معیز کی شادی ہو رہی ہے۔ کیا تم نہیں جانا چاہتی۔ اس نے سکون سے اپنا کام جاری رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں نہیں جانا چاہتی۔۔ جس طرح جنت کی شادی پہ گئی تھی اسی طرح سے جاؤں گی۔ چند دن رہ کر آ جاؤں گی۔ مگر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میں ہر گز نہیں جانا چاہتی۔۔

اس نے صاف انکار کیا۔ وہ بھول نہیں سکتی تھی کن اذیتوں سے گزر کر وہ یہاں آئی تھی۔

وہ اس کے پاس بیٹھ گیا۔ اس کے ہاتھ تھامے۔ اسے معلوم تھا کہ منت کو کیسے منانا ہے۔

اچھا سنو مجھے وہ شعر سناؤ نہ جو تم ہمیشہ سناتی ہو۔

منہاس نے فرمائش کی۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔ ہر گز نہیں۔

www.kitabnagri.com

پلیز منو۔۔ ایک بار وہ شعر سناؤ نہ۔۔

منت اس کے منو کہنے پہ پگھل جاتی تھی اب بھی یہی ہوا۔ اس نے نظریں جھکائے شعر پڑھنا شروع کیا۔

Posted On Kitab Nagri



جب نام پکارے جائیں گے

تو تیرے نام کے ہجوں پہ

میرا دل دھڑک جائے گا

تیرے نام کے اک اک نقطے پہ

میری سانس اٹک جائے گی

جب نام پکارے جائیں گے

میں نام تمہارا مانگوں گی

میں ساتھ تمہارا چاہوں گی

میں کروں گی التجا فریاد

نہ مانگوں گی کچھ تیرے بعد

کہوں گی یارب میری محبت

جب نام پکارے جائیں گے - از - بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

چاہت میری کر دیں عنایت

منہاس نے اس کے ہاتھ لبوں سے لگاتے ہوئے کہنا شروع کیا۔



جب نام پکارے جائیں گے

روزِ محشر میں سب کے

تو میں دعا کروں گا

کہ اس ہمیشگی کی زندگی میں

رب میری زندگی کو تیری

محبت کے رنگوں سے بھر دے

تمہارا نام لے کر

تمہیں مانگ لوں گا

جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

کو نکلے سنو جہاں

میں وہ دائمی زندگی

تمہارے ساتھ جینا چاہوں گا۔

منت مہبوت رہ گئی۔ آج تک وہ بس سنتا آیا تھا اس نے یوں کبھی کھل کر اپنی محبت کا اقرار نہیں کیا تھا۔

منت یقین رکھو اب ہمیں کوئی جدا نہیں کر پائے گا۔ ہمیں ہمارے اصل کی طرف لوٹنا ہے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور یہ لوٹنے کا خیال اب آیا ہے آپ کو۔ پانچ سال بعد۔۔۔۔

وہ شکوہ کناں انداز میں بولی۔ پھر بچوں کا سہارا لیا۔

بچے کبھی نہیں مانیں گے۔ خاص طور پر مریم۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں بھی بچوں کی خاطر ہی یہ فیصلہ کر رہا ہوں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کہاں سے ہیں۔ ان کی شناخت کیا ہے۔ مریم بڑی ہو رہی ہے میں چاہتا ہوں اس کی تربیت پاکستان میں ہو۔ میں نہیں چاہتا وہ یہاں غیر لوگوں کو اور اس غیر ملک کو اپنا مان لے۔

اس نے بھی بچوں کے کندھوں پر بندوق رکھ کر چلائی۔ کافی دیر وہ منت کو قائل کرتا رہا۔ آخر وہ مان گئی۔ اس نے مان ہی جانا تھا۔ پانچ سال کی دوری نے وطن کی محبت میں کمی ضرور کی تھی مگر وہ محبت ختم نہیں ہوئی تھی۔

میں بچوں کا سامان پیک کرتی ہوں آپ ہمارا کر لیں۔ وہ اٹھ کر بچوں کے کمرے میں چلی گئی۔ اس کے بچوں کے مستقبل یہاں بہت روشن تھے مگر وہ اس بلاوے کا کیا کرتا جو زمانہ انکل لے کر آئے تھے۔ اس کے ملک کو اس کی ضرورت تھی۔ وہ انکار کیسے کر سکتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا جب نام پکارے جائیں تو وہ منہ موڑنے والوں میں سے کہلائے۔ ساری بات نام پکارے جانے کی ہی تو تھی۔۔

ہے دل کے لیے آسان بہت

Posted On Kitab Nagri



آسان بہت یہ دوری ہے
ہے اک ارادہ دل کی جگہ
منزل پہ پہنچنا ضروری ہے
جب نام پکارے جائیں گے
سب اہل وفا کے تب یارو
میں بھی تو پکارا جاؤں گا
میں یاد وفا کو آؤں گا
میں بھی تو پکارا جاؤں گا
میں یاد وفا کو آؤں گا
جذبے کے لیے ترستا کیا ہے
مشکل آگے ہنستا کیا ہے
جذبے کو اک جان کافی ہے

Posted On Kitab Nagri

اس سے زیادہ سستا کیا ہے

جب نام پکارے جائیں گے

سب اہل وفا کے تب یارو

میں بھی تو پکارا جاؤں گا

میں یاد وفا کو آؤں گا

تھا سب لیکن پر ہوش نہ تھا

تھا کوئی جو پر جوش نہ تھا

کچھ اور سمجھ کر آیا جو

اب سمجھا میں بے ہوش نہ تھا

جب نام پکارے جائیں گے

سب اہل وفا کے تب یارو

میں بھی تو پکارا جاؤں گا



جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

میں یاد وفا کو آؤں گا

..... ختم شد



جب نام پکارے جائیں گے۔ از۔ بسمہ اعجاز۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595